جلد اوّل

ایمان

صلاۃ

زکوٰۃ

صوم

حج

نکاح

طلاق

بیوع

کراہیہ

تعبیر

میراث

فتاویٰ شاکر خان

مفتی محمد شاکر خان قاسمی (پونا)

مقاریظ

حضرت مولانا مفتی ظفیر الدین صاحب مدظلہ
مفتی دارالعلوم دیوبند

حضرت مولانا مفتی حبیب الرحمٰن خیر آبادی
مفتی دارالعلوم دیوبند

حضرت مولانا مفتی کفیل الرحمٰن نشاط مدظلہ
مفتی دارالعلوم دیوبند

حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب مدظلہ
مفتی اعظم مہاراشٹر

مشک بک ڈپو فیروز چیمبرز ۶۶ گنیش پیٹھ پونا ۲، مہاراشٹر

فتاوی شاکر خان

مؤلف

مولانا مفتی محمد شاکر خان قاسمی

ناشر

مُشک بک ڈپو

فیروز چیمبرز ٦٦ گنیش پیٹھ پونہ ٦ مہاراشٹر

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

تفصیلات

مؤلف	:	مفتی محمد شاکر خان غفرلہ
تعداد طباعت	:	گیارہ سو
سال طباعت	:	۲۰۰۵ء
ایڈیشن	:	طبع اول
کمپیوٹر	:	مُشک کمپیوٹر پونا
تعداد صفحات	:	۵۰۴
قیمت	:	۱۷۵/-

نوٹ :اگر کوئی اس کتاب کو طبع کرانا چاہتا ہے تو مؤلف کتاب سے باقاعدہ اجازت شرط ہے۔

اللہ تعالیٰ سب کو کسب حلال کی فکر نصیب فرمائے۔آمین

ناشر

مُشک بکڈپو فیروز چیمبرز ۶۶ گنیش پیٹھ پونہ۲ مہاراشٹر

Feroz Chambers, 66, Ganesh Peth, Pune - 2. Mah. India.

فہرست ابواب

عنوان	صفحہ
وجہ تسمیہ	۲۴
انتساب	۲۵
مفتی سے لوگ ہوتے ہیں	
ہر روز مستفید (نظم)	۲۶
احوال مؤلف	۲۸
مقدمہ	۴۳
دعا	۶۲
تقاریظ	۶۳
دعائیہ کلمات	۶۸
ایمان کا بیان	۷۳
عقائد کا بیان	۷۳
وسیلہ	۷۳
یا نبی اللہ کہنا	۷۴
عقیدۂ شب برات	۷۴
عقیدۂ عاشورہ	۷۵
قبر پر جا کر آنا کفر نہیں	۷۶
علم غیب	۷۶
ارتداد کا بیان	۷۸
تعاون مرتد	۷۸
نقل کفر، کفر نہ باشد	۸۰
شوہر مسلمان اور بیوی کافرہ	
تو بچی مسلمان ہوگی؟	۸۲
شردھانجلی	۸۳
متعلقات قرآن کا بیان	۸۴
کلام اللہ غیر مخلوق ہے	۸۴
اہانت قرآن سے ارتداد کا حکم	
اور تجدید نکاح	۸۵
قرآن پر ہاتھ رکھنا	۸۶
قران خوانی کی شرعی حیثیت	۸۷
متعلقات حدیث کا بیان	۸۷
کیا حضور ﷺ نے خود کو پہاڑ سے گرانے	
کی کوشش کی تھی (ایک حدیث کا مطلب)	۸۷
کیا نوحؑ کی کشتی میں ان کی قوم	
کے پاخانہ کرنے کا ثبوت ہے	۸۹
رسوم وبدعات	۹۰
قبروں پر ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا	۹۰
غیر محرم کی میت کا منہ دیکھنا	۹۱

عنوان	صفحہ
میت کیلئے دودھ بخشوانا	۹۱
میت کو دفن کرنے کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا	۹۲
دادی کے جنازے میں شرکت نہ کرسکنا	۹۲
رمضان میں انتقال کی فضیلت	۹۲
ایصال ثواب کا حکم	۹۳
زیارت اور چہلم کا حکم	۹۳
قبرستان کے پاس یا اھل القبور کہنے کا حکم	۹۴
میت کو سرمہ لگانا	۹۴
پاکی ناپاکی کا بیان	۹۴
نواقض وضو	۹۴
وضو کی ایک عجیب دشواری	۹۴
سنن وضو	۹۵
عورت کیلئے مسواک	۹۵
کیا آئینہ دیکھنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟	۹۶
احکام طہارت	۹۶
مذی ودی سے وضو	۹۸
بعد وضو تھوک میں خون کا نکلنا	۹۹
شک سے وضو نہیں ٹوٹتا	۹۹
نجاست کا بیان	۱۰۰
کپڑے کی ناپاکی	۱۰۰
دوران آپریشن مینڈک کے پیشاب یا خون لگنے کا حکم	۱۰۰
حیض ونفاس کا بیان	۱۰۱
کیا حائضہ قرآن کریم سکھا سکتی ہے؟	۱۰۱
حیض آئے اور بند ہو کر پھر آئے تو اعمال کا کیا حکم ہے؟	۱۰۲
اسقاط حمل کے بعد والا خون حیض ہے یا استحاضہ؟	۱۰۳
اسقاطِ حمل کے بعد کیا کرے؟	۱۰۴
عادت والی حائضہ سے بلا غسل صحبت	۱۰۵
دورانِ حج حیض	۱۰۶
مسائل جنبی	۱۰۶
حالت جنابت میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟	۱۰۶
معذورین کے مسائل	۱۰۷
سلسل بول والے کی نماز	۱۰۷
مریض ریح کی نماز	۱۰۷
نماز میں پیشاب کے قطرہ کا بار بار	

عنوان	صفحہ
محسوس ہونا	۱۰۸
ریح کا بار بار نکلنا	۱۰۹
تیمم کا بیان	۱۰۹
ایک تیمم سے کتنی نمازیں پڑھے؟	۱۰۹
نماز کا بیان	۱۱۰
نماز کے اوقات کا بیان	۱۱۰
اوقات مکروہ	۱۱۰
زوال کا مکروہ وقت کتنا ہے	۱۱۰
زوال کے وقت نماز	۱۱۰
مقدار وقت زوال	۱۱۱
ظہر کا وقت	۱۱۱
وتر کا وقت	۱۱۲
نماز کے ارکان، شرائط، واجبات اور سنن وغیرہ کا بیان	۱۱۲
مقتدی پر تکبیر کیوں	۱۱۲
تکبیر تحریمہ کہتے وقت ہاتھ اٹھا کر چھوڑ دینا اور پھر باندھنا کیسا ہے؟	۱۱۳
فرش پر کپڑا بچھائے بغیر نماز پڑھنا	۱۱۳
قرأت خلف الامام	۱۱۴
فجر اور عصر کے بعد قضا پڑھنے کا حکم	۱۱۴

عنوان	صفحہ
عرفات میں ظہر وعصر ساتھ پڑھے یا الگ؟	۱۱۴
فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سورت پڑھنا	۱۱۵
قرأت کے درمیان ایک آیت کا چھوڑنا	۱۱۶
مفسدات ومکروہات نماز	۱۱۶
افطاری کا ریشہ یا ذرہ منہ میں رہ گیا	
اور نماز میں نگل گیا تو کیا حکم ہے	۱۱۶
کھڑے کھڑے نیند کا جھٹکا آجائے تو نماز کا حکم	۱۱۷
سجدہ میں انگوٹھے کا اٹھ جانا	۱۱۷
ٹخنے سے نیچے ازار ہو تو نماز کا حکم	۱۱۷
مفسدات نماز	۱۱۷
عورت کا جسم کھولا رہ گیا تو نماز ہوگی	۱۱۸
عورت آگے نماز (انفرادی) پڑھ رہی ہو اور مرد پیچھے تو نماز کا کیا حکم ہے	۱۱۹
بحالت نماز عورت کا کپڑا مرد کو لگنا	۱۱۹
قنوت نازلہ میں نام بہ نام بددعا کرنے سے نماز فاسد ہوگی؟	۱۲۰
جماعت کا بیان	۱۲۱

عنوان	صفحہ
جماعت کی نماز میں مقتدی کا اکیلے پیچھے کھڑا ہونا	۱۲۱
مخنث کا مردوں کے صف میں کھڑا ہونا	۱۲۱
قعدۂ اخیرہ پالینے سے جماعت کا ثواب	۱۲۲
مجبوری میں عورتوں کا مردوں سے پیچھے کے بجائے نچلی منزل میں کھڑی ہونا	۱۲۲
عورتوں کا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا	۱۲۳
عورتوں کی نماز باجماعت	۱۲۴
امامت کا بیان	۱۲۴
فاسق کی امامت کا حکم	۱۲۴
نابینا کی امامت	۱۲۵
احکام امامت	۱۲۵
سود خور موذن کی اذان واقامت	۱۲۷
امام کو بدلنا	۱۲۸
ٹی وی دیکھنے والے کی امامت	۱۲۹
بدمعاملہ اور جھوٹے کی امامت	۱۳۰
امام کی قرات سے مقتدی ناراض ہوں تو؟	۱۳۱
بدرجہ مجبوری بنک سے قرض لینے والے کی امامت	۱۳۲
نماز عید میں مستحق امامت	۱۳۳
امام سے مقتدی ناراض ہوں تو؟	۱۳۳
بدعتی امام کی اقتداء	۱۳۴
ایک مٹھی سے کم ڈاڑھی رکھنے والے کی امامت	۱۳۵
مسجد کا مال کھانے والے امام کی اقتداء	۱۳۳
وتر کا بیان	۱۳۶
حرم شریف میں وتر	۱۳۷
نوافل کا بیان	۱۳۷
تہجد پڑھنے کیلئے سوکر اٹھنا ضروری ہے؟	۱۳۷
بلڈنگ کے کمرہ میں نماز کا حکم	۱۳۷
نماز استسقاء کا بیان	۱۳۹
نماز استسقاء کا صحیح اعلان اور طریقہ	۱۳۹
تراویح کا بیان	۱۴۲
عشاء انفرادی اور وتر جماعت کے ساتھ	۱۴۲
تراویح ایک سلام کے ساتھ چار رکعت	۱۴۲
تراویح میں مقدار ختم	۱۴۳
رمضان میں عشاء انفرادی پڑھنے والے کا وتر امام کے پیچھے پڑھنا	۱۴۴
تراویح میں سجدۂ تلاوت کے بعد بھول سے فاتحہ پڑھ دی	۱۴۴

عنوان	صفحہ
عورتوں پر تراویح	۱۴۵
ایک جگہ تراویح چھوٹ جائے تو	
دوسری جگہ تراویح ادا کرنا	۱۴۵
تراویح مع عشاء مسجد کے علاوہ اور جگہ میں	۱۴۳
تراویح کی قضاء	۱۴۶
ایک مسجد میں دو تراویح	۱۴۶
تراویح میں بقیہ رکعتیں وتر کے بعد	
پڑھیں یا پہلے	۱۴۷
تراویح اکیلے پڑھنا اور اسکی قضاء	۱۴۸
تراویح میں دو رکعت فاسد ہو جائے	
تو قران کا کیا حکم ہے	۱۴۹
تراویح ایک سلام کے ساتھ چار چار	
رکعت پڑھنا	۱۴۹
فوائت کا بیان	۱۵۰
عصر بعد قضا پڑھنا	۱۵۰
قضاء عمری نماز پڑھنے کا طریقہ	۱۵۱
سفر و حضر میں قضاء پڑھنے کا اصول	۱۵۱
سجدۂ سہو کا بیان	۱۵۲
تشہد میں عوا اللہ اکبر کہہ دیا تو کیا	
سجدۂ سہو ہے	۱۵۲
سجد سہو کب واجب ہوتا ہے	۱۵۲
سورت نہ پڑھنے کی تلافی سجدۂ سہو سے	۱۵۳
سجدۂ تلاوت کا بیان	۱۵۳
سجدۂ تلاوت فجر و عصر کے بعد کرنا	۱۵۳
سجدہ کی آیت پڑھنے سے پہلے سجدہ	
کرلیا تو کیا حکم ہے	۱۵۴
سجدہ کی آیت پڑھ کر سجدہ کیا دوبارہ	
دس آیت پڑھی کیا حکم ہے؟	۱۵۴
مسافر کی نماز کا بیان	۱۵۵
حنفی مسافر اگر چار رکعت پوری پڑھ لے؟	۱۵۵
وطن اصلی متعدد ہو سکتے ہیں؟	۱۵۶
شہر کے اطراف چالیس دن رہے تو	
قصر یا اتمام؟	۱۵۷
تنہا عورت کتنی دور تک سفر کر سکتی ہے؟	۱۵۷
شادی شدہ عورت اپنے میکہ میں	
اتمام کریگی یا قصر؟	۱۵۸
جمعہ کا بیان	۱۵۹
جمعہ عارضی جگہ میں	۱۵۹
مسجد کے علاوہ کسی اور جگہ میں جمعہ	
پڑھنا؟	۱۵۹

عنوان	صفحہ
اذان جمعہ کے بعد تجارت	۱۶۰
دو خطبوں کے درمیان بات کرنا	۱۶۱
جس مسجد کے مقتدی بے فکر ہوں وہاں جمعہ کا حکم	۱۶۲
قریہ میں جمعہ وعیدین	۱۶۳
عید کا بیان	۱۶۴
عورتوں کیلئے عید کی نماز نہیں ہے	۱۶۴
جنائز کا بیان	۱۶۴
جنازہ خارج مسجد اور نمازی مسجد میں	۱۶۴
قتل عام میں مسلم اور غیر مسلم کی پہچان	۱۶۴
زوال کے وقت نماز جنازہ	۱۶۸
نماز جنازہ قبل سنت ادا کریں یا بعد سنت	۱۶۸
نماز جنازہ میں فاتحہ	۱۶۹
ایصال ثواب	۱۷۰
زیارت کا کھانا	۱۷۰
تلاوت کا ذخیرہ کرے یا بخش دے	۱۶۸
ایک قران متعدد لوگوں کو بخشنا	۱۷۱
زندوں کو ایصال ثواب	۱۷۲
زکوٰۃ کا بیان	۱۷۳
کن چیزوں پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور کن چیزوں پر نہیں	۱۷۳
مکان بنا کر کرایہ پر دینے کیلئے خریدی ہوئی زمین پر زکوٰۃ	۱۷۳
کرائے کے مکانات پر زکوٰۃ	۱۷۳
کرایہ پر دیئے ہوئے گھر کی آمدنی پر زکوٰۃ	۱۷۴
کرایہ پر دیئے ہوئے مکان پر زکوٰۃ	۱۷۴
بکریوں کی زکوٰۃ	۱۷۵
مچھلیوں کی زکوٰۃ	۱۷۵
کرائے پر دیئے ہوئے مکان پر زکوٰۃ	۱۷۶
ڈپازٹ پر زکوٰۃ	۱۷۶
گروی رکھی ہوئی چیز پر زکوٰۃ	۱۷۶
رہائشی فلیٹ پر زکوٰۃ	۱۷۷
فکس ڈپازٹ پر زکوٰۃ	۱۷۸
دو فلیٹ کرایہ پر ہیں ان پر زکوٰۃ	۱۷۹
تجارتی زمین پر قبضہ سے پہلے زکوٰۃ	۱۷۹
زمین بیچنے کے لئے خریدی اب نیت رکھنے کی ہے	۱۸۰
حج کیلئے رکھی ہوئی رقم پر زکوٰۃ ہے یا نہیں	۱۸۰
کنسٹرکشن میں لگی رقم کا حکم	۱۸۱
ادھوری بلڈنگوں پر زکوٰۃ	۱۸۱

عنوان	صفحہ
زائد مکان پر زکوٰۃ	۱۸۳
گھر کی رقم پر زکوٰۃ	۱۸۴
فرنیچر اور عمارت پر زکوٰۃ	۱۸۴
قرض ہے تو زکوٰۃ کا حکم	۱۸۵
تجارتی قرضے کی زکوٰۃ	۱۸۵
ادھوری بلڈنگ کی زکوٰۃ کس طرح دیں؟	۱۸۶
ادھوری بلڈنگ کی زکوٰۃ کا حکم	۱۸۷
درمیان سال آنے والے مال پر بھی زکوٰۃ ہے؟	۱۸۷
کاروبار کی نیت سے خریدی ہوئی زمیں پر زکوٰۃ	۱۸۸
۲۵ بکروں پر زکوٰۃ	۱۸۸
رہائشی مکان کے لئے رکھی ہوئی رقم پر زکوٰۃ	۱۸۹
حج کے روپیہ پر زکوٰۃ	۱۸۹
غیر مقبوضہ خریدی ہوئی دکان پر زکوٰۃ	۱۹۰
پلاٹنگ کی اور کھیتی کی زمین پر زکوٰۃ	۱۹۰
کرائے پر چلائی جانے والی گاڑی پر زکوٰۃ	۱۹۰
قرض دی ہوئی رقم پر زکوٰۃ	۱۹۱
ہاؤسنگ لون کا اثر زکوٰۃ پر پڑے گا	۱۹۱
قرض پر زکوٰۃ	۱۹۲
رہنے کے مکان پر زکوٰۃ	۱۹۲
گھر کے لئے خریدی ہوئی زمیں پر زکوٰۃ	۱۹۳
مملوک تالاب کی مچھلی پر زکوٰۃ ہے یا نہیں	۱۹۳
رکشا پر زکوٰۃ ہے یا نہیں	۱۹۴
گھریلو جانور پر زکوٰۃ ہے یا نہیں	۱۹۴
انشورنس والی رقم پر زکوٰۃ	۱۹۴
بینک کی رقم پر زکوٰۃ	۱۹۵
اصل رقم پر زکوٰۃ یا سود پر	۱۹۶
ٹیمپو پر زکوٰۃ	۱۹۶
تجارت کے مال پر زکوٰۃ	۱۹۷
تجارتی آنے والے قرضے پر زکوٰۃ	۱۹۷
کرائے کے فلیٹ پر زکوٰۃ	۱۹۷
کرائے کی رکشا پر زکوٰۃ	۱۹۸
لئے ہوئے قرض پر زکوٰۃ	۱۹۸
رہائشی مکان پر زکوٰۃ	۱۹۹
زکوٰۃ کس چیز پر اور کتنی مقدار پر واجب ہے؟	۱۹۹
مال حرام پر زکوٰۃ	۲۰۰
مقروض کی جائداد پر زکوٰۃ	۲۰۰

عنوان	صفحہ
گھر کے قیمتی سامان پر زکوٰۃ	۲۰۱
کیا حج کی رقم پر زکوٰۃ ہے؟	۲۰۱
سونے سے زیادہ قرضہ پر زکوٰۃ	۲۰۱
کھیتی کی پیداوار پر زکوٰۃ	۱۰۲
بستی پر زکوٰۃ	۲۰۳
مالک نصاب مقروض ہوتو اسپر زکوٰۃ	۲۰۳
دو بکروں میں زکوٰۃ ہے یا نہیں؟	۲۰۳
کھیت کی قیمت پر زکوٰۃ ہے یا اس کی پیداوار پر؟	۲۰۴
سونے چاندی کی زکوٰۃ کا حکم	۲۰۴
کچھ رقم اور کچھ سونے پر زکوٰۃ ہے یا نہیں؟	۲۰۴
سونے کی زکوٰۃ کس بھاؤ سے نکالیں؟	۲۰۵
ایک تولہ سونا دس تولہ چاندی پر زکوٰۃ	۲۰۵
شوہر کے دیئے ہوئے زیور کی زکوٰۃ کس پر؟	۲۰۵
مخلوط نصاب پر زکوٰۃ	۲۰۷
صرف پانچ تولہ سونا ہے	۲۰۷
مخلوط نصاب	۲۰۷
ناقص نصاب	۲۰۷
سات تولے سونے پر زکوٰۃ	۲۰۸

عنوان	صفحہ
بیوہ کے پاس بارہ تولہ سونا ہے اس پر زکوٰۃ ہے؟	۲۰۸
زیور کی زکوٰۃ کونسے بھاؤ سے نکالیں؟	۲۰۹
ساس بہو کا نصاب علٰحدہ ہوگا یا مشترک؟	۲۰۹
قرضدار پر زکوٰۃ کی کیا صورت ہے؟	۲۱۰
مقروض پر زکوٰۃ	۲۱۰
مقروض پر زکوٰۃ	۲۱۱
زکوٰۃ کے مصارف کا بیان	۲۱۱
سیّد کی زکوٰۃ غریب سیّد کے لئے	۲۱۱
زکوٰۃ کی رقم رشتہ دار کو دیں یا مدرسہ کو؟	۲۱۲
ماں کو زکوٰۃ دینا	۲۱۲
سید کو زکوٰۃ فطرہ دینا	۲۱۲
نوکر کو زکوٰۃ دینا	۲۱۳
کسی لڑکی کے نکاح کیلئے زکوٰۃ کا دینا	۲۱۴
غریب رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینا	۲۱۴
زکوٰۃ ایک ہی کو دیں یا زائد کو؟	۲۱۴
مستحقین زکوٰۃ	۲۱۵
رضاعی ماں کو زکوٰۃ دینا	۲۱۶
بیوہ بہن مالک نصاب ہو تو اس کو زکوٰۃ دینا	۲۱۶
ذاتی مکان والے کو زکوٰۃ دینا	۲۱۶

عنوان	صفحہ
ضرورت مند مالک نصاب کو زکوٰۃ	۲۱۷
بیٹی کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں؟	۲۱۷
چچازاد بھائی کو زکوٰۃ دینا	۲۱۸
چچازاد بھائیوں کو زکوٰۃ	۲۱۹
چچازاد بہن کی شادی میں زکوٰۃ دینا	۲۱۹
خالہ کے لڑکے کو زکوٰۃ دینا	۲۱۹
بہن کی زکوٰۃ حقیقی بھائی کے لئے	۲۲۰
صدقہ فطر	۲۲۰
زکوٰۃ کے متفرق مسائل	۲۲۱
زکوٰۃ بہ نیت ایصال ثواب	۲۲۱
سال گذرنے سے پہلے ہی روپیہ تجارت میں استعمال کیا زکوٰۃ کا کیا حکم ہے؟	۲۲۱
زکوٰۃ بول کر دینا ضروری نہیں ہے	۲۲۲
قرض کی رقم کے بدلے زکوٰۃ رکھ لینا	۲۲۲
میراث کے مال کی زکوٰۃ ورثاء کے ذمہ ہے	۲۲۳
زکوٰۃ کی رقم سے سودی قرض ادا کرنا	۲۲۳
نصاب مخلوط پر زکوٰۃ	۲۲۴
قرض ملنے کی امید کم ہے زکوٰۃ کا کیا حکم ہے	۲۲۴
انکم ٹیکس کم کروادے تو زکوٰۃ کا کیا حکم ہے	۲۲۵
مال پر سال نہیں گزرا تو کیا زکوٰۃ ہے	۲۲۶
قیمت پر زکوٰۃ ہے یا اس کی آمدنی پر	۲۲۶
کیا زکوٰۃ رمضان ہی میں ادا کرنا ضروری ہے	۲۲۶
زکوٰۃ کی قضاء	۲۲۷
روزے کا بیان	۲۲۸
روزہ کے مفسدات اور مکروہات	۲۲۸
زکامی کا ناک میں دوا ڈالنا	۲۲۸
روزہ میں انجکشن سر میں لینا	۲۲۸
روزہ کی حالت میں ناک میں دوا ڈالنا	۲۲۹
بیوی کو ہاتھ لگایا اور انزال ہو گیا تو؟	۲۲۹
روزے کی حالت میں ہم جنس پرستی	۲۳۰
کن چیزوں سے روزہ فاسد اور مکروہ نہیں ہوتا	۲۳۰
بچہ دانی دھوئی گئی	۲۳۰
دمہ کے مریض کا روزہ کی حالت میں آکسیجن لینا	۲۳۱
روزے کی حالت میں بال کٹانا	۲۳۲
روزہ کی حالت میں تھوک نگلنا	۲۳۳
غبار کے ذرات ناک میں جائے تو روزہ کا حکم	۲۳۳

عنوان	صفحہ
حالت صوم میں انجکشن لینا	۲۳۴
روزہ میں بیوی کو چھو کر سو گیا اور احتلام ہو گیا	۲۳۴
افطاری کو مباح کرنے والے اعذار	۲۳۵
مرضعہ روزہ چھوڑ سکتی ہے	۲۳۵
حمل کی تکلیف کی وجہ سے روزہ چھوڑنا	۲۳۵
حمل کی وجہ سے روزہ چھوڑ سکتی ہے؟	۲۳۵
حیض میں روزہ	۲۳۵
ایک دن خون آکر بند ہو گیا تو روزہ رکھے ۳۶؟	
روزے کے متفرق مسائل	۲۳۷
ہندو کی افطاری	۲۳۷
حالت استحاضہ میں روزہ	۲۳۷
حالت جنابت میں سحری کی تو؟	۲۳۷
بعد آپریشن خون آئے تو روزہ کا حکم	۲۳۸
رمضان مین شربت بیچنا	۲۳۸
افطاری کی دعا کا وقت	۲۳۹
حلال وحرام کی افطاری	۲۳۹
سعودیہ سے ہندستاں آیا یہاں	
اکتیسواں روزہ ہے تو کیا کروں؟	۲۴۰
پانچ منٹ پہلے افطاری کرلیا	۲۴۰
اعتکاف کے احکام کا بیان	۲۴۱

عنوان	صفحہ
معتکف کا نائب سے تجارت کروانا	۲۴۱
بحالت اعتکاف بیت الخلاء غسل کے	
لئے گھر جانا	۲۴۲
معتکف کا نماز جنازہ پڑھانا	۲۴۳
عورت کے معتکف کی حد کیا ہے نیز	
کھانا پکا سکتی ہے؟	۲۴۳
انتیس کو چاند دکھا تو معتکف کو مکمل	
ثواب ملے گا	۲۴۴
اعتکاف توڑ کر نکل گیا	۲۴۴
جس مسجد میں جمعہ نہیں ہوتی اس میں	
اعتکاف اور بیت الخلاء کے لئے گھر جانا	۲۴۵
مسجد کے اوپر جانے سے اعتکاف	
نہیں ٹوٹے گا	۲۴۵
اعتکاف میں امتحان کے پرچے جانچنا	۲۴۶
اخیر عشرہ سے کم اعتکاف کا کیا حکم ہے؟	۲۴۷
حج کا بیان	۲۴۷
حج مجھ پر فرض ہے لیکن والدین کو	
پہلے کرانا چاہتا ہوں	۲۴۷
عورت کا محرم کے بغیر حج کو جانا	۲۴۸
حج خسر کے ساتھ	۲۴۸

عنوان	صفحہ
حج دوسری عورتوں کے ساتھ	۲۴۸
پہلے مدینہ جانے والا احرام کہاں باندھے؟	۲۴۹
عدت وفات پوری کرے یا حج کرے	۲۴۹
بغیر محرم کے عورت کا حج کو جانا	۲۵۰
حائضہ احرام کب باندھے	۲۵۰
ترک طواف زیارت	۲۵۱
حالت احرام میں پردہ	۲۵۲
بسی کے روپیوں سے حج	۲۵۲
پرمٹ کے روپیوں سے حج	۲۵۳
بیوی اور بہو کے زیور سے حج	۲۵۳
ماں کا چھوٹے بچوں کو چھوڑ کر حج کو جانا	۲۵۴
نکاح کا بیان	۲۵۴
کن عورتوں سے نکاح جائز ہے	
اور کن سے جائز نہیں ہے	۲۵۴
غیر مسلمہ سے نکاح	۲۵۴
ماموں کی لڑکی اور بھانجے کے لڑکے کا نکاح	۲۵۶
خالہ بھانجی کو ساتھ رکھنا	۲۵۶
بدعتی گھر کا رشتہ	۲۵۷
خودزانی کا مزنیہ حبلیٰ کے ساتھ قبل وضع حمل نکاح جائز ہے؟	۲۵۸
چچا بھتیجی کا نکاح	۲۵۹
ہونے والی دوسری بیوی کے بھائی کے ساتھ اپنی بیٹی کا نکاح کرنا	۲۶۰
دوسرے کی منکوحہ سے نکاح	۲۶۰
محرمات کا بیان	۲۶۱
کیا خسر بہو کیلئے محرم ہے	۲۶۱
مہر کا بیان	۲۶۲
مہر کی مقدار بھول گئے	۲۶۲
رضاعت کا بیان	۲۲۶
نکاح کے بعد پتہ چلا کہ دونوں دودھ شریک بھائی بہن ہیں	۲۶۲
ایک عورت کے اقرار سے حرمت رضاعت	۲۶۳
نکاح کے متفرقات	۲۶۴
کیا لڑکی کے کھانے میں دعوت مسنون ہے	۲۶۴
کیا متعہ جائز ہے	۲۶۵
نکاح بحالت حمل	۲۶۶
مزنیہ سے نکاح	۲۶۷
شوہر کے بیرون جانے پر بیوی راضی نہیں	۲۶۸

عنوان	صفحہ
ایک گھر میں دو نکاح جائز ہیں؟	۲۶۹
نکاح ثانی کیلئے اجازت زوجہ اولیٰ	۲۶۹
پہلی بیوی کی اجازت ضروری نہیں	۲۷۰
کورٹ میرج	۲۷۱
شوہر کے گھر والوں کا دیا ہوا مال وغیرہ کس کا؟	۲۷۲
رخصتی میں لڑکی والے نہیں بھیج رہے ہیں	۲۷۳
نشوز زوجہ	۲۷۳
محرم میں نکاح	۲۷۴
مسجد میں نکاح	۲۷۴
مسلم لڑکے کا غیر مسلمہ لڑکی کو گھر سے بھگا کر نکاح کرنا	۲۷۵
دلہن کا نام بدلنا	۲۷۶
نکاح کیلئے دفتر کا استعمال	۲۷۶
نکاح میں لڑکی والوں کا کھانا	۲۷۷
نکاح کے بعد رخصتی سے پہلے ولیمہ	۲۷۷
رمضان میں لڑکی دیکھنا	۲۷۸
نکاح کیلئے بیماری کا چھپانا	۲۷۸
منگنی کے بعد بے تکلف ملاقات کرنا	۲۷۹
نکاح کیلئے لڑکی دیکھنا	۲۷۹

عنوان	صفحہ
طلاق کا بیان	۲۸۰
طلاق واقع کرنے کا بیان	۲۸۰
عورت طلاق دے تو طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟	۲۸۰
ایک طلاق کے بعد دوسری طلاق خود بخود پڑتی ہے	۲۸۱
وقوع طلاق بیوی کے قبول کرنے پر موقوف نہیں	۲۸۲
آسیبی اثرات کے غلبہ میں طلاق	۲۸۲
کورٹ کی طلاق	۲۸۳
طلاق دینے کی نیت نہیں کی تو؟	۲۸۴
اگر تلاک کہا تو بھی طلاق واقع ہوگی	۲۸۵
وقوع طلاق کیلئے بیوی سامنے ہونا ضروری نہیں	۲۸۶
نشہ کی طلاق	۲۸۷
نشہ کی طلاق	۲۸۸
طلاق بصیغۂ مضارع	۲۹۱
دھمکانے کی نیت سے تین طلاق دی تو؟	۲۹۲
طلاق بلا اضافت	۲۹۳
''طلاق دیتا ہوں'' کا حکم	۲۹۳

عنوان	صفحہ
زبان سے لفظ ''چھٹی'' نکل گیا	۲۹۴
طلاق رجعی کا بیان	۲۹۵
ایک طلاق کا حکم	۲۹۵
طلاق رجعی کے بعد رجوع کی صورتیں	۲۹۶
طلاق رجعی دے کر رجوع نہیں کیا تو؟	۲۹۷
طلاق کنایہ کا بیان	۲۹۷
تو مجھ پر حرام ہوگئی	۲۹۷
تیرا میرا کوئی واسطہ نہیں	۲۹۸
تحریری طلاق دینے کا بیان	۲۹۹
طالق نے ایک کہا وکیل نے تین لکھا	۲۹۹
تین طلاق لکھی لیکن ایک ہی پڑی	۳۰۰
طلاق بذریعہ اخبار (نیوز پیپر)	۳۰۱
لکھتے ہی طلاق پڑے گی یا خط ملنے پر؟	۳۰۲
زبردستی تحریری طلاق	۳۰۳
بیوی کو طلاق نامہ ملنا ضروری نہیں	۳۰۴
دھوکہ سے تحریری طلاق لکھوالی کیا حکم ہے	۳۰۵
طلاق لکھی لیکن گواہ نہیں	۳۰۶
طلاق ثلاثہ کا بیان	۳۰۶
طلاق دیتا ہوں تین دفعہ کہا	۳۰۶
طلاق ثلاثہ بلا اضافت الی الزوجہ	۳۰۷
طلاق ثلاثہ	۳۰۸
طلاق دے رہا ہوں تین مرتبہ کہا	۳۰۸
سنت کے مطابق تین طلاق	۳۰۹
طلاق مغلظہ کے بعد ساتھ رہنا	۳۱۰
ایقاع طلاق مغلظہ	۳۱۱
بحالت حمل طلاق مغلظہ	۳۱۲
فسخ نکاح	۳۱۲
ارتدادِ زوج	۳۱۲
عنین سے علیحدگی کا راستہ	۳۱۳
مفقود الخبر سے فسخ نکاح	۳۱۵
شوہر مجنون ہو تو کیا حکم ہے؟	۳۱۶
عدت کا بیان	۳۱۷
عدت کے بعد کیا عمل کرے؟	۳۱۷
عدت وفات کے بعد سسرال میں حق	۳۱۸
لمبی جدائی سے ''نکاح اور عدت'' کا حکم	۳۱۹
عدتِ وفات میں نکاح کیلئے ہال میں جانا	۳۱۹
ثبوت نسب کا بیان	۳۲۰
ثبوتِ نسب بہ زنا	۳۲۰
حق پرورش کا بیان	۳۲۱
بچہ کی پرورش کا حق اور اس کی مدت	۳۲۱

عنوان	صفحہ
بچہ کی پرورش کون کرے؟	۳۲۲
بعد طلاق اولاد کی پرورش کا حق کس کو؟	۳۲۳
پرورش کا حق	۳۲۴
حضانت کا سب سے زیادہ حقدار کون؟	۳۲۵
خلع کا بیان	۳۲۵
ظالم شوہر سے چھٹکارا لینا	۳۲۵
خلع اور اس کی شرائط	۳۲۶
احکام خلع	۳۲۷
نفقہ کا بیان	۳۲۹
نفقۂ قاضی	۳۲۹
لقطہ کا بیان	۳۳۰
جو چیز پڑی ملی اسے بیچ دیا اب کیا کرے؟	۳۳۰
کسی کے بھولے ہوئے پھلوں کا استعمال کرنا	۳۳۱
شرکت کا بیان	۳۳۱
شریک پر ماہانہ رقم کی تعیین	۳۳۱
وقف کا بیان	۳۳۲
استبدالِ وقف	۳۳۲
مسجد کیلئے بلڈنگ وقف کرنا	۳۳۳
موقوفہ عیدگاہ بدلنا	۳۳۴

عنوان	صفحہ
عارضی عیدگاہ کو مدرسہ بنانا	۳۳۵
مسجد میں اقامتی مدرسہ بنانا	۳۳۶
مساجد کا بیان	۳۳۹
مسجد اصلی اوپر کے حصہ میں ہوگی یا تہہ خانہ میں؟	۳۳۹
محراب میں کھڑکی جائز ہے؟	۳۴۰
مسجد کو پاٹنر بنانا	۳۴۱
شراب اور سٹہ کا مال مسجد میں لگانا	۳۴۱
صحن مسجد میں کتے پالنا	۳۴۲
تحویل مسجد	۳۴۳
محراب درمیان میں ہونا ضروری ہے	۳۴۴
بے دین ٹرسٹیوں سے مسجد کی حفاظت	۳۴۵
مسجد کا مال دیگر دینی کاموں میں لگانا	۳۴۵
غیر مسلم کی دی ہوئی زمین پر نماز پڑھنا جائز ہے؟	۳۴۶
کافر کا پیسہ مسجد میں	۳۴۷
کافر کا مال مسجد میں	۳۴۸
مسجد کی جگہ میں دکان بنانا	۳۴۸
مسجد کیلئے سودی بنک کی امداد	۳۴۹
شیعہ یا بوہری یا ہندو کے پیسہ مسجد میں	۳۵۰

عنوان	صفحہ
شیعہ کا مال مسجد میں	۳۵۰
میڈیا پر مسجد کے چندہ کا اڈورٹائزمنٹ دینا	۳۵۱
عارضی مسجد	۳۵۱
مسجد میں مدرسہ کی فرش لگ گئی تو کیا کریں؟	۳۵۲
الیکشن کے پیسہ مسجد میں لگانا	۳۵۳
سود کی رقم مسجد میں	۳۵۳
بوہری کھوجا کا چندہ مسجد کیلئے	۳۵۴
فاحشہ عورتوں والی لاجنگ کا چندہ	۳۵۴
مخلوط مال سے چندہ	۳۵۴
مال حرام مسجد کے طہارت خانہ میں	۳۵۴
سود یا رشوت یا کسی بھی حرام پیسوں کا استعمال مسجد یا مدرسہ میں	۳۵۵
صدقہ کی رقم تعمیر مکتب میں	۳۵۶
مدارس کا بیان	۳۵۶
مکتب کی تعمیر میں غیر مسلموں کی رقم	۳۵۶
خرید و فروخت کا بیان	۳۵۷
انٹرنیٹ کی تجارت	۳۵۷
خضاب کی بیع	۳۵۸
پراویٹ پالیسی فنڈ جائز ہے یا نہیں؟	۳۵۹

عنوان	صفحہ
انکم ٹیکس بچانے کیلئے جھوٹ بولنا	۳۵۹
تھیٹر میں الیکٹرانک فٹنگ کا کنٹراکٹ لینا	۳۶۰
ہاؤسنگ لون جلدی ادا کرے یا دیر سے؟	۳۶۰
سیونگ کا اکاونٹ کھولنا جائز ہے؟	۳۶۰
آتش بازی کی تجارت	۳۶۱
فلیٹ کے ساتھ گاہک کو راستہ بھی دینا	۳۶۲
کار فائنانس کرانا	۳۶۲
مچھلی والوں کا ناپ تول میں کمی کے ساتھ ڈیزل بیچنا	۳۶۲
بورگوٹ کی تجارت، کھانا اور قربانی جائز ہے یا نہیں؟	۳۶۳
شیئرز کی تجارت	۳۶۴
شیئرز کی خرید و فروخت	۳۶۴
ریٹائرمنٹ پر ملنے والی رقم لے سکتے ہیں؟	۳۶۵
ممبرشپ کا حکم	۳۶۵
راشن کا تیل مہنگا بیچنا	۳۶۶
کمیشن پر چندہ کرنا	۳۶۶
سود کا بیان	۳۶۷
لون پر رکشا لینا	۳۶۷

عنوان	صفحہ
بنک سے سودی قرض لینا	۳۶۸
سود سے ٹیکس ادا کرنا	۳۶۸
بنک لون	۳۶۹
زکوٰۃ ناکہ کی چوری کرنے والے	
مجرموں کو پکڑنے کی ملازمت	۳۶۹
بیاج کا پیسہ بہن کو دینا	۳۷۰
انشورنس ایجنٹ	۳۷۰
بنک کی ملازمت	۳۷۱
مثلِ سودی بنک کی ملازمت	۳۷۲
بنک کمیشن پر چندہ	۳۷۲
بنک میں روپے رکھنا	۳۷۳
لائف انشورنس	۳۷۳
شیئرز	۳۷۳
فکس ڈپوزٹ کا سود	۳۷۴
بنک انٹریس کے مصارف	۳۷۴
سودی رقم کے مصارف	۳۷۵
سود کی رقم اپنے لئے استعمال کرنا	۳۷۶
مجبوری میں لون لینا	۳۷۷
مجبوری میں رشوت دینا	۳۷۷
رشوت دینا	۳۷۸

عنوان	صفحہ
سود کی رقم رشتہ داروں کو دے سکتے ہیں؟	۳۷۸
کیا سود کی رقم سے سود ادا کر سکتے ہیں؟	۳۷۸
بنک کے سافٹ ویئر بنانا	۳۷۹
گاڑی کے انشورنس کا حکم	۳۸۰
میڈیکل انشورنس کا حکم	۳۸۱
اجارہ کا بیان	۳۸۱
تلاوتِ قرآن پر اجرت	۳۸۱
مدرسہ کی طرف سے بونس، عیدی	
یا انعام دینا جائز ہے؟	۳۸۲
موبائل ریپیرنگ کی اجرت	۳۸۳
دلالی کی اجرت	۳۸۴
اجارہ	۳۸۴
اجیر مشترک پر ضمان اس کے لئے	
باقی کا حکم	۳۸۴
مزدوری کے علاوہ چیز کی ڈبل قیمت لینا	۳۸۶
تعمیر مندر کی اجرت جائز ہے؟	۳۸۶
اجرت تعلیم اور اجرت غسالہ	۳۸۷
ذبائح کا بیان	۳۸۸
مسلم کا ذبیحہ ہندو کے ہاتھ سے خریدنا	۳۸۸
غیر مسلم کا ذبیحہ	۳۹۰

عنوان	صفحہ
کرنٹ سے مدہوش کیا ہو ذبیحہ	۳۹۰
بے ہوش کرنے کے بعد زندہ ہے یا	
مردہ معلوم نہ ہو تو کیا حکم ہے؟	۳۹۰
اضحیہ کا بیان	۳۹۱
کتے نے بکری کو کاٹا اس کی قربانی	۳۹۱
باپ اور بیٹوں میں سے کس پر	
واجب ہے؟	۳۹۲
خنثیٰ جانور کی قربانی کا حکم	۳۹۲
خنثیٰ جانور کا گوشت کھانا	۳۹۲
حلال جانوروں میں کونسی چیزیں حرام ہیں؟	۳۹۳
ریس کورس میں ملازمت کرنے	
والے کی قربانی	۳۹۳
ایام قربانی میں مالک نصاب پر قربانی	۳۹۴
قربانی میں عقیقہ کا حصہ	۳۹۴
غریب قربانی کر سکتا ہے	۳۹۵
مقروض پر قربانی	۳۹۵
قربانی کروں یا جماعت میں جاؤں	۳۹۵
عقیقہ کا بیان	۳۹۶
عقیقہ کا گوشت دعوت میں کھلانا	۳۹۶
عقیقہ بعد وفات	۳۹۷

عنوان	صفحہ
امانت کا بیان	۳۹۷
امانت کی ضمانت والی رقم کس پر ہوگی	۳۹۷
امانت	۳۹۹
کراھیہ کا بیان	۴۰۰
نشہ آور چیزوں کے استعمال کا بیان	۴۰۰
بیڑی، سگریٹ، پان، تمباکو کھانا	۴۰۰
سینٹ استعمال کرنا	۴۰۰
پرفیوم استعمال کرنا	۴۰۰
الکحل کا حکم	۴۰۰
پرفیوم کی تجارت	۴۰۱
پرفیوم لگانا	۴۰۱
سونے چاندی اور لباس کا بیان	۴۰۲
سونے چاندی کا کور دانت پر لگانا	۴۰۲
عورت کو سونے چاندی کے علاوہ	
دھات کا پہننا	۴۰۲
مرد کیلئے کتنی چاندی پہننا جائز ہے؟	۴۰۲
پردہ کیلئے عورتوں کو عمر کی حد	۴۰۳
ٹوپی	۴۰۳
چڑی پہننا	۴۰۴
ازار کا ٹخنے کے نیچے لٹکانا	۴۰۴

عنوان	صفحہ
بالوں کا بیان	۴۰۵
ڈاڑھی کا حکم	۴۰۵
ڈاڑھی کا حکم	۴۰۵
خضاب کرنا	۴۰۵
بیوٹی پارلرز	۴۰۶
عورت کا اپنے بال کٹوانا	۴۰۶
سلام، مصافحہ اور معانقہ کا بیان	۴۰۷
نماز عید کے بعد مصافحہ	۴۰۷
مصافحہ ومعانقہ	۴۰۸
کھانے پینے کا بیان	۴۰۸
دیوالی اور گڑی پاڑوا کی مٹھائی	۴۰۸
بازاری مچھلی کھانا	۴۰۹
جھینگا سوکھا بونبل اور کیکڑا کھانا	۴۰۹
غیر محرم کے ساتھ کھانا کھانا	۴۰۹
دیوالی کی مٹھائی اور پرساد کھانا	۴۰۹
جھینگا کھانا کیسا ہے؟	۴۱۱
دیوالی کی مٹھائی	۴۱۱
افطاری اور جماعت کی دعوت کرنا	۴۱۱
جن کو زکوٰۃ دیتے ہیں انکے یہاں دعوت کھانا	۴۱۲

عنوان	صفحہ
حرام کمائی والے کے یہاں دعوت کھانا	۴۱۲
نیاز کا کھانا	۴۱۴
نائی کی دعوت قبول کرنا	۴۱۳
ٹیلیویژن بنانے والے گھر کھانا	۴۱۴
صحیح عامل کی دعوت قبول کرنا	۴۱۴
حرام کاروبار والے کی دعوت قبول کرنا؟	۴۱۵
حرام مال والے کی دعوت قبول کرنا	۴۱۵
نامحرم کا بچا ہوا کھانا	۴۱۶
بنک کاروباری کا کھانا اور پینا	۴۱۷
اوراد و، وظائف اور عملیات	۴۱۷
سحر و آسیب، بچہ پر اثرات	۴۱۷
حمل کا گرنا	۴۱۸
بتوں پر نامزد جانور کو بسم اللہ پڑھ کر ذبح کرنا	۴۱۸
سحر و آسیب	۴۱۹
ہمیشہ نقصان ہوتا ہے کیا کریں؟	۴۱۹
وسوسہ	۴۲۰
وسوسہ	۴۲۱
گھر میں پریشانی اور آپس میں نااتفاقی	۴۲۱
کوئی دروازہ پر پاخانہ ڈالتا ہے	۴۲۲

عنوان	صفحہ
مال میں بے برکتی	۴۲۲
اولاد نہ ہونا	۴۲۳
علاج ودواء کا بیان	۴۲۴
الکحل والی دواء کا استعمال	۴۲۴
ضبطِ ولادت	۴۲۵
ضبطِ ولادت	۴۲۵
نسبندی سے اعمال مردود نہیں ہوتے	۴۲۶
اسقاطِ حمل	۴۲۶
سیاست کا بیان	۴۲۷
عورت کی سربراہی اسلام میں	۴۲۷
تعبیر کا بیان	۴۲۸
خواب میں پانی پر چلنا	۴۲۸
گمشدہ بھائی کو خواب میں دیکھنا	۴۲۹
خواب میں اژدہا دیکھنا	۴۲۹
حضور ﷺ کو خواب میں دیکھنا	۴۳۰
حضور ﷺ کو خواب میں دیکھنا	۴۳۱
اژدہا اور مگرمچھ خواب میں دیکھنا	۴۳۲
مردے کو عذاب میں گرفتار دیکھنا	۴۳۳
خواب میں اللہ کے راستہ میں نکلنا	۴۳۳
خواب میں عورتوں کا دیکھنا	۴۳۴

عنوان	صفحہ
مردے کو سفید لباس میں دیکھنا	۴۳۴
بیوی کو خواب میں دیکھنا	۴۳۵
حج کو جاتے ہوئے دیکھنا	۴۳۵
مرحومہ بیوی کو خوبصورت دیکھنا	۴۳۶
خواب میں پانی لینا	۴۳۶
دعا کا منظر دیکھنا	۴۳۷
سانپ کو کاٹتے ہوئے دیکھے	۴۳۷
خواب میں سانپ کو بیمار دیکھنا	۴۳۸
جسم کو زخمی دیکھنا	۴۳۸
خود کو غسل کرتے دیکھنا	۴۳۹
بکری گھوڑا اور اژدہا خواب میں دیکھنا	۴۴۰
متفرقات	۴۴۱
حرام کاروبار کو حلال کس طرح بنائیں؟	۴۴۱
چوری کا مال لینا	۴۴۱
نئے گھر کا افتتاح کیسے کریں؟	۴۴۲
ضمناً الکحل بنانا	۴۴۲
مردار مرغی پالتو مچھلی کو کھلانا	۴۴۳
غرۂ رجب	۴۴۳
حرام مال صدقہ سے بقیہ حلال ہو جاتا ہے؟	۴۴۳

عنوان	صفحہ
گھر کی قرآن خوانی	۴۴۵
امتحان میں نقل کرنا	۴۴۵
سیل ٹیکس کم دینا	۴۴۶
گروی چیز استعمال کر سکتے ہیں؟	۴۴۶
ملازمت میں خیانت	۴۴۶
چوری کا مال خریدنا	۴۴۷
منہ بولی ماں	۴۴۷
یتیم کا اطلاق کس پر	۴۴۷
عورت شوہر کا مال میکہ دے سکتی ہے؟	۴۴۸
نیرا پینا	۴۴۸
چرس گانجہ کا حکم	۴۴۹
دم سائل کو جما کر بیچنا	۴۴۹
کھانے کے برتن صاف کرنے کا حکم	۴۴۹
منگنی کے بعد عیدی کا حکم	۴۵۰
نکاح میں بغیر مانگے ملنے والی چیزوں کا حکم	۴۵۰
والد کا حق ادا کرنا	۴۵۰
نماز بعد متصلاً تعلیم کرنا	۴۵۱
انعام کی ایک صورت	۴۵۲
کیا قصص الانبیاء معتبر ہے؟	۴۵۳
مرید بننا کیسا ہے اور پیر کیسا ہو؟	۴۵۳
بڑے برتن میں ہاتھ ڈال کر وضو کرنا	۴۵۴
بابا رسول والا اشتہار	۴۵۴
کسی بڑے کے ہاتھ کو چومنا	۴۵۶
حضورؐ کے نام پر انگوٹھے چومنا	۴۵۶
گھر میں کتا پالنا	۴۵۷
میراث کا بیان	۴۵۷
لڑکوں اور لڑکیوں میں میراث کی تقسیم	۴۵۷
پینشن کس کا حق ہے؟	۴۵۸
قرض کی ادائیگی	۴۵۹
مکان و جائداد کی تقسیم	۴۵۹
زندگی میں برابر برابر تقسیم کرے	۴۶۰
ماں بیوی لڑکے کے درمیان جائداد کی تقسیم	۴۶۱
شوہر کے مال کا ذمہ دار کون؟	۴۶۲
دادا کی میراث کی تقسیم	۴۶۳
بیوی، تین لڑکے اور دو لڑکیوں کے درمیان تقسیم	۴۶۴
عصبہ کا بیان	۴۶۵
عصبہ بنفسہ	۴۶۵

عنوان	صفحہ
بھائی کی موجودگی میں بھتیجے محروم ہوتے ہیں	۴۶۶
بیٹے نے باپ کو دی ہوئی چیزیں ترکہ میں شامل ہونگی	۴۶۷
تین بیویوں اور ان کی اولاد کے درمیان میراث کی تقسیم	۴۶۸
بیوی و چار لڑکے اور تین لڑکیوں کے درمیان میراث کی تقسیم	۴۶۹
بیوی کا حصہ	۴۷۰
میراث کی مشترکہ زمین پر اپنا ذاتی مکان بنانا	۴۷۱
جیتے جی اولاد کا کوئی حق نہیں ہے	۴۷۳
وارثین کیلئے وصیت کرنا	۴۷۴
کیا کرایہ کا مکان میراث بنتا ہے؟	۴۷۵
بیوہ کا حق کتنا ہے	۴۷۷
بیوہ لڑکی اور تین لڑکوں کے درمیان میراث کی تقسیم	۴۷۷
بیوہ ماں اور بیٹے کے درمیان تقسیم	۴۷۸
غیر کی جائداد میں وصیت نافذ نہیں ہوتی	۴۷۸
دکان و مکان کی تقسیم	۴۷۹
کرایہ کی جائداد کا حکم میراث	۴۸۱
مسئلہ ردیہ	۴۸۲
اولاد کی موجودگی میں پوتے اور پوتیاں محروم ہوتی ہیں	۴۸۳
نومسلم سوکن کا حق	۴۸۴
ہبہ کی ہوئی چیز ترکہ میں شمار ہوگی یا نہیں	۴۸۵
دوسری بیوی اور اسکی بچی کا حصہ	۴۸۵
زوجہ اور ایک بیٹا چھوڑا	۴۸۶
میراث کے باب میں سرکاری کاغذات کی حیثیت	۴۸۷
بعض کو ہبہ کر دینا اور بعض کو محروم کر دینا	۴۸۸
زوجہ تین لڑکے اور تین لڑکیاں	۴۸۹
بیٹی اور دو علاتی بھائی	۴۸۹
بیوی چار لڑکیاں اور ایک لڑکے کے درمیان تقسیم	۴۹۰
بیٹا ہو تو بھائی بہن محروم	۴۹۱
کیا مورث کی طرف سے مہر، حج اور ایت کریمہ پڑھوانا ضروری ہے؟	۴۹۲
مناسخہ	۴۹۴
مناسخہ	۴۹۶
مناسخہ کی ایک شکل	۴۹۹

وجہ تسمیہ

معروف زمانہ فتویٰ "فتاویٰ قاضی خان"

کی تقلید میں میں نے "فتاویٰ شاکر خان"

نام رکھا اور اکثر اکابر علماء کی رائے بھی یہی تھی۔

یہ تقلید صرف نام میں کی گئی ہے خدا کرے

کہ کام بھی ویسا ہی ہو جائے۔

احب الصالحین ولست منهم لعل الله یرزقنی صلاحاً

میں نیکوں کو پسند کرتا ہوں اگرچہ ان میں سے نہیں ہوں

امید کہ اللہ تعالیٰ مجھ میں بھی صلاح پیدا

فرمادے

زندگی تو ہے فقط اک کوششِ پیہم کا نام
چلتے رہیئے چلتے رہیئے آ ہی جائے گا مقام

انتساب

میں اپنی اس کاوش کو باعث صد افتخار ولائق اعتبار، حریم راز و مردم ساز بندۂ خدا وجدّ ما حضرت مولانا محمد یونس صاحبؒ پونا کے نام منسوب کرتا ہوں جنہوں نے مجھے خالص خدمت دین کیلئے تیار کیا اور بڑی وسعت ظرفی کے ساتھ میری صلاحیتوں کو ٹھکانے لگایا۔

اور اس معروف و مشہور ''دعوت و تبلیغ'' کی محنت کے نام منسوب کرتا ہوں جس کے مبارک و مؤثر طریقۂ اصلاح و رہبری نے مجھے ہر قدم پر لغزش سے بچایا اور مجھے ذرّے سے آفتاب کیا۔

اور ان مدارسِ دینیہ و اسلامیہ کے نام منسوب کرتا ہوں جن کی رحیم و شفیق تربیت کی بدولت میں کسی قابل بن سکا۔

اور اپنے تمام اساتذہ کے نام منسوب کرتا ہوں خصوصاً (۱) حضرت الاستاذ مولانا ابراہیم صاحب اندوری مدظلہ اور (۲) حضرت الاستاذ مولانا شبیر صاحب راندیری مدظلہ اور (۳) حضرت الاستاذ مولانا سہراب صاحب مدظلہ اور (۴) حضرت الاستاذ مولانا طلحہ صاحب فتحپوری مدظلہ کے نام جنہوں نے مجھے انگلی پکڑ کر چلنا اور کتابیں سمجھنا اور حل کرنا سکھایا فجزاهم الله احسن الجزاء۔

---

(۱) شیخ الحدیث دار العلوم فلاح دارین ترکیسر گجرات (۳) محدث کبیر دار العلوم ماٹلی والا بھروچ گجرات

(۲) محدث کبیر جامعہ حسینیہ راندیر گجرات (۴) مقیم حال بھیونڈی تھانہ (تجارت، خطابت اور تفسیر)

مفتی سے لوگ ہوتے ہیں ہر روز مستفید

تعریف سب سے پہلے خدا کی بیاں کروں
جتنے ہیں نام اس کے وردِ زباں کروں

قربان جان کردوں محمدؐ کے نام پر
پڑھ لوں درود حضرتِ خیر الانام پر

وابستہ رہ چکا ہوں میں چاروں امام سے
رکھتا ہوں بے پناہ عقیدت تمام سے

یوں تو ہر اک امام کی فقہی زبان ہے
لیکن مرے امام کی کچھ اور شان ہے

میرے امام علمِ فقہ کے ہیں راز داں
یعنی ابو حنیفہؒ ہیں علمِ فقہ کی جاں

دورِ صحابہؓ دیکھا ہوئے آپ تابعی
کہیے تو کچھ سناؤں میں احوال واقعی

علمِ فقہ کو آپ ہی لائے وجود میں
کھٹکے ہیں آپ بار ہا چشمِ حسود میں

علمِ فقہ کی نوک پلک کو دیا سنوار
علمِ فقہ پہ آپ کے احسان ہیں ہزار

حضرت ابو حنیفہؒ پہ رحمت تمام ہو
رُوحِ ابو حنیفہؒ کو میرا سلام ہو

اسی میں جب ہوئی تھی ولادت امام کی
کس کو خبر تھی آپ کے اونچے مقام کی

ایک سو پچاس میں ہوئی جب آپ کی وفات
تب وقتِ غسل کہنے لگے قاضی القضات

رحمت ہو تم نے روزے رکھے تیس سال تک
سوئے نہیں تھے رات کو چالیس سال تک

کنیت ابو حنیفہ تھی، نعمان نام تھا
دنیا کو جس پہ فخر وہ میرا امام تھا

اب آیئے اس علم کا مقصد بیاں کروں
تعریفِ علم ماخذ و غایت بیاں کروں

لفظِ ''فقہ'' کے معنی کسی شے کا جاننا
احکامِ شرع جو بھی ہیں اُن کو پہچاننا

اب اس کے بعد سنئے ذرا محترم عزیز
علم فقہ کے ماخذ و منبع ہیں چار چیز

قرآن اور حدیث ہے اس کے لئے اساس
اجماع اس کے بعد ہے آخر میں ہے قیاس

ہے مجتہد کے واسطے یہ صورتِ جواز
ہر فرد اجتہاد کا ہوتا نہیں مجاز

ماخذ کے بعد کیجئے غایت ملاحظہ
علمِ فقہ کی کیجئے عنایت ملاحظہ

غایت حصولِ علم سے رحمت قریب ہو
دونوں جہاں میں ہم کو سعادت نصیب ہو

علمِ فقہ سے فہمِ مسائل کا ہو شعور
سنگِ فقہ سے جامِ جہالت ہو چُور چُور

اے دوست اس سے بڑھ کے ہو برکت کی چیز کیا
اس سے زیادہ چاہیئے میرے عزیز کیا

علم فقہ کی اب میں فضیلت بیاں کروں
اس کی اہمیت کی حقیقت بیاں کروں

علمِ فقہ کے معنی طہارت کی زندگی
علم فقہ کا منشا نفاست کی زندگی

علمِ فقہ کا نام فضیلت کی زندگی
اس علم سے مراد شریعت کی زندگی

علمِ فقہ عطیہ خیر القرون ہے
فرمایا آپ نے کہ یہ دیں کا ستون ہے

علمِ فقہ کی جبکہ ہوا اتنی اہمیت
ظاہر ہے محترم بھی ہو مفتی کی شخصیت

مفتی کی ہستی میں نہیں گنجائش کلام
اس شخصیت کے واسطے لازم ہے احترام

کرتے ہیں "بیہقی" یہ روایت حدیث سے
ثابت ہے یوں فقہ کی عظمت حدیث سے

فرمایا آپ نے کہ فقہ کا یہ راز داں
عابد ہزار سے بھی ہے شیطان پر گراں

عابد سے نفع کی نہیں ہوتی کوئی امید
مفتی سے لوگ ہوتے ہیں ہر روز مستفید

اب اک حدیث اور سناؤں گا آپ کو
مفتی کی شان آج دکھاؤں گا آپ کو

معلوم بھی ہے سرورِ عالم نے کیا کہا
آیا ہے یہ حدیث میں فرمانِ مصطفےٰ

جو روشنائی آتی ہے فتوے کے کام میں
خونِ شہید سے ہے وہ اونچے مقام میں

صرف اس حدیث ہی کو ذرا آپ لیجئے
اتنی سی بات سے ذرا اندازہ کیجئے

قدرت نے خود ہبہ کیا مفتی کو دبدبہ
میں کیا بتاؤں آپ کو مفتی کا مرتبہ

آخر میں آپ سے اتنی ہے التجا
کوثر کے حق میں آپ ذرا کیجئے دعا

بشکریہ جناب عبدالاحد قادری کوثر بھارتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احوال مؤلف

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم! اما بعد فاعوذ بالله من الشیطان الرجیم

بسم الله الرحمن الرحیم ۔انما یخشی الله من عباده العلماء

اسم گرامی:۔ آپ کا اسم گرامی محمد شاکر خان بن قاری مطیع اللہ خانؒ بن عبدالرزاق خانؒ صواتی ہے۔

ولادت:۔ آپ کی ولادت مبارکہ سسن اسپتال پونہ میں ہوئی، آپ کی تاریخ پیدائش ۵/ جولائی/ ۱۹۶۵ء ہے بعض آسمانی فیصلوں کے سبب والدہ ماجدہ کی شفیق تربیت سے محروم ہوکر والد صاحبؒ کی نگرانی میں رہنا پڑا وہیں پر بکریاں چرائیں، نبیوں والی سنت پر بھی عمل ہوا، فالحمد لله علی ذالك ۔

یہ رتبۂ بلند ملا جس کو مل گیا ہر ایک کے نصیب میں دار و رسن کہاں

والد ماجد:۔ آپ کے والد ماجد صوات پاکستان کے رہنے والے افغانی النسل پٹھان تھے۔ طلب علم کا شوق ہندستان لے آیا، رامپور میں آپ نے حفظ، تجوید اور عالمیت کی تعلیم حاصل کی صرف حفظ و تجوید سیکھنے کیلئے چودہ سال صرف کئے لیکن حفظ ایسا کہ زندگی میں کبھی قرآن کھول کر پڑھنے کی نوبت نہیں آئی اور ہر سال تراویح سناتے رموز واوقاف کی رعایت کے ساتھ پڑھتے حتی کہ کسی کا سنتے تو زبانی سنتے اور ٹوک دیتے

کہ آپ نے یہاں وصل کیا حالانکہ وقف لازم ہے یہاں وقف کیا حالانکہ وقف جائز نہیں ہے وغیرہ وغیرہ۔

اور آج کل کے حفاظ کو تو حافظ مانتے ہی نہیں تھے۔فرماتے تھے" یہ بھی کوئی حفظ ہے کہ رمضان آیا اور یاد کر کے سنانے لگے"

زندگی امامت اور خدمت خلق میں گذری، موحد تھے بدعت سے کوسوں دور تھے، بمبئی میں پٹھانوں کے پیر اور سردار کی حیثیت سے جانے جاتے تھے بکریاں اور مرغیاں پالنا پسندیدہ مشغلہ تھا۔

چاند شاہ ولی درگاہ ٹرسٹ پوئی لیک بمبئی میں انتقال ہوا اور وہیں آرام فرما رہے ہیں ۔

آسماں ان کی لحد پر شبنم افشانی کرے (آمین)

تعلیم:۔ دنیوی تعلیم کے لئے داخلہ میسر نہ ہوسکا، دین کی تعلیم کا آغاز والد صاحب ہی کے ذریعہ ہوا تقریباً چار چار پارے دونوں بھائیوں نے حفظ کر لئے تھے لیکن دیکھ کر ناظرہ نہیں آتا تھا اس لئے کہ نابیناؤں کی طرح زبانی تعلیم دیا کرتے تھے اور اکثر لقمان علیہ السلام کی ناصحانہ آیتیں پڑھ کر ایمان بناتے تھے" یا بنی لا تشرك بالله ان الشرك لظلم عظیم۔الایۃ وغیرہ۔آج حضرت مفتی صاحب کی قوت ایمانی کا راز شاید وہی پدری تربیت ہے اس کے بعد حضرت مولانا یونسؒ کے توسط سے دارالعلوم عالمگیر بھنگار احمد نگر میں داخل کئے گئے وہاں ناظرہ و حفظ کی تکمیل کی اس کے بعد دور

کے لے دارالعلوم نپانی ایک سال کے لئے جانا ہوا پھر جامعہ حسینیہ راندیر سورت گجرات میں شعبۂ عالمیت میں داخلہ لیکر ڈبل ڈبل کلاس پڑھ کر مشکوٰۃ شریف وہیں مکمل کی اور دورہ حدیث کیلئے دارالعلوم دیوبند جانے کی سعادت نصیب ہوئی پھر مشروط اوسط کی بنیاد پر وہیں افتاء کیا، عربی پنجم، عربی ششم، دورۂ حدیث اور افتاء کے نتائج درج ذیل ہیں ہر نتیجہ میں کل نمبرات پر دھیان دیجئے۔

نتائج امتحان

عربی پنجم (۱۹۸۷ء) جامعہ حسینیہ راندیر سورت گجرات

	موضوع	محدود نمبرات	کامیابی نمبرات	حاصل کردہ نمبرات
1	ھدایہ اولین	50	30	50
2	ترجمۂ قرآن	50	30	50
3	اثارالسنن	50	30	50
4	نورالانوار	50	30	49
5	مختصرالمعانی	50	30	50
6	شرح عقائد	50	30	50
7	سراجی	50	30	50
8	جزری	50	30	45

9	مشق تجوید	50	30	42
	کل نمبرات	450	270	436

عربی ششم (۱۹۸۸ء) جامعہ حسینیہ راندیر سورت گجرات

	موضوع	محدود نمبرات	کامیابی نمبرات	حاصل کردہ نمبرات
1	مشکوۃ شریف	50	30	50
2	جلالین شریف	50	30	50
3	ھدایہ اخیرین	50	30	50
4	حسامی	50	30	50
5	نخبۃ الفکر	50	30	50
6	الفوز الکبیر	50	30	50
7	خلاصۃ البیان	50	30	50
8	مشق تجوید	50	30	48
	کل نمبرات	400	240	398

دورۂ حدیث (۱۹۸۹ء) دار العلوم دیوبند (رجسٹرڈ)

	موضوع	محدود نمبرات	کامیابی نمبرات	حاصل کردہ نمبرات
1	بخاری شریف	50	30	43

2	ترمذی شریف	50	30	47
3	مسلم شریف	50	30	50
4	ابوداؤد شریف	50	30	45
5	نسائی شریف	50	30	42
6	ابن ماجہ	50	30	44
7	طحاوی شریف	50	30	37
8	شمائل ترمذی	50	30	50
9	مؤطا امام مالک	50	30	47
10	مؤطا امام محمد	50	30	48
	کل نمبرات	500	300	453

شعبۂ افتاء (سنہ ۱۹۹۰ء) دارالعلوم دیوبند (رجسٹرڈ)

	موضوع	محدود نمبرات	کامیابی نمبرات	حاصل کردہ نمبرات
1	درمختار	50	30	50
2	سراجی	50	30	47
3	قواعد الفقہ	50	30	49
4	تمرین فتاویٰ	50	30	50

5	الاشباہ والنظائر	50	30	45
6	رسم المفتی	50	30	48
	کل نمبرات	300	180	289

ناقابل فراموش اساتذۂ کرام

مولانا عبدالرشید صاحب دونڈ، قاری اسرائیل صاحب احمد نگر، حافظ بشیر صاحب رحمانی کوپر گاؤں، حافظ محبوب صاحب انگلینڈ، مولانا احمد صاحب گورٌا راندیر، مولانا احمد صاحب خان پوریؒ، مولانا غلام رسول صاحب بورسدیؒ، مفتی اسماعیل صاحب واڈی والا، مولانا شبیر صاحب راندیر، قاری محمد حسین صاحب راندیر، مولانا سہراب صاحب بہار، مولانا ابراہیم صاحب اندور، مولانا طلحہ صاحب فتحپور، مولانا محمد الیاس صاحب بارہ بنکی، مولانا مفتی عبداللطیف خان قاسمی بھوپال، مولانا یونس صاحب جون پور (شیخ الحدیث مظاہر علوم)۔

دورۂ حدیث کے اساتذہ:۔ مفتی محمود الحسن صاحب گنگوہیؒ، مولانا نصیر احمد خان صاحب، مولانا عبدالحق صاحب، مولانا ریاست علی صاحب، مولانا نعمت اللہ صاحب، مولانا قمر الزماں صاحب، مفتی سعید صاحب پالنپوری، مولانا حسین احمد صاحب عرف ملا بہاریؒ۔

افتاء کے اساتذہ:۔ مفتی محمود الحسن صاحب گنگوہیؒ، مفتی نظام الدین صاحبؒ،

مفتی ظفیر الدین صاحب، مفتی حبیب الرحمٰن صاحب خیر آبادی، مفتی کفیل الرحمٰن صاحب، دامت برکاتہم۔

نیز دار العلوم امدادیہ چونا بھٹی بمبئی میں حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب فتحپوری مدظلہ مفتی اعظم مہاراشٹر سے بھی رسم المفتی اور سراجی پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔

فالحمد لله علیٰ ذالك۔

حضرت مولانا محمد الیاس صاحب بارہ بنکی دامت برکاتہ سے (قراءۃً علیہ) امہاتِ کتبِ حدیث کی اجازت حاصل کی۔

بسم الله الرحمن الرحيم

سند الاجازة من محمد إلياس الباره بنكوي

خادم الحديث الشريف بمدرسة كاشف العلوم بنغله والي مسجد، حي حضرت نظام الدين، نيو دلهي-١٣

الحمد لله رب العالمين والصلاة على سيد المرسلين محمد وآله وصحبه أجمعين وعلى من تبعهم بإحسان إلى يوم الدين وبعد!

فيقول العبد الضعيف الملتجي إلى ربه الغني القوي اللطيف محمد إلياس الباره بنكوي سدد الله بالخير أقواله وأفعاله، إن الأخ الفاضل: محمد شاكر القاسمي شيخ الحديث بمدرسة إسلامية نيغاني سلمه الله تعالى

قد طلب مني الإجازة بما قرأت من أمهات كتب الحديث الشريف - الكتب الستة والشمائل للترمذي، وشرح معاني الآثار للإمام الطحاوي، والموطين للإمامين مالك ومحمد رحمهما الله تعالى ومشكاة المصابيح، وغيرها من كتب الحديث الشريف وقد قرأ علي أوائل الكتب الستة وغيرها وقد تحملت علي الإجازة في هذه الكتب من مشايخ كثيرين منهم: فضيلة الشيخ العلامة محمد إبراهيم البلياوي رئيس المدرسين بجامعة دار العلوم ديوبند، والشيخ العلامة فخر الدين أحمد المراد آبادي، شيخ الحديث بجامعة دار العلوم ديوبند، والشيخ فخر الحسن المراد آبادي رئيس قسم التفسير في دار العلوم ديوبند، والشيخ بشير أحمد البلند شهري شيخ علم الفيئة بدار العلوم ديوبند، والشيخ خليل أحمد الكيرانوي، والشيخ سيد حسن الديوبندي والشيخ إتمام الحسن الكاندهلوي أمير جماعة الدعوة الثالث والمفتي عبد الرحمن المفتي بمدرسة أمينية بدهلي وغيرهم من مشائخ الحديث الشريف بأسانيدهم إلى مسند الهند حكيم الإسلام أحمد بن عبد الرحيم الدهلوي المعروف بولي الله الدهلوي - رحمهم الله تعالى - وقد استجزت أيضا شيخ الحديث محمد زكريا الكاندهلوي في الرسائل الثلاث للإمام ولي الله الدهلوي وهي (الفضل المبين، والدر الثمين في مبشرات النبي الأمين، والنوادر من أحاديث سيد الأوائل والأواخر) وقد أجزت الأخ المذكور بما قرأه على مشائخي - رحمهم الله تعالى - وكذلك في حياة الصحابة والترغيب والترهيب وصحيح ابن خزيمة والمسند للحميدي وجامع المسانيد والسنن والمسند لأحمد بن حنبل والسنن الكبرى للإمام البيهقي تحقيقا لرغبته على الشروط المعتبرة عند أهل هذا العلم من أهل التحقيق والتدقيق،

وقد أجزت مع القصور فأني ... أرجو الشفاعة بالذين فازوا

أوصيه بتقوى الله في السر والعلانية والتزام الكتاب والسنة وما عليه سلف الأمة من إيمان وعلم وعمل ونصح لأئمة المسلمين وعامتهم، وأن لا ينساني ومشائخي من صالح دعواته في خلواته و جلواته ونسأله عز وجل أن يجعل جميع أقوالنا وأعمالنا خالصة لوجهه الكريم موافقة لسنة نبيه الأمين صلى الله عليه وسلم آله وأصحابه أجمعين.

وكتبه راجي عفو ربه ومغفرته

محمد الياس

٢١ ذي قعده ١٤٢٢ھ

محمد إلياس الباره بنكوي مطابق ١٤ جنوري ٢٠٠٢ء

اور قاضی شہر بھوپال حضرت مولانا مفتی عبداللطیف خان صاحب قاسمی دامت برکاتہ

سے تربیت قضاء حاصل کی اس کی سند یہ ہے۔

MUFTE ABDUL LATEEF KHAK QASMI
Qazi-e-Shahar Bhopal
Profat Hadees & Fiqa
JAMIA ISLAMIA ARABIA, BHOPAL
Ahata Kallashah, Jahangeerabad, Bhopal
(R) 762083 (O)530242-530141



بسم اللہ الرحمن الرحیم

تصدیق نامہ دار القضاء بھوپال

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین. اما بعد :-

تصدیق کی جاتی ہے کہ عزیز القدر مولوی حافظ قاری مفتی محمد شاکر خاں قاسمی بن قاری مطیع اللہ خاں صاحب ساکن... پونا مہاراشٹر نے ہمارے پاس رہ کر "قضاء شرعی" کی مکمل تربیت حاصل کی ہے، ان میں شرعی پنچایت، محکمۂ شرعیہ، دار القضاء چلانے کی اور امت کے پیچیدہ مسائل حل کرنے اور فیصلہ کرنے کی استعداد و صلاحیت بدرجۂ اتم موجود ہے۔ فللہ الحمد ولہ المنۃ۔

لہٰذا موصوف ہماری طرف سے شرعی پنچایت، محکمۂ شرعیہ، دار القضاء اور تربیت قضا کا نظام چلانے کے مجاز و مختار ہیں۔

اوصیکم ونفسی بتقویٰ اللہ (الحدیث)

فقط والسلام

۱۵ ذی القعدہ ۱۴۲۰ھ

قاضی عبد اللطیف شاکر

قاضی شہر بھوپال

Qazi Abdul Latif Khan
Qazi-e-Shahar Bhopal

سند مسلسلات:۔ دارالعلوم دیوبند کے زمانۂ طالب علمی ہی میں شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یونس صاحب مظاہری دامت برکاتہم اور شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب اعظمی دامت برکاتہم سے سند مسلسلات حاصل کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

بعد فراغت:۔ امامت، خطابت، دعوت وتبلیغ، فتاوی نویسی، درس وتدریس اور اہتمام، مدرسہ میں مشغول رہے مختلف مسجدوں میں امامت وخطابت کے بعد اپنے نانا جان امیر دعوت وتبلیغ مہاراشٹر حضرت مولانا محمد یونسؒ کی جائے امامت "مدار چھلہ مسجد" میں ان کی نیابت کو ترجیح دی اور ان کی وفات کے بعد ثابت قدم رہے اور الحمدللہ آج بھی اس ذمہ داری کو نبھا رہے ہیں۔ الاستقامة فوق الف کرامة۔

فتاوی نویسی:۔ فراغت کے بعد عملی میدان میں قدم رکھتے ہی "فتاوی نویسی" کا کام شروع کردیا، باقاعدہ کوئی اعلان نہیں، تشہیر کا کوئی سامان نہیں، کسی قسم کا جلسہ نہیں بس بندگان خدا پوچھتے رہے اور حضرت مفتی صاحب جواب دیتے رہے اور یہ سلسلہ چلتے چلتے ایک مکمل مدلل اور مستند کتاب کی شکل اختیار کرگیا۔

حضر میں بھی لکھتے رہے اور سفر میں بھی، غرض کہ بیماری، تکلیف، مصیبت اور پریشانی میں بھی یہ خدمت انجام دیتے رہے حتی کہ گہری نیند سے کسی نے آکر بیدار کردیا تو صبر کا گھونٹ پی کر اسے بھی مسئلہ بتادیتے۔

میرے کام آ گئی آخرش یہی کاوشیں یہی کوششیں
بڑھیں اس قدر میری منزلیں کہ قدم کے خار نکل گئے

ان فتاوٰی میں سے اکثر فتوے پونا میں لکھے گئے اور بعض دار العلوم نیپانی میں اور چند دار العلوم کولہاپور شردلی میں اور متعدد دعوتی اسفار میں بھی لکھے گئے۔

خصوصیات:۔ حضرت مفتی صاحب مدظلہ کی خصوصیت یہ رہی کہ انہوں نے اپنی راحت قربان کی اور مستفتیان کی ہمیشہ قدر کی، انہیں نعمت جانا، ان کی نادانیوں اور بے ادبیوں کو برداشت کیا پوچھنے والے عوام نے برموقع باادب پوچھا ہو یا بے موقع بے ادبی کے ساتھ پوچھا ہو ہر حال میں مستفتی کی قدر کی اور اسے جواب دیدیا گیا اسطرح ہزاروں فتوے مفتی صاحب کی زبان وقلم سے جاری ہوئے چند محفوظ رہ سکے اور اکثر ضائع ہوگئے ان محفوظ فتاوٰی میں سے چند کا انتخاب کرکے آپ کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔

مفتی صاحب مدظلہ کی ایک خصوصیت یہ بھی رہی کہ جو مسئلہ حل نہ ہوا اسے اپنے اساتذہ واکابر سے پوچھ کر بتایا یا پھر لاادری پر عمل کیا۔

لا اسئلکم علیه من اجر ان اجری الا علی الله:.

سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس پندرہ سالہ عرصہ میں کسی ایک فتوے کی بھی اجرت یا معاوضہ نہیں لیا اور نہ ہی کسی فتوے کی تغلیط سامنے آئی۔ اللہ تعالی انہیں مزید اصابت رائے، درستیِ فکر، اور زبان وقلم سے نوازے۔ آمین

دعوت وتبلیغ:۔ یتلوا علیکم آیاتنا ویزکیکم و یعلمکم الکتاب و الحکمة و یعلمکم مالم تکونوا تعلمون الایة اس آیت میں انبیاء علیہم السلام کے فرائض منصبی بیان کئے گئے ہیں جن کا خلاصہ "دعوت وتبلیغ"، "تعلیم وتعلم" اور تزکیہ نفس ہے۔

دور طالب علمی ہی میں مرکز نظام الدین کی حاضری جاری تھی اور فراغت کے بعد تو دعوت کے کام کو اپنا مقصد بنالیا متعدد مرتبہ چار ماہ اندرون وبیرون ملک میں لگے مقامی مرکز میں خدمت کرتے ہے ضلع وشہر کے پیمانہ پر کام میں جڑتے رہے صوبائی تقاضوں پر لبیک کہتے رہے، مرکز نظام الدین کی حاضری میں کبھی ناغہ نہ ہونے دیا۔ الا ماشاء اللہ حتی کہ مدارس، مکاتب، مساجد اور دیگر ڈھیر ساری مصروفیات کے باوجود ماضی قریب (۲۰۰۴) میں ایک سال کی جماعت میں وقت لگا کر لوٹے ہیں۔

حضرت مفتی صاحب مدظلہ کی ہمہ جہت قربانیاں شاہد عدل ہیں کہ نبوی کوئی کام دوسرے کام کا مخالف نہیں ہوا کرتا بلکہ معاون ہوا کرتا ہے البتہ ہے بڑا پتا مار کام، اللہ تعالیٰ کی توفیق بغیر ناممکن ہے۔ ؎

ایں سعادت بزور بازو نیست　　تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

سچ ہی فرمایا تھا حضرت استاذ صاحب نے کہ ؎

لفظ مشکل پھر تو شاکر کالعدم ہو جائے گا
اپنے اوپر تو اگر آرام کردے گا حرام

اس میں دورائے نہیں کہ حضرت مفتی صاحب مدظلہ جیسے جفاکش، محنتی اور مجاہد علماء کرام کی قربانیاں ضرور رنگ لائیں گی اور دعوت وتعلیم کے طبقوں کے درمیان پیدا ہونے والے خلا اور دوری کو پاٹنے کا ذریعہ بنیں گی انشاءاللہ تعالیٰ۔

اہتمام اور انتظام:۔ پونہ میں ہرفن مولا صلاحیتوں کے نتیجے میں دارالعلوم نیپانی ضلع بیلگام کے اہتمام کی ذمہ داری سپرد کی گئی اور اس بنجر علاقہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کے انتظامی واہتمامی جوہر کھولے اور ایک کس مپرس کمزور مدرسہ کو ان کی محنت کے ذریعہ ''آفتاب و ماہتاب'' بنا دیا اور مدرسہ کی تعلیم شعبۂ افتاء تک پہونچادیا اس کا ایک نمونہ دیکھئے ''معین المدارس'' نامی کتاب کی شکل میں۔

درس وتدریس:۔ دارالعلوم نیپانی میں اہتمام وانتظام کے ساتھ اپنے ذمہ درس و تدریس بھی لے لی اور نورانی قاعدہ سے بخاری شریف تک کا یہ موقع ہاتھ آیا اور یہ سلسلہ ابھی تک باقی ہے۔

مدارس ومکاتب:۔ حضرت والا شروع ہی سے مرجع خلائق رہے اور بیسیوں مدارس کی سرپرستی آپ کے ذمہ رہی۔

تصنیف وتالیف:۔ حضرت والا کو اللہ تعالیٰ نے ''زور قلم'' بھی عطا فرمایا ہے شاعری کے ساتھ نثر لکھنے میں بھی ''یدطولیٰ'' حاصل ہے۔ حضرت مولانا محمد یونس صاحبؒ کی وفات کے بعد ''سوانح یونسؒ'' بڑے بہترین انداز میں لکھی ہے اس کے علاوہ ''معین المدارس''

بھی ایک شاہکار ہے۔اور بھی چھوٹے بڑے کتابچہ لکھتے اور شائع کرتے رہتے ہیں۔

مذاق ومزاج:۔ حضرت والا بڑے شگفتہ مزاج ،شگفتہ پیشانی،شگفتہ خاطر،شگفتہ رو اور شگفتہ دل ہیں ظاہری رعب وجلال ایسا کہ کوئی جلد قریب آنہ سکے اور ایک بار قریب آجائے تو اتنا گھل مل جائے کہ پھر دور جانے کو طبیعت نہ چاہے۔بڑے سادہ مزاج، عمومیت پسند،خصوصیت سے متنفر،گرے پڑے بندوں کے ساتھ بے تکلف رہنے والے ہیں۔غصہ بھی ہوتے ہیں لیکن دین کا حق پامال ہونے پر نہ کہ ذاتی اغراض کے نقصان پر اور یہی سنت نبی علیہ ؑ ملوۃ والتسلیم ہے۔

دیر وحرم میں روشنی شمس وقمر سے ہو تو ہو
مجھ کو تو تم پسند ہو اپنی نظر کو کیا کروں

ترقی کا راز:۔ حضرت مفتی صاحب مدظلہ العالی کو اللہ تعالیٰ نے ایسا نوازا ہے کہ ان کی ہمت واستقلال اور سعی پیہم کی داد دینی چاہیئے کہ اتنی کم عمر،قلیل تجربہ،بے سروسامانی اور عوارض ورکاوٹوں کے باوجود دین کے ہر شعبہ سے اپنا تعلق جوڑے رکھا بلکہ در حقیقت ان کے کاموں نے انہیں ان میدان میں زندہ رکھا۔

حبذا توفیق یزداں مرحبا ذوق عمل بجلیاں گرتی رہیں اور آشیاں بنتا رہا

ہماری دانست میں اس مثالی کامیابی کا راز ''توفیق الٰہی'' ''اللہ پر توکل'' مثبت مزاجی اور زبردست قربانی ہے۔مفتی صاحب صرف کام کرتے رہتے ہیں یقین رکھتے ہیں ،خود ان کی زبانی متعدد مرتبہ سنا کہ میری کامیابی کا راز کام کرتے رہنا ہے بس، کسی کے

کام میں رکاوٹ ڈالنا، حسد کرنا، سازش کرنا، منفی پلان بنانا یہ کوئی کام نہیں ہے۔
ظاہر ہے کہ "نتیجہ" کام کا برآمد ہوتا ہی ہے "رکاوٹ" کا نہیں ۔لہذا جو مثبت کام کرے گا وہ ترقی کریگا "علی رغم انف الحاسدین والماکرین" اور جو محض رکاوٹیں ڈالے گا وہ دن بدن تنزل کی طرف جائے گا، جلے گا، کڑھے گا اور خالق ومخلوق کی نظروں میں ذلیل ہوگا۔اللھم احفظنامنه (آمین)۔

اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب مدظلہ العالی کو پوری امت کی طرف سے جزاء خیر عطا فرمائے اور ہمیں بھی قبول فرمائے۔(آمین) فقط والسلام

(مفتی) عبدالکریم ہپری کولہاپور ، (مفتی) عبدالستار نداف کولہاپور

خادم دارالعلوم نیپانی
۴/ جون/ ۲۰۰۵ء

خادم دارالعلوم نیپانی
۴/ جون/ ۲۰۰۵ء

مقدمہ

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم اما بعد اعوذ بالله من الشیطان الرجیم

بسم الله الرحمن الرحیم ۔ فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون(الایة)

تاریخ فتاویٰ

''فتاویٰ'' کی تاریخ بہت قدیم اور اس کی نسبت بہت اونچی ہے اس لئے کہ کوئی بھی انسان ہو فقہی معلومات میں ''مفتی'' کا محتاج ہے اس کی کدوکاوش اور تحقیق و جواب کے بغیر مسئلہ کا حل نہیں ہے کوئی شخص دعویٰ نہیں کرسکتا ہے کہ ہمیں اپنی زندگی میں کسی مرحلہ پر کوئی ایسا سوال سامنے آیا جس میں فقہ وفتاویٰ کی طرف رجوع کی ضرورت نہیں پڑی۔

ایک شخص اپنے کو مسلمان بھی کہے یعنی وہ ایک مکمل ضابطۂ حیات کا پابند بھی ہو اور اسے دینی مسائل اور اس کی صحیح صورت سے بے پروائی بھی ہو ممکن نہیں عبادات ومعاملات اور اخلاق واعمال میں سیکڑوں مواقع ایسے آتے ہیں جہاں اسے رہنمائی کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اور وہ ان کٹھن مواقع میں یقینی طور پر فقہ وفتاویٰ اور فقہاء کرام ومفتیان عظام کی رہبری کا محتاج ہوتا ہے ہر شخص کو اپنی منہمک زندگی میں اس قدر مہلت کہاں ہے کہ وہ یک سر قرآن وحدیث کا غور وفکر کے ساتھ مطالعہ کرے اور وقت پیش آمدہ مشکل مسئلہ کا حل تلاش کرلے۔

دین کے مخصوص خدام

یہ ایک حقیقت ہے کہ علماء کرام کے دو طبقے مخصوص طور پر دین کی اس طرح کی خدمت میں نمایاں اور پیش پیش رہے۔

ایک محدثین کا جن کا مشغلہ احادیث نبوی کی حفاظت وصیانت رہا یعنی اس طبقہ کو احادیث نبوی کی روایات اور ان کے بیان وضبط کا اہتمام رہا اور انھوں نے اسناد الفاظ حدیث پر گہری نظر رکھی۔

دوسرا طبقہ فقہاء امت کا جنھوں نے قرآنی آیات اور احادیث نبوی سے مسائل واحکام کا استنباط واستخراج کیا اور الفاظ حدیث سے زیادہ معانی حدیث اور اس سلسلہ کے اصول وقواعد پر ان کی نظر مرکوز رہی۔

ملت اسلامیہ کے پہلے مفتی

مفتیوں کا تعلق اسی دوسرے طبقے سے ہے اور اس امت کے سب سے پہلے مفتی اعظم خود رسول الثقلین ﷺ کی ذات بابرکت ہے اور یہ دولت آپ تک رب العزت کی طرف سے پہنچی قرآن پاک میں افتاء کا لفظ خود رب العالمین کے لئے بھی استعمال ہوا ہے ارشاد ربانی ہے۔

ویستفتونك فی النساء قل الله یفتیکم فیهن ومایتلی علیکم فی الکتاب(النساء۱۹)

اور لوگ آپ سے عورتوں کے بارے میں حکم دریافت کرتے ہیں، آپ فرمادیجئے کہ اللہ تعالیٰ انکے بارے میں حکم دیتے ہیں اور وہ آیات بھی جو قرآن کے اندر تم کو پڑھکر سنائی جاتی ہی

کلالہ کے سلسلہ میں آیت نازل ہوئی۔

یستفتونك قل الله یفتیکم فی الکلالة (النساء ۲٤) لوگ آپ سے حکم دریافت کرتے ہیں آپ فرمادیجئے کہ اللہ تعالیٰ تم کو کلالہ کے باب میں حکم دیتے ہیں۔

آپ ملاحظہ فرمارہے ہیں کہ ان آیتوں میں افتاء کی نسبت خود رب العزت جل مجدہ کی طرف کی گئی ہے جس سے اس منصب کی جلالتِ شان کا اندازہ ہوتا ہے اور یقیناً یہ نسبت اس شعبہ کی اہمیت وفضیلت کی سب سے بڑی سند ہے یہیں سے یہ بھی پیش نظر رکھنا چاہئے کہ جو عالم دین اس عظیم الشان منصب پر فائز ہوتا ہے انکی ذمہ داری کس درجہ اہم ہے اور اُسے کس بلندی کا حامل ہونا چاہئے۔

عجلت پسندی سے اجتناب اور بڑے کی طرف رجوع

جس مفتی سے کوئی ایسا مسئلہ دریافت کیا جائے جس کا جواب وہ جانتا نہیں ہے تو اس کا فرض ہے کہ نہ وہ فتویٰ دینے میں عجلت کرے اور نہ اپنے سے بڑے عالم سے پوچھنے میں شرمائے اور جب تک بالکل اضطرار کی سی کیفیت پیش نہ آجائے اجتہاد کی ہمت نہ کرے کیوں کہ آنحضرت ﷺ اور حضرت جبریلؑ کا یہی طریقہ تھا۔

(علامہ طیبیؒ مرقاۃ)

افتاء کی اہمیت

افتاء ایک اہم ذمہ داری ہے اور یہی وجہ تھی کہ اسلاف اس ذمہ داری کے قبول کرنے سے احتراز کرتے تھے اور جن کو وہ اپنے سے علم وعمل میں برتر سمجھتے تھے ان کے

سر پہ ذمہ داری ڈالنا چاہتے تھے پھر اس باب میں انکا حال یہ تھا کہ اگر مسئلہ مستفسرہ کی صحیح صورت معلوم ہوتی تو بلا تکلف بتا دیتے اور اگر معلوم نہ ہوتی تو صفائی سے کہہ دیتے ہمیں یہ مسئلہ معلوم نہیں کسی اور سے پوچھ لیا جائے، کھینچ تان اور تکلف و تصنع کو کسی حال میں پسند نہیں کرتے تھے۔

افتاء کے لئے علم و فہم

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جو شخص پوچھنے والے کے ہر سوال کا جواب بے سمجھے بوجھے دینے لگے وہ پاگل ہے الفاظ یہ ہیں۔

"جو شخص لوگوں کے تمام سوالوں کا جواب دینے کے لئے تیار بیٹھا رہے وہ پاگل ہے فتوی پر بڑا بے باک وہ ہوتا ہے جو کم علم ہوتا ہے"۔

(سعید بن سحونؒ)

فتوی پر جری ہونا قلت علم، ناتجربہ کاری اور بھولے پن کی دلیل ہے کیوں کہ جب آدمی کمتر ہوتا ہے تو وہ ہر سوال کا جواب دیتا ہے بغیر جانے بوجھے۔

(حافظ ابن قیمؒ)

مفتی کا فریضہ

یہ ایک حقیقت ہے کہ جس کو اپنی اس ذمہ داری کا احساس ہوگا استفتاء کے جوابات دینے یا لکھنے میں پوری بصیرت سے کام لیگا اور سوچ سمجھ کر جواب دیگا معلوم نہ ہوگا تو کہہ دیگا دوسرے علماء سے تحقیق کر لی جائے اور جسے ذمہ داری کا پورا احساس نہ

ہوگا اس کے پیش نظر اپنی بڑائی ہوگی اور بس، اے لوگو جو شخص کسی چیز کا علم رکھتا ہو اسے چاہیئے کہ وہ اسے بیان کرے اور جسے علم نہ ہو اسے کہنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کیونکہ یہ بھی علم ہے کہ جو بات نہ جانتا ہو اس کے متعلق کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا ہے کہ آپ فرمادیں کہ میں تم سے اجرت کا خواہاں نہیں ہوں اور نہ تکلف کرنے والوں میں سے ہوں۔

(حضرت عبداللہ بن مسعودؓ)

بغیر علم فتویٰ

جب مفتی اور قاضی جاہل کو بنایا جائے گا تو پھر اس سے گمراہی و بربادی کے اور کچھ حاصل نہ ہوگا۔ جو شخص بغیر علمی بصیرت کے کار افتاء انجام دیتا ہے اس پر زمین و آسمان کے فرشتے لعنت فرماتے ہیں۔ (حدیث۔ اعلام الموقعین ص ۲۵۶ ج ۲)

مفتی کیلئے شرائط

اسی اہمیت کے پیش نظر امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں فتوی دینا جائز نہیں ہے مگر اس شخص کیلئے جو کتاب وسنت کا عالم ہو۔

موجودہ دور اور کار افتاء

مفتی کیلئے جن شرائط کا ہونا ضروری ہے ان سارے اوصاف سے پورے طور پر متصف انسان کا ملنا آج کل مشکل ہے لیکن موجودہ دور میں جبکہ کتب احادیث وفقہ

مدون ومرتب ہوکر شائع ہوچکی ہیں اور حافظہ کا حال بھی پہلا سا باقی نہ رہا جو کبھی تھا کہ ایک عالم کو کئی کئی لاکھ حدیثیں یاد ہوا کرتی تھیں لہذا اب دیکھا جائے گا کہ جن لوگوں کو فقہ وحدیث سے شغف، کتاب وسنت سے دلچسپی، کتب فقہ کے مطالعہ کا شوق سلیم حاصل ہے اور ساتھ ہی اس نے علوم دینیہ باضابطہ علمائے دین سے سبقاً سبقاً حاصل کیا ہے تو یہ خدمت ان لوگوں کے سپرد ہوگی جو مسائل شرعیہ میں دقیق نظر رکھتے ہیں اس لئے کہ اب موجودہ اصطلاح میں فقیہ ایسے ہی لوگ مانے جاتے ہیں۔

''فقیہ وہ ہے جو مسائل شرعیہ میں دقیق نظر رکھتا ہو خواہ اسے تین ہی مسائل دلائل کے ساتھ کیوں نہ معلوم ہوں''۔ (ردالمحتار ص ۳۵ ج ۱)

موجودہ دور میں کار افتاء

ہمارے اس زمانہ میں کار افتاء انجام دینے والے علماء مجازاً مفتی کہے جاتے ہیں لیکن اس زمانہ میں بھی ایسے علماء کیلئے فقہ میں پوری بصیرت ضروری ہے اور باضابطہ تحصیل علم بھی علامہ ابن عابدین (م ۱۲۵۲ھ) لکھتے ہیں۔

''میں نے علامہ ابن حجرؒ کے فتاوی میں یہ بات دیکھی ہے کہ آپ سے ایک ایسے شخص کے متعلق پوچھا گیا جو کتب فقہ پڑھتا ہے اور خود سے مطالعہ کرتا ہے کوئی اس کا استاذ نہیں ہے اور وہ اپنے مطالعہ کتب کے اعتماد پر افتاء کا کام کرتا ہے تو کیا یہ اس کیلئے درست ہے یا نہیں؟

آپ نے جواب دیا کہ کسی طرح بھی اس کیلئے کار افتاء درست نہیں ہے اس لئے کہ وہ درحقیقت جاہل وعامی ہے اسے خود معلوم نہیں کہ وہ کیا کہہ رہا ہے بلکہ فتوی دینا ان لوگوں کا کام

ہے، جنھوں نے مستند علماء و مشائخ سے علم حاصل کیا ہے"۔ (عقود رسم المفتی ص ۸)

معتمد علماء کی صحبت

اس سے یہ بات واضح طور پر معلوم ہوگئی کہ صرف مطالعہ و کتب بینی سے خواہ معلومات کتنی ہی کیوں نہ ہو جائیں کسی درجہ میں قابل اعتماد نہیں بلکہ وہ عامی جاہل کے درجہ میں ہے اعتماد ہونے کے لئے ضروری یہ ہے کہ اس نے علوم دینیہ معتمد علماء دین سے باضابطہ حاصل کیا ہو اور صاحب بصیرت ہو، چند کتابوں کا پڑھ لینا کافی نہیں چنانچہ آگے مذکور ہے "ایسے شخص کے لئے ایک دو کتاب سے فتویٰ دینا درست نہیں ہے بلکہ امام نووی کا قول ہے دس بیس سے بھی نہیں اس لئے کہ یہ کل کے کل مذہب کے باب میں ایک کمزور بات پر اعتماد کر لیتے ہیں لہذا ان کی تقلید درست نہیں ہے"۔

(عقود رسم المفتی ص ۸)

افتاء کے لئے ضروری شرائط

جسے فقہ میں بصیرت تامہ حاصل ہو اور فتویٰ کی صلاحیت بھی ہو وہ البتہ فتویٰ دے سکتا ہے مندرجہ شرائط کا بغور مطالعہ کیا جائے۔ لکھتے ہیں

"البتہ ایسا ماہر فتویٰ دے سکتا ہے جس نے لائق و فائق اہل علم سے اخذ علم کیا ہو اور اسے خود اس فن میں مہارت تامہ اور بلکہ راسخہ اس طرح حاصل ہو چکا ہو کہ وہ صحیح کو غیر صحیح متمیز کر سکے اور مسائل اور اس کے متعلقات سے قابل اعتماد طور پر واقف ہو یہ البتہ ایسا شخص ہے جو لوگوں کو فتویٰ دے سکتا ہے اور اس لائق ہے کہ یہ بندوں اور خدا کے درمیان واسطہ بن سکے"

(عقود رسم المفتی ص ۸)

ماہر استاذ کا تربیت یافتہ ہونا

پھر یہ ضروری ہے کہ وہ کسی ماہر استاذ کا تربیت یافتہ ہو اور قواعد شرعیہ کی صحیح معرفت رکھتا ہو۔ متقدمین نے مفتی کے لئے اجتہاد کی شرط بیان کی تھی جو ہمارے اس دور میں مفقود ہے لہذا اب کم سے کم اتنی شرط تو ضرور لگادی جائیگی کہ وہ مسائل کی معرفت ان تمام قیود و شروط کے ساتھ رکھتا ہو جنھیں بسا اوقات مصنفین اس اعتماد پر چھوڑ دیتے ہیں اور صراحت نہیں کرتے کہ فقیہ انکو سمجھ لیگا۔ (عقود رسم المفتی ص ۴۰)

زمانہ کے عرف و عادت سے واقفیت

زمانہ کے عرف اور اہل زمانہ کے احوال سے واقف ہونا ضروری ہے۔ اور ایسے مفتی کے لئے عرف زمانہ کی معرفت اور اپنے دور کے لوگوں کے اجوال سے واقفیت بھی ضروری ہے۔ (عقود رسم المفتی ص ۴۰)

ماہر فقہ کی شاگردی

کسی قابل اعتماد ماہر فقیہ و مفتی کے پاس رہ کر اس نے فتویٰ نویسی کا سلیقہ باضابطہ سیکھا ہو اور وہ کسی ماہر استاذ کا تربیت یافتہ ہو اور اسی وجہ سے رسم المفتی کے اخیر میں صراحت ہے کہ گو وہ شخص ائمہ احناف کی تمام کتابیں یاد کر چکا ہو لیکن پھر بھی اس کے لئے یہ بات ضروری ہے کہ فتویٰ کے لئے اس نے تلمذ اختیار کیا ہو اور اسکی راہیں

معلوم ہوں۔ (عقود رسم المفتی ص ۴۰)

عرفِ زمانہ کی رعایت

عرف زمانہ کی رعایت مفتی وقاضی کے لئے ضروری قرار دی گئی ہے۔قنیہ میں ہے کہ مفتی اور قاضی کے لئے یہ درست نہیں ہے کہ عرف زمانہ سے صرف نظر کر کے صرف ظاہر مذہب پر فیصلہ دیں۔ (عقود رسم المفتی ص ۴۰)

اغلاط سے محفوظ ہونا

مفتی کے لئے یہ ضروری قرار دیا گیا ہے کہ اس سے غلطیاں بہت کم واقع ہوں ورنہ وہ لائق افتاء نہیں ہوسکتا ہے۔اس وقت تک مسند افتاء پر بیٹھنے کے لائق کوئی مفتی نہیں ہوسکتا جب تک اس کی درستی اس کی غلطیوں سے بڑھی ہوئی نہ ہو اس لئے کہ اکثر جواب کی صحت غلبہ کی حیثیت میں ہے اور غالب کے مقابلہ میں مغلوب کا کوئی اعتبار نہیں کرتا اس لئے کہ شرعی امور کا دارومدار عموم اور اغلب پر ہی ہے۔

(عقود رسم المفتی ص ۴۲)

پانچ خوبیاں

امام احمد ابن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ جب تک کسی میں پانچ چیزیں نہ ہوں مسند افتاء کو زینت بخشنے کی جرأت نہ کرے۔

(۱) نیت صالحہ (۲) علم ووقار (۳) مسائل میں بصیرت اور ان پر ثابت قدمی کی شان (۴)

بقدر ضرورت ذرائع معاش (۵) لوگوں کے احوال کی معرفت۔

نیت صالحہ تو اس لئے ضروری ہے کہ ہر کام کی جان اور روح دراصل یہی پاک نیت ہے جب تک نیت میں پاکیزگی اور اخلاص نہ ہو کام میں برکت نہیں ہو سکتی اور نہ وہ اللہ تعالیٰ کے یہاں قبول و قابل اجر ہوگا، پھر ایسے ہی نور الٰہی سے خالی ہوگا اور خصوصی برکت سے محروم، حدیث نبوی ہے "انما الاعمال بالنیات"

احوال اہل زمانہ سے واقفیت کی قید اور اسکی وجہ

مفتی کیلئے عرف زمانہ اور احوال کے علم کی قید لگائی گئی ہے۔ لکھتے ہیں۔

"جو کچھ عرض کیا گیا اس سے آپ پر یہ بات عیاں ہو چکی کہ اگر مفتی اور قاضی نے عرف عام اور قرائن واضحہ کو ترک کر دیا اور لوگوں کے حالات سے بے خبر رہا اور ظاہر پر جما رہا تو پھر یقین کر لینا چاہیئے کہ اس طرح بہت سے حقوق ضائع کرنا اور بہتیرے لوگوں پر ظلم کرنا لازم آئے گا"۔

(رسم المفتی ۴۰)

بلند کردار اور عفت

مفتی کا بلند کردار، عفت مآب، کامل العقل اور صاحب صلاح و تقویٰ ہونا بھی ضروری ہے، صاحب درمختار" (م ۱۰۸۸ھ) نے قاضی کی بحث میں جہاں اس کے اوصاف گنائے ہیں مفتی کیلئے بھی نشاندہی کی ہے کہ اس میں مندرجہ ذیل تمام اوصاف وخصائل کا پایا جانا ضروری ہے۔

"اور ضروری ہے کہ قاضی پارسائی عقل وفہم صلاح وتقویٰ اور سنت وآثار اور فقہ کے علوم میں قابل اعتماد ہو" رہا اجتہاد تو یہ صرف اولویت کی شرط ہے کیونکہ اکثر علماء کے نزدیک ہر زمانہ میں اس کا پایا جانا دشوار ہے اور اسی طرح ان تمام اوصاف مذکورہ کا مفتی میں پایا جانا بھی ضروری ہے۔

(شامی باب القضاء ص ۴۳۴ ج ۴)

بردباری اور نرم خوئی

اور واجب ہے کہ مفتی بردبار، سنجیدہ متین، شیریں مقال اور خندہ جبیں ہو۔

(شامی باب القضاء ص ۴۳۴ ج ۴)

دینداری

مفتی کا دیندار اور خدا ترس ہونا بھی ضروری ہے اس لئے کہ فاسق مسند افتاء کے لائق نہیں اور نہ اسے اس کا حق حاصل ہے۔ فقہاء نے صراحت کردی ہے کہ فاسق نہ مفتی ہوسکتا ہے اور نہ ایسے شخص سے استفتاء ہی درست ہے۔

اسلام اور عقل وفہم

ساتھ ہی مفتی کیلئے یہ بھی شرط ہے کہ وہ مسلمان، صاحب عقل وفہم اور بیدار دماغ ہو، اس پر غفلت اور سہو ونسیان کا غلبہ نہ ہو۔ مفتی کیلئے اسلام اور عقل کی شرط میں کسی کا اختلاف نہیں ہے بلکہ بعض علماء نے اس کیلئے بیدار دماغ ہونا بھی شرط قرار دیا

(شامی باب القضاء ص ۴۳۴ ج ۴)

ہے۔

دور اندیشی اور بیدار دماغی

ابن عابدین شامیؒ لکھتے ہیں کہ

"اس دور میں تیقظ کی شرط لازم ہے میں کہتا ہوں کہ بیدار مغز ہونے کی شرط ہمارے اس زمانہ میں لازم ہے کیونکہ مفتی کی غفلت اور بے پرواہی سے اس دور میں بڑا نقصان لازم آئے گا"۔

بالغ و عادل

مفتی بالغ بھی ہو اور عادل بھی البحر الرائق میں ہے کہ "مفتی کیلئے جو شرائط ہیں ان میں اس کا مسلم ہونا اور عادل ہونا بھی ضروری ہے اور ان دونوں شرطوں سے یہ بھی لازم آتا ہے کہ وہ بالغ و عاقل بھی ہو لہذا فاسق، کافر اور غیر مکلف کا فتوی رد کر دیا جائے گا"۔

(طحطاوی علی الدر المختار ص ۷۵ ج ۴)

پسندیدہ ضروری اوصاف

علامہ طحطاویؒ (م ۱۲۴۳ھ) نے عالمگیری سے نقل کیا ہے کہ مفتی میں مندرجہ ذیل اوصاف بھی ہونے چاہیئے

"استفتاء کے کاغذات احترام کے ساتھ لے، بار بار غور سے پڑھے تا کہ سوال کی صحیح صورت اس کے سامنے کھل کر اور متعین ہو کر آ جائے، کاغذات استفتاء کی بے حرمتی نہ کرے کہ یہ آداب افتاء کے خلاف ہے اگر کبھی جواب میں غلطی واقع ہو جائے تو معلوم ہونے پر اس سے فوراً رجوع کر لے، ضد و ہٹ کے ذریعہ اپنی اس غلطی کو صحیح باور کرانے کی فکر نہ کرے اور رجوع میں

ننگ و عار محسوس نہ کرے، فتوی کی تحقیق میں تساہل سے کام نہ لے کہ ایسا کرنا مفتی کیلئے حرام ہے، غرض فاسد کی وجہ سے حیلوں کو کام میں نہ لاوے، جس وقت مزاج میں اعتدال نہ ہو جواب تحریر نہ کرے بلکہ صرف اعتدال کے وقت جواب لکھے، جواب لکھنے کے معاملہ میں کسی کی رو رعایت ہرگز نہ ہو، جس ترتیب سے اس کے پاس استفتے آئیں اسی ترتیب سے جواب دے اس سلسلہ میں اغنیاء اور دوست احباب اور خویش و اقارب کی ایسی رعایت نہ کرے جس سے دوسروں کی حق تلفی ہو، اس باب میں چاہیئے کہ اس کے یہاں امیر و غریب، شاہ و گدا، یکساں ہوں اور کسی بھی مستفتی سے کوئی اجرت نہیں قبول کرنی چاہیئے کہ اس منصب کے شایان شان نہیں ہے"۔

مسائل پر عبور اور قواعد کا علم

ان سب سے بڑھ کر یہ کہ مفتی اپنے امام کے مسائل پر پورا عبور رکھتا ہو اور اس کے قواعد و اسالیب سے اچھی طرح واقف ہو اور مفتی کیلئے اس کی بھی شرط ہے کہ اسے اپنے امام کے مسائل ازبر ہوں اور وہ اس کے قواعد و اسالیب میں ماہر ہو۔

(طحطاوی علی الدر المختار ص ۵۷ ج ۴)

دماغی توازن

جواب کیلئے جس طرح ظاہری ہیئت اچھی ہونی چاہیئے دماغی توازن کا برقرار رہنا بھی بے حد ضروری ہے حد یہ ہے فقہاء نے لکھا ہے کہ زیادہ مسرت اور حاجات بشریہ کے غلبہ کے وقت بھی فتوی نہ دیا کرے کہ یہ چیزیں اطمینان قلب اور دماغی توازن

ن کو کھودینے والی ہیں۔ (طحطاوی علی ص ۵۷۱ ج ۳)

ظاہری ہیئت

ظاہری ہیئت کے سلسلہ میں امام ابو یوسفؒ کا یہ واقعہ کتابوں میں درج ہے کہ امام ابو یوسفؒ کے متعلق روایت ہے کہ جب ان سے کوئی مسئلہ دریافت کیا جاتا تو وہ یکسو ہو کر سیدھے بیٹھتے لباس زیب تن کرتے عمامہ باندھتے پھر جواب دیتے اور آپ یہ سارا اہتمام افتاء کی عظمت کی وجہ سے کرتے۔

(طحطاوی ص ۵۷۱ ج ۳)

شگفتہ مزاجی

مفتی کو متواضع، نرم خو اور شگفتہ مزاج ہونا چاہیئے، تند خوئی اور درشت خوئی اس کے لئے سخت عیب ہے مفتی کو متواضع اور نرم خو ہونا چاہیئے سخت کینہ پرور اور درشت خو اور سنگ دل نہیں ہونا چاہیئے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے اوصاف میں نرم خوئی کا تذکرہ کیا ہے اور اسے سراہا ہے (البستان للفقیہ ابی اللیث باب من یصلح الفتوی ص ۱۴) پس مفتی اور قاضی کا فرض ہے کہ جو کچھ جواب دے رہا ہے اس پر وہ پورہ یقین رکھتا ہو اٹکل پچو بات نہ کرتا ہو تا کہ اس افتراء کا خطرہ باقی نہ رہے کہ کسی حلال کو حرام اور حرام کو حلال قرار دیدیگا۔ (عقود رسم المفتی ص ۵)

قول راجح پر فتوی

پھر جواب میں اس قول کو اختیار کرے جو علمائے مذہب کے نزدیک راجح ہو مرجوح کو ہرگز اختیار نہ کرے مگر یہ کہ کوئی ایسی خاص وجہ ہو اور دلائل کی روشنی میں یہی راجح نظر آئے جو شخص خود عمل کا ارادہ کرے یا غیر کو حکم دے دونوں صورتوں میں اس پر واجب ہے کہ اس قول کی پیروی کرے جسے علمائے مذہب نے راجح قرار دیا ہے لہذا قول مرجوح پر فتوی دینا اور عمل کرنا درست نہیں بجز چند مواضع کے۔اور فقہاء نے اسی اصل پر اجماع نقل کیا ہے۔ (عقود رسم المفتی ص ۵)

خواہشات سے اجتناب

ہر حال میں خواہشات نفس، لالچ اور اس طرح کے دوسرے رذائل سے فتوی دینے کے وقت مفتی کا بچنا ضروری ہے اس لئے کہ ان جذبات کی پیروی حرام ہے۔

خواہشات نفس کی پیروی میلان نفس اور مال و دنیا طلبی کا رجحان حرام ہے جو سب سے بڑی مصیبت اور سب سے بڑی ہلاکت ہے یہ ایسا خطرناک اقدام ہے جس کی جسارت جاہل بد بخت کے سوا کوئی دوسرا نہیں کر سکتا۔ (عقود رسم المفتی ص ۳)

ناجائز حیلے

جو حیلے حرام اور مکروہ ہوں مفتی کیلئے ان کا اختیار کرنا درست نہیں ہے اسی طرح ان رخصتوں کی تلاش میں پڑنا بھی جن سے غلط طور پر کچھ لوگ استفادہ کے خواہاں ہوں۔حرام اور ناجائز حیلوں کی تلاش و جستجو مفتی کیلئے درست نہیں ہے اسی طرح ایسے شخص کیلئے رخصتوں کی جستجو میں پڑنا بھی جائز نہیں ہے جو ناجائز نفع اٹھانے کا ارادہ

رکھتا ہو کیونکہ یہ فسق ہے اور اس طرح کا فتوی حرام ہے۔ (اعلام الموقعین ص ۲۵۸ ج ۲)

جائز حیلے

البتہ وہ شرعی حیلے جن پر عمل فقہاء امت نے جائز قرار دیا ہے اور اس میں شرعی مفسدہ نہیں ہے ان کے ساتھ فتوی دینا درست ہے۔ حافظ ابن قیمؒ رقمطراز ہیں

"اگر کوئی جائز حیلہ اچھے ارادہ سے اختیار کرے جس میں نہ کوئی شبہ ہو اور نہ مفسدہ بلکہ منشا مستفتی کو تنگی سے نکالنا ہو تو یہ جائز ہے بلکہ مستحب، خود اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ایوب علیہ السلام کی حنث (قسم توڑنے کے گناہ) سے بچاؤ کیلئے رہنمائی فرمائی تھی اور بتایا تھا کہ وہ اپنے ہاتھ میں تنکوں کا ایک مٹھا لے لیں اور اس سے اپنی اہلیہ کو ایک مرتبہ ماریں اور نبی کریم ﷺ نے حضرت بلالؓ سے بتایا کہ وہ کھجور دراہم کے بدلے بیچ دیں اور پھر ان دراہم سے دوسری کھجور خرید لیں"۔

(اعلام الموقعین ص ۲۵۸ ج ۲)

سہل پہلو اور رخصت پر فتوی

جو چیزیں بغیر کراہت جائز ہیں اور شریعت میں ان کیلئے رخصت ہے مفتی کو چاہیئے کہ عوام کیلئے ایسے سہل پہلو کو اختیار کرے اور اس پر فتوی دے۔ حضرت شاہ ولی اللہؒ (م ۱۱۷۶ھ) لکھتے ہیں۔

"کشف البزدوی کے حوالہ سے عمدۃ الاحکام میں یہ ہے کہ مفتی کیلئے مستحب ہے کہ عوام کی آسانی کیلئے رخصتوں پر فتوی دے مثلاً حمام کے پانی سے وضو کرنا اور پاک جگہوں میں بغیر جائے نماز کے نماز پڑھنا وغیرہ وغیرہ" (عقد الجید ص ۷۳)

مفتی کے اختیارات وفرائض

مفتی مناسب جانے تو اس کیلئے درست ہے کہ سائل نے جتنا پوچھا ہے وہ اس سے زیادہ بتادے۔ابن القیمؒ لکھتے ہیں۔

"یہ جائز ہے کہ مفتی سائل کو اس کے سوال سے زیادہ مسائل بتائے امام بخاریؒ نے اس عنوان کا باب قائم کیا ہے" باب اس بات میں کہ سوال کرنے والے کو اس سے زیادہ جواب دے جتنا اس نے پوچھا ہے" پھر اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی حدیث ذکر کی ہے"۔

جواب واضح ہو

جواب کافی وشافی ہو،اشکال وتذبذب میں ڈالنے والا نہ ہو چنانچہ علماء نے لکھا ہے

"یہ درست نہیں ہے کہ مفتی سائل کو اختیار دیدے اور اسطرح اس کو مشکلات میں ڈالدے بلکہ اس کا فریضہ ہے کہ اس طرح مسئلہ کو کھول کر بیان کردے کہ کوئی اشکال باقی نہ رہے اور وہ جواب مقصود کیلئے کافی ووافی ہو"۔ (اعلام الموقعین ص ۲۴۱ ج ۲)

فقہاء نے لکھا ہے کہ مفتی کو چاہیئے کہ جب وہ استفتاء کا جواب لکھ چکے تو اس کے اخیر میں لکھے" واللہ اعلم" اور عقائد سے متعلق ہو تو" واللہ الموفق"۔

استدلال

استدلال کا تذکرہ فتوی میں اس کا حسن وجمال ہے بعض لوگوں نے استدلال کو فتوی میں معیوب قرار دیا ہے حالانکہ ایسا کہنا خود عیب قرار دینے والے کے لئے معیوب ہے اس لئے کہ دلیل کا اظہار فتوی کا حسن وجواب ہے۔

(طحطاوی ص ۴۹ ج ۱)

مستند کتابوں کا حوالہ

اس سلسلہ میں طحطاویؒ اور دوسرے علماء صراحت کرتے ہیں کہ سند نہ ہونیکی صورت میں متداول و مستند کتاب سے اخذ کیا گیا ہو۔ نقل کے دو طریقے ہیں۔

ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس مسئلہ میں مسلسل اس کے پاس سند ہو یا ایسی مشہور و معروف کتاب سے لیا گیا ہو جو علماء میں مقبول و رائج ہو جیسے امام محمدؒ کی تصانیف مشہورہ یا ان جیسی دوسری کتابیں اس لئے کہ یہ بھی خبر متواتر و مشہور کے درجہ کی چیز ہے (طحطاوی علی الدر المختار ص ۴۹ ج ۱)

مصلحت کو ترجیح

اسی طرح اگر کسی مسئلہ میں دو صحیح اقوال ہوں تو مفتی اپنی صوابدید اور مصلحت وقت کے پیش نظر کسی کی قول پر فتوی دے سکتا ہے۔ صاحب الاشباہ والنظائر لکھتے ہیں۔

"مفتی بلاشبہ اس مصلحت پر فتوی دیتا ہے جسے وہ مناسب جانتا ہے جیسا کہ فتاوی بزازیہ کے "باب المهر" میں ہے"۔ (الاشباہ والنظائر ص ۳۱۸)

قاضی اور مفتی میں فرق

قاضی اور مفتی میں فرق اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ مفتی مسئلہ بتانے والا ہوتا ہے اور قاضی منوانے والا۔ (عقود رسم المفتی ۳، درمختار)

مفتی کا مقام

اس سے معلوم ہوا کہ مفتی اپنی ذمہ داری میں قاضی سے بڑھا ہوا ہے کم نہیں ہے اس لئے جہاں قاضی کے عالم اور جاہل ہونے پر بحث کی ہے وہاں اسکی بھی صراحت کی ہے کہ قاضی مفتی کے فتوی پر فیصلہ کرسکتا ہے اگر اس نے قضاء کی بنیاد پر فتوی دیا ہو اس لئے کے مفتی کا منصب دراصل دیانت کی بنیاد پر فتوی دینا ہے۔

فتاوی بزازیہ کی کتاب الایمان میں ہے کہ مفتی دیانت پر فتوی دیتا ہے اور قاضی ظاہر حال پر فیصلہ کرتا ہے۔ البتہ مفتی اور قاضی میں یہ فرق ضرور ہے کہ مفتی صرف حکم بتانے کا ذمہ دار ہے اب مستفتی پر موقوف ہے کہ وہ اس پر عمل کرے یا نہ کرے مفتی اسے مجبور نہیں کرسکتا، پھر سوال کرنے والا جیسا سوال کرے گا مفتی اسی کے مطابق جواب لکھ دے گا یا زبانی بتادیگا۔

مؤلف کا اعتراف کم علمی

اخیر میں اس قدر عرض کردینا اور ضروری ہے کہ خاکسار مؤلف نے اپنی محنت کی حد تک کوئی کوتاہی نہیں ہونے دی یوں اس کی کم مائیگی ظاہر ہے، حوالہ جات میں حتی الامکان اور حتی الوسع صریح جزئیہ نقل کرنے کی جدوجہد کی گئی ہے الا ماشاء اللہ۔

بہر حال جو لوگ اس سے استفادہ کریں انھیں اگر کہیں کوئی غلطی نظر آئے تو مؤلف فتاوی کو اس سے ضرور آگاہ فرمادیں آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح کردی جائے گی مؤلف بھی بہر حال انسان ہی ہے اس لئے غلطیوں کا امکان ہے۔

دعا

الہ العالمین !تو خوب جانتا ہے کہ یہ تیرا حقیر بندہ ان تمام اسلحہ سے خالی ہے جن کی آج کی دنیا میں قدر و قیمت ہے اور سچی بات تو یہ ہے کہ تیری ذات پر اعتماد اور توکل کی پونجی کے سوا اس کے پاس کچھ ہے بھی نہیں صرف اسی پونجی کے بھروسہ پر اس نے اتنے اہم کام کی ذمہ داری قبول کی تیری امداد واعانت نہ ہوتی تو اس کی اس خدمت میں کوتاہیوں اور خامیوں کے سوا کیا ہوتا۔

رب العالمین !تو نے جب محض اپنے فضل و کرم سے بغیر طلب اتنے عظیم الشان علمی کام پر لگا دیا ہے تو اسے آسان بنادے۔

پروردگار عالم !یہ حقیر خدمت قبول فرمالے اور اسے ہمارے لئے زادِ آخرت اور فلاح دارین کا ذریعہ بنادے،آمین یا رب العالمین ۔ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم ۔وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين ۔والصلوة والسلام على سيد المرسلين وعلى آله و اصحابه اجمعين۔

محتاج دعا

محمد شاکر خان قاسمی پونا

۴/۶/۲۰۰۵

ff ff ff ff ff ff ff ff ff ff ff ff ff ff ff ff ff ff ff

تقریظ

حضرت علامہ مفتی محمد ظفیر الدین صاحب دامت برکاتہم

مرتب فتاویٰ ومفتی دارالعلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

رب کریم کا فضل وکرم ہے کہ اس نے جامعہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند کے فرزندوں کو علم وفنون میں مہارت عطا کی ہے یہاں کی تعلیم وتربیت سے آراستہ ہوکر نکلتے ہیں اور ملک اور غیر ملک کے جس خطہ میں پہونچتے ہیں مسلمانوں کے ماویٰ وملجا بن جاتے ہیں اور ان پر مادر علمی کی طرف سے جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے پورے طور پر بڑی محنت اور اخلاص سے اسکو ادا کرتے ہیں۔

برادر عزیز مولانا ''مفتی محمد شاکر خان قاسمی'' ابھی کچھ سال پہلے دارالعلوم دیوبند سے مفتی بن کر نکلے تھے یہ دیکھ کر دلی مسرت ہوئی کہ وہ دین اور اشاعت دین کی خدمت میں برابر مشغول ومصروف رہے دوسرے علمی کاموں کے ساتھ افتاء کے فرائض انجام دیتے رہے اور اس راستہ سے مسلمانوں کی بڑی خاص خدمت انجام دی اور اپنے حلقۂ اثر میں مقبول وہر دل عزیز بنے ہوئے رہے۔

اس وقت میرے سامنے مولانا عزیز کے ''فتاویٰ کا ایک قیمتی مجموعہ'' ہے ماشاء اللہ بہت دل پذیر اور عمدہ ہے اور بہت سارے مسائل دینیہ پر حاوی ہے۔

اپنی کمزوری کے باوجود میں نے مختلف جگہوں سے پڑھا اور دیکھا آپ کے تمام جوابات کتاب وسنت سے مدلل ہیں، جواب لکھنے کا انداز پسندیدہ ہے، جامع مانع ہے اور مسلمانوں کیلئے کا آمد ہے۔

مولانا زید مجدہ کی اس دینی خدمت پر انہیں مبارکباد پیش کرنا اپنا فریضہ جانتا ہوں، اللہ تعالیٰ انکی اس خدمت جلیلہ کو قبول فرمائے اور انکے لئے زاد آخرت بنائے۔

انشاءاللہ آئندہ وہ اس سے زیادہ خدمت انجام دینگے اور ملک وملت کے حق میں آفتاب وماہتاب کا کام دینگے۔ کتابوں کا مطالعہ برابر جاری رکھیں۔

فالله خير حافظا وهوارحم الراحمين

طالب دعا محمد ظفیر الدین غفرلہ

مفتی دارالعلوم دیوبند

یکم ربیع الثانی ۱۴۲۶ھ

تقریظ

مفتی ظفیر الدین صاحب دامت برکاتہم دار العلوم دیوبند

تقریظ

حضرت علامہ مفتی کفیل الرحمٰن صاحب نشاطؔ دامت برکاتہم

مفتی دارالعلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عزیز مکرم مولانا مفتی محمد شاکر خان سلمہ دارالعلوم دیوبند کے ممتاز اور ہونہار فضلاء میں سے ہیں، دارالافتاء کے زمانۂ طالبعلمی کے دوران بھی وہ اپنی صلاحیت وعلمی استعداد میں دیگر طلبہ سے ممتاز تھے اور بڑی خوشی اس کی ہے کہ وہ بعد فراغت برابر افادۂ علمی میں ہمہ تن مصروف ہیں۔

ان کی علمی صلاحیتوں کا ایک نمونہ ''مجموعۂ فتاوی'' اس وقت زیرِ نظر ہے اس میں تقریباً سارے ضروری مسائل اختصار کے ساتھ سمیٹ لئے ہیں اندازِ جوابات سہل، عام فہم اور زبان سلیس ہے، یہ مجموعہ اہلِ علم اور عوام سب کیلئے یکساں مفید ہوگا۔

اللہ تعالیٰ موصوف سلمہ کی اس علمی سعی کو زیادہ سے زیادہ مقبول فرمائے اور مزید مفید نگارشات کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین

کفیل الرحمٰن صاحب نشاطؔ

۱۸ ربیع الاول ۱۴۲۶ھ

﴿تقریظ﴾

مفتی کفیل الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم دار العلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عزیز مکرم مولانا مفتی محمد شاکر خان سلمہ دار العلوم دیوبند کے ممتاز اور ہونہار فضلاء میں ہیں۔ دار الافتاء کے زمانۂ تعلیم سے دورانِ تعلیم وہ اپنا مسلک حنفی و علمی استعداد میں دیر کیا ہے ممتاز تھے۔ اور بڑی خوشی اس کی ہے کہ وہ بعد فراغت برابر افتاء و علمی خدمات میں مصروف ہیں۔

ان کی علمی مصروفیتوں کا آئینہ دار مجموعۂ فتاویٰ: اسوقت زیرِ نظر ہے اس میں ترتیب بڑی محنت ضروری مسائل اختصار کے ساتھ سہیل لے ہیں اندازِ تحریر سلیس، عام فہم اور زبان شستہ ہے

یہ مجموعہ اہلِ علم اور عوام سب کیلئے انشاء اللہ مفید ہوگا۔

اللہ تعالیٰ موصوف مسلمہ کی اس علمی محنت کو شرفِ قبول سے نوازے اور مزید علمی خدمات کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین

کفیل

۱۸ ربیع الاول ۱۴۲۶ھ

بھلا چاہے تو گر اپنا تو کر خدمت فقیروں کی
بلا کو ٹال دیتی ہے دعا روشن ضمیروں کی

دعائیہ کلمات

حق تعالیٰ شانہ سے دعا ہے کہ حضرت
مولانا مفتی صاحب کی مساعی جمیلہ کا
اپنی شایان شان بدلہ عنایت فرمائے اور
اس کتاب کو عام وتام فرما کر امت مسلمہ
کیلئے نافع بنائے (آمین)

احقر غلام احمد وستانوی غفرلہ
۶/۶/۲۰۰۵

مجموعۂ فتاویٰ کا تذکرہ سنتے ہی دلی مسرّت
ہوئی اور دل سے دعا نکلی کہ اللہ رب العزت
اس مجموعہ کو شرف قبولیت سے نوازے اور
مولانا مفتی شاکر صاحب کو مزید خدمت
انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

محمد ایوب ندوی غفرلہ

تقریظ

حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب خیرآبادی دامت برکاتہم

مفتی دارالعلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ اجمعین و بعد

اپنے مشفق اساتذہ کرام سے قطب عالم حضرت مولانا رشید احمد صاحب قدس سرہٗ کا یہ مقولہ بارہا سنا ہے کہ دنیا میں سب سے مشکل کام فتویٰ نویسی کا ہے اور سب سے آسان کام دوسروں پر تنقید کرنا ہے۔ روزمرہ کی ضروریات میں نئے مسائل پیدا ہوتے رہتے ہیں، سوال کے ذرا سے فرق کے ساتھ جواب میں بھی فرق ہو جاتا ہے، اس راہ کی مشکلات کا وہی لوگ علم رکھتے ہیں جو فقہ میں کامل مناسبت رکھتے ہیں۔ جزئیات پر وسیع اور گہری نظر رکھتے ہیں، وہی لوگ کماحقہٗ مسلمانوں کی دینی رہنمائی کر سکتے ہیں۔

اس نازک فریضہ کو انجام دینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے مفتی محمد شاکر خان کو پیدا فرمایا، انہوں نے مادر علمی دیوبند میں رہ کر اپنی تعلیم مکمل کی، شعبۂ افتاء میں داخلہ لیا، باقاعدہ افتاء کا کورس پورا کیا۔ ساتھ ہی فتاویٰ نویسی کی تمرین کی۔ اس کے بعد اپنے وطن مالوف پونہ میں رہ کر ۱۵۔۱۶ سال سے تدریسی اور فتویٰ نویسی کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔

یہ ''فتاویٰ شاکر خان'' ان ہی کے فتاویٰ کا مجموعہ ہے، اس کی قدر و قیمت کا اندازہ وہی لوگ کر سکتے ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے فقہی بصیرت سے نوازا ہے، فقہ اور اصول فقہ میں راسخ، علمی و عملی صلاحیتوں سے بہرہ ور فرمایا ہے، تقویٰ، احتیاط، احساس ذمہ داری اور فقیہانہ بصیرت کے اوصاف کے ساتھ متصف فرمایا ہے، دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کے فتاویٰ کو قبولیت سے نوازے۔ اہل علم اور عوام ہر دو کو اس سے نفع پہنچائے مفتی صاحب کے حق میں ذخیرۂ آخرت بنائے۔

حبیب الرحمٰن خیرآبادی عفا اللہ عنہ

مفتی دارالعلوم دیوبند

۲۳ ربیع الثانی ۱۴۲۶ھ

﴿تقریظ﴾

حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب خیرآبادی دامت برکاتہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین وبعد: اپنے شفیق استاذ مکرم قطب عالم حضرت مولانا رشید احمد صاحب قدس سرہ کا یہ مقولہ بارہا سنا ہے کہ دنیا میں سب سے مشکل کام فتویٰ نویسی ہے اور سب سے آسان کام دوسروں پر تنقید کرنا ہے۔ روزمرہ کا تجربہ ہے کہ نئے نئے مسائل پیدا ہوتے رہتے ہیں، سوال کے ذرا سے فرق کے ساتھ جواب میں کس قدر فرق ہو جاتا ہے، ہر زمانہ کے علماء کا وہی لوگ علم رکھتے ہیں جو فقہ میں کامل مناسبت رکھتے ہیں، جزئیات پر وسیع اور گہری نظر رکھتے ہیں وہی لوگ کما حقہ مسلمانوں کی دینی رہنمائی کر سکتے ہیں۔

ہمارے مخلص فرزند کو اللہ تعالیٰ نے علم دین کی خدمت کا جذبہ عنایت فرمایا ہے، انہوں نے جامعہ علمیہ دارالعلوم دیوبند میں رہ کر اپنی تعلیم مکمل کی، شعبۂ افتاء میں داخلہ لیا، قواعد افتاء کا کورس پورا کیا، ساتھ ہی فتاویٰ نویسی کی تربیت لی، پھر کئی سال تک دارالافتاء دیوبند میں رہ کر ۱۵-۱۶ سال سے مستقل فتویٰ نویسی کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔

یہ "فتاویٰ شاکر خان" انہی کے فتاویٰ کا مجموعہ ہے۔ اس کی قدر و قیمت کا اندازہ وہی لوگ کر سکتے ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے فقہی بصیرت کے ساتھ ساتھ فقہ کے اصول و قواعد کی، علمی و عملی صلاحیتوں سے بہرہ ور فرمایا ہے، تقویٰ، احتیاط، احساس ذمہ داری اور فقیہانہ بصیرت کے اوصاف سے متصف فرمایا ہے، دل دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مجموعہ فتاویٰ کو قبولیت سے نوازے، اہل علم اور عوام ہر دو کو اس سے نفع پہونچائے، یہی ہم حقیر کے حق میں ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین

حبیب الرحمٰن خیرآبادی عفا عنہ

مفتی دارالعلوم دیوبند

۲۳ ربیع الثانی ۱۴۲۶ھ

تقریظ

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم

مفتی اعظم مہاراشٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باسمہٖ تعالیٰ

حامداً ومصلیاً

عزیزم مفتی شاکر قاسمی سلمہٗ اُن نوجوان فضلاء میں سے ہیں جنہیں اللہ نے ہمہ جہت دینی خدمت کی بھرپور توفیق بخشی ہے، الحمد للہ باصلاحیت محنتی اور ذی استعداد بھی ہیں اور ان کی صلاحیتوں پر اعتماد بھی کیا جاسکتا ہے۔ موصوف کے فتاویٰ کا مجموعہ طباعت کے مراحل میں ہے۔ میں ناسازگی طبع کی بنا پر ان فتاویٰ کا مطالعہ خود تو نہ کرسکا لیکن میری ایماء پر مفتی حسیب الرحمٰن سلمہٗ نے جستہ جستہ بعض مقامات کا مطالعہ کیا اور مطمئن ہوئے۔ میں پہلے بھی مطمئن تھا اور قوی توقع ہے کہ یہ مجموعہ عوام وخواص سب کے لئے مفید ثابت ہوگا۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نقش اول کو نقش جمیل بنائے، شرف قبولیت سے نوازے، عوام وخواص اس سے کماحقہٗ استفادہ کرسکیں تاکہ مصنف کے لئے اجر عظیم کا ذریعہ بنے۔ یہ بھی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے اخلاص کے ساتھ ہمیشہ خدمات لیتا رہے۔

ایں دعا از من واز جملہ جہان آمین باد

العبد عزیز الرحمٰن

۴/ جمادی الثانی ۱۴۲۶ھ مطابق ۱۲/۶/۲۰۰۵ء

MUFTI AZIZ-UR-REHMAN FATEHPURI
DARUL-E-SIDDIQUE
412, 1st Fl., M. Azad Road,
(Duncan Road) Mumbai- 400 004
Tel. : 23840161 C/o. 23434616

مُفتی عَزِیزُ الرَّحمٰن فَتحپُوری
بیت الصدیق
[illegible] (ڈنکن روڈ) پیلا ہاؤس بمبئی۔ ۴۰۰۰۰۴
فون: ۲۳۸۴۰۱۶۱ سرفت: ۲۳۴۳۴۶۱۶

بعونہ تعالیٰ

حامداً ومصلیاً

عزیزم مفتی شاکر خان کی سلمہٗ اُن نوجوان فضلاء میں سے ہیں جنھیں اللہ نے ہر جہت دینی خدمت کی بھرپور توفیق عطا فرمائی الحمدللہ ماشاءاللہ صحیح معنیٰ میں استعداد بھی ہیں، اور اُن کی صلاحیتوں پر اعتماد بھی کیا جاسکتا ہے موصوف کے فتاویٰ کا مجموعہ طباعت کے مراحل میں ہے، میں نے ماہ گذشتہ طبع کی بنا پر ان فتاویٰ کا مطالعہ خود تو نہیں کرسکا لیکن میری ایماء پر مفتی حسیب الرحمٰن سلمہٗ نے جستہ جستہ بعض مقامات کا مطالعہ کیا اور مطمئن ہوئے، میں پہلے بھی مطمئن تھا اور قوی توقع ہے کہ یہ مجموعہ عوام وخواص سب کے لئے مفید ثابت ہوگا، میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نقش اول کو نقش جمیل بنائے اور قبولیت سے نوازے عوام وخواص اس سے کما حقہ استفادہ کرسکیں تاکہ مصنف کے لئے اجر عظیم کا ذریعہ بنے۔

یہ بھی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے اخلاص کے ساتھ ہمیشہ اسی طرح دینی خدمات لیتا رہے، اس دعا از من واز دنیا آمین باد

احقر
عزیز الرحمٰن
۱۴۲۶ھ
مورخہ ۳ جمادی الثانی
مطابق ۲۰۰۵/۶/۳

ایمان کا بیان

عقائد کا بیان

وسیلہ

سوال:۔(۱) کیا ہم اپنی دعائیں نبی ﷺ کے وسیلہ سے (خدا کی بارگاہ میں) مانگ سکتے ہیں جیسا کہ اللہ ہماری اس دعاء کو جناب رسول اللہ ﷺ کے صدقہ طفیل سے یا واسطہ سے قبول فرما؟

(۲) حضرت آدمؑ جب دنیا میں بھیجے گئے تو وہ رو رو کر دعاء مانگ رہے تھے اور پھر ایک وقت آیا کہ حضرت آدم نے محمد ﷺ کے وسیلہ سے توبہ مانگی اللہ نے فرمایا کہ یہ نام کیسے معلوم ہوا؟ تو حضرت آدمؑ نے عرض کیا کہ میں نے عرش پر دیکھا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہے۔ کیا یہ روایت مستند ہے؟

مستفتی حافظ عبداللہ این ڈی اے پونہ ۲/۱۱/۲۰۰۴

جواب:۔ جی ہاں ہم نبی ﷺ کے وسیلہ سے دعاء مانگ سکتے ہیں یہ جائز بھی ہے اور مسنون بھی ہے اور اجابت دعاء میں بہت مؤثر بھی ہے اور رسول اللہ ﷺ نے ایک صحابی کو یہ طریقہ بھی سکھلایا (ترمذی شریف ص ۱۹۷ ج ۲ مشکوۃ ۲۱۹ حصن حصین ص ۱۵۱ ابن ماجہ ص ۱۰۰) اور قحط کے زمانہ میں تو حضرت عمرؓ جیسے موحد اور قوی الایمان صحابی کا معمول حضرت عباسؓ کے وسیلہ سے دعاء مانگنے کا تھا (بخاری و مشکوۃ ۱۳۲) خوف کے وقت حضور اکرم ﷺ فتح کی دعاؤں میں فقراء مہاجرین کا وسیلہ پکڑتے تھے

(مشکوۃ، رحیمیہ ص ۵ ج ۴) اور وسیلہ جیسے زندوں سے جائز ہے ایسے ہی مردوں سے بھی جائز ہے ضریر کے قصہ میں جناب رسول اللہ ﷺ سے توسل بعد وفات نبیؐ بھی احادیث میں وارد ہے (امداد الفتاوی ص ۳۲۶ ج ۴ رحیمیہ ص ۵ ج ۳)

(۲) ہاں یہ روایت مستند ہے شاہ عبد العزیز محدث دہلویؒ نے طبرانی کی معجم صغیر، حاکم، ابو نعیم اور بیہقی سے یہ حدیث نقل کر کے وسیلہ کا جواز اس سے ثابت کیا ہے (فتح العزیز ص ۱۸۳) نیز حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ نے ''فضائل اعمال ص ۳۹۸ فضائل ذکر'' میں اسے ذکر کیا ہے اور اس کی مختلف سندوں کی طرف نشاندہی بھی کی ہے۔

نوٹ:۔ لیکن اب بندہ کا رجحان مطلقاً عدم توسل کا ہے۔

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

یا نبی اللہ کہنا

سوال:۔ یا نبی اللہ کہنا کیسا ہے؟

مستفتی محمد عمر مالیگاؤں ۶ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ یا نبی اللہ اور یا رسول اللہ جیسے جملے مدینہ میں حضور پاک ﷺ کی قبر اطہر کے قریب کہنا تو جائز ہے اور اس کے علاوہ جائز نہیں ہے۔ (فتاوی رحیمیہ ص ۳۴۵ ج ۲۔ کفایت المفتی ص ۱۶۵ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

عقیدۂ شب برأت

سوال:۔ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ شب برأت میں سال بھر کے فیصلے ہوتے ہیں اس

لئے مغرب کے وقت چھ رکعت نماز الگ الگ مخصوص نیتوں سے پڑھنا سنت ہے جب کہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ خاص نمازیں وغیرہ کچھ حدیث سے ثابت نہیں ہے اور سورہ دخان کی پہلی چار آیتیں پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رات لیلۃ القدر ہے جس میں سال بھر کے کاموں کے فیصلے ہوتے ہیں تو سوال یہ ہیکہ کیا شب برأت میں اور خاص عبادت کرنا سنت ہے یا بدعت؟

مستفتی محمد ارشاد لشکر پونہ ۴/۳/۱۹۹۳

جواب:۔ سورۂ دخان میں جس رات کا تذکرہ ہے صحیح یہ ہے کہ وہ لیلۃ القدر رمضان والی رات ہے، شب برأت شعبان والی رات نہیں ہے (روح المعانی ص ۱۱۰ ج ۲۵) اور فیصلے بھی صحیح تفسیر کے مطابق لیلۃ القدر ہی میں ہوتے ہیں (حوالہ بالا) شب برأت میں جاگنا اور عبادت کرنا تو حدیث سے ثابت ہے اور سنت ہے لیکن اس رات کی کوئی مخصوص نماز حدیث سے ثابت نہیں ہے اس لئے مخصوص مخصوص نمازوں سے بچنا ضروری ہے اس میں امت کے لئے سہولت بھی ہے اور یہ بعید عن البدعۃ بھی ہے اس لئے عام معمول کے مطابق مختلف عبادتیں زندہ کی جائیں (درس ترمذی ص ۵۵۷ ج ۲)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

عقیدۂ عاشورہ

سوال:۔ عاشورہ کے دن دو دو رکعت نفل نماز پڑھ کر امام حسن اور امام حسین حضرت فاطمہ اور اہل کربلا کو ان کا ثواب بخشنا جائز ہے یا نہیں؟ کیا رسول پاک نے اپنے زمانہ

کے شہدائے کرام کو نماز پڑھ کر بخشنے کا طریقہ کسی حدیث کے ذریعہ اپنی امت کے لئے چھوڑ گئے ہیں اگر ہو تو بتائیں مہربانی ہوگی؟

جواب:۔ منہاج السنہ میں ہے۔ ما یذکرون فی فضائل عاشوراء... و یذکرون فیھا صلوٰۃ کل ھذا کذب علی رسول اللہ ﷺ لم یصح فی عاشوراء الا فضل صیامہ الخ (فتاوی عبدالحی جدید ص ۵۰۹) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

قبر پر جا کر آنا کفر نہیں

سوال:۔ اگر کسی عورت کو اسکا کوئی عزیز رشتہ دار جو کہ انتقال کر چکا ہے خواب میں نذر (نظر) آیا اور اس نے کہا کے تیری تکلیف دور ہو جائے گی تو تھوڑے دن بعد تکلیف دور ہوگئی تو اس کے بعد وہ عورت اس کے قبر پر جا کر واپس آجائے تو کیا یہ شرک ہوگا یا نہیں؟ مستفتی حولدار پیر وخان پونہ ۲۵ جمادی الآخر ۱۴۱۱ھ

جواب:۔ نہیں یہ شرک نہیں ہے کما ہو ظاہر۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

علم غیب

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید جو جماعت کے کام سے جڑا ہوا ہے اور دیندار آدمی بھی ہے اس کا کہنا ہے کہ حضور ﷺ کو پیٹھ کے پیچھے کا بھی علم نہیں تھا لہذا آپ سے گذارش ہے کہ زید کا قول کہاں تک

صحیح ہے؟ مع حوالہ کتب حدیث وعبارات ومع عقائد کتب حنفیہ کے تحریر فرما کر عنداللہ ماجور وعندنا مشکور ہوں؟ مستفتی محمد سلیم عبدالرحمٰن عطار پونہ ۳/۸/۱۹۹۴

جواب:۔ علم غیب کلی طریقہ پر کہ کوئی ذرہ مخفی نہ رہے بلکہ ہر چیز ہر وقت سامنے ہو یہ صفت صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے ہر چیز سے باخبر ہونا اسی کی صفت خاصہ ہے کوئی ولی یا نبی یا فرشتہ اس صفت میں شریک نہیں۔ ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ ذات باری کا علم تمام مخلوقات میں حضور ﷺ کو سب سے زیادہ عطا ہوا ہے انبیاء کرام علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ کبھی کبھی بعض پوشیدہ چیزوں کا علم وحی کے ذریعہ سے عطاء فرما دیتے ہیں مگر وہ جزئی ہے کلی نہیں۔ بریلوی جماعت دیوبندی جماعت اور تبلیغی جماعت تو ابھی کی پیداوار ہے ان سے پہلے بھی علماء اسلام نے یہی مسئلہ لکھا تھا چنانچہ ان جماعتوں کے متفقہ عالم ملا علی قاریؒ نے لکھا ہے۔ ثم اعلم ان الانبیاء لم یعلموا المغیبات من الاشیاء الا ما علمھم اللہ تعالی احیا ناو ذکر الحنفیۃ تصریحا بالتکفیر باعتقاد ان النبی یعلم الغیب لمعارضۃ قولہ تعالی قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ الآیۃ (مسائرۃ شرح فقہ اکبر ص ۱۸۵) یعنی تو جان لے کہ بیشک انبیاء علیہم السلام پوشیدہ چیز نہیں جانتے مگر جو اللہ تعالیٰ ان کو بتادے کبھی کبھی۔ اور علماء احناف نے صراحتاً کافر کہا ہے اس شخص کو جو یہ اعتقاد رکھے کہ نبی ﷺ غیب کا علم رکھتے ہیں کیونکہ یہ اعتقاد معارض ہے اللہ کے اس فرمان کے جس میں کہا گیا ہے کہ کہہ دیجئے اے محمد ﷺ کے نہیں جانتا ہے جو بھی آسمانوں اور زمینوں میں ہے غیب کو مگر اللہ تعالیٰ۔

اس سے صاف سمجھ میں آ گیا ہوگا کہ زید کا قول غلط نہیں ہے اور جہاں جہاں رسول ﷺ نے پیٹھ پیچھے کی چیزوں کی خبر دی ہوگی وہ اللہ تعالی کے بتانے کے بعد دی ہوگی (محمودیہ ص ۱۱۰ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

ارتداد کا بیان

تعاون مرتد

سوال :۔ کیا فرماتے ہیں علماء کرام ومفتیان دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید مسجد کا متولی ہے ایک غیر مسلم جسے ایک مسلم لڑکی سے محبت ہوئی اور وہ شادی کے لئے زید کی مسجد میں آیا اسلام قبول کیا اور نکاح کیا، کیا اسکا نکاح ہوا؟ بعد میں وہ غیر مسلم کارپور یشن کے الیکشن میں ممبر چنا گیا جس سیٹ سے اس نے الیکشن جیتا وہ سیٹ ریزور ہے بی سی کے لئے چنانچہ اس کے مخالفین نے اس پر مقدمہ کیا کہ یہ شخص مسلمان ہو گیا ہے اس لئے اس کی ممبر شپ کالعدم قرار دی جائے چنانچہ اپنی سیٹ بچانے کے لئے وہ زید کے پاس آیا کہ مجھے شہادت نامہ دیا جائے کہ میں عارضی طور پر صرف نکاح کے لئے مسلمان ہوا تھا اب میرا اسلام سے مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں چنانچہ زید نے تحصیلدار کے سامنے شہادت نامہ دیا کہ یہ شخص عارضی طور سے نکاح کے لئے مسلمان ہوا تھا اب اسکا اسلام سے تعلق نہیں ہے اس شہادت کی وجہ سے اس کی ممبری بچ گئی اور نہ صرف وہ خود مرتد ہوا بلکہ وہ مسلمان لڑکی کو اپنے مذہب میں لے گیا تو زید کے متعلق کیا حکم ہے کی وہ شریعت کی نظر میں گناہ گار ہے؟ اگر ہے تو کس درجہ کا ہم مسلمان جماعتیوں کو اس کے

ساتھ کیا معاملہ کرنا چاہیئے اور کیا زید کو یہ کام کرنا چاہیئے تھا کیا زید اس کام کا مجاز ہے کہ وہ مرتد کو نقصان سے بچانے کے لئے اس کے ارتداد کی شہادت دے وہ شہادت نامہ جو زید نے دیا ساتھ میں جوڑ دیا گیا ہے پڑھ کر جواب عنایت فرمائیں؟ بینوا توجروا

مستفتی فاروق بھائی پونہ ۱۲/۱۱/۱۹۹۴

جواب:۔ مسلمان کو چاہیئے کہ وہ ان دونوں مرتد و مرتدہ کو دوبارہ تجدید اسلام کی ترغیب دیں اگر وہ تجدید اسلام سے صاف انکار کردیں تو ان کا بائیکاٹ کیا جائے یعنی کوئی مسلمان ان سے گفت وشنید اور خرد ونوش وغیرہ تعلقات نہ رکھے اس کا تعاون اور اس کے حق میں شہادت تو بالکل ناجائز ہے زید نے جو اس کے حق میں شہادت دیکر اس کا تعاون کیا ہے یہ سراسر غیر اسلامی اور ناجائز ہے اس کی اس حرکت سے غیر مسلم حضرات کا تأثر لینا یقینی ہے کے صرف نکاح جیسے اغراض کے لئے بھی عارضی طور پر اسلام قبول کیا جا سکتا ہے اور اس کا سہارا لیا جا سکتا ہے حالانکہ یہ بالکل غلط اور اسلام کی صورت کو مسخ کر کے پیش کرنے کے مترادف ہے اس لئے زید کو چاہیئے کہ وہ اپنی شہادت واپس لے اور توبہ اور استغفار کرے ورنہ مسلمان اس سے بھی بول چال تعلقات وغیرہ ختم کردیں۔ قال اللہ تعالیٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان الآیۃ وقال تعالی ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار الآیہ (فتاوی احیاء العلوم ص ۷۰ ج ۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

نقل کفر، کفر نہ باشد

سوال:۔ آپ کا ایک فتوی میرے نام کے تذکرے کے ساتھ محلے اور شہر میں تقسیم کیا گیا راقم الحروف چند باتیں آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہے گذارش ہیکہ اس کی روشنی میں آپ فیصلہ فرمائیں اور فتوی دیں کہ کیا میرا بیان غلط ہے یا کوئی شرارت آمیز ہے؟

(۱) شری رام کامبڑے ایک مسلم لڑکی سے ہندو دھرم کے مطابق شادی کی نومبر ۱۹۷۳ء

(۲) بستی میں ہندو مسلم گڑبڑی ہونے کی وجہ سے انہوں نے مکہ مسجد میں نومبر ۱۹۷۳ء اسلامی مذہب کے مطابق نکاح کیا؟

(۳) اس کو ایک لڑکی پیدا ہوئی مگر وہ جلدی ہی مرگئی اسے دھرم کے مطابق جلایا گیا؟

(۴) ابھی اس کا ایک لڑکا اور ایک لڑکی حیات ہیں اور وہ ہندوون کی نچلی ذات سے تعلق رکھتے ہیں اس بات کا سرٹیفکیٹ بھی رام کامبڑے کو شری امباداس مورے نے دیا ہے؟

(۵) شادی کے بعد رام کامبڑے سے وکالت پاس کی وہ سرٹیفکیٹ بھی رام کامبڑے اسی نام سے لیا ہے؟

(۶) شادی کے بعد سے آج تک وہ کبھی کسی مسجد میں نہیں آیا اور نہ کہیں نماز پڑھی اور اسلامی مذہب سے متعلق کوئی کام نہیں کیا؟

(۷) ان سب باتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ رام کامبڑے نے اسلامی مذہب قبول کرنے کا دکھاوا کیا تھا اس نے دل سے اسلام قبول نہیں کیا تھا ۱۹۸۵ء میں پونہ میونسپل کار

پوریشن کے چناؤ میں جب رام کامبڑے مخلی ذات کے لئے رکھے گئے رزورسیٹ سے انتخاب میں حصہ لیا تھا تب کچھ لوگوں نے یہ ظاہر کیا کہ وہ مسلمان ہے اور اس سیٹ سے انتخاب میں حصہ لے نہیں سکتا تب مجھے (محمد حنیف عبدالکریم دلال) تحصیل دار کے دفتر بلوایا گیا اور مکہ مسجد کے ٹرسٹی ہونے کے ناطے مجھ سے کچھ سوالات پوچھے گئے ان سوالوں کے جوابات میں نے دیئے مگر صرف میرے جوابات تحریر کئے گئے جو حقیقت تھی وہ میں نے بتادی مذکورہ باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے تحصیلدار کے دفتر میں یہ بیان دیا کہ رام کامبڑے نے محض نکاح کے لئے عارضی طور پر اسلام قبول کیا تھا اب اسکا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

مستفتی محمد حنیف عبدالکریم دلال ۸شعبان ۱۴۱۲ھ

جواب:۔ اگر حق وہی ہے جو اوپر تحریر ہوا ہے تو شرعی رو سے آپ پر کوئی الزام نہیں ہے اور آپ بے قصور ہیں سابقہ روداد اور گزشتہ تفصیل کی روشنی میں تحصیلدار کے سامنے دیا ہوا آپ کا بیان محض ایک اظہار واقعہ ہے اور یہ طئے ہے کہ نقل کفر کفر نہ باشد اور آپ کے نام کے تذکرہ کے ساتھ میں نے کوئی فتوی نہیں لکھا اور اس کی تقسیم اور تشہیر سے بھی میرا کوئی واسطہ نہیں جس نے یہ حرکت کی ہے وہی اس کا ذمہ دار ہے اور اس سے باز پرس کرنے کا آپ کو حق ہے۔ (محمودیہ ص ۴۶ ج ۱۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

شوہر مسلمان اور بیوی کافرہ تو بچی مسلمان ہوگی؟

سوال:۔ ایک عورت تھی جو مسلمان کے ساتھ رہتی تھی بغیر نکاح کے اس سے ایک بچی ہوئی اس کا نام فریدہ رکھا گیا وہ مرگئی جس مسلمان کے ساتھ وہ رہتی تھی وہ کہتا ہے کہ اس نے کلمہ پڑھا تھا اور بادشاہ بھائی نام کا آدمی اس کا گواہ ہے کہ اس نے کلمہ پڑھی تھی اور اس کے پڑوسی سہیل انور اور شیخ احمد دونوں گواہی دیتے ہیں کہ وہ رمضان کے روزے رکھتی تھی اور نماز پڑتی تھی اور یہ بھی گواہی دیتے ہیں کہ اس عورت کو کبھی بت کی پوجا کرتے نہیں دیکھا، سوال یہ ہیکہ کیا اس عورت کو مسلمانوں کے طریقہ کے مطابق دفنایا جائے یا ماں باپ کے حوالہ کر کے اس کو جلایا جائے؟۔

مستفتی شیخ سہیل انور پونہ ۱۳/۴/۱۹۹۶

جواب:۔ بصورتِ صحتِ سوال بالا وہ عورت مسلمان تھی اور اسے دفنایا جائے، جلایا نہ جائے، البتہ شرکے تمام امکان کو ختم کر کے یہ کام کیا جائے اور اس آدمی کو چاہیے کہ اپنے اس گناہ کبیرہ پر خوب استغفار کرے، بچی بھی مسلمان ہی ہے اور ماں باپ کے گناہ سے بچی بری ہے، بے قصور ہے، اس کے ساتھ عام مسلمان بچوں کی طرح برتاؤ کیا جائے اور مرنے والے کے لئے مغفرت کی دعاء کی جائے۔ قال العلماء فی الایمان ھو التصدیق بالقلب والاقرار باللسان والعمل بالارکان۔ (شرح عقائد)

واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

شردھانجلی

سوال :۔ کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کسی کی موت پر تعظیماً کھڑا ہو جانا خاموشی کے ساتھ ایک یا دو منٹ کے لئے جس کو مراٹھی میں ''شردھانجلی'' کہتے ہیں کیسا ہے؟ اس لئے کہ روایت کا حوالہ دیتے ہوئے ایک صاحب نے بتایا کہ حضور ﷺ ایک یہودیہ کے جنازے کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے تھے شریعت کی روشنی میں اس کی کیا حقیقت ہے برائے مہربانی اس کو واضح فرمائیں؟

مستفتی ارشد راشد ممبرا بمبئی ۴/۵/۱۹۹۶

جواب :۔ یہ صحیح ہیکہ حضور ﷺ ایک یہودیہ کا جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو گئے تھے (مسلم ص ۳۱۰ ج ۱) لیکن یہ کھڑا ہونا میت کے احترام وتعظیم کے لئے نہ تھا بلکہ موت کی سختی یاد آجانے کی وجہ سے تھا چنانچہ (مسلم شریف ص ۳۱۰ ج ۱) کی روایت ہے قال جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ مرت جنازة فقام لها رسو ل الله ﷺ و قمنا معه فقلنا يا رسول الله انها يهودية فقال ان الموت فزع فاذا رأيتم الجنازة فقوموا اور ایک روایت میں تو خود رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہونے کی وجہ یہ بیان فرمائی کہ یہ کھڑا ہونا میت کی تعظیم کے لئے نہیں ہے بلکہ اس کی ساتھ جو عذاب کے فرشتے چل رہے ہیں ان کی تعظیم واحترام کے لئے ہے جیسا کہ (بخاری شریف ص ۱۷۵ ج ۱) وفی رواية لمسلم تقومون لها انما تقومون لمن معها من الملائكة يعنى ملائكة العذاب (کرمانی) اس سے یہ بات واضح ہو گئی کہ اس مذکورہ واقعہ کے ذریعہ شردھانجلی کا ثابت کرنا بالکل غلط ہے اور جن صاحب نے یہ

کہا ہے یہ انہی لوگوں میں سے معلوم ہوتے ہیں کہ جو خدمت تو کر رہے ہیں دنیوی علوم کی اور اجتہاد کرنا چاہتے ہیں دینی امور میں اور اسی جیسے فتنہ سے مسلمانوں کو بچانے کے لئے اکثر علماء نے یہ لکھدیا کہ اس طرح کا جنازہ دیکھ کر کھڑا ہونا اب منسوخ ہو چکا ہے اور منسوخ سے استدلال کرنا باطل ہے چنانچہ مذکور ہے فقال مالکؒ وابو حنیفۃؒ والشافعیؒ القیام منسوخ وقال احمد وغیرہ انما ھو مخیر الخ(شرح نووی ص ۳۱۰ ج ۱)

نیز شردھانجلی میں ایصال ثواب کا اعتقاد بھی شامل ہوتا ہے اور ایصال ثواب للکفار ناجائز ہے لہذا اس تخییر کی گنجائش بھی بالکل ختم ہوگئی جو امام احمدؒ وغیرہ کے طرف سے تھی. اور اسی طرح متفقہ طور پر بہ سبب نسخ یہ استدلال باطل قرار پایا۔

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿ متعلقاتِ قرآن کا بیان ﴾

کلام اللہ غیر مخلوق ہے

سوال:۔ حضرت مفتی صاحب .....دامت برکاتکم

الحمد للہ میں خیریت سے ہوں امید کرتا ہوں کہ آپ بھی بخیر ہونگے ۔ایک سوال کا جواب دیں اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین اجر دے گا۔

کلام پاک خالق ہے یا مخلوق؟

مستفتی محمد عثمان پمپری پونہ ۱۹۹۸/۴/۶

جواب:۔ قرآن جو اللہ تعالیٰ کا کلام ہے وہ مخلوق نہیں ہے اور نہ ہی خالق ہے بلکہ

خالق کی صفتِ قدیمہ ہے، یعنی اللہ تعالیٰ غیر مخلوق اور قدیم ہے بس فرق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ خالق ہیں لیکن قرآن خالق نہیں بلکہ صفتِ خالق ہے۔ "والقرآن کلام اللہ غیر مخلوق "الخ (شرح عقائد ص ٤٦)

نوٹ: کچھ جہلاء ہمیشہ ایسی بحثوں میں الجھے رہتے ہیں اس لئے ان سے بچتے رہیں اور ان کو کہیں کہ بھائی "قرآن پاک پڑھنے کی کتاب ہے لڑنے کی نہیں"

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

اہانتِ قرآن سے ارتداد کا حکم اور تجدید نکاح

سوال:۔ جناب مفتی صاحب میرے سے ۱۹ اگست کو نشے کی حالت میں عورت سے جھگڑا ہوا میں نے کہا کہ میں سب کتابیں جلادوں گا اس نے کہا کہ جلادو میں نے جلا دیا۔ اس نے اٹھالیا پھر قرآن شریف کو جو اوپر رکھا ہوا تھا عورت نے کہا کہ قرآن شریف کیوں نہیں آگ میں رکھا میں نے کہا رکھدوں تو میری بیوی نے کہا کہ رکھدو میں نے قرآن شریف آگ میں رکھدیا عورت نے فوراً اٹھالیا جس کی وجہ سے ایک روپیہ کے برابر اوپر کا کور جل گیا تو عورت نے شہر کے قاضی سے کہا تو اس نے نکاح سے خارج کردیا ۵۰ آدمیوں کے بیچ میں میرے سے کہا کہ مفتی صاحب ۲۹ تاریخ کو آئیں گے جب تک گھر میں کوئی کھانا پانی نہیں دینا تو میں باہر چلا گیا جب ۲۹ تاریخ کو میں آیا تو میرے کو ملنے نہیں دیا میں نے دوبارہ اسلام قائم کرلیا ۲۷ تاریخ کو میرا یہ گناہ ہے؟

مستفتی محمد مضان نائک پونہ ۶/۳/۱۹۹۵

جواب:۔ جب آپ اہانتِ قرآن کے مرتکب ہوئے تھے اسی وقت آپ اسلام سے خارج ہو گئے تھے اور بسبب ارتداد آپ کی بیوی اسیوقت آپ کے نکاح سے خارج ہوگئی تھی لیکن بفضل تعالیٰ جب آپ نے توبہ کر کے اسلام کی تجدید کرلی ہے اور پھر سے ایمان میں داخل ہو گئے ہیں تو آپ بعد انقضاء عدت اپنی بیوی سے دوبارہ نکاح کر سکتے ہیں جس وقت آپ نے قرآن کی اہانت کی تھی اسی وقت سے عدت کا شمار ہوگا اور مدت عدت تین ماہواری ہے اور بصورت امید وضع حمل ہے۔ وارتداد احد منها فسخ عاجل بلا قضاء الخدر مختار واما وجوب العدة سواء ارتدا وارتدت بالحيض او بالاشهر لو صغيرة او ائسة او بوضع الحمل كما فى البحر (شامی ص ۵۳۹ ج ۲...

محمودیہ ۲۷۸ ج ۵/ص ۴۶۷ ج ۱۷) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

قرآن پر ہاتھ رکھنا

سوال:۔ ایک شخص میرا کاروباری شریک ہے دعوی کیا کہ میں نے تم کو پچاس ہزار روپیئے دیئے ہیں جبکہ میں منکر ہوں لیکن وہ اپنی بات کو ثابت کرنے کے لئے قسم کھا رہا تھا قرآن پر ہاتھ رکھ کر تو میں نے اس کے جھوٹے ہونے کی وجہ سے قرآن ہٹا لیا تو سوال یہ ہیکہ اس کے قرآن پر ہاتھ رکھ کر قسم کھانے سے مجھے ماننا پڑے گا یا نہیں؟

مستفتی عبداللہ اکرم خان رویوار پیٹھ پونہ ارمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ معاملات کا مدار اللہ تعالی نے دو گواہوں کی گواہی پر رکھا ہے۔ فاستشهدوا شهيدين من رجالكم الآية. قرآن پر ہاتھ رکھنے سے کوئی سچا نہیں ہو جاتا اور نہ اس

کا حق ثابت ہوتا ہے بلکہ وہ جھوٹا بھی ہوسکتا ہے اس صورت میں وبال اسی پر ہوگا (محمودیہ ص ۳۱۷ ج ۱۴/ص ۲۴ ج ۱۔۔آپ کے مسائل ص ۲۷۶ ج ۴)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

قرآن خوانی کی شرعی حیثیت

سوال:۔ مرنے کے بعد مرنے والے کے لئے لوگوں کو جمع کر کے قرآن خوانی کرنا اور اس کا ثواب مرحوم کو پہونچانا کسی حدیث سے ثابت ہو تو بتائیے کیا یہ جائز ہے یا نہیں؟ مستفتی محمد انور باغبان میرج ۲۰/۹/۱۹۹۷

جواب:۔ ایصال ثواب تو حدیثوں سے ثابت ہے لیکن قرآن خوانی کا مروجہ طریقہ رسول ﷺ اور صحابہ سے ثابت نہیں بلکہ بعد کی ایجاد ہے اور غلط ہے، حتی الامکان اس سے بچا جائے، صحیح ایصال ثواب کا طریقہ یہ ہے کہ خود نمازیں پڑھ کر تلاوت قرآن اور اللہ کا ذکر کر کے غریبوں کو کھانا کھلا کر اس کا ثواب مرنے والے کو بخشے۔ ویکرہ اتخاذ الدعوۃ لقرأۃ القران و جمع الصلحاء والقراء للختم ولقرأۃ سورۃ الانعام او الاخلاص الخ (بزازیہ مع الہدایہ ص ۸۱ ج ۱۔۔ رحیمیہ ۱۹۵ ج ۳)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

متعلقاتِ حدیث کا بیان

کیا حضورؐ نے خود کو پہاڑ سے گرانے کی کوشش کی تھی؟ (ایک حدیث کا مطلب)

سوال:۔ محترم جناب مفتی صاحب السلام علیکم ۔۔۔۔۔۔۔ بعد سلام کے عرض

گزارش یہ کہ پونہ میں ایک جمعہ میں ایک خطیب صاحب نے خطبہ دیا جسمیں بیان کیا کہ سرکار دو عالم ﷺ نے خود کو پہاڑ سے گرانے کی تین بار کوشش کی کیونکہ مکہ کے لوگ آپ کے سمجھانے پر خفگی ظاہر کرتے تھے بن دیکھے خدا کو مان نے کے لئے تیار نہیں ہر طرح کی کوشش کرنے کے بعد مکہ کے لوگوں پر کوئی اثر نہیں ہوا اس لئے سرکار دو عالم نے یہ ارادہ کیا تھا، اب انہوں نے جو لفظ پہاڑ پر سے گرانے کا عرض کیا تو اس کے معنی تو خودکشی کرنا ہوتا ہے تو ہم یہ پوچھ رہے ہیں کہ سرکار دو عالم ﷺ سے یہ بات سرزد ہو سکتی ہے؟ مستفتی عبدالرحمٰن بھائی پونہ ۱۹۹۹/۱۱/۱۶

جواب:۔ سب سے پہلے یہ جان لینا ضروری ہے کہ پہاڑ پر سے جو خود کو گرانے کا ارادہ ہوا تھا یہ مکہ والوں کی بے اعتنائی اور آپ ﷺ کی دعوت قبول نہ کرنے کی وجہ سے نہیں تھا جیسا کہ خطیب مذکور نے بیان کیا بلکہ اس کی وجہ اور بیان کی گئی ہے پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ حدیث تو متصل ہی نہیں، کما فی الفتح حیث قال و ھو من بلاغات الزھری ولیس موصولا الخ (فتح القدیر ص ۲۰۵ ج ۲۵، ۲۶) اور اگر اس واقعہ کو صحیح مان لیا جائے تو پھر اس کا جواب یہ ہے کہ آپ ﷺ اپنے آپ کو ابتداءً نبوت کے بوجھ کو برداشت کرنے میں کمزور محسوس کرتے تھے اس لئے ورقہ بن نوفل کی پیشنگوئی کے مطابق تمام لوگ آپ کی مخالفت کریں گے اس خوف سے بھی آپ نے یہ ارادہ فرمایا تھا جیسا کہ حافظ ابن حجرؒ ہی نے بعد تسلیم یہ وجہ لکھی ہے۔ وانما ارادتہ القاء نفسہ من رؤوس الجبال بعد مانبئ فلضعف قوتہ عن تحمل ماتحملہ من اعباء

النبوة۔۔و خوفا مما یحصل له من القیام بها من مباینة الخلق جمیعا الخ (فتح الباری ص۲۰۶ ج۲۵،۲۶)اور اس حقیر کے نزدیک آپ ﷺ کی کنیت بھی آپ ﷺ کے بشر ہونے کی ایک عظیم دلیل ہے کہ اس جیسے موقع پر جو عارضہ دوسرے انسانوں کو پیش آسکتا ہے وہی آپؐ کو بھی پیش آیا لیکن فی الجملہ جب آپ نے حسن انجام پر غور کیا تو آپ کے دل کو قرار آ گیا چنانچہ حافظؒ (ابن حجر) ہی نے آگے چل کر لکھا ہے۔حتی اذا تفکر فیما فیه صبر علی ذالك من العقبی المحمودة صبر واستقرت نفسه الخ (حوالہ سابق) اور یہ کہ خودکشی تو حرام ہے۔تو اس کا جواب یہ ہیکہ اس وقت تک شریعت نہیں آئی تھی یعنی حلال وحرام بیان ہی نہیں ہوا تھا اور جواب بعد التسلیم یہ ہے کہ آپ نے صرف ارادہ کیا تھا جو عزم وتصمیم سے خالی تھا مثل یوسفؑ کے حیث قال وهم بها اور اس پر پکڑ نہیں ہے کہ یہ تکلیف مالا یطاق ہے زلیخا والا "ھمّ وارادہ "نہیں تھا جس پر پکڑ ہے۔واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

کیا نوحؑ کی کشتی میں ان کی قوم کے پائخانہ کرنے کا ثبوت ہے؟

سوال:۔حضرت نوحؑ نے جب خدا کہ حکم سے کشتی بنائی تو قوم نے اس میں پاخانہ کیا اور وہ بھر گئی اور ایک آدمی اس میں گر گیا اور جب دوبارہ باہر نکلا تو اس کی بیماری جاتی رہی اور چونکہ یہ مرض قوم میں عام تھا اب ان سب نے اس پاخانہ کو اپنے بدن پر لگانا شروع کیا اور اس طرح وہ کشتی صاف ہوگئی کیا یہ روایت صحیح ہے؟

مستفتی حافظ عبداللہ این ڈی اے پونہ ۲/۱۱/۲۰۰۴

جواب:۔ بعد تلاش بسیار بھی اس روایت کا حوالہ وصحیح ہونا نہ مل سکا۔

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

رسوم وبدعات

قبروں پر ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ قبروں پر ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا جائز ہے یا نہیں؟ مدلل جواب صراحت کیساتھ عنایت کریں۔

مستفتی محمد حنیف کھاٹک نادنی جنے سنگپور کولہاپور ۱۱ محرم ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ عام قبرستان میں قبروں پر ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا جائز ہے حضور ﷺ نے قبرستان میں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی تھی البتہ کوشش یہ کرے کہ قبر کی طرف پیٹھ اور قبلہ کی طرف منھ کر کے دعا مانگے اور جہاں دیکھنے والے کو یہ وہم اور بدگمانی ہو کہ یہ شخص قبر والے سے مدد مانگ رہا ہے یا سوال کر رہا ہے مثلاً بزرگوں کے مزار وغیرہ پر تو وہاں ہاتھ اٹھائے بغیر دعا مانگے غرض کہ امت میں کسی قسم کا فتنہ نہ ہو اس طرح حق کو زندہ کرے۔ مسلم شریف میں ہے حتی جاء البیقیع فاطال القیام ثم رفع یدیه ثلث مرّات وفی النووی (قولها حتی جاء البقیع الخ فیه استحباب اطالة الدعاء وتکریر ہ ورفع الیدین الخ (مسلم مع نووی ص ۳۱۳ ج ۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

غیر محرم کی میت کا منہ دیکھنا

سوال:۔ کوئی مرد مر جائے تو کفنانے کے بعد پورے گاؤں کی عورتیں اس کا منہ دیکھتی ہیں اسی طرح عورت مر جائے تو مرد دیکھتے ہیں کیا یہ صحیح ہے؟

مستفتی امجد خان پونہ ۸ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ یہ بالکل ناجائز ہے صرف محرم ہی کو عورتیں دیکھ سکتی ہیں اور محرم عورتوں ہی کو مرد دیکھ سکتا ہے اس کی فکر ہونی چاہیئے اور اسی وقت حکمت کے ساتھ سمجھانا چاہیئے کہ دل نرم ہوتے ہیں اور حق کو قبول کرتے ہیں ہم نے بھلائیوں کا حکم کرنا اور برائیوں سے روکنا بالکل چھوڑ دیا ہے یہ بہت بڑی غلطی ہے۔

واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

میت کیلئے دودھ بخشوانا

سوال:۔ جب بچہ مر جائے تو اسکی میت کے قریب اسکی ماں کو لاکر دودھ بخشوایا جاتا ہے یا اگر کوئی ماں حج وغیرہ کو جارہی ہو اپنے تمام بیٹوں اور بیٹیوں کو بلا کر دودھ بخش دیتی ہے تو کیا ایسا کرنا درست ہے یا نہیں؟

مستفتی عبدالرزاق باغبان ریوار پیٹھ پونہ ۱۱/۱۲/۲۰۰۴

جواب:۔ یہ بے اصل بات ہے شریعت میں اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

میت کو دفن کرنے کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا

سوال:۔ میت کو قبر میں دفن کرنے کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا کیسا ہے؟

مستفتی محمد منیر احمد جامع مسجد دیہوروڑ پونہ ۸ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ دعا بغیر ہاتھ اٹھائے بھی کی جاسکتی ہے اور ہاتھ اٹھا کر بھی حضرت نبی اکرم ﷺ نے دفن کے بعد قبلہ کی طرف رخ فرما کر ہاتھ اٹھا کر دعا کی ہے اگر ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا چاہے تو آنحضرت ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے قبر کی طرف رخ نہ کیا جائے بلکہ قبلہ کی طرف رخ کرلیا جائے۔ وفی حدیث ابن مسعودؓ رایت رسول الله ﷺ فی قبر عبدالله ذی البجادین (الحدیث) وفیه فلما فرغ من دفنه استقبل القبلة (فتح الباری شرح بخاری شریف ص۴۰۶ ج۲.. فتاوی محمودیہ ص۴۰۶ ج۲)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

دادی کے جنازے میں شرکت نہ کرسکنا

سوال:۔ (۱) میری دادی کا انتقال ہوا حیدرآباد میں اور میں میت میں شرکت نہیں کرسکا اسلئے کہ میرا پہونچنا مشکل تھا اور تراویح وغیرہ اور دوسرے دینی امور کے بھی تقاضے درپیش تھے تو میرا رکنا کیسا ہے صحیح ہے یا غلط؟ اور انشاء اللہ رمضان کے بعد جانے کا ارادہ ہے؟

رمضان میں انتقال کی فضیلت

سوال:۔ (۲) رمضان کے تیسرے دن انتقال کی کچھ فضیلت ہو تو بتائیں عین نوازش ہوگی؟

ایصال ثواب کا حکم

سوال:۔(۳) میں اپنی مرحومہ دادی کیلئے کیا کرسکتا ہوں ثواب کے اعتبار سے؟

زیارت اور چہلم کا حکم؟

سوال:۔(۴) تین دن کی زیارت اور چہلم اور دسواں کرنا کیسا ہے؟

مستفتی محمد صادق ایروڑا پونہ ۱۰ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔(۱) آپ نے ٹھیک کیا جب آپ کے علاوہ ذمہ دار وہاں تجہیز و تکفین کیلئے موجود تھے تو آپ کا رکنا صحیح ہوا رمضان کے بعد جا کر قبر کی زیارت کرلیں۔

(۲) شامیہ میں باب الجمعہ کے آخر میں رمضان میں مؤمن سے قیامت تک اور کافر سے رمضان ختم ہونے تک عذاب اٹھالیا جاتا ہے یہ منقول ہے اور یہی فضیلت رمضان میں موت کی بھی ہے (احسن الفتاوی ص ۲۰۸ ج ۴) شرح عقائد باب القبر۔

(۳) قرآن پڑھنا بلا تعیین ایام کوئی چیز لوگوں کو کھلائیں اور ان کیلئے دعائیں کریں۔

(۴) یہ سب غلط ہے دنوں کی تعیین کے بغیر قبروں کی زیارت اور ایصالِ ثواب کیلئے کھانا غریبوں کو کھلانا جائز ہے۔ واطعام الطعام فی الایام المخصوصات کالثالث والخامس والتاسع والعشرین والاربعین والشهر السادس والسنة بدعة الخ (نووی، فتاوی رحیمیہ ص ۳۹۶ ج ۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

قبرستان کے پاس یا اھل القبور کہنے کا حکم؟

سوال:۔ قبرستان کے پاس سے گذرتے ہوئے یا اھل القبور کہنا کیسا ہے اور کسی کو سکھانا کیسا ہے؟

جواب:۔ قبرستان میں داخل ہونے کی دعا ہے لہذا باہر نہ پڑھے البتہ سکھانے کی کوئی قید نہیں کہیں بھی سکھا سکتے ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

میت کو سرمہ لگانا

سوال:۔ میت کو سرمہ لگانا درست ہے یا نہیں؟

جواب:۔ میت کو سرمہ لگانا منع ہے (آپ کے مسائل ص ۱۰۴ ج ۳)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿ پاکی ناپاکی کا بیان ﴾

(نواقض وضو) وضو کی ایک عجیب دشواری

سوال:۔ ایک آدمی کام کرتا ہے اور دکان میں نماز کے وقت وضو کر سکتے ہیں مگر پیر نہیں دھو سکتے تو اس حالت میں وہ کیا کریں؟ یعنی مالک پیر دھونے سے منع کرتا ہے۔

مستفتی عبدالرشید بھائی گنیش پیٹھ پونہ ۹ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ آپ کی بات پر یقین کرنا دشوار ہے جو مالک وضو کی اجازت دے سکتا ہے اسے پیر دھونے میں کیا اشکال ہو سکتا ہے اور بالفرض یہ صحیح بھی ہو تو دکان سے باہر راستہ پر نکل کر پیر دھو سکتے ہیں۔ اور چاہے تو بیت الخلاء میں ضرورت سے فارغ ہونے کے

بعد پیر دھو سکتے ہیں چاہے باقی اعضاء سے پہلے دھونا پڑے بدرجہ مجبوری یا آخری صورت میں ہاتھ گیلا کر کے پیر پر پھیر دے یا کوئی کپڑا یا اسپنج بھگو کر اپنے پیروں پر پھیر سکتے ہیں اس طرح کہ دو قطرے ہی پیر سے ٹپک پڑیں تب بھی وضو صحیح ہو جائے گا بلکہ بغیر قطرہ ٹپکے بھی تو وضو ہو جائے گا امام ابو یوسف کے نزدیک۔ فلا یجوز الوضوء مالم یتقاطر الماء وعن ابی یوسف ان التقاطر لیس بشرط ففی مسئلة الثلج اذا توضأ به ان قطر قطر تان فصاعدا یجوز اجماعا وان کان بخلافه فهو علی قول ابی حنیفة ومحمدؒ لایجوز وعلی قول ابی یوسفؒ یجوز الخ (عالمگیری ص۳ ج۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

سنن وضو

سوال:۔ مسجد میں ایک حوض ہے اس میں قبلہ کی طرف رخ کر کے بیٹھ کر کلی کرنا اور وضو کرنا کیسا ہے؟ مستفتی عبدالرشید بھائی گنیش پیٹھ پونہ ۹ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھنے کو مستحب لکھا گیا ہے (تعلیم الاسلام ص۱۸ ج۲)

وآداب الوضوء ۔۔ واستقبال القبلة الخ (مراقی الفلاح ص۲٤)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

عورت کیلئے مسواک

سوال:۔ کیا مسواک عورتیں کر سکتی ہیں؟

مستفتی ریاض احمد مدار چھلہ پونہ ۱۱ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ کرسکتی ہیں۔ خود رسول کریم ﷺ مسواک چبا کر حضرت عائشہؓ کو دیا کرتے تھے اور ام المؤمنین مسواک فرمایا کرتی تھی۔ عن عائشہؓ کان النبی ﷺ یستاك فیعطینی السواك لاغسله فابدأ به فأ ستاك ثم اغسله وادفعه الیه (مشکوۃ ص ۴۵ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

کیا آئینہ دیکھنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

سوال:۔ وضو کرنے کے بعد آئینہ میں نظر پڑی اور صورت نظر آئی تو وضو باقی یا ٹوٹا؟

مستفتی اشفاق سوموار پیٹھ پونہ ۲۶ رمضان ۱۴۲۳ھ

جواب:۔ وضو نہیں ٹوٹا اس لئے کہ یہ نواقض وضو میں سے نہیں ہے۔ نیز بعینہ جواب آپ کے مسائل ص ۱۴۱ ج ۲ پر ہے۔ (عالمگیری ص ۹ ج ۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

احکام طہارت

سوال:۔ (۱) ناپاکی کن کن صورتوں میں ہوتی ہے؟

(۲) احتلام شادی سے پہلے ہوتا ہے یا نہیں؟ اگر ہوتا ہے تو کیسا ہوتا ہے؟

(۳) مزیٔ (مذی) کیا ہے؟ کیا وہ صرف کنواروں کو ہوتا ہے؟ مفصل بیان کیجئے۔

(۴) کیا مزیٔ ناپاکی کی صورت ہے؟

(۵) احتلام اور مزیٔ میں کیا فرق ہے؟

(۶) سُور کے چھونے سے انسان ناپاک ہوتا ہے یا نہیں؟

(۷) کتے کے چاٹنے سے آدمی ناپاک ہوتا ہے یا نہیں؟

برائے مہربانی مفصل جوابات دیجئے۔

مستفتی عبدالعلیم بن سلطان پونہ ۲۰/۸/۱۹۹۳

جواب :۔(۱) وضو آٹھ چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے۔(۱) پاخانہ پیشاب کرنا یا ان دونوں راستوں سے کسی اور چیز کا نکلنا (۲) پیچھے سے ہوا کا نکلنا (۳) بدن کے کسی مقام سے خون یا پیپ کا نکلکر بہہ جانا (۴) منہ بھر کے قئی کرنا (۵) لیٹ کر یا سہارا لگا کر سونا (۶) بیماری یا کسی اور وجہ سے بے ہوش ہو جانا (۷) مجنون یعنی دیوانا ہو جانا (۸) نماز میں قہقہ مار کر ہنسنا۔ منها ما يخرج من السبيلين (الى قوله) ومنها القهقة

(عالمگیری ص ۹ تا ۱۲ ج ۱ ۔۔تعلیم الاسلام ص ۱۸ ج ۲)

(۲) احتلام شادی سے پہلے بھی ہوسکتا ہے اور اس کی صورت یہ ہے کہ پیشاب کے مقام سے سفید رنگ کا گاڑھا پانی نکلتا ہے اور نکلتے ہوئے کودتا ہے اور شہوت کے ساتھ نکلتا ہے اور نکلنے کے بعد بدن ڈھیلا ہو جاتا ہے آٹے جیسی اس کی بُو آتی ہے۔

(درس ترمذی اول ص ۳۴۴ ج ۱)

(۳) مذی بھی ایک قسم کا پانی ہے جو سفید چپکدار ہوتا ہے جو بیوی سے چھیڑ چھاڑ وغیرہ کے وقت پیشاب کی راہ سے نکلتا ہے لیکن یہ بغیر شہوت اور بغیر کودے نکلتا ہے اور نکلنے کے بعد بدن ڈھیلا نہیں پڑتا اور بعض مرتبہ نکلنے کا احساس بھی نہیں ہوتا (درس ترمذی اول ص ۳۴۴ ج ۱)

(۴) مذی ناپاک ہے (درس ترمذی ص ۳۴۷ ج ۱)

(۵) احتلام اور مذی کا تعریفی فرق تو اوپر بیان ہوا۔ دونوں کے حکم میں فرق یہ ہے کہ منی نکلنے سے غسل فرض ہوتا ہے اور مذی نکلنے سے غسل فرض نہیں ہوتا بلکہ صرف وضو ٹوٹ جاتا ہے اور بدن اور کپڑے پر جہاں لگ جائے وہ ناپاک ہوجاتا ہے لھذا اس جگہ کو دھولے (درس ترمذی ص ۳۴۶ ج ۱)

(۶) سور کے جسم پر اگر ناپاکی لگی ہو یا پسینہ ہو اور وہ بدن یا کپڑے کو لگ جائے تو بدن یا کپڑا ناپاک ہوگا ورنہ نہیں۔ لعدم ذکر المس سوئ سؤرہ وعرقہ فی الھدایہ ص ۲۸ ج ۱ و کذا فی کتب الفقہ۔ شاکر)

(۷) جہاں کتا چاٹے وہ جگہ ناپاک ہوجاتی ہے، اتنا دھولے۔ (ھدایہ ص ۲۸ ج ۱، سؤر الکلب نجس) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

مذی، ودی سے وضو

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام کہ میرے منی کے قطرے گرتے ہیں اس حالت میں نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب:۔ جو پانی لیس دار ہو اور پیشاب کی جگہ سے شہوت کے ساتھ کود کر نکلے اور اس کے بعد بدن بالکل ڈھیلا پڑ جائے اسے منی کہتے ہیں اور پیشاب کے بعد یا محبت کے خیال سے چکنا پانی نکلتا ہے وہ منی نہیں بلکہ ودی اور مذی ہے اس سے غسل واجب نہیں ہوتا بلکہ صرف وضو کافی ہے آج کل لوگ اس بات کو سمجھ نہیں پاتے اور پریشان

ہوکر نماز چھوڑ دیتے ہیں اس پر پکڑ ہوگی۔ المنی ماء ابیض ثخین یتولد منه الولد وهو یتدفق فی خروجه ویخرج بشهوة من بین صلب الرجل وترائب المرأة ویستعقبه الفتور وله رائحة کرائحة الطلع قریبة من رائحة العجین الخ المذی هو ماء ابیض رقیق لزج یخرج عند الملاعبة او تذکر الجماع او ارادته من غیر شهوة ولا دفق ولا یعقبه فتور وربما لا یحس بخروضه الخ والودی هو ماء ابیض کدر ثخین یشبه المنی فی الثخانة ویخالفه فی الکدرة ولا رائحة له ویخرج عقیب البول وعند حمل شیء ثقیل ویخرج قطرة او قطرتین ونحوهما الخ (البحرالرائق ص ۶۲ ج ۱ ۔۔درس ترمذی ص ۳۴۴ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

بعد وضو تھوک میں خون کا نکلنا

سوال:۔ وضو کے بعد اگر تھوکنا ہو تو اس میں سے خون نکلتا ہے۔ تھوک زیادہ رہتا ہے اور خون کم، کیا اس صورت میں وضو ٹوٹ جائیگا؟

مستفتی فیروز پٹھان پونہ ۱۸ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ ایسی صورت میں وضو نہیں ٹوٹے گا۔ ولو بزق وفی بزاقه دم ان کان البزاق غالباً فلا وضوء علیه الخ (منیہ ص ۴۹ / نور الایضاح ص ۴۹ / بہشتی زیور ص ۴۶) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

شک سے وضو نہیں ٹوٹتا

سوال:۔ نماز پڑھتے وقت ہمیشہ یہ خدشہ رہتا ہے کہ میرا وضو ٹوٹ گیا لیکن یقین نہیں

کہتا کہ وضو ٹوٹ گیا تو کیا اس صورت میں اعادۂ وضو ضروری ہے یا اور کوئی صورت ہے؟

مستفتی فیروز پٹھان پربتی درشن پونہ ۱۸ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ جب آپ نے یقیناً وضو کے ساتھ نماز شروع کی تھی تو شک کا اعتبار نہیں ہے آپ اطمینان سے اپنی پوری کرلیا کریں۔ الیقین لا یزول بالشك (الاشباہ والنظائر) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿ نجاست کا بیان ﴾

کپڑے کی ناپاکی

سوال:۔ کپڑے کس طریقہ سے ناپاک ہوتے ہیں؟ تفصیلی جواب دیں۔ اور کپڑے پاک کرنے کا شرعی طریقہ بھی بتائیں۔

مستفتی عبدالحسیب پونہ ۵/۴/۲۰۰۴

جواب:۔ اس کی تفصیل جاننے کیلئے آپ بہشتی زیور پاکی ناپاکی کے مسائل والا باب پڑھ لیں یا پھر آپ کے کپڑے کو کون سی نجاست لگی ہے بتادیجئے پھر اس کے پاک کرنے کا طریقہ معلوم کیجئے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

دورانِ آپریشن مینڈک کے پیشاب یا خون لگنے کا حکم

سوال:۔ محترم ومکرم حضرت مفتی محمد شاکر خان صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عرض خدمت اقدس میں یہ ہے کہ میں آپ سے ایک مسئلہ معلوم کرنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ ہم کالج میں پڑھتے ہیں اور ہم کو آپریشن کی ٹریننگ مینڈک کے ذریعہ دی جاتی ہے

دوران آپریشن اس کا پیشاب یا خون ہمارے کپڑوں پر لگ جائے تو اس سے نماز ہو جاتی ہے یا نہیں اگر خون یا پیشاب ناپاک ہیں تو ان کی پاک کرنے کی کیا صورت ہے؟

مستفتی حافظ شوکت اعظم کیمپس پونہ ۱۹/۱۰/۲۰۰۴

جواب:۔ ایک مینڈک خشکی کا ہوتا ہے جس کی انگلیوں کے درمیان پردہ نہیں ہوتا اس میں خون ہوتا ہے اس کا خون یا پیشاب لگ جائے تو کپڑا تین مرتبہ دھونے سے پاک ہوگا اور اسی طرح بدن بھی تین مرتبہ دھوئے اور اگر وہ بحری ہے یعنی پانی والا ہے تو اس میں خون نہیں ہوتا اسکے آپریشن کے بعد خونی ناپاکی کا اندیشہ نہیں ہونا چاہیئے البتہ اس کا بھی پیشاب ناپاک ہے لگنے سے تین مرتبہ دھولے۔ منها فضلة الادمی من بول و عذرة الخ و منها فضلة مالا یو کل لحمه مما له دم یسیل کالحمار و البغل الخ الحنیف قالوا: فضلا ن غیر ماکول اللحم فیها تفصیل فان کانت مما یطیر فی الهواء کالغراب فنجاستها مخففة و الا فمغلظة الخ (الفقه علی مذاهب الاربعه ص ۱۲ ج ۱) فان کانت الضفدع بریا یفسد الماء اذا کان له دم سائل وهو مالا سترة له بین اصابعه الخ (نور الایضاح ص ۲۹ حاشیه ۱۳)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿ حیض ونفاس کا بیان ﴾

کیا حائضہ قرآن کریم سکھا سکتی ہے؟

سوال:۔ حائضہ عورت تعلیم کے حلقوں میں بیٹھ کر سورۂ فاتحہ اور دوسری سورتوں کا مذا

کرہ کرسکتی ہے یانہیں؟ مستفتی عالم پونہ ۶/۶/۱۹۹۴

جواب :۔ حائضہ عورت تجوید کے حلقوں میں بیٹھ کر قرآنی سورتوں کا مذاکرہ نہیں کرسکتی۔ البتہ سبھی ان پڑھ ہوں اور یہ تجوید جانتی ہو تو بطور مدرّسہ کے آیتوں کو توڑ توڑ کر پڑھا سکتی ہے جیسے، اَلْحَمْدُ ،لِلّٰہِ ،رَبِّ الْ ،عَالَمِیْن، واما حکم الحیض والنفاس فمنع حواز الصلوۃ والصوم وقرأۃ القرآن ومس المصحف الابغلاف الخ(بدائع ص ٤٤ ج ١) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

حیض آئے اور بند ہو کر پھر آئے تو اعمال کا کیا حکم ہے؟

سوال :۔ اگر کسی عورت کو دو تین دن حیض آکر بند ہو جائے پھر درمیانی دنوں میں پاکی کی سی حالت ہو یعنی حیض بند ہو اور پھر دو تین دن بعد حیض شروع ہو جائے تو کیا ایسی عورت درمیان کے دنوں میں نماز اور قرآن پڑھ سکتی ہے یانہیں؟

مستفتی محمد سعد کولہاپور ۶/۲/۱۹۹۳

جواب :۔ دو دن جو خون آئے وہ حیض نہیں ہے اس میں نماز پڑھے، روزہ رکھے اور دیگر اعمال بھی کرسکتی ہے تین دن جو خون آئے وہ حیض ہے اور بیچ کے ایک دو دن کے وقفہ سے پھر جو خون آتا ہے وہ بھی حیض ہی ہے دس دن کے اندر اندر ایسا ہو تو وہ حیض ہی شمار ہوگا اور اس پر حیض کے احکام جاری ہونگے البتہ دس دن کے بعد جو آئے وہ استحاضہ ہے اس میں حیض کے تمام ممنوع کام جائز ہیں۔ واما صاحبۃ العادۃ فی الحیض اذا کانت عادتہا عشرۃ فزاد الدم علیہا فالزیادۃ استحاضۃ وان کانت

عادتها خمسة فالزيادة عليها حيض معها الى تمام العشرة لما ذكرنا في المبتدأ بالحيض الخ(بدائع ص ٤٠ ج١) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

اسقاط حمل کے بعد والا خون حیض ہے یا استحاضہ؟

سوال:۔ایک مہینہ کے بعد اسقاطِ حمل کردے تو تو وہ خون کونسا ہوگا؟

مستفتی مولوی سردار صاحب اورنگ آباد ۱۹۹۵/۸/۲۷

جواب:۔(شامی ص۳۰۲ ج۱)وسقط ای مسقوط(ظهر بعدخلقه كيد ورجل) ولا يستبين خلقه الا بعد مأة وعشرين يوماً (ولد) حكماً فتصير المرأة(به نفساء) فان لم يظهر له شيء فليس بشي والمرئي حيض ان دام ثلاثاو تقدمه طهر تام والا استحاضة الخ (قوله اى مسقوط).....واما معنى فلأن المفقودسقوط الولد سواء سقط بنفسه اواسقطه غيره الخ(قوله فليس بشي اى ان لم يظهر من خلقه شيء فلاحكم له من هذه الاحكا م (قوله والمرئي اى الدم المرئي مع السقط الذى لم يظهر من خلقه شيء الخ (قوله والا استحاضة اى ان لم يدم ثلاثاو تقدمه طهر تام اويدم ثلاثاولم يتقدمه طهر تام ،او لم يدم ثلاثا ولا تقدمه طهر تام الخ ۔

ان مذکورہ عبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک سوبیس دن والا جو بھی حمل ساقط کیا جائے گا وہ غیر ظاہر الخلق سقط کہلاتا ہے،اس کے بعد جو خون نکلے وہ ایک صورت میں حیض بنتا ہے اور تین صورتوں میں استحاضہ اس عملِ اسقاط کے ذریعہ جو خون نکلا ہے وہ تین

دن یا اس سے زائد نکلے اور اس کے درمیان اور حیضِ سابق کے درمیان ایک طہر تام گذر چکا ہو تو یہ دم حیض کہلاتا ہے اور اسی کے احکام جاری ہونگے اور اگر طہر تام تو گذر چکا تھا لیکن خون تین دن سے کم نکلا یا تین دن یا اس سے زائد تو خون نکلا لیکن طہر تام نہیں گذرا تھا یا دونوں باتیں نہیں پائی گئیں یعنی نہ تو پورے تین دن خون نکلا اور نہ ہی طہر تام گزرا تو ان تینوں صورتوں میں یہ دم، دمِ استحاضہ ہوگا اور اسی کے احکام جاری ہونگے پہلی صورت میں حیض اس لئے نہیں بن سکتا کہ اقلِ مدتِ حیض تین دن ہے اور وہ پوری نہ ہوسکی دوسری صورت میں حیض اس لئے نہیں بن سکتا کہ دو حیضوں کے درمیان طہر تام (واقل مدته خمسة عشرة ايام) کا پایا جانا ضروری ہے اور یہاں یہ شرط مفقود ہے لہذا یہ دم حیض نہیں بن سکتا اور تیسری صورت میں حیض نہ بننا ظاہر ہے۔

واللہ اعلم وعلمہ اتم　　مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

اسقاط حمل کے بعد کیا کرے؟

سوال:۔ بچہ پیدا ہونے کے بعد جس طرح نماز روزہ نہیں خون کے جاری ہونے کی وجہ سے، تو اسی طرح حمل کو ساقط کرنے کے بعد بھی خون نکلتا ہے تو اس صورت میں بھی اس کو نماز، روزہ ادا کرنا ضروری ہوگا یا نہیں؟

مستفتی کلیم بھائی وڑگاؤں پونہ　۸ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ اسقاطِ حمل اگر اعضاء کے بننے کے بعد ہو تو جو خون اسقاطِ حمل کے بعد آئے وہ نفاس کا خون ہے اس حالت میں عورت نہ نماز پڑھیگی اور نہ روزہ رکھے گی اور

اگر اسقاط اعضاء کے بننے سے پہلے ہوتو اسقاط کے بعد آنے والا خون نفاس کا خون نہیں ہے لہذا اس صورت میں اعمال کا حکم ہوگا البتہ اگر اسقاط سے پہلے مکمل پندرہ دن گزرے ہیں اور اسقاط کے بعد جو خون آیا ہے وہ خون تین دن تک جاری رہا ہوتو اب یہ خون حیض شمار ہوگا لہذا اس صورت میں نہ نماز اور نہ روزہ اور اگر مذکورہ صورت میں سے کوئی بھی شرط نہ ہوتو اب یہ خون استحاضہ کا شمار ہوگا لہذا اس صورت میں اعمال کا حکم دیا جائے گا اور اعمال فرض رہینگے۔(شامی ص ۲۲۱ ج ۱۔۔عالمگیری ص ۳۷ ج ۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

عادت والی حائضہ سے بلا غسل صحبت

سوال:۔ایک عورت کو پانچ دن خون آنے کی عادت ہے کیا پانچ دن بعد بغیر غسل کے اس سے صحبت کرنا جائز ہے یا نہیں؟

مستفتی عارف خان پونہ ۲۸/۱۱/۱۹۹۱

جواب:۔ جتنے دن کی عادت تھی اتنے دن ہی خون آیا پھر بند ہوگیا تو جب تک غسل نہ کرے تب تک صحبت کرنا جائز نہیں ہے اگر بلا غسل صحبت کرنا ہوتو جب تک ایک نماز کا وقت گزر نہ جائے تب تک صحبت کرنا جائز نہیں ہے یعنی ایک نماز کی قضا اس کے ذمہ واجب نہ ہوجائے تب تک صحبت کرنا جائز نہیں ہے اور جب ایک نماز کا وقت گزر جائے تو درست ہے۔واذا انقطع دم الحیض لاقل من عشرۃ ایام لم تحل وطیھا حتی تغتسل ولولم یغتسل ومضی علیھا ادنی وقت الصلوۃ(الی قولہ)حل

وطیها (شرح الهدایه ص ٦٤ ج ١ -- بہشتی زیور ص ۱۴۵)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

دوران حج حیض

سوال:۔ پانچ دن کے حج کے دوران حیض آجائے تو طواف زیارت پاک ہونے پر کرے گی ۔لیکن احرام کھولنا اور بال کٹانا قربانی ہونے پر کرینگے یا پاک ہونے پر؟

مستفتیہ زلیخا بی پونہ ۴/۵/۱۹۹۴

جواب :۔قربانی کرنے کے بعد بال کتروائے اور احرام کھول دے اس کے بعد پاک ہونے پر طوافِ زیارت کرے۔ ثم یرجع الی منی فان کان معه نسك ذبحه وان لم یکن فلا یضره لانه مفرد بالحج ولو کان قارنا او متمتعا فلا بد له من الذبح ثم یحلق او یقصر والحلق افضل (عالمگیری ص ۲۳۱ ج ۱ -- معلم الحجاج ص ۱۶۹)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿ مسائل جنبی ﴾

حالت جنابت میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟

سوال:۔ جنابت میں نماز پڑھے یا نہیں؟

مستفتی مولوی عبدالرحیم پونہ ۹ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔نہیں پڑھ سکتے۔تطهیر النجاسة من بدن المصلی .... واجب (هندیه ص ۵۸ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿ معذورین کے مسائل ﴾

سلسلِ بول والے کی نماز

سوال:۔ پیشاب کے بعد قطرے نکلتے ہیں کیا کریں؟

مستفتی ارشاد خان مدار چھلہ مسجد پونہ ۱۱رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ اچھی طرح استنجاء کرے اور اگر اس کے بعد ایک نماز کے وقت تک بھی وضو باقی نہ رہتا ہو اور قطرے نکلتے ہوں تو ایک مرتبہ ہر نماز کے وقت وضو کرلیا کریں اور اسی وضو سے جتنی چاہے فرض نماز نفل تلاوت وغیرہ عبادت کریں چاہے پیشاب کے قطرے نکلتے رہیں۔ وصاحب عذر من به سلسل بول لا يمكنه امساكه ۔۔۔ ان استوعب مفروضه ۔۔۔۔ وحكمه الوضوء لكل فرض ۔۔۔ ثم يصلي فيه فرضا ونفلا الخ (درمختار علی درمختار ص ۲۲۳ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

مریض ریح کی نماز

سوال:۔ گیس کی وجہ سے بار بار وضو کرنے کی حاجت پیش آتی ہے۔ فرض، سنت، تراویح میں کئی بار وضو کرنا پڑتا ہے تو کیا کریں؟

مستفتی فیروز خان پونہ ۸رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ اگر ایک نماز کے وقت تک بھی وضو نہ ٹکتا ہو تو ریح کے مریض کیلئے یہ حکم ہے کہ ہر نماز کے وقت کیلئے ایک مرتبہ وضو کرلیا کریں اور اسی وضو سے نوافل اور فرائض

پڑھتے رہے چاہے ریح خارج ہوتی رہے پھر دوسری فرض کا وقت آجائے تو نیا وضو کرلے۔شرط ثبوت العذر ابتداء ان یستوعب استمراره وقت الصلوة کاملا وهو الاظهر الخ المستحاضة .....او انفلات الریح او رعاف دائم او جرح لا یرقا یتوضؤن لوقت کل صلوة و یصلون بذلك الوضوء فی الوقت ماشاؤوا من الفرائض والنوافل (عالمگیری ص ٤٠ ج ١) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

نماز میں پیشاب کے قطرہ کا بار بار محسوس ہونا

سوال:۔(۱) زید میرا بھائی ہے اس کو ایک مسئلہ درپیش ہے جب وہ وضو کر کے نماز میں شریک ہوتا ہے تو اسکو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ طہارت (پیشاب) کا قطرہ نکل گیا، یہ اکثر ہوتا ہے ایسی صورت میں اس کیلئے کیا حکم ہے؟

(۲) میں یہ چاہتا ہوں کہ اچھی سے اچھی نماز یعنی خشوع وخضوع والی پڑھوں مگر جب نیت باندھ کر کھڑا ہوتا ہوں تو دنیا کے خیالات آگھیرتے ہیں اس صورت میں کیا کروں کہ دھیان نماز میں لگنے لگے؟

مستفتی محمد تانبولی گنیش پیٹھ پونہ ۷/۲/۱۹۹۷

جواب:۔(۱) یہ شیطانی وسوسہ ہے اسے دل سے نکالو ورنہ گناہ گار ہونگے، اطمینان سے نماز پوری کرلیا کرو۔

(۲) یہ بھی شیطانی وسوسہ ہے بس اس کو دل سے برا سمجھنا چاہیئے یہی اس کا علاج ہے

صحابہ کرامؓ کو بھی ایسے ہی وسوسہ آتے تھے وہ یہی علاج کرتے تھے۔

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

ریح کا بار بار نکلنا

سوال:۔ وضو کرنے کے بعد ریح نکل جاتی ہے تو کیا کرے؟

مستفتی عبدالرشید بھائی پونہ ۹ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ ہر نماز کے وقت ایک مرتبہ وضو کرلے اور اس وضو سے فرائض نوافل وغیرہ جتنی عبادت چاہے ادا کرے پھر دوسری نماز کا وقت آئے تو نیا وضو کرلے اپنی عبادت کرتا رہے چاہے ہوا نکلتی رہے۔ ومن به سلسل البول او استطاق البطن او انفلات الريح الخ يتوضؤن لوقت كل صلاة ويصلون بذالك الوضوء فى الوقت ماشاء من الفرائض والنوافل الخ (عالمگیری ص ٤٠ ج١) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿ تیمم کا بیان ﴾

ایک تیمم سے کتنی نمازیں پڑھے؟

سوال:۔ ایک آدمی ایک تیمم سے کتنی نمازیں پڑھ سکتا ہے؟

مستفتی دستگیر بھائی گریس پارک کیمپ پونہ ۲۸/۱۲/۲۰۰۴

جواب:۔ ایک تیمم سے جتنی نمازیں چاہے پڑھ سکتا ہے اور دیگر عبادتیں بھی کرسکتا ہے ویصلی بالتيمم الواحد ماشاء من الصلوة فرضاً او نفلاً (عالمگیری

ص ۳۰ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿ نماز کا بیان ﴾

﴿ نماز کے اوقات کا بیان ﴾

اوقات مکروہہ

سوال:۔ اوقات مکروہہ کیا ہیں؟ مستفتی زید شیخ پونہ ۲۴ رمضان ۱۴۱۲ھ

جواب:۔ زوال اور سورج نکلنے اور ڈوبنے کا وقت۔ (ھدایہ ص ٦٤ ج ۱) ولا تجوز الصلوۃ عند طلوع الشمس ولا عند غروبها ولا عند قيامها فی الظهيرة ولا عند غروبها (هدايه ص ٨٤ ج ١) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

زوال کا مکروہ وقت کتنا ہے؟

سوال:۔ کیا فرماتیں ہیں مفتیان دین ذیل کے مسئلہ میں زوال کا وقت کب سے شروع ہوتا ہے اور کب ختم ہوتا ہے؟

جواب:۔ سورج جب آسمان کے بیچ میں آجاتا ہے تو زوال شروع ہوجاتا ہے اور جب مغرب کے تھوڑی دیر میں ڈھل جائے تو زوال ختم ہوجاتا ہے۔ ولا عند قيامها فی الظهيرة ولا عند غروبها (هدايه ص ٨٤ ج ١) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

زوال کے وقت نماز

سوال:۔ زوال کے وقت نماز کب پڑھنا چاہیئے اور زوال کتنی دیر رہتا ہے؟

مستفتی شبیر کولہاپور ۹/۳/۱۹۹۱

جواب:۔ زوال کا مکروہ وقت اندازاً دس منٹ ہوتا ہے لہذا نقشوں میں دیئے ہوئے وقت زوال سے پانچ منٹ قبل اور پانچ منٹ بعد نماز نہیں پڑھنا چاہئے۔ البتہ اسی وقت میں آجائے تو جائز ہے۔ ولا تجوز الصلوة عند طلوع الشمس ولا عند غروبها ولا عند قيامها فى الظهيرة ولا عند غروبها (هدايه ص ٨٤ ج ١ ۔۔ احسن الفتاوی ص ۱۳۸ ج ۲)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

مقدار وقت زوال

سوال:۔ زوال کا وقت ۲۴ گھنٹے میں کب رہتا اور زوال کے وقت نماز نہیں پڑھتے مگر قرآن پاک کی تلاوت ذکر کر سکتے یا نہیں؟

جواب:۔ نقشوں میں لکھے ہوئے وقتِ زوال سے پانچ منٹ پہلے اور پانچ منٹ بعد تک نماز نہ پڑھے تلاوت اور ذکر کر سکتے ہیں۔ لا تجوز الصلوة عند طلوع الشمس ولا عند زوالها (هدايه ٨٤ ج ١، عالمگیری ص ٥٢ ج ١ ۔۔ احسن الفتاوی ص ۱۳۸ ج ۲)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

ظہر کا وقت

سوال:۔ ظہر کی نماز کا آخری وقت کیا ہے سایہ کے حساب سے نہیں بلکہ گھڑی کے اعتبار سے بتائیں نیز گرمی اور سردی کے فرق کے اعتبار سے بتائیں؟

مستفتی عبدالعزیز چابی والا پونہ ۵/۸/۱۹۹۲

جواب:۔ ظہر کا آخری وقت عصر کا وقت شروع ہونے سے پہلے تک ہے عصر کا وقت شروع ہوتے ہی ظہر کا وقت ختم ہو جاتا ہے اس کو گرمی اور سردی کے اعتبار سے کیلینڈر میں دیکھ لیا جائے جہاں عصر کا وقت شروع ہو اسی کو ظہر کا آخری وقت سمجھے (فتاوی رحیمیہ ج ۳ ص ۳۲) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

وتر کا وقت

سوال:۔ عشاء کی تین رکعت وتر تہجد کے بعد پڑھیں یا پہلے؟ یا یہ کہ عشاء کی نماز کے ساتھ پڑھیں؟ حالانکہ تہجد کی نماز کی قضاء نہیں ہوتی؟

مستفتی محمد عثمان پمپری پونہ ۶/۴/۱۹۹۸

جواب:۔ وتر کا صحیح وقت عشاء کی نماز کے بعد کا ہے لہذا فوراً پڑھ لیں البتہ جو بڑا خدا رسیدہ ہو اور اسے اپنی تہجد پر کنٹرول ہو تو بہتر یہ ہے کہ جب تہجد پڑھیں ساتھ میں اس کے بعد وتر بھی پڑھ لیں لیکن ایسا کرنے کی کوشش تو بہت ہوتی ہے پھر بھی لوگ کر نہیں پاتے اور آخر کار افضل کے چکر میں وتر قضاء ہو جاتی ہے ایسے کمزوروں کیلئے صحیح یہی ہے کہ عشاء کے بعد متصلاً وتر پڑھ لیں اور آنکھ کھل جائے اور اللہ توفیق دیدے تو تہجد الگ سے پڑھ لیں۔ (آپ کے مسائل ص ۳۳۳ ج ۲) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿ نماز کے ارکان، شرائط، واجبات اور سنن وغیرہ کا بیان ﴾

مقتدی پر تکبیر کیوں ہے؟

سوال:۔ مقتدی پر قرأت نہیں ہے تو تکبیر کیوں پڑھتے ہیں؟

مستفتی محمد عمر مالیگاؤں ۲۶ رمضان ۱۴۲۳ھ

جواب:۔ اس لئے کہ حضور ﷺ سے ایسا ہی ثابت ہے نیز قرآن میں قرأت کے وقت سننے کا حکم ہے۔ واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا (اعراف) اور خاموش رہنے کا، لیکن تکبیر کہنے سے نہیں روکا گیا ہے اور حدیث میں ہے "واذا کبر الامام فکبر وا (الحدیث) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

تکبیرِ تحریمہ کہتے وقت ہاتھ اٹھا کر چھوڑ دینا اور پھر باندھنا کیسا ہے؟

سوال:۔ ایک آدمی تکبیر تحریمہ کہہ کر دونوں ہاتھ نیچے چھوڑ دیتا ہے پھر باندھتا ہے کیا اس کا یہ عمل صحیح ہے؟ نیز اس کی عادت بنالے تو کیا نماز ہوگی یا نہیں؟

مستفتی عبدالعظیم تنبولی پونہ ۱۴ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ تکبیرِ تحریمہ کہکر دونوں ہاتھ باندھ لے، نیچے چھوڑ کر دوبارہ نہ باندھے۔

ووضع یده الیمنی علی الیسری تحت السرة کمافرغ من التکبیرالخ (عالمگیری ص ۷۳ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

فرش پر کپڑا بچھائے بغیر نماز پڑھنا

سوال:۔ فرش پر نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

مستفتی عبداللہ واڑیا کالج پونہ ۹ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ فرش پاک ہو تو بلا کپڑا بچھائے بغیر بھی اس پر نماز پڑھنا جائز ہے۔ تطہیر

النجاسة من بدن المصلی وثوبه والمکان الذی یصلی علیه واجب الخ (عالمگیری ص ۵۸ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

قرأت خلف الامام

سوال:۔ امام نماز پڑھا رہا ہے تو امام کے پیچھے مقتدی کا قرأت کرنا کیسا ہے؟

جواب:۔ حنفیہ کے نزدیک امام کی اقتداء میں مقتدی کا قرأت کرنا جائز نہیں خاموش کھڑا ہونا ضروری ہے۔ واذا قرأ علیکم القرآن فاستمعوا له وانصتوا (القران)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

فجر اور عصر کے بعد قضاء نماز پڑھنے کا حکم

سوال:۔ ایک شخص ہے وہ فجر کی نماز اور عصر کی نماز کے بعد قضاء نمازیں پڑھتا ہے کیا حکم ہے؟ مستفتی یوسف بھائی کراڈ ۲۶/۱۲/۲۰۰۴

جواب:۔ ان اوقات میں قضاء نمازیں پڑھنا جائز تو ہے لیکن سب کے سامنے اس طرح پڑھنا ٹھیک نہیں کہ لوگوں کو مغالطہ ہو جائے وہ سمجھیں کہ نفل وغیرہ پڑھ رہا ہے اس لئے چھپ کر پڑھا کرے ۔ولا یکرہ فیهما الفرض ۔۔۔۔۔یعنی الفوائت الخ (کبیری شرح منیہ ص ۲۳۸ بحوالہ رحیمیہ ص ۳۵۷ ج ۷)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

عرفات میں ظہر وعصر ساتھ پڑھے یا الگ؟

سوال:۔ عرفات میں ظہر عصر ساتھ پڑھیں گے یا الگ الگ؟

مستفتی بشیر خان جے جوان نگر پونہ ۳۱/۱۲/۲۰۰۴

جواب :۔ عرفات میں اگر مسجد نمرہ میں نماز پڑھے تو امام جس طرح نماز پڑھائے پڑھ لے اور اگر اس مسجد کے علاوہ دوسری جگہ پڑھے انفرادی طور پر یا جماعت کے ساتھ تو ظہر اپنے وقت میں پڑھے اور عصر اپنے وقت میں کہ جمع بین الظهر والعصر کے لئے ذکر کی ہوئی شرائط میں سے ایک شرط امام وقت یا اس کے نائب کا ہونا ہے جو حجاج میں سے اپنا طئے کیا ہوا امام ہوتا ہے وہ کافی نہیں بلکہ حکومت کا طئے کردہ امام ہونا ضروری ہے (معلم الحجاج ص ۱۵۷) ثم ینزل فیصلی الامام الظهر والعصر فی وقت الظهر باذان واقامتین ولا یجهر فیهما الخ (عالمگیری ص ۲۲۸ ج ۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سورت پڑھنا

سوال :۔ فرض نماز میں امامت کرتے ہوئے تیسری یا چوتھی رکعت میں قرأت ضروری ہے یا نہیں؟ نیز تنہا پڑھنے والے کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب :۔ فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنا سنت ہے امامت کرے یا تنہا پڑھے یہی حکم ہے۔ عن ابی قتادۃؓ ان النبی ﷺ کان یقرأ فی الرکعتین الاولیین من الظهر والعصر بفاتحة الکتاب وسورتین وفی الاخریین بفاتحة الکتاب الخ (فتاوی دار العلوم دیوبند ص ۲۴۸ ج ۲) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

قرأت کے درمیان ایک آیت کا چھوڑنا

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علماء کرام مفتیان عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص نے عشاء کی چار رکعت نماز پڑھائی پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ حشر کے آخری رکوع میں ھو اللہ الذی الخ پوری آیت پڑھی اسکے بعد والی آیت چھوڑدی پھر اسکے بعد رکوع ختم کیا۔ کیا اس طرح کرنے سے نماز ہوجائیگی؟ واضح فرمائیں مستفتی مولوی محمد توفیق شرولی مدرسہ ۱۲/۲۱/۲۰۰۴

جواب:۔ صورتِ مسئولہ میں نماز درست ہوگئی ہے اس لئے کہ کوئی مفسدِ صلوٰۃ امر نہیں پایا گیا، صرف ایک آیت چھوٹی ہے۔ ومنھا ذکر آیۃ ان وقف وقفاً تاما ثم ابتداء بأیۃ اخریٰ او ببعض ایۃ لا تفسد الخ (عالمگیری ص ۸۰ ج ۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿ مفسدات ومکروہات نماز ﴾

افطاری کا ریشہ یا ذرہ منہ میں رہ گیا اور نماز میں نگل گیا تو کیا حکم ہے؟

سوال:۔ بعد افطار دانت میں یا منہ میں کوئی چیز رہ جائے یا لذت آجائے اور نماز میں نگل جائے نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب:۔ وہ چیز اگر چنے سے کم تھی تو نماز درست ہوگئی اور چنے کے برابر یا اس سے زیادہ تھی تو نماز ٹوٹ گئی نماز دہرالے۔ و تفسد اکلہ وشربہ مطلقا..... الا اذا کان بین اسنانہ ماکول (شامی ص ۴۶۰ ج ۱.. بہشتی زیور ص ۴۱۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم　　مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

کھڑے کھڑے نماز میں نیند کا جھٹکا آجائے تو کیا حکم ہے؟

سوال:۔نماز میں کھڑے کھڑے نیند کا جھٹکا آئے تو نماز ہوئی یا نہیں؟

مستفتی　بشیر احمد سرخ ابدال پونہ　۲ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔نماز ہوگئی۔ ولاینقض نوم القائم والقاعد الخ (عالمگیری ص ۱۳ ج ۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم　　مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

سجدہ میں انگوٹھے کا اٹھ جانا

سوال:۔(۱) اگر کسی آدمی کا سجدہ کی حالت میں انگوٹھا اٹھ گیا چاہے ایک ہو یا دو ہو تو اس آدمی کی نماز فاسد ہوگی یا نہیں؟

ٹخنہ سے نیچے ازار ہو تو نماز کا حکم

سوال:۔(۲) ٹخنوں سے نیچے ازار ہو تو نماز ہوگی یا نہیں؟

مفسدات نماز

سوال:۔(۳) کن چیزوں سے نماز فاسد ہوتی ہے؟

مستفتی　حبیب شیخ کونڈوا پونہ　۲ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔(۱) سجدہ کی حالت میں دونوں پاؤں کی انگلیاں قبلہ کی طرف کرنا سنت ہے اور دونوں پاؤں زمین سے لگانا واجب ہے اور بلا عذر ایک پاؤں اٹھائے رکھنا مکروہ تحریمی ہے اور دونوں میں سے ایک پاؤں کا کچھ حصہ زمین سے لگانا فرض ہے خواہ

ایک ہی انگلی لگائی جائے فرض ادا ہو جائے گا اور اگر دونوں پاؤں زمین سے اٹھا دیئے اور تین سبحان اللہ کہنے کی مقدار اٹھائے رکھے تو نماز فاسد ہو جائے گی انگلی زمین سے لگنے کی شرط یہ ہے کہ فقط ناخن زمین سے نہ چھوئے بلکہ انگلی کے سرے کا گوشت بھی زمین سے چھو جائے یعنی انگلی زمین پر مڑ جائے۔ (آپ کے مسائل ص ۳۱۵ ج ۲) لو لم یضع شیئا من القدمین لم یصح السجود الخ (شامی ص ۳۳۰ ج ۱)

(۲) شلوار، پاجامہ آدھی پنڈلی تک رکھنا سنت نبیؐ ہے ٹخنوں تک رکھنے کی اجازت ہے اور ٹخنوں سے نیچے رکھنا حرام ہے۔ ما اسفل من الکعبین من الازار ففی النار (الحدیث) اور نماز میں یہ فعل اور بھی برا ہے (آپ کے مسائل ص ۲۴۳ ج ۲) لیکن اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی (لانہ لیس من المفسدات، محمد شاکر)

(۳) نماز جن چیزوں سے فاسد ہوتی ہے کل اٹھارہ ہیں دیکھئے (تعلیم الاسلام ص ۳۴ ح ۴۔۔ بدائع الصنائع ص ۲۲۰ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

عورت کا جسم کھلا رہ گیا تو نماز ہوگی؟

سوال:۔ ساڑی پہن کر نماز کے دوران پیٹھ کا حصہ کھل جائے تو نماز ہوگی یا نہیں؟

مستفتی حافظ عبداللہ خاکسار مسجد پونہ ۲ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ پیٹھ مستقل ایک عضو ہے اسی طرح پیٹ بھی جن کا ڈھانپنا فرض ہے اگر صرف پیٹھ کا چوتھائی حصہ کھل جائے تو نماز نہ ہوگی چوتھائی سے کم کھل جائے تو نماز درست ہوگی اور اگر پیٹھ کا تھوڑا اور پیٹ کا تھوڑا حصہ مل کر پیٹ (جو پیٹھ کے مقابلہ میں

چھوٹا ہے) کے چوتھائی حصہ کے برابر کھلا رہ جائے تو نماز نہ ہوگی یہ سب اس صورت میں ہے جبکہ ایک رکن کے ادا کرنے کی مقدار جسم کھلا رہے اور اگر فوراً ڈھانپ دیا تو نماز درست ہو جائے گی چاہے جسم کھل جائے۔ بدن الحرة عورة الا وجهها و كفيها و قدميها (عالمگیری ص۵۸ ج۱) انكشاف ما دون الربع معفوا اذا كان في عضو واحد وان كان في عضوين او اكثر وجمع وبلغ ربع ادنى عضو منها يمنع جواز الصلوة (عالمگیری ص۵۸ ج۱)

وان انكشف عورته في الصلوة فسترها بلا مكث جازت صلوته اجماعا وان ادى ركنا مع الانكشاف فسد اجماعا وان لم يؤده لكن مكث قدر ما يمكن الاداء تفسد عند ابي يوسفؒ خلافا لمحمد (عالمگیری ص۱۸ ج۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم　　مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

عورت آگے نماز (انفرادی) پڑھ رہی ہو اور مرد پیچھے تو نماز کا کیا حکم ہے؟

سوال:۔(۱) عورت آگے نماز پڑھ رہی ہے اور مرد پیچھے نماز پڑھ رہا ہے تو کیا مرد کی نماز ہوگئی؟ واضح ہو کہ دونوں کی نماز الگ الگ ہے۔

بحالت نماز عورت کا کپڑا مرد کو لگنا

سوال:۔(۲) مرد نماز پڑھ رہا ہے اور عورت پاس سے گذر گئی اور کپڑا مرد کو لگا تو نماز کا کیا حکم ہے؟

مستفتی جان محمد پینشن والا مسجد پونہ ۲۶ رمضان ۱۴۲۳ھ

جواب:۔(۱) نماز درست ہوگئی، اس لئے کہ صورت مسئولہ میں نہ تو کوئی مفسد صلوۃ پیش آیا اور نہ ہی یہ صورت محاذلۃ المرأۃ (عالمگیری ص ۸۹ ج ۱) والی صورت میں داخل ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ انفرادی نمازوں میں بھی آگے رہا کرے اور عورت پیچھے ہوا کرے۔

(۲) نماز درست ہوگئی، وجہ جواب اول میں گذر گئی ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

قنوت نازلہ میں نام بہ نام بددعا کرنے سے نماز فاسد ہوگی؟

سوال:۔ فجر کی نماز میں قنوت نازلہ پڑھی جاتی ہے اس میں غیر معین طور پر بددعا کے الفاظ ہیں لیکن اگر کوئی شخص نام بہ نام بددعا کرے تو نماز فاسد ہوگی یا نہیں؟

مستفتی مولانا ابوعبیدہ اعظمی ۲۹/۶/۱۹۹۳

جواب:۔ قنوت نازلہ میں نام بہ نام بددعا کرنا منسوخ ہو چکا ہے بخاری میں ہے "عن ابن عمرؓ انہ ﷺ کان یقول اللھم العن فلانا فلانا فانزل اللہ لیس لك من الامر شیء "الایۃ اب یہ عمل موافق صلوۃ نہ رہا اور قاعدہ ہے کہ جو بھی عمل موافق صلوۃ نہ ہو نماز میں اس کا ارتکاب جان بوجھ کر ہو یا بھول کر نماز کو فاسد کر دیتا ہے چنانچہ جس امام نے ایسا کیا ہے وہ اپنی نماز دہرالے اور مقتدیوں کو بھی حتی الامکان مطلع کریں۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ھذہ الصلوۃ لا یصلح فیھا شیء من کلام

الناس انماھو التسبیح والتکبیر وقرأۃ القرآن (مسلم شریف) بھشتی زیور ص ۴۱۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

جماعت کا بیان

جماعت کی نماز میں مقتدی کا اکیلے پیچھے کھڑا ہونا

سوال:۔ نماز میں اکیلا کھڑے ہو تو کیا حکم ہے؟ اور کھینچے تو کیا حکم ہے؟

مستفتی اعظم بھائی جوگیشوری بمبئی ۱۶ صفر المظفر ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ کنارے سے کھینچے تو وہیں کنارے پر کھڑا ہونا بہتر ہے لیکن ایسی صورت میں درمیان سے کھینچنا افضل ہے اور مجبوری میں اکیلا کھڑا ہوا تب بھی جائز ہے اور خصوصاً اس زمانہ میں نہ کھینچنا ہی بہتر ہے جہالت کی وجہ سے فساد کا اندیشہ ہے البتہ سامنے کوئی عالم ہے تو اس کو کھینچنے میں مضائقہ نہیں ہے کہ وہ سمجھدار اور جانکار ہے۔

وکذا للمقتدی ان یقوم خلف الصفوف وحدہ الخ ۔۔۔وینبغی ان یکون عالما حتی لاتفسد الصلوۃ علی نفسہ (عالمگیری ص ۱۰۷ ج ۱۔۔۔ امداد الاحکام ص ۱۵۲ ج ۲۔۔ فتاوی رحیمیہ ص ۲۰۶ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

مخنث کا مردوں کی صف میں کھڑا ہونا

سوال:۔ خنثی مردوں کے درمیان نماز میں کھڑا ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

مستفتی اسلم ڈھور گلی پونہ ۱۶ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ نماز درست ہو جائے گی فاسد نہ ہوگی۔ ومحاذاۃ الخنثی المشکل لا

تفسد صلاته الخ(عالمگیری ص ۹۰ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

قعدۂ اخیرہ پالینے سے جماعت کا ثواب

سوال:۔ایک شخص قعدہ آخرہ میں آکر امام کے ساتھ شریک ہوا التحیات للہ و الصلوۃ تک پہنچا تھا کہ امام نے سلام پھیر دیا کیا اس شخص کو جماعت کا ثواب ملے گا؟

مستفتی عبدالعزیز چابی والا پونہ ۵/۸/۱۹۹۲

جواب:۔اس شخص کو جماعت کا ثواب ملے گا کیونکہ امام کے سلام پھیرنے سے پہلے صرف تکبیر تحریمہ کہدے تو جماعت میں شامل ہونے والا شمار ہوتا ہے اور اس کو جماعت کا ثواب ملیگا (فتاوی رحیمیہ ص ۲۰۵ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

مجبوری میں عورتوں کا مردوں سے پیچھے کے بجائے نچلی منزل میں کھڑی ہونا

سوال:۔رمضان میں پنج وقتہ نماز کے ساتھ تراویح کی نماز بھی باجماعت ہوتی ہے (علماء ومفتیان کرام نے بعض اعذار کی وجہ سے اجازت دے رکھی ہے) گھر کی مستورات بھی پردہ کے اہتمام کے ساتھ مردوں کے پیچھے کھڑی ہوکر نماز پڑھتی ہیں فی الحال اس جگہ کی مرمت جاری ہے اور مرد حضرات بنگلہ کے ٹیرس پر نماز باجماعت پڑھ رہے ہیں دوسرے مالہ پر آفسیں ہیں جو رات کو بند ہوجاتی ہیں کیا عورتیں نیچے پہلے

مالہ پر اسی امام کی اقتداء میں عشاء اور تراویح پڑھ سکتی ہیں؟ منشاء سوال یہ ہے کہ عورتیں جماعت میں مردوں کے پیچھے کھڑی ہوں یہ حکم ہے یہاں پیچھے کے بجائے نیچے کھڑی ہورہی ہیں تو کیا یہ مجبوری میں جائز ہے۔

مستفتی عبدالرزاق رامپوری پونہ ۲ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ عورتوں کا مردوں کے پیچھے کھڑی ہونے کا حکم اس صورت میں ہے جبکہ سطحِ زمین پر مردوں کے ساتھ باجماعت نماز پڑھ رہی ہوں البتہ مذکورہ صورت میں جبکہ وہ نیچے کے مالے پر کھڑی ہوکر مرد کی اقتداء کررہی ہیں تو یہ جائز ہے اور ان کی نماز اور تراویح صحیح ہوگی بشرطیکہ امام کے انتقالات کا انہیں علم ہو اور وہ امام سے پیچھے رہیں غفلت میں کہیں آگے نہ بڑھ جائیں۔ وان کان الذین فوق الظلة بحذائهم من تحتهم نساء جازت صلوة من کا ن علی الظلة کذا فی فتاوی قاضی خان (عالمگیری ص۸۷ ج۱) ولو قام علی سطح المسجد واقتداء بامام فی المسجد وان کان للسطح باب فی المسجد ولا یشتبه علی حال الامام یصح الاقتداء وان اشتبه علیه حال الاما م لا یصح الخ (عالمگیری ص۸۸ ج۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

عورتوں کا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا

سوال:۔ کیا عورتیں جماعت کے ساتھ نماز پڑھ سکتی ہیں؟

مستفتی راشد شیخ پونہ ۳/۴/۲۰۰۱

جواب:۔عورتوں کا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ ویکرہ تحریما جماعة النساء ولو فی التراویح الخ (درمختار و شامی ص ۵۹۰ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

عورتوں کی نماز با جماعت

سوال:۔عورتیں نماز جماعت سے پڑھ سکتی ہیں یا نہیں؟

جواب:۔عورتوں کی نماز جماعت سے مکروہ ہے۔ویکرہ جماعة النساء(در مختار)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿ امامت کا بیان ﴾

فاسق کی امامت کا حکم

سوال:۔کیا مؤذن کو امامت کا حق ہے؟ علماء نے اس مؤذن کی قرأت کو غلط بتایا ہے جنھوں نے ان کے پیچھے نماز پڑھی اور جمعہ کا خطبہ جو دیکھ کر پڑھا وہ بھی غلط پڑھتا ہے اور نمازوں کے مسائل کی پوری معلومات نہیں ہے اس کے علاوہ گھروں پر جا کر بڑی عورتوں کو بے پردگی کی حالت میں پڑھاتا ہے اور کچھ لوگوں کی چغلیاں لگاتا ہے اس وجہ سے کچھ مؤذن سے ناراض ہو کر ان کے پیچھے نماز پڑھنا چھوڑ دیا اور اس مؤذن کی وجہ سے پورے بستی میں توڑ ہونے کا اندیشہ ہے۔

مستفتی اسلم بھائی سکیلر ہاسٹیل چاکن ۱۹۹۴/۷/۷

جواب:۔اگر مذکورہ بالا سوال میں لکھی ہوئی تمام باتیں صحیح ہیں تو یہ شخص امامت کے

لائق نہیں ہے بلکہ شرعاً فاسق و گناہگار ہے اور بہ سبب فسق و فجور و معقول ناراضگی مقتدیاں وغیرہ وغیرہ اس شخص کو امامت سے علیحدہ ہوجانا ضروری ہے اور اس کی امامت ناجائز ہے اور جو اس کا تعاون کرے وہ لوگ بھی گناہگار ہیں اور اگر ان کی ضد جان بوجھ کر ہے تو وہ بھی فاسق ہوجائیں گے۔ (کفایت المفتی ص۹۴ ج۳) وقد ورد عن ابن عمرؓ مرفوعاً اجعلوا ائمتکم خیارکم فانهم وفدکم فیما بینکم و بین ربکم (بیهقی) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

نابینا کی امامت

سوال:۔ نابینا حافظ کے پیچھے تراویح اور دوسری نمازیں پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

مستفتی محمد عمر گنیش پیٹھ پونہ ۱/۱۱/۲۰۰۴

جواب:۔ محتاط نابینا کی تراویح اور امامت بلا کراہت جائز ہے۔ واما اذا کان اعمی مقتدی القوم فی الدین ویکون عین بصیرته مفتوحة ویکون مجمعًا للعلم والفضائل فلا یکره الاقتداء به الخ وقد جعل رسول الله ﷺ عبد الله بن ام مکتومؓ یؤم الناس وهو اعمی رواه ابوداؤد (رسائل الارکان ص۹۸ بحوالہ فتاوی رحیمیہ ص۳۶۴ ج۴)

واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

احکام امامت

سوال:۔ (۱) اجرت لینے والے امام کے پیچھے نماز جائز ہے کیا؟

(۲) اجرت کس قسم کی ہونی چاہیئے؟

(۳) امام کیسا ہونا چاہیئے؟

(۵) اپنی بیوی سے دور رہتے ہوئے امام کب تک امامت کرسکتا ہے؟

(۶) امام کو شادی بغیر کب تک امامت کرنا جائز ہے؟

(۷) بدعتی ماحول والے گھر کے شخص کو امامت کرنا جائز ہے کیا؟

(۸) ایک مسجد میں زیادہ سے زیادہ کتنے امام رکھ سکتے ہیں؟

(۹) اجرت نہ لینے والا مقیم امام اور اجرت لینے والا حافظ/ عالم، کون افضل ہے؟

(۱۰) گھر یا بزنس کیلئے قرض لینے والا شخص امامت کرسکتا ہے کیا؟

مستفتی ذمہ داران شاہی مسجد چچوڑ گاؤں پونہ ۲۸/۵/۱۹۹۲

جواب:۔(۱) اجرت لینے والے امام کے پیچھے نماز جائز ہے۔استحسنوا الاستحان علی تعلیم القرآن الیوم لظهور التوانی فی الامور الدینیة (الی قوله)وفی متن المجمع الامامة(ردالمحتار)

(۲) سوال واضح نہیں ہے لہذا پہلے یہ بتائیں کہ آپ کے ذہن میں اجرت کس قسم کی ہے؟

(۳) امامت کیلئے ایسا شخص مستحق ہے جو علم دین خصوصاً نماز، روزہ کے مسائل سے واقف ہو، متشرع ہو، اور جماعت میں افضل و بہتر ہو۔(کفایت المفتی ص ۷۷ ج ۳)

(۴، ۵) اس کی کوئی قید نہیں ہے اور امامت کی شرائط اوپر آچکی ہیں۔

(۶) اس کی کوئی قید نہیں ہے لیکن متعدد امام ایک دوسرے کی سہولت کیلئے ہوں تو جائز ہے اور اگر شر کی بنیاد پر دو جماعت کرنے کیلئے ہوں تو ایک سے زائد رکھنا ناجائز ہے۔

(۷) امامت میں ضروری معلومات کے بعد اصل تقوٰی وطہارت ہے جس امام میں یہ باتیں پائی جائیں اور قوم بھی اس سے راضی ہو اور وہ اللہ سے ڈر کر امامت کا حق ادا کرتا ہو، بس وہی امام افضل ہے اسی کو امام بنایا جائے۔ فلیؤمکم خیارکم الخ (شرح نقایہ ص۸٦ ج۱)

(۸) بوقت ضرورت بقدر ضرورت بنک سے قرض لینا جائز ہے اور ایسے شخص کی امامت بھی جائز ہے "یجوز للمحتاج الاستقراض بالربح الخ (حمویؒ)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

سود خور مؤذن کی اذان اور امامت

سوال:۔ ایک مسجد کے اندر ایک مؤذن ہے لیکن وہ لوگوں کو پیسے بھی دیتا ہے لیکن سود کہکے (کہکر) نہیں بلکہ چائے پانی بول کر، جیسے ایک شخص کو تیس ہزار روپئے دیئے لیکن اس نے پانچ یا آٹھ سال کے عرصہ میں تیس ہزار سے ایک لاکھ روپئے وصول کئے۔ لینے والا بھی مسلمان ہے جب کہ وہ پریشان ہے کہ میں کیا کروں اور یہ باقی رقم ہے معاف بھی نہیں کرتا کہتا ہے کہ دوست اپنا ایمان خراب نہ کرو اپنے وعدہ کو پورا کرو ابھی تک جتنی رقم دی گئی اس کو وہ کہتا ہے کہ یہ چائے پانی کیلئے ہے باقاعدہ ہر ماہ ایک ہزار پانچ سو روپئے وصول کرتا ہے سود بول کر نہیں بلکہ چائے پانی بول کر لے لیتا ہے ایسے اور بھی دو تین قصے ہیں یہ مؤذن اذان بھی دیتا ہے اور امام کے غیر حاضری میں امامت بھی کرتا ہے حلال اور حرام میں بالکل تمیز نہیں کرتا اور غیبت بھی کرتا ہے، لگائی بجھائی بھی

کرتا ہے برائے مہربانی شریت (شریعت) کے دائرے میں اس آدمی کا صحیح فیصلہ کریں یہ مسجد میں رہنے یا رکھنے کے قابل ہے کیا نہیں؟ اس کو صدقہ خیرات دینا چاہیئے یا نہیں؟

مستفتی محمد خالد پونہ ۱۶/۸/۱۹۹۴

جواب:۔ قرض دے کر نفع حاصل کرنا سود ہے۔ کل قرض جر نفعا فھو ربوا (الحدیث) او کما قال رسول اللہ ﷺ مذکورہ بالا صورت میں چائے پانی کے نام پر لی جانے والی رقم سود ہے جس کا لینا حرام ہے۔ رشوت حرام ہے تحفہ جائز ہے لیکن کوئی تحفہ کے نام سے رشوت لے تو یہ جائز نہ ہوگا اسی طرح مذکورہ صورت میں چائے پانی کہہ دینے سے سود جائز نہ ہوگا اور جتنی رقم اصل قرض سے زائد وصول کر چکا ہے وہ لوٹانا ضروری ہے۔ "احل اللہ البیع و حرم الربوا الایۃ" اس آدمی پر توبہ لازم ہے اور جب تک اس شنیع حرکت سے توبہ نہیں کر لیتا اس شخص کو مؤذن و امام بننے کا حق نہیں ہے بعد توبہ وہ وہ اذان بھی دے سکتا ہے اور نماز بھی پڑھا سکتا ہے (کفایت المفتی ص ۶۸ ج ۳)

واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

امام کو بدلنا

سوال:۔ مکرمی مفتی صاحب کی خدمت میں گذارش ہیکہ برائے کرم جواب دیکر فکر کو دور کریں۔ ایک مسجد میں کثرت سے مقتدی پگاری امام کے پیچھے نماز پڑھنا قطعاً نہیں چاہتے اپنے مقیم حضرات کے ساتھ تسلی سے پڑھ رہے ہیں یہ عمل شریعت سے اچھا ہے یا نہیں؟

مستفتی یونس ملا پونہ ۱۴/۴/۱۹۹۲

جواب :۔ جبکہ اختلاف کا باعث صرف نفسانیت نہ ہو اور کراہت کی کوئی شرعی وجہ موجود ہو تو لوگوں کو اختیار ہے بلکہ مناسب یہی ہے کہ اس پگاری (اجرت والے) امام کو علیحدہ کردیں اور دوسرا لائق امام مقرر کریں۔ رجل ام قوما وهم له كارهون ان كانت الكراهة لفساد فيه او لأنهم احق بالامامة يكره له ذالك الخ (فتاوی عالمگیری ص ۹۱ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

ٹی وی دیکھنے والے کی امامت

سوال :۔ ایک مسجد کے امام صاحب ہیں جو اپنے گھر میں ٹی وی رکھے ہوئے ہیں اور دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں کیا کروں میرے داماد نے لاکر رکھا ہے اور ٹی وی دیکھنا اگر غلط ہے تو کتنے ٹرسٹی اور تبلیغی لوگ بھی دیکھتے ہیں اور مدار چھلہ مسجد کے بانگی صاحب کا بیٹا بھی اپنے گھر میں ٹی وی رکھے ہوئے ہے اس کو کوئی کیوں نہیں کہتا؟

مستفتی عبداللہ پونہ ۱۲/۱۰/۱۹۹۱

جواب :۔ ٹی وی ایک آلۂ لھو ولعب ہے اور مسلمہ قاعدہ ہے۔ كل لهو حرام (كما فى الفقه والفتاوىٰ) یعنی ہر لہو ولعب حرام ہے اور محرمات کا عادی فاسق کہلاتا ہے اور نور الایضاح ص ۶۲ میں ہے " ویکرہ امامة الفاسق واذا نه "یعنی فاسق کی امامت واذان مکروہِ تحریمی ہے لھٰذا جس امام ومؤذن کے گھر میں ٹی وی ہو اس کو منصبِ امامت اور اذان کی ذمہ داری سپرد کرنا جائز نہیں ہے۔ وكذافى الجوهرة النيرة ص ٤٤ " ويكره ان يكون الموذن فاسقا "الخ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے " ولا تزر وازة وزر

اخـــری "الآیة یعنی ہر انسان کو خود اپنا بوجھ اٹھانا ہے ہر ایک اپنا ذمہ دار ہے ہر مسلمان کیلئے شریعت حجت ہے دوسرے گناہگار مسلمان کا عمل اس کیلئے دلیل نہیں بن سکتا جو تبلیغی حضرات اسی طرح غیر تبلیغی مسلمان حضرات وٹرسٹیان مساجد وانجمن، سنیما اور ٹی وی دیکھتے ہیں وہ بھی گناہگار ہیں ان کا عمل دلیلِ جواز نہیں بن سکتا ٹرسٹیان کا تعلق چونکہ مسجد کی نظامت سے ہے اس لئے ان کو لوگ کچھ نہیں کہتے لیکن امام اور مؤذن کا تعلق چونکہ عبادتِ صلاۃ وغیرہ سے ہے اس لئے ان کو لوگ ٹوکتے رہتے ہیں اور بالکل صحیح ٹوکتے ہیں یہ الگ بات ہیکہ انہیں اپنی اور ٹرسٹیان حضرات کی بھی اصلاح کی فکر کرنا چاہئے لیکن وہ اگر ایسا نہیں کرتے تو اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ امام ومؤذن کیلئے تمام حرام کام جائز ہیں اگر مدار چھلہ مسجد کے مؤذن صاحب کے لڑکے نے اپنے گھر میں ٹی وی رکھا ہے تو وہ اس کا ذمہ دار ہے آپ کے داماد نے چونکہ آپ کے گھر میں ٹی وی رکھا ہے اسلئے آپ اس کے ذمہ دار ہیں اگر وہ اپنے گھر میں رکھے اور آپ اس سے بے تعلق ہوجائے تو آپ پر الزام نہیں ہے۔ (نوٹ) ٹی وی پر مباح چیزیں دیکھنے کا حکم اس سے مستثنیٰ ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

بدمعاملہ اور جھوٹے کی امامت

سوال:۔ عمر معاہدہ توڑتا ہے اور حیلہ کرتا ہے جھوٹ بولتا ہے اور امامت بھی کرتا ہے تو اسکے پیچھے نماز پڑھنا اور عمر کا اسطرح نماز پڑھانا صحیح ہے یا نہیں؟

مستفتی محمد اکرام بھائی پونہ ۸/۱/۲۰۰۵

جواب :۔ معاہدہ توڑنا، حیلے بہانے کرنا، جھوٹ بولنا اور پھر ان کھلم کھلا گناہوں کے ساتھ امامت کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ ویکرہ امامۃ الفاسق (در مختار) لیکن یہ یاد رہے کہ جس طرح یہ امور ناجائز ہیں اسی طرح کسی پر اتنی بڑی تہمت لگانا اور پھر اسے ثابت نہ کرسکنا بھی ناجائز ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

امام کی قرأت سے مقتدی ناراض ہوں تو؟

سوال :۔ (۱) امام کی قرأت صحیح نہیں ہے تمام مقتدی ناراض ہیں پانچ وقت کے نماز یوں میں سے اکثر امام سے ناراض ہیں کیا ایسی حالت میں وہ امامت کرسکتے ہیں؟

(۲) مسائل بھی غلط بتاتے ہیں۔

(۳) اس سے پہلے انھوں نے جہاں امامت کی وہاں پر دو پارٹیاں بنائی اور اسکی وجہ سے ان لوگوں میں آپس میں جھگڑا ہوا جسکی وجہ سے اب مسجد ویران ہے صرف ایک یا دو آدمی وہاں پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھے گئے۔

مستفتی سیّد ارشد کولونی نمبر ۱۰ پونہ ۲۷/۱۱/۱۹۹۵

جواب :۔ بلا وجہ کسی امام کو نکالنا ٹھیک نہیں ہے البتہ مذکورہ بالا خرابیاں اگر امام میں واقعتاً موجود ہیں اور اسی وجہ سے مقتدی ان سے ناراض ہیں تو امام کو خود ہی امامت چھوڑ دینا چاہیئے اور بصورتِ دیگر ایسے امام کو نکالنا جائز ہے لیکن بہر صورت فتنہ بہت بری چیز ہے اس سے بچنا نہایت ضروری ہے جو کرے گا سو بھرے گا۔ الاولیٰ بالامامۃ

اعلمهم باحکام الصلاۃ الخ ولم یطعن فی دینه کذا فی الکفایة۔۔ ۔۔۔ و یجتنب الفواحش الظاهرة وان کان غیره اورع منه الخ (عالمگیری ص ۸۳ ج ۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

بدرجہ مجبوری بنک سے قرض لینے والے کی امامت

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علماء کرام بنک کے قرض سے متعلق چونکہ ظاہر میں سود ہے ایک شخص کسی سے مقروض ہوگیا اور قرض کی مقدار بہت زیادہ تھی اس شخص نے محلّہ یا بستی کے امیر ترین حضرات سے قرضِ حسنہ کے متعلق رابطہ قائم ہی نہیں کیا بلکہ دوست، احباب، رشتہ داروں کے ذریعہ بھی مزید حتی المقدور کوشش کی ایسے نازک حالات تھے کہ بیان نہیں کئے جاسکتے اور کسی بھی ذریعہ سے قرض حاصل کرنا نہایت ضروری ہوگیا ایسی حالت میں بحالتِ مجبوری ایک مسلمان نے قرض لیا ہے بنک سے اور اسکی ادائیگی کسی طرح جلد از جلد ہوئے حتی المقدور کوشش جاری ہے ایسی حالت میں حکم شرعی کیا ہے اور اگر یہ شخص امام مسجد ہو تو کیا حکم ہے خلاصۂ جواب جلد از جلد عنایت فرمائیں نوازش ہوگی۔ مستفتی مولانا مصطفےٰ خان نانا پیٹھ پونہ ۲۰/۸/۱۹۹۴

جواب:۔ بوقتِ شدید ضرورت بقدر ضرورت سودی قرض لینا ہر محتاج مجبور مسلمان کیلئے جائز ہے بنک سے ہو یا غیر بنک سے اور ایسے مستقرض کی امامت بھی جائز ہے

یجوز للمحتاج الاستقراض بالربوا الخ (حموی علی الاشباہ والنظائر .. فتاویٰ رحیمیہ ص ۱٤۱ ج ٦) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

نمازِ عید میں مستحق امامت

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین وشرع متین فوج میں بڑی مسجد میں نماز عید ادا کرنے کیلئے تمام بٹالین ایک جگہ جمع ہوتے ہیں جو امام ہے وہ عالم نہیں ہے اور فوج کے رول اور اسلام کے رول سے دوسرے عالم ہیں اور سنیئر ہیں ان دونوں میں عید کی نماز پڑھانے کا زیادہ مستحق کون ہے؟ فوج میں اماموں میں پوسٹینگ ہوتی رہتی ہے

مستفتی سمیر منظور بمبئی ۲۲ رمضان ۱۴۱۲ھ

جواب:۔ نماز عید جس مسجد میں ادا کی جائے گی اسی مسجد کے امام صاحب نمازِ عید پڑھانے کے حقدار ہیں۔ ان کی اجازت اور رضامندی کے بغیر دوسرا کوئی امام نمازِ عید نہیں پڑھا سکتا چاہے جتنا بڑا عالم ہو جب تک پوسٹنگ نہیں ہوتی یہی حکم ماننا لازم ہے پوسٹنگ جب ہو جائے تب پھر سے مسئلہ دریافت کر لینا، حدیث میں ہے "الا یوم الرجل فی سلطانه "(الحدیث ۔۔درس ترمذی ص ۴۹۳ ج ۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

امام سے مقتدی ناراض ہوں تو؟

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین زید امامت کرتا ہے اور مسجد کے صدر صاحب امام کے پیچھے اس لئے نماز نہیں پڑھتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام صاحب کے گھر صدر صاحب کی بچیوں نے جو دس دس بارہ بارہ سال کی تھیں امام صاحب کے گھر ایک عورت کا فوٹو دیکھی جو حقیقت میں امام صاحب کی اہلیہ تھی جسے بطور انتخاب کے بھیجا گیا

تھا (لڑکی پسند کرنے کیلئے) کیا ایسے امام کے پیچھے شرعی طور پر نماز پڑھنا جائز ہے؟ اور امام کے پیچھے نہ پڑھنے سے گھر پر نماز ہوجائیگی؟ قرآن وحدیث سے جواب مطلوب ہے۔ مستفتی سلیم شیخ کاسرواڑی پونہ ۱۳/۱/۱۹۹۳

جواب :۔ تصویر بھیجنے کے بجائے لڑکا، لڑکی کو خود آکر دیکھ لے۔ یہی صحیح طریقہ ہے لیکن اگر مجبوراً فوٹو منگوالیا ہو تو یہ بھی ضرورۃً جائز ہے۔ الضرورات تبیح المحظورات الخ الاشباہ والنظائر) جس امام کے پاس ان کی مخطوبہ کا فوٹو پایا گیا ہے ان کے پیچھے محض اسی وجہ سے نماز چھوڑ دینا جائز نہیں ہے البتہ انھیں فوٹو واپس کر دینا چاہیئے یا پھاڑ دینا چاہیئے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

بدعتی امام کی اقتداء

سوال :۔ سنّی کے پیچھے نماز تراویح پڑھ سکتے ہیں کیا؟

مستفتی۔ اقبال رویوار پیٹھ پونہ ۲/۱۰/۲۰۰۴

جواب :۔ سنّی (بدعتی) کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے بشرطیکہ اس کے عقائد کفر تک نہ پہونچے ہوں ورنہ نماز ہی نہ ہوگی البتہ امام عالی نہ ہو تو اس کی اقتداء جائز ہے۔

تجوز الصلوٰۃ خلف صاحب ھوی و بدعۃ (الی قولہ) مع الکراھۃ والا فلاۃ۔

(عالمگیری ص ٤٨ ج ١ ـ فتاوی رحیمیہ ص ٣٦٠ ج ٤)

واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

ایک مٹھی سے کم ڈاڑھی رکھنے والے کی امامت

سوال:۔(۱) کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ جو امام ایک مشت سے کم ڈاڑھی رکھتا ہو اس کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیا ان کے پیچھے نماز پڑھنا چھوڑ دیا جائے؟ یا فتنہ کے خوف سے پڑھکر دہرالیا جائے؟

(۲) ہماری مسجد کے بعض ذمہ دار حضرات بعض ایسے حفاظ کو رمضان کے مہینہ میں بالخصوص طاق راتوں میں اکراماً تراویح اور وتر ان سے پڑھواتے ہیں جو صرف رمضان میں کچھ ڈاڑھی بڑھاتے ہیں وہ بھی ایک مشت سے کم اور رمضان کے بعد پھر کم کر دیتے ہیں پھر پینٹ، شرٹ بھی پہنتے ہیں، ایسے کے پیچھے نماز ہوتی ہے یا نہیں؟

مستفتی فیض احمد بیلگام کرناٹک ۱۹ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔(۱) واما الاخذ وهی دون ذلك فلم يبحه احد الخ (الدر المختار على هامش ردالمحتار ص ۱۲۳ ج ۲) چار انگلیوں سے کم ڈاڑھی کا رکھنا (کاٹنا) ناجائز اور حرام ہے۔ اسی وجہ سے علامہ حصکفیؒ نے فیصلہ کیا ہے کہ آدمی کا ڈاڑھی کاٹنا حرام ہے۔ ولذا يحرم على الرجل قطع لحيته (الدر المختار على هامش ردالمحتار ص ۲۸۸ ج ۵) لہذا ایسا مرتکب کبیرہ فاسق ہے اور فاسق کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔ ويكره امامة الفاسق (هدايه ص ۱۰۱ ج ۱) اس لئے کہ وہ اوامر دینیہ کا اہتمام نہیں کرتا اور ایسے شخص کو آگے بڑھانا گویا اس کی تعظیم کرنا ہے۔ بانه لا يهتم لامر دينه وبان فی تقديمه للامامة تعظيمه (شامی ٤١٤ ج ١) اور فاسق کی تعظیم حرام ہے۔ وتعظيم

الفاسق حرام اس لئے آپ پر لازم ہے کہ آپ اپنی طاقت کے موافق ایسے کو امام بنانے سے روک دیں بشرطیکہ کوئی فتنہ نہ ہو اور اس سے بہتر کوئی اور پڑھانے والا موجود ہو اگر وہاں فتنہ کا اندیشہ ہو تو کسی دوسری مسجد میں نماز پڑھیں اور اگر یہ بھی ناممکن ہو تو نماز اس شخص کے پیچھے نماز پڑھ لیں اور توبہ واستغفار کرتے رہیں۔

(۲) جواب نمبر ایک کے موافق ذمہ داروں کا ایسے اشخاص کو آگے بڑھانا درست نہیں ہے، کیونکہ نماز مکروہ ہوگی لہذا ان پر لازم ہے کہ اس سے بچتے رہیں ورنہ سخت گناہگار ہونگے۔ وجہ یہ ہے کہ مذکورہ چیزیں جو (سوال نمبر ۲ میں ہیں) خلاف شرع ہیں اور ان کا مرتکب فاسق ہے اور ایسے کی اہانت کرنا واجب ہے۔ وقد وجب علیهم اهانته شرعا (شامی ص ٤١٤ ج ١) اور امام بنانے میں اس کی تعظیم ہے اور فاسق کی تعظیم حرام ہے۔

کما ذکرتُ فی الجواب الاول ۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

مسجد کا مال کھانے والے امام کی اقتداء

سوال:۔ مسجد کی آمدنی بغیر رسید کھانے والے امام سے مقتدی ناراض ہیں تو کیا ایسے امام کی اقتداء جائز ہے؟ مستفتی یونس ملاپونہ ۱۹۹۲/۴/۱۶

جواب:۔ بشرطِ صحتِ سوال مسجد کا مال ناجائز طریقہ پر کھانے والے امام کی اقتداء ناجائز ہے اور جس سے مقتدی ناراض ہوں اس کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔ رجل ام قوما وهم له کارهون .....یکره له ذالك ۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿ وتر کا بیان ﴾

حرم شریف میں وتر

سوال:۔ حرم شریف میں رمضان کی وتر ایک رکعت ہوتی ہے، ویسی ہی پڑھیں یا حنفی طریقہ پر الگ سے پڑھیں؟ مستفتی فیروز کمپیوٹر پونہ ۲ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ صحیح یہ ہے کہ وتر دو سلام سے پڑھنے والوں کی اقتداء نہ کرے۔ وان لا یقطع وترہ بسلام علی الصحیح (طحطاوی ص ۱۲۰۔۔ فتاوی رحیمیہ ص ۴۱۵ ج ۶)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿ نوافل کا بیان ﴾

تہجد پڑھنے کیلئے سو کر اٹھنا ضروری ہے؟

سوال:۔ تہجد پڑھنے کیلئے سو کر اٹھنا ضروری ہے؟

مستفتی عبدالرشید بھائی پونہ ۹ رمضان ۱۴۲۵ ھ

جواب:۔ تہجد پڑھنے کیلئے سو کر اٹھنا ضروری نہیں ہے ہاں سونے کے بعد اٹھ کر پڑھنا بہتر ہے۔ فتاوی عزیزیہ میں ہے۔ اول وقت آں بعد از نصف شب است۔۔ سواء سبقہ النوم ام لا الخ ص ۵ (بحوالہ رحیمیہ ص ۲۸۳ ج ۴) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

بلڈنگ کے کمرہ میں نماز کا حکم

سوال:۔ ایک کالونی ہے تقریباً چالیس مسلمان گھر ہیں فی الحال ایک بلڈنگ میں نماز

پڑھ رہے ہیں مسجد بنانے کا ارادہ ہے تقریبا سبھی لوگوں کا لیکن ایک دو کہتے ہیں بنائیں گے مگر ہمارے بنانے کے بعد فورا مسجد کے سامنے بقیہ ہندو سامنے ہی مندر بنائیں گے اور فتنہ ہوگا، ڈھول پوجا وغیرہ شروع ہوگی اس لئے رک گئے ہیں پوچھنا یہ ہیکہ فی الحال جو بلڈنگ میں نماز پڑھ رہے ہیں وہاں نماز ہوگی؟ اور کیا مسجد کا ثواب ملیگا ؟

مستفتی حافظ محمد غوث عثمانیہ مسجد لشکر پونہ ۲۱ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ اس کالونی میں اگر مسجد بنانا مسلمانوں کے بس میں ہے تو بنا دینا چاہیئے ہم مسجد بنانے کے مکلف ہیں دوسرے کو مندر بنانے سے روکنے کے نہیں مندر کا بننا ادھار فتنہ ہوگا لیکن اس وہم اور اندیشہ سے آج مسجد بنانے سے رکنا نقد فتنہ ہے اور جو بلڈنگ کے کمرے میں نماز پڑھی جارہی ہے آئندہ مسجد بننے تک تو یہ نماز بھی صحیح ہورہی ہے اور اس کا ثواب بھی ضرور مل رہا ہے مستقل وقف شدہ مسجد نہ ہونے کی وجہ سے اگر چہ اس کمرے میں مسجد والا ثواب تو نہیں ملے گا لیکن امید ہیکہ ان مسلمانوں کی جرأت ہمت اور مخالف ماحول میں نماز پڑھنے پر اللہ تعالی جو ثواب دے گا وہ مسجد کے ثواب سے کم بھی نہ ہوگا انشاء اللہ تعالی اس لئے پونہ جیسے چمکتے دمکتے بے دینی کے مسموم فضاء والے شہر میں یہ جذبہ اور یہ عمل قابل قدر ہے اس لئے شوق سے پڑھتے رہیں۔ والصحیح ان للجماعة فی البیت فضیلة وللجماعة فی المسجد فضیلة فاذا صلی فی البیت بجماعة فقد حاز فضیلة ادائها بالجماعة و ترك الفضیلة الاخری الخ ۔و الصحیح ان ادائها بالجماعة فی المسجد افضل و کذالك فی المکتوبات الخ (عالمگیری

ص۱۱۶ ج۱) و انما یعطی له حکم المسجد فی صحة الاقتداء بالامام الخ وقال بعضهم یکون مسجدا حال اداء الصلوة لاغیر الخ (شامی ص۴۰۴ ج۳)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿ نمازِ استسقاء کا بیان ﴾

نماز استسقاء کا صحیح اعلان اور طریقہ

سوال:۔ آج ائمہ مساجد کے پاس استسقاء کی نماز کا ایک اعلان پہونچا ہے پوچھنا یہ کہ کیا یہ اعلان صحیح ہے اور کافی ہے؟ اعلان کا مضمون یہ ہے

بارش نہ ہونے کی بناء پر جن دشواریوں کا سامنا کرنا پڑھ رہا ہے سب ہی اس سے واقف ہیں نیز خلف نہیں اس لئے صلوۃ الاستسقاء (بارش مانگنے کی دعاء) کا اہتمام کیا گیا ہے بروز اتوار، ۱۰ محرم ۱۲ جولائی ۱۹۹۲ بوقت صبح دس بجے بمقام گولی بار میدان عیدگاہ لہذا آپ سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ نماز جمعہ سے قبل اپنے مصلیان کو اس کی اطلاع دینے کی زحمت گوارہ فرمائیں وضو اپنے اپنے گھر سے کرکے آئیں اپنی چادر کے ساتھ آئیں تو بہتر ہوگا۔

مستفتیان سیرت کمیٹی پونہ شہر صدر قطب الدین ۸ محرم ۱۴۱۳ھ

جواب:۔ مذکورہ بالا اعلان ''نماز استسقاء'' کا نہیں ہے یہ ایک عام اعلان ہے جس میں ''نماز استسقاء'' کے لوازمات آداب اور شرائط کا کہیں پتہ نہیں ہے بلکہ نماز استسقاء کا صحیح اعلان یہ ہے۔ '' نماز استسقاء کا صحیح اعلان ''

برادرانِ اسلام! بارش کا رک جانا بھی ایک مصیبت اور عذاب ہے جو مخلوق کی طرف سے نافرمانیوں اور گناہوں کے انتقام کے طور پر اللہ کی جانب سے بندوں پر نازل ہوتا ہے اس کا علاج تو یہی ہے کہ انسان گناہوں اور نافرمانیوں سے باز آجائے بارگاہ رب العزت میں خوب رو رو کر دعائیں کرے توبہ استغفار کرے چنانچہ حدیث قدسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''اے ابنِ آدم! تیرے گناہ چاہے آسمان کو چھونے لگے تو استغفار کر میں پھر بھی تیرے تمام گناہ معاف کردونگا

لہذا تمام برادرانِ اسلام کو چاہیئے کہ وہ بتاریخ.....بروز.....کو تین روزے رکھیں اور ان تین دنوں میں تمام فسق و فجور اور طرح طرح کے گناہوں اور نافرمانیوں سے جن میں مبتلا ہیں توبہ و استغفار کریں، لوگوں پر مظالم سے باز آئیں، دوسروں کے حقوق ادا کریں اور اپنے معاف کریں، صدقہ و خیرات کریں، نیک اور اچھے بننے کی کوشش کریں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ رحمت سے بارش طلب کرتے رہیں۔ پھر چوتھے روز بتاریخ.....بروز .....بوقت.....بمقام.....پہونچیں انشاءاللہ ''نماز استسقاء'' (بارش طلب کرنے والی نماز) ادا کی جائیگی اور نماز کیلئے باوضو نکلیں، کپڑا چادر وغیرہ ساتھ لیکر نکلیں، زینت اور تفاخر کا لباس پہن کر نہ جائیں بلکہ پھٹا ہوا پیوند لگا ہوا یا کم از کم پرانا سادہ پہن کر جائیں، بوڑھوں اور بچوں کو ساتھ لیکر جائیں، انتہائی عاجزی اور انکساری کے ساتھ چلیں، سر جھکائے ہوئے جائیں، کھلے سر اور ننگے سر جانا بہت ضروری ہے، پھر امام کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھیں (اس نماز کی کوئی

الگ ترتیب نہیں ہے بس نیت میں ''استسقاء'' ہونا چاہیئے) نماز کے بعد امام صاحب ایک خاص خطبہ پڑھینگے اسے غور سے سنیں اسی خطبہ کے دوران امام صاحب ''قلب رداء'' (چادر پلٹنا) کرینگے لیکن مقتدی حضرات ایسا نہ کریں بلکہ صرف دیکھتے رہیں پھر امام صاحب قبلہ رخ کھڑے ہوکر دعا کرینگے لیکن لوگ کھڑے نہ ہو بلکہ بیٹھے بیٹھے امام کی دعا پر آمین کہیں، دعا کے وقت بوڑھوں اور بچوں کو آگے کی طرف کردیں، دعا میں ہاتھ سر سے اونچا نہ کریں بلکہ سامنے کو زیادہ پھیلائیں، جب مصیبت سے چھٹکارہ کی دعا کریں تو ہتھیلیاں زمین کی طرف کردیں اور جب بارش مانگیں تو ہتھیلیاں پلٹ کر آسمان کی طرف کردیں یہاں بھی دوبارہ توبہ واستغفار کریں دعا نہایت خشوع و خضوع اور عاجزی وانکساری کے ساتھ دل لگا کر کریں خوب روئیں اگر رونا نہ آئے تو رونے کی کوشش کریں، رونے کی صورت بنائیں اور آنحضرت ﷺ سے جو دعائیں منقول ہیں وہ افضل ہیں ایک دعا یہ ہے۔

اَسْقِنَا غَیْثاً مُغِیْثاً نافِعاً غیرَ ضارٍّ عاجِلاً غیرَ آجِلٍ اللّٰھُمَّ اسْقِ عِبادَکَ و بَھا ئِمَکَ وَانْشُرْ رَحْمَتَکَ و أَحْیِ بَلَدَکَ المَیِّتَ اللھم انت اللہ لَآ اِلٰہ الا انت انت الغَنِیُّ و نَحْنُ الفُقَراءُ اَنْزِلْ علینا الغَیثَ وا جْعَلْ ما أَنْزَلْتَ لنا قُوَّۃً وبلاغاً الیٰ حِیْنٍ۔ اور کسی کو کوئی دعا یاد نہ ہو تو وہ اپنی مادری زبان میں دعا مانگے۔ شامی وغیرہ تمام کتب میں یہی طریقہ مذکور ہے (شامی ص ۶۲۳ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿ تراویح کا بیان ﴾

عشاء انفرادی اور وتر جماعت کے ساتھ

سوال:۔ رمضان میں عشاء کی نماز امام کے ساتھ (جماعت کے ساتھ) نہیں پڑھی تو کیا وتر امام کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں؟

مستفتی محمد اشفاق لوہیا نگر پونہ ۱۶ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ پڑھ سکتا ہے۔ (آپکے مسائل ص ۳۳۵ ج ۲) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

تراویح ایک سلام کے ساتھ چار رکعت

سوال:۔ چار رکعت تراویح ایک سلام کیساتھ پڑھے تو تراویح صحیح ہوگی یا نہیں؟

مستفتی عثمان بھائی کولمبو (سری لنکا) ۷/۵/۱۹۹۶

جواب:۔ اگر کسی نے چار رکعت ایک سلام کے ساتھ پڑھی اور دو رکعت پر قعدہ بھی کیا تو اس کی نماز صحیح ہوگی اس لئے کہ تراویح کے بارے میں لکھا ہے کہ اگر کسی نے دو رکعت پر بیٹھ کر پوری بیس رکعت صرف ایک سلام کے ساتھ پڑھی تو بھی جائز ہے۔

وعلی هذا و لوصلی التراویح کلها بتسلیمة واحدة وقعد فی کل رکعتین ان الصحیح انه یجوزعن الکل لانه قد اتی بجمیع ارکان الصلوة و شرائطها (بدائع ص ۲۸۹ ج ۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

تراویح میں مقدار ختم

سوال :۔ زید و بکر دونوں حافظ قرآن ہیں دونوں کی خواہش ہے کہ ہم دونوں تراویح پڑھائیں اور دونوں دو یا ڈیڑھ پارے کے فرق سے چلیں دونوں کا قرآن ختم ہو جائے اگر ایسا قرآن ختم کیا جائے تو ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں اور ٹھیک ہے یا نہیں؟ مثال کے طور پر زید نے پہلے روز پوری تراویح پڑھایا دوسرے روز بکر نے ۴ رکعت میں ایک پارہ پڑھا بعد میں زید نے اپنا بقیہ قرآن شروع کیا تو کوئی حرج تو نہیں ہے؟

نوٹ :۔ ایک مصلّی پر دو قرآن شریف دو آدمی ملکر ختم کر سکتے ہیں یا نہیں؟

مستفتی محمد زاہد پونہ ۲۵/۱/۱۹۹۵

جواب :۔ تراویح میں ایک مرتبہ قرآن شریف ختم کرنا سنت ہے اور ایک سے زیادہ میں مشقت ہے تقریباً ہر مسجد میں ایک دفعہ ختم ہوتا ہے اور اکثر حفاظ روزانہ سوا پارہ پڑھتے ہیں پھر بھی لوگ ان مساجد میں جانا پسند کرتے ہیں جہاں تراویح جلدی ختم ہو جاتی ہے یہ عملی ثبوت ہے اس بات کا کہ ایک سے زائد قرآن کا ختم کرنا باعث مشقت ہے اسی لئے فقہاء نے ایک مرتبہ ختم کرنے کو افضل قرار دیا ہے اور مصلّیوں کی رعایت کا حکم دیا ہے اور ایسے پڑھنے سے روکا ہے جس کی وجہ سے لوگ مسجد میں آنا ہی چھوڑ دیں اس لئے کہ قرأت کی زیادتی سے افضل جماعت کی زیادتی ہے لہذا سوال میں ذکر کئے ہوئے طریقہ پر تراویح پڑھانا مناسب نہیں ہے اور ایک مصلّے پر دو قرآن تو ختم نہ کئے جائیں البتہ دو حافظ باری باری ایک مصلّے پر آسانی سے صرف ایک قرآن

ختم کر سکتے ہیں یا اور کوئی صورت اختیار کی جائے۔اذا السنة ان یختم القرآن مرة فی التراویح ..... وھذا(ای ختم القرآن مرتین او ثلاثا)فی زمانھم واما فی زماننا فالافضل ان یقرأ الامام علی حسب حال القوم من الرغبة والکسل فیقرأ قدر ما لا یوجب تنفیر القوم عن الجماعة لان تکثیر الجماعة افضل من تطویل القرأة الخ(بدائع الصنائع ص ۲۸۹ ج۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

رمضان میں عشاء انفرادی پڑھنے والے کا وتر امام کے پیچھے پڑھنا

سوال:۔جس کو عشاء کی جماعت نہ ملی ہو اور اس نے انفرادی عشاء پڑھ لی ہو اور اس کی کچھ تراویح باقی ہو تو وہ وتر کی نماز میں امام کی اقتداء کر سکتا ہے یا انفرادی پڑھے؟

مستفتی حافظ عبداللہ خاکسار مسجد پونہ ۲۶ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ایسا شخص وتر باجماعت پڑھ سکتا ہے(آپ کے مسائل ص۳۳۵ ج۲)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

تراویح میں سجدۂ تلاوت کے بعد بھول سے فاتحہ پڑھ دی

سوال:۔سجدۂ تلاوت کی آیت پڑھنے کے بعد سجدہ کیا اور کھڑا ہو کر سورۂ فاتحہ کی چند آیتیں پڑھی پھر یاد آنے کے بعد آگے قرآن شروع کیا تو کیا درمیان میں سورۂ فاتحہ پڑھنے کی وجہ سے سجدۂ سہو لازم آئیگا اگر سجدۂ سہو نہ کیا تو کیا نماز درست ہو جائیگی؟

مستفتی مولوی یوسف آجرہ ۱۸ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔اس صورت میں سجدۂ سہو واجب نہیں ہے نماز درست ہو جائیگی۔ بخلاف مالو اعادها بعد السورة الخ (عالمگیری ص۱۲۶ ج۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

عورتوں پر تراویح

سوال:۔عورتیں تراویح پڑھ سکتی ہیں یا نہیں؟

مستفتی عبدالحمید پیرزادے پونہ ۴/۴/۱۹۹۳

جواب:۔عورتوں پر بھی تراویح ہے۔ التراویح سنة للرجال والنساء (شامی ص۵۲۰ ج۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

ایک جگہ تراویح چھوٹ جائے تو دوسری جگہ تراویح ادا کرنا

سوال:۔ایک جگہ تراویح چھوٹ جائے تو دوسری جگہ تراویح ادا کر سکتے ہیں یا نہیں؟ جہاں جماعت تاخیر سے کھڑی ہوتی ہے۔

مستفتی امتیاز بھائی گنیش پیٹھ پونہ ۷ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ادا کر سکتے ہیں لیکن تراویح میں قرآن کا سننا بھی مستقل ایک سنت ہے لہذا امام کے بدل جانے سے قرآن آگے پیچھے ہو سکتا ہے اس لئے احتیاط رکھے۔

والمقتدی اذا صلها فی مسجدین لا بأس به (عالمگیری ص۱۱۶ ج۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

تراویح مع عشاء مسجد کے علاوہ اور جگہ میں

سوال:۔ دونڈ میں ایک ہال ہے بعض ریلوے ملازم ہیں وہ پہلے عشرہ میں مکمل قرآن سننا چاہتے ہیں لیکن وقت مقامی مسجد سے میل نہیں کھاتا اور دور بھی ہے لہٰذا اسی ہال میں عشاء کی جماعت کر کے تراویح پڑھنا چاہتے ہیں نیز پنج وقتہ بھی امام رکھکر رمضان کی حد تک پڑھنے کیلئے تیار ہیں کیا یہ جائز ہے؟

مستفتی مولانا عبدالرشید دونڈ پونہ ۳۱ شعبان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ وان صلی احدفی البیت بالجماعة لم ینالوا فضل جماعة المسجد وھکذا فی المکتوبات (شامی ص ۵۲۱ ج ۱) بدرجہ مجبوری اگرچہ گنجائش ہے لیکن جماعتِ مسجد کا عظیم ثواب فوت ہوجائے گا لہٰذا ایسا نہ کریں۔

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

تراویح کی قضاء

سوال:۔ بیمار اگر تراویح نہیں پڑھ سکتا یا تھوڑی پڑھ سکتا ہے تو کیا قضاء لازم ہوگی؟

مستفتی عبدالواحد واڈیہ کالج پونہ ۱۹ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ اسی رات صبح صادق سے پہلے پہلے تک تراویح پڑھ سکتا ہے اور اگر پڑھ لی تو یہ بھی ادا ہی ہوگی لیکن اگر صبح صادق سے پہلے بھی نہ پڑھ سکا تو اب اس کی قضاء نہیں ہے۔ اذافاتت التراویح لا تقضی بجماعة ولا بغیرھا وھو الصحیح الخ (عالمگیری ص ۱۱۷ ج ۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

ایک مسجد میں دو تراویح

سوال:۔ایک مسجد میں دو تراویح ہوتی ہے ۸ بجے اور تاجروں کی مجبوری کی وجہ سے رات دس بجے کیا حکم ہے؟

مستفتی انعام الحق مومن پورہ پونہ ۱۱ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔تاجروں کی مجبوری کی وجہ سے تاخیر سے جو جماعت ہوتی ہے وہ مسجد کے علاوہ کسی اور جگہ ہوتو بہتر ہے (مثلاً کسی پارکنگ میں یا ٹیرس وغیرہ پر) کہ ایک مسجد میں دو تراویح کو مکروہ کہا گیا ہے۔ لو صلی التراویح مرتین فی مسجد واحد یکرہ الخ (عالمگیری ص ۱۱۶ ج ۱) لیکن بمبئی پونہ جیسے شہروں میں جہاں اس قسم کی جگہیں آسانی سے ملنا مشکل ہے بدرجہ مجبوری دوسری جماعت کرنا جائز ہے۔عن عبد الرحمن بن عبدالقاری انه قال خرجت مع عمر بن الخطاب لیلة فی رمضان الی المسجد فاذاالناس اوزاع متفرقون یصلی الرجل لنفسه ویصلی الرجل فیصلی بصلوته الرهط فقال عمر انی اری لو جمعت هؤلاء علی قاری واحد لکان امثل ثم عزم فجمعهم علی ابی بن کعب (الحدیث) (بخاری ص ۲۶۹ ج ۱۔ امدادالفتاوی ص ۴۶۹ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

تراویح میں بقیہ رکعتیں وتر کے بعد پڑھیں یا پہلے؟

سوال:۔ایک شخص تراویح کی دس رکعت ہونے کے بعد آیا اور امام کے ساتھ شریک ہوگیا یہ شخص وتر کی نماز امام کے ساتھ پڑھیگا یا پہلے دس رکعت پڑھکر پھر وتر کی نماز

انفرادی پڑھیگا؟ مستفتی عبیداللہ کیمپ پونہ ۲۱ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ پہلے امام کے ساتھ باجماعت وتر پڑھیں اس کے بعد بقیہ تراویح ادا کریں فلو فاته بعضها وقام الامام الى الوتر اوتر معه ثم صلى ما فاته (در مختار على شامى ص ۵۲۱ ج ۱ ۔۔عالمگیری ص ۱۱۷ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

تراویح اکیلے پڑھنا اور اس کی قضاء

سوال:۔ میں ایسی کمپنی میں کام کرتا ہوں جس میں مجھے تراویح کیلئے نہیں چھوڑتے اس وجہ سے کیا میں اس کو بعد میں اکیلا پڑھ سکتا ہوں یا نہیں؟ اور اگر قضاء ہو جائے تو کیا اس کی قضا ادا کرنا ضروری ہے؟ مستفتی عبدالرشید بھائی پونہ ۹ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ آپ بعد میں مسجد یا گھر میں یہ تراویح اکیلے پڑھ سکتے ہیں لیکن اسی رات میں صبح صادق تک اسے پڑھ سکتے ہیں اور یہ ادا ہی ہوگی دوسرے دن اس کی قضا نہیں ہے بس وہ معاف ہو جاتی ہے۔ وان تخلف واحد من الناس وصلاها فى بيت فقد ترك الفضيلة ولا يكون مسيأ ولا تارك كالسنة الخ (عالمگیری ص ۱۱۶ ج ۱) ولا تقضى اذا فاتت اصلا ولا وحده فى الاصح فان قضاها كانت نفلا ومستحبا وليس بتراويح الخ (در مختار على الشامى ص ۵۲۱ ج ۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

تراویح میں دو رکعت فاسد ہو جائے تو قرآن کا کیا حکم ہے؟

سوال:۔ تراویح میں اٹھارہ رکعت ہوئیں اسکے بعد وتر بھی پڑھی گئی اور سجدۂ سہو بھی نہیں کیا گیا تو کیا اس صورت میں تراویح لوٹائی جائیگی اگر نہیں تو تلافی کی کیا صورت ہے یعنی کیا قرآن دوہرایا جائیگا؟

مستفتی رفیق بھائی کولہاپور ۱۸ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ وتر پڑھنے کے بعد اگر یاد آجائے تو دو رکعت تراویح کی جماعت کے ساتھ پڑھ لینا چاہئے اس صورت میں سجدۂ سہو نہیں اگر وہ رات نکل گئی تو ان دو رکعتوں کی قضا نہیں ہے بس استغفار کرے۔ وقال الصدر الشهيد يجوز ان يصلوها بجماعة واذا فانت التراويح لاتقضى بجماعة ولا بغيرها وهو الصحيح (عالمگیری ص ۱۱۷ ج ۱۔ مسائل تراویح ص ۷۸) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

تراویح ایک سلام کے ساتھ چار چار رکعت پڑھنا

سوال:۔ ایک امام صاحب نے تراویح چار چار رکعت کر کے پڑھائی کیا حکم ہے؟

مستفتی مولوی ابرار صاحب مدار چھلہ مسجد پونہ ۲۷ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ اگر ہر دو رکعت پر قعدہ کیا ہے تو تراویح درست ہوگئی اور ہر چار رکعت دو شفعہ شمار ہو کر بیس رکعات مکمل ادا ہوگئی۔ وعن ابی بکر الاسکاف انه سئل عن رجل قام الى الثالثة فى التراويح ولم يقعد فى الثانية قال ان تذكر فى القيام ينبغى ان يعود

ویقعد ویسلم وان تذکر بعد ما سجد للثالثة فان اضاف الیها رکعة اخری کانت هذه الا ربع عن تسلیمة واحدة وان قعد فی الثانیة قدر التشهد اختلفوا فیه فعلی قول العامة یجوز عن تسلمتین وهو الصحیح هکذافی فتاوی قاضیخان ۔ بلکہ درجہ ذیل عبارت سے پتہ چلتا ہے کہ ایک سلام سے بیس رکعات درست ہیں تو چار رکعات بدرجہ اولی درست ہوگی۔ ولو صلی التراویح کلها بتسلیمة واحدة ان قعد فی کل رکعتین یجوز عند الکل وان لم یقعد فی کل رکعتین وقعد فی آخرها ففی الاستحسان علی القول الصحیح یجزیه عن تسلیمة واحدة کذا فی السراج الوهاج وهکذا فی فتاوی قاضی خان (عالمگیری ص۱۱۹ ج۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿فوائت کا بیان﴾

عصر بعد قضا پڑھنا

سوال:۔ قضائے عمری کی نماز فجر کی نماز کے بعد اور عصر کی نماز کے بعد پڑھ سکتے ہیں یا نہیں کیونکہ عصر اور فجر کے بعد نفل نماز نہیں پڑھتے لیکن یہ فرض نماز ہے؟

جواب:۔ نماز فجر وعصر کے بعد قضاء عمری پڑھنا جائز ہے وجہ فرق آپ خود ہی لکھ چکے ہیں کہ یہ فرض ہے۔ ولا تجوز الصلوة عند طلوع الشمس۔۔۔۔ ویکره ان یتنفل بعد الفجر حتی تطلع الشمس وبعد العصر حتی تغرب (شرح الهدایه ص۸۱ ج۱) وکذالك الحکم من کراهة نفل وواجب لغیره لافرض وواجب لعینه

بعدطلوع فجرسوی سنته (شرح التنویر ص ۳۸۹ ج ۱ -- بہشتی زیورص ۱۰۵)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

قضاء عمری نماز پڑھنے کا طریقہ

سوال:۔ قضاء عمری نماز پڑھنے کا طریقہ کیا ہے واضح فرمائیں؟

مستفتی عبدالمجید پیرزادے مدار چھلہ مسجد پونہ ۱۶ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ یہ نیت کرے مثلاً میری فجر کی چھوٹی ہوئی نمازوں میں سے پہلی نماز قضاء پڑھتا ہوں اسی طرح بقیہ نمازوں میں ہر مرتبہ یہی نیت کرے اور اگر دن تاریخ وقت معلوم ہو تو اس کے مطابق نیت کرے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

سفر وحضر میں قضا پڑھنے کا اصول

سوال:۔ سفر میں جو نماز قضاء ہوئی سفر میں قصر ہے کیا، ہم قضائے عمری قصر پڑھ سکتے ہیں یا نہیں معلوم کرائے؟

جواب:۔ اگر کسی کی نمازیں سفر میں قضا ہو گئیں تو گھر پہنچ کر بھی ظہر عصر عشاء کی دو ہی رکعتیں قضا پڑھے اور اگر سفر سے پہلے نماز قضا ہو گئی تو سفر کی حالت میں چار رکعتیں اس کی قضا پڑھے یعنی جس حالت میں چھوٹی اس حالت کا اعتبار ہے۔ ومن فاتته صلوة فی السفر قضاها فی الحضر رکعتین ومن فاتته فی الحضر قضاها فی السفر اربعا الخ (شرح البدایه ص ۱۵۰ ج ۱ -- بہشتی زیور ص ۱۳۷)

واللہ اعلم وعلمہ اتم　　مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿سجدۂ سہو کا بیان﴾

تشہد میں ''ھو اللہ اکبر'' کہہ دیا تو سجدۂ سہو ہے؟

سوال:۔ التحیات کے آخر اشہد ان الا الہ الا اللہ کے آخر میں ھو اللہ اکبر کہے تو سجدۂ سہو واجب ہے یا نہیں؟

مستفتی مبین بھائی گنیش پیٹھ پونہ ۹ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ تشہد میں بھولے سے اشہد ان لا الہ الا اللہ کے بعد واللہ اکبر بولنے سے سجدۂ سہو واجب نہ ہوگا کہ مقدار موجب سجدۂ سہو سے کم ہے ۔ وکذا (ای علیہ السجدۃ) لو زاد علی التشہد الصلوۃ علی النبی ﷺ... و اختلفوا فی قدر الزیادۃ فقال بعضھم یجب علیہ سجود السھو بقولہ اللھم صل علی محمد الخ وھو الاصح الخ (عالمگیری ص ۱۲۷ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم　　مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

سجدۂ سہو کب واجب ہوتا ہے؟

سوال:۔ سجدۂ سہو کب واجب ہوتا ہے؟

مستفتی حبیب شیخ کونڈوا پونہ ۲ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے ترکِ واجب یا تاخیر واجب یا تاخیر رکن یا تقدیم رکن یا تکرار رکن یا تغییر واجب سے۔ ولا یجب السجود الا بترک واجب او تاخیرہ او تاخیر رکن او تقدیمہ او تکرارہ او تغییر واجب الخ (عالمگیری ص ۱۲۶ ج ۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

سورت نہ پڑھنے کی تلافی سجدۂ سہو سے

سوال :۔ میں نے ظہر کی نماز پڑھائی دوسری رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھا اور رکوع کرلیا پھر نماز پوری کر کے سجدۂ سہو کرلیا کیا نماز درست ہوگئی؟

مستفتی حافظ خلیل احمد پونہ ۲۴ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب :۔ جی ہاں مذکورہ صورت میں نماز درست ہوگئی۔ ولو قرأ الفاتحة وحدها وترك السورة يجب عليه سجود السهو الخ (عالمگیری ص ۱۲۶ ج ۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿سجدۂ تلاوت کا بیان﴾

سجدۂ تلاوت فجر وعصر کے بعد کرنا

سوال :۔ تلاوت کا سجدہ فجر اور عصر کے بعد کر سکتے ہیں یا نہیں؟

مستفتی رمیز بھائی رویوار پیٹھ پونہ ۹ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب :۔ فجر کی نماز کے بعد سے طلوع شمس تک کر سکتے ہیں طلوع شمس کے بعد سے اشراق تک نہیں کر سکتے عصر کے بعد کر سکتے ہیں البتہ ٹھیک غروب شمس کے وقت نہیں کر سکتے۔ ثلاث ساعات لا تجوز فيها .....ولا سجدة التلاوة اذا طلعت الشمس حتى ترتفع وعند الانتصاب الى ان تزول وعند احمرارها الى ان تغيب الخ (عالمگیری ص ۵۲ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

سجدہ کی آیت پڑھنے سے پہلے سجدہ کرلیا تو کیا حکم ہے؟

سوال:۔ تراویح کی نماز میں امام صاحب نے سجدۂ تلاوت کے سجدہ کا اعلان کیا لیکن سجدۂ تلاوت کی آیت سے پہلے سجدہ کیا اور بعد میں سجدہ کی آیت پڑھی تو کیا نماز صحیح ہوجائے گی یا نہیں؟ مستفتی مولوی یوسف آجرہ ۱۸ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ سجدہ لغو ہوا لیکن نماز صحیح ہوگئی اور وہ دونوں رکعتیں تراویح ہی کی شمار ہونگی واگر در نماز سجدہ کند ادا نہ باشد لیکن نماز باطل نہ شود (مالابدص ۱۷) اور اب اس آیت سجدہ کی تلافی خارج نماز نہیں ہوسکتی بس استغفار کرلیں اعلان کی ضرورت نہیں۔

اذاتلاها فی الصلوة سجدها فیها لا خارجها وفی البدائع واذالم یسجد اثم فتلزمه التوبة (در مختار)(قوله اذا لم یسجد اثم) افاد انه لا یقضیها قال فی شرح المنیة وکل سجدة وجبت فی الصلوة ولم تؤد فیها سقطت ای لم یبق السجود لها شرعا لفوات محله اه (شامی ص ۵۷۰ ج۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

سجدہ کی آیت پڑھ کر سجدہ کیا دوبارہ وہی آیت پڑھی کیا حکم ہے؟

سوال:۔ تراویح میں سجدہ کی آیت پڑھکر سجدہ کیا دوبارہ آگے کی آیت بھول گئے تھے اس لیئے پیچھے سے پڑھا اور دوبارہ آیت سجدہ پڑھ لی لیکن سجدہ نہیں کیا تو کیا نماز دہرانی پڑے گی؟ مستفتی حافظ خالد انور پونہ ۲۰ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ دوبارہ آیت سجدہ پڑھنے پر دوبارہ سجدہ تلاوت کرنا چاہئے تھا لیکن اگر نہیں کیا تب بھی نماز درست ہوگئ گھبرانے کی ضرورت نہیں بعض عبارتوں سے پتہ چلتا ہے پہلا سجدہ بھی دوسری مرتبہ کے لیئے ایک ہی رکعت میں ہوتو کافی ہوجائے گا۔

ولان المکان قد تبدل باشتغال صلوۃ فصار کما لو تبدل بعمل آخر الخ و کذا لو سجد فی الصلوۃثم اعادھا بعد سلامہ یسجد اخری فی ظاھر الروایۃ لعدم بقاء الصلوٰۃ حکما الخ (مراقی الفلاح ص ۲۸٦۔۔فتاوی رحیمیہ ص۴۲۸ ج٤)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿ مسافر کی نماز کا بیان ﴾

حنفی مسافر اگر چار رکعت پوری پڑھ لے؟

سوال:۔ ایک شافعی آدمی مسافر ہے چار رکعت والی میں وہ امام بنا اور اس نے چار رکعت نماز پڑھائی جو کہ ان کے یہاں رخصت ہے اور رخصت کا درجہ نفل ہے اور اس کے پیچھے حنفی مقیم اقتداء کرے اور اس کے اتباع میں چار رکعت پوری کی تو حنفی کی نماز کا کیا حکم ہے؟ مستفتی مولانا انوار الحق مرکرواڑہ رتنا گیری ۲۸/٦/۲۰۰۴

جواب:۔ اسے نماز دہرانی پڑے گی حضرت مولا حبیب الرحمٰن خیر آبادی لکھتے ہیں "اگر کوئی امام مسافر ہے لیکن مسافر ہونے کے باوجود قصر نہ کرے جیسا کے حنبلی مسافر ہوتے ہوئے کبھی کبھی قصر نہیں کرتے ہیں بلکہ عزیمت پر عمل کرتے ہیں اور چار ہی رکعت پڑھاتے ہیں تو ایسی صورت میں حنفی مقیم کی نماز صحیح نہ ہوگی، حنفی مقتدی کو دوبارہ

اپنی فرض چار رکعت ادا کرنا ضروری ہوگا۔ وفرض المسافر فی الرباعیة رکعتان کذا فی الهدایة والقصر واجب عندنا کذا فی الخلاصة ـــــ فان صلی اربعاً وقعد فی الثانیة قدر التشهد اجزأته والاخریان نافلة ویصیر مسیئا لتاخیر السلام الخ (ہ المگیری ص ۱۳۹ ج ۱ ـ مسائل امامت ص ۱۳۷) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

وطن اصلی متعدد ہو سکتے ہیں؟

سوال:۔ ہمارا ایک مکان ممبرا (بمبئی) میں ہے اور دوسرا مکان سانگلی میں ہے ہمارا آبائی واجدادی وطن کراڈ ہے وہاں ہمارا ایک گھر ہے اب مسئلہ یہ درپیش ہے کہ ہم کہاں پر قصر نماز ادا کریں ویسے ہم نے بہشتی زیور میں پڑھا اور مسئلہ کا حل بھی نکل آیا جب گھر اپنا ہے تو قصر کہیں بھی پڑھنا نہیں ہے لیکن بعض علماء اور حافظ لوگوں کا فتوی ہے کہ کوئی ایک شہر کو مقرر کر کے اس کے حساب سے نماز قصر ادا کرنی ہوگی اب آپ فتوی دیں؟

مستفتیہ ممتاز بیگم مومن پورہ پونہ ۲۶/۱۰/۱۹۹۳

جواب:۔ فقہ کا متفقہ قاعدہ ہے کہ وطن اصلی متعدد ہو سکتے ہیں لہذا اگر آپ نے ممبرا اور سانگلی دونوں جگہ مستقل رہنے کی غرض سے مکان بنوایا ہے تو آپ دونوں جگہ چار رکعت فرض پڑھیں اور اگر کوئی مکان اس لئے بنایا ہے کہ کبھی کبھی جائیں گے مستقل نہیں رہنا ہے تو وہاں آپ مسافر ہونگے کراڈ کا گھر اگر آپ نے ہمیشہ کیلئے چھوڑ دیا ہے تو وہاں آپ قصر کریں اور اگر وہ بھی نہیں چھوڑا تو وہاں بھی آپ چار رکعت پڑھیں

(فتاوی رحیمیہ ص ۸ ج ۵) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

شہر کے اطراف چالیس دن رہے تو قصر یا اتمام؟

سوال:۔ ہماری پیدل جماعت شہر کے تیس کلومیٹر پر کام کر رہی ہے کچھ اس طرح کا رخ بنا ہے کہ چالیس روز تک جماعت مختلف قریوں میں کام کرتے رہے گی کل سفر چالیس دن میں ۲۲۰ کلومیٹر کا ہوگا لیکن کبھی بھی جماعت شہر سے ۳۰ کلومیٹر سے زیادہ فاصلہ پر نہ ہوگی تو کیا اس صورت میں قصر کریں یا نہ کریں؟

مستفتی محمد راشد بنگلور کرناٹک ۱۹ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ ابتداء سفر ہی میں اگر نیت تھی کہ فلاں مقام تک سفر کرنا ہے اور وہ ساڑھے ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ کی مسافت بنتی ہے تو وہ قصر کریگا چاہے اصل وطن یا مرکزی مقام کے اردگرد ہی گھوم رہا ہو، مذکورہ بالا صورت میں آپ قصر کریں۔ان یقصد مسیرة ثلثة ایام ولیالیها (ھدایہ ص ۱٤٦ ج ۱۔۔ دارالعلوم دیوبند ص ۴۸۴ ج ۴)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

تنہا عورت کتنی دور تک سفر کر سکتی ہے؟

سوال:۔ دنیاوی اعتبار سے عورت کتنی دور سفر کر سکتی ہے؟

جواب:۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے جو عورت اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہے اس کیلئے جائز نہیں تین روز کی مسافت کا (تین منزل ۴۸ میل) یا اس سے زیادہ کا سفر کرے مگر اس صورت میں کہ اس کے ساتھ اس کا باپ یا بیٹا یا شوہر یا بھائی ہو

یا کوئی ذی رحم محرم ہو۔قال رسول اللہ ﷺ لا یحل لامرأۃ تؤ من باللہ والیوم الأخران تسافر سفراً یکون ثلثۃ ایام فصاعداً الا ومعھا ابوھا او ابنھا او زوجھا او اخوھا او ذومحرم منھا (صحیح مسلم شریف ص ٤٣٤ ج ١۔۔ فتاوی رحیمیہ ص ۳۸ ج ۱) لہذا بغیر محرم کے عورت ساڑھے ستتر کلومیٹر کے اندر سفر کر سکتی ہے لیکن آجکل اس میں بھی احتیاط برتے۔واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

شادی شدہ عورت اپنے میکہ میں اتمام کریگی یا قصر؟

سوال:۔عورت اپنے میکہ میں اتمام کریگی یا قصر؟

مستفتی امیر صاحب بیلگام کرناٹک ۲۷/۶/۲۰۰۴

جواب:۔عورت اپنے میکہ میں قصر کرے گی اور جن کتابوں میں یہ لکھا ہے کہ ماں باپ کے یہاں جائے گی تب بھی اتمام کریگی الخ (فتاوی رحیمیہ ص ۱۰ ج ۵) یہ اس صورت میں ہے جب شوہر نکاح کر کے بیوی کو اس کے میکے ہی میں رکھے اور وہیں بود و باش اختیار کر لے اس کے بعد پھر اور جگہ بھی بیوی کو لے جا کر بسائے پھر اس وطن اقامت سے جب جب بیوی اپنے میکے میں جائے گی تو چار رکعت پڑھے گی اور وطن اصلی متعدد ہو سکتے ہیں، لیکن نکاح کے بعد شوہر اسے لیجا کر کہیں اور بسا دے اور پھر میکے لائے تو دو رکعت ہی پڑھیگی۔ چنانچہ مولانا یوسف صاحب لدھیانوی ؒ ایک سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں

جواب:۔مرد کی سسرال اگر مسافت سفر پر ہے تو وہاں مسافر ہوگا اور بیوی کی اگر رخصتی

ہوچکی ہے اور وہ اپنے میکے ملنے کیلئے آئی ہے تو وہ بھی وہاں مسافر ہوگی جب کہ اس کی نیت وہاں پندرہ دن ٹھہرنے کی نہ ہو (آپ کے مسائل ص ۲۸۲ ج ۲) مزید تفصیل کیلئے دیکھئے۔ (امداد الفتاویٰ ص ۵۶۳ ج ۱۔ امداد الاحکام ص ۲۱۰ ج ۳۔ فتاویٰ دار العلوم ص ۴۸۳ ج ۴)

واللہ اعلم وعلمہ اتم　　مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

جمعہ کا بیان

جمعہ عارضی جگہ میں

سوال:۔ ایک نئی مسجد ہے شہر سے بالکل متصل رمضان میں پانچ وقت امام کے ساتھ جماعت کررہے ہیں کیا نماز جمعہ پڑھ سکتے ہیں؟ دوسری مسجد ایک کلومیٹر دور ہے۔

مستفتی حافظ عبداللہ خاکسار مسجد پونہ ۵ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ اس جگہ نمازِ جمعہ پڑھنا جائز ہے۔ او فناؤہ وھو ما اتصل لاجل مصالحہ کدفن الموتی ورکض الخیل (شامی ص ۵۹۱ ج ۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم　　مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

مسجد کے علاوہ کسی اور جگہ میں جمعہ پڑھنا

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام بزرگان دین اس مسئلہ کے بارے میں جس جگہ پر جمعہ کی تمام شرطیں موجود ہوں ضروریات کی تمام چیزیں ملتی ہوں مگر مسجد نہیں ہے صرف ایک عارضی جگہ ہے جہاں پر پانچوں وقت اذان ہوتی ہے جماعت بھی ہوتی ہے تقریباً تین سال سے پانچوں وقت کی نماز باجماعت اور تقریباً پانچ مہینے سے بغیر

کسی مفتی سے فتوی لئے ہوئے کسی عالم سے پوچھ کر جمعہ کی نماز بھی ہورہی ہے رمضان کے علاوہ ابھی تک مستقل امام کا انتظام بھی ہوانہیں ہے البتہ جمعہ کی نماز کیلئے کوئی نہ کوئی نمازِ جمعہ پڑھانے کیلئے آجاتے ہیں برائے کرم قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں آیا ایسی جگہ پر جمعہ کی نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ اگر یہاں پر جمعہ نہ ہو تو آدھے سے زیادہ لوگ جمعہ کی نماز نہیں پڑھینگے۔

مستفتیان جماعت المسلمین کشن نگر پونہ ۴ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ جب جمعہ کی تمام شرائط موجود ہیں اور پانچ وقت اذان کے ساتھ نماز با جماعت بھی ہوتی ہے اور کہیں سے کوئی خطیب آکر جمعہ بھی پڑھا جاتے ہیں تو اس جگہ جمعہ پڑھنا جائز ہے جمعہ نہ ہونے کی کوئی شرعی وجہ نہیں ہے ہندوستان میں مسجد بنانا کارے دارد ایک عارضی جگہ مہیا کر کے لوگوں کا نماز پڑھنا اس زمانے میں غنیمت ہے بہتر یہ ہے کہ بستی والے مل کر باقاعدہ مسجد بنانے کی اور کوئی لائق امام لانے کی کوشش جاری رکھیں لیکن تب تک مصلّیوں میں سے سب سے اچھے کا امام بن جانا بھی کافی ہے اور انشاء اللہ اس عارضی جگہ میں بھی نماز کا پورا پورا ثواب ملے گا۔ او فناؤہ وھو ما اتصل لاجل مصالحه كدفن الموتى وركض الخيل (شامی ص ۵۹۱ ج ۱... فتاوی رحیمیہ ص ۶۵ ج ۳) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

اذانِ جمعہ کے بعد تجارت

سوال:۔ ایک جگہ پر جمعہ کی نماز ڈیڑھ بجے ہے اور دوسری مسجد میں سوا دو بجے ہے اور

ہم دو بھائی پیاز کا کاروبار کرتے ہیں تو اذانِ اول کے بعد دکان بند کرنا ضروری ہے یا پھر ایک بھائی ایک مسجد میں نماز پڑھ کر آئے اس کے آنے کے بعد دوسرا بھائی سوا دو بجے کی نماز پڑھ کر آئے تو اس طرح کرنا صحیح ہے یا پھر بند کرنا ضروری ہے؟

مستفتی نثار احمد باغبان پونہ ۱۹/۷/۲۰۰۱

جواب:۔ پہلی اذن جمعہ کے بعد تجارت بند کر کے مسجد روانہ ہو جائے یہی صحیح اور بہتر ہے البتہ مذکورہ بالا صور کے مطابق تجارت بعد اذان اول بھی جائز ہو سکتی ہے ہر مسجد کی اذان کا حکم علیٰحدہ اور الگ ہوگا۔۔وجب السعی الیھا وترک البیع ولو مع السعی وفی المسجد اعظم وزراً بالاذان الاول فی الاصح (شامی ص ۶۰۷ ج ۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

دو خطبوں کے درمیان بات کرنا

سوال:۔ مکرمی جناب مفتی صاحب.....السلام علیکم

گذارش ہے کہ کیا جمعہ کے دونوں خطبوں کے درمیان بیان غلط ہے یا صحیح ؟ اسکا جواب جلد دیں دونوں خطبوں کے درمیان بیان کر سکتے ہیں کیا نہیں؟ دونوں مسئلہ تحریر فرمائیں کیوں کہ یہاں ایک آدمی نے دیہات میں عید الفطر کی نماز پڑھائی ہے تو ان پر ایک صاحب نے کہا کہ یہ غلط ہے اس لئے آپ سے عاجزانہ گزارش ہے کہ اس کا جواب جلد از جلد دیں۔ مستفتی پیش امام مکہ مسجد پونہ ۲۸/۶/۱۹۹۳

جواب:۔ دونوں خطبوں کے درمیان بات چیت یا بیان وغیرہ جائز نہیں ہے۔ ابو

داؤد شریف میں ہے کہ حضور ﷺ دو خطبہ پڑھا کرتے تھے اس طرح کہ منبر پر چڑھ کر بیٹھ جاتے جب تک کہ مؤذن فارغ ہو، پھر کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے پھر بیٹھتے اور کلام نہ کرتے اور پھر کھڑے ہوتے اور خطبہ پڑھتے ،اس حدیث کی شرح میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ لکھتے ہیں کہ ''کلام نہ کرتے'' کا مطلب یہ ہے کہ نہ دعا مانگتے اور نہ دعا کے سوا اور کوئی بات کرتے الخ۔ واذا خرج الامام لا صلوۃ ولا کلام (الی قولہ) سواء کلام الناس او التسبیح (عالمگیری ص ۱۴۱ ج ۱ .. فتاوی رحیمیہ ص ۵۰ ج ۵) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

جس مسجد کے مقتدی بے فکر ہوں وہاں جمعہ کا حکم

سوال:۔ ایک مسجد ہے جس کے اطراف تیس مکانات ہیں اور افراد ساٹھ ہیں مگر جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کیلئے صرف دس پندرہ لوگ آتے ہیں باقی سب پڑوس کی جامع مسجد میں جاتے ہیں جو تقریباً سو قدم پر ہے اور پانچ وقت کی نماز امام کی موجودگی میں ہوتی ہے اگر امام نہ ہو تو نہ اذان ہوتی ہے اور نہ نماز فجر، مغرب اور عشاء میں صرف تین چار لوگ آتے ہیں ظہر اور عصر میں کوئی نہیں ہوتا تو کیا ایسی مسجد میں جمعہ کی نماز قائم کرنا صحیح ہے؟

مستفتی حافظ محمد فرہاد امام بلال مسجد کونڈوا پونہ ۲۰ رمضان ۱۴۲۴ھ

جواب:۔ اولاً تو یہ بہت ہی بری بات ہے کہ مسجد ویران رکھی جائے کہ امام ہو تو پنج گانہ ہو اور امام نہ ہو تو پنجگانہ نہ ہو بلکہ ہر فرد پر لازم ہے کہ وہ اس کی فکر کرے کہ ہر نماز

اس مسجد میں زندہ ہوالبتہ جمعہ کی نماز اس مسجد میں بھی جائز ہے۔(فتاوی دارالعلوم دیوبند ص۱۰۹/ص۸۳/ص۹۱ج ۵) السادس الجماعة واقلها ثلاثة رجال ولو غير الثلاثة الذين حضروا الخطبة سوى الامام (درمختار باب الجمعة) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

قریہ میں جمعہ وعیدین

سوال:۔(۱) جمعہ وعیدین کیلئے کیسی بستی ہونا ضروری ہے یعنی کتنے گھر ہوں اور بستی کتنی بڑی ہو؟

(۲) اگر وہ سب شرائط نہ پائی جائیں جو جمعہ وعیدین کیلئے ضروری ہیں اور ویسی بستیوں میں جماعت جائے اور وہاں کے لوگ جمعہ وعیدین پڑھتے ہوں اور ہم بتائیں تو فتنہ کا خوف ہو تو کیا ایسی صورت میں نماز جمعہ پڑھ سکتے ہیں؟ اور اگر وہ ہمیں پڑھانے کیلئے کہہ رہے ہیں تو کیا پڑھا سکتے ہیں؟ پڑھکر یا پڑھا کر نماز ظہر دہرائے یا نہیں؟

مستفتی محمد خلیل چتر درگہ کرناٹک ۲۰ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔(۱) جمعہ کے بارے میں شرط یہ ہیکہ وہ شہر یا قصبہ یا بڑا قریہ ہو کہ دو چار ہزار آدمی آباد ہوں اور ضروری اشیاء کی دکانیں ہوں۔تقع فرضاً فی القصبات والقری الكبيرة التي فيها اسواق۔۔۔الی ۔۔۔قال وفيما ذكرنا اشارة الىٰ انها لا تجوز في الصغيرة

(شامی ص۷۴۸ج۱)

جواب:۔(۲) جہاں پہلے ہی سے جمعہ وعیدین پڑھی جاتی ہو اگر چہ وہاں بعض شرائط

مفقود ہوں جبکہ فتنہ کا ڈر ہو تو انھیں پڑھنے دیا جائے روکا نہ جائے اور اگر اصرار کریں تو پڑھا دینے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ (کفایت المفتی ص ۲۰۷ ج ۳)

واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

عید کا بیان

عورتوں کیلئے عید کی نماز نہیں ہے

سوال:۔ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ عورتوں کے لئے عید کی نماز نہیں ہے عورتیں عید کی نماز نہ پڑھیں اس قسم کی کوئی حدیث آپ کے پاس ہو تو بتائیں؟

مستفتی نصیر قاضی پونہ ۱/۸/۱۹۹۳

جواب:۔ عورتوں کے لئے عید کی نماز نہیں ہے ہاں عید گاہ اور مساجد میں عید کی نماز ہو جانے کے بعد عورتیں اپنے اپنے گھروں میں بطور شکریہ نفل نماز پڑھ سکتی ہیں (فتاوی رحیمیہ ص ۳۲ ج ۵) تجب صلوۃ العیدین علی من تجب علیه صلوۃ الجمعة (فتح القدیر ص ۲۹ ج ۲) ولا تجب الجمعة علی مسافر ولا امرأة الخ (فتح القدیر ص ۳۲ ج ۲) فصلوة العید ایضا لا تجب علیها، شاکر و اللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

جنائز کا بیان

جنازہ خارج مسجد اور نمازی مسجد میں

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسئلہ میں

(۱) ممبر ادارالفلاح مسجد میں صحن بہت چھوٹا ہے نمازِ جنازہ کیلئے بڑی دقت پیش آتی ہے، بعد نوافل وسنن بھی اتنے بڑے مجمع کا منتقل ہونا ایک مشکل مسئلہ ہے، قبل نوافل وسنن تو اور بھی دشواری ہے نیز بارش میں بھی تکلیف ہوتی ہے کیا ایسی صورت میں اس کی گنجائش ہے کہ مصلیان مسجد میں اپنی اپنی جگہ کھڑے رہیں اور محراب کے آگے مسجد کے باہر قبلہ رخ جنازہ رکھکر امام صاحب مع چند احباب کے نماز پڑھائیں اور بقیہ لوگ مسجد میں ان کی اقتدا کریں؟ بینوا توجروا

(۲) جنازہ خارج مسجد ہو اور نمازیان اکثر داخل مسجد ہوں اور قلیل خارج مسجد ہوں تو نمازِ جنازہ جائز ہے یا نہیں؟

مستفتی مولانا صہیب صاحب ممبر اتھانہ ۲۳/۹/۱۹۹۸

جواب:۔ (۱) احناف کا صحیح مسلک، ظاہر مذہب اور ظاہر روایت ومفتی بہ قول یہ ہے کہ بلا عذر اور بلا وجہ جنازہ مسجد میں رکھ کر نماز پڑھنا مکروہ اور ممنوع ہے آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے من صلی علی جنازۃ فی المسجد فلا شیٔ لہ (ابو داؤد ابن ماجہ ۔۔ شامی ص ٦٥٤ ج ١) اور یہ حدیث معتبر اور قابلِ حجت ہے (زاد المعاد ص ۱۴۴ ج ۱۔ فتاوی رحیمیہ ص ۳۷۵ ج ۱) البتہ عذرِ معقول کی بنا پر سوال میں بیان شدہ صورت بھی جائز ہے۔ انما تکرہ فی المسجد بلا عذر فان کان فلا ومن الاعذار المطر۔۔ والاعتکاف ۔۔ وغیرھا ۔۔ واذا کان ماذکرناہ عذراً فلا کراھۃ اصلاً الخ (شامی ص ٦٥٤ ج ١)

(۲) جنازہ مسجد سے باہر ہو اور کچھ نمازی باہر ہوں اور کچھ مسجد میں تو اس میں کچھ حرج

نہیں ہے (کفایت المفتی ص ۱۰۲ ج ۴) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

قتل عام میں مسلم اور غیر مسلم کی پہچان

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر قتل عام ہو جائے اور سبھی کو ساتھ میں جلایا جا رہا ہو تو مسلمان مرد و عورت کو کیسے پہچانا جائیگا؟

مستفتی مولانا ناظم صاحب خطیب نہال پہلوان مسجد کولہاپور ۳/۳/۲۰۰۴

جواب:۔ کوئی ایسا حادثہ پیش آئے کہ جس میں مسلمانوں کا پہچاننا مشکل ہو جائے تو ان علامتوں سے پہچانیں گے۔ ختنہ ، مہندی ، لباس (اسلامی) اور حلق عانہ (یعنی زیر ناف کی صفائی) مسلم خواتین کی پہچان اخیری تین علامتوں سے ہو سکتی ہے، اللہ تعالیٰ انہیں ان علامتوں کو زندہ کرنے کی توفیق عطاء فرمائے (آمین) نیز ان کے علاوہ اور بھی علامتیں ہو سکتی ہیں اور اگر تمام علامتیں مٹ چکی ہوں تو مکان کا اعتبار ہوگا اسلئے کہ اسی سے غالب گمان حاصل ہو سکتا ہے چنانچہ اگر یہ حادثہ دار الاسلام میں یا مسلم بستی میں ہوا ہے تو سبھی کو غسل دیا جائے گا، کفنایا جائے گا، تمام پر نماز پڑھی جائے گی اور مسلم قبرستان میں دفن کیا جائے گا اور اگر کوئی علامت بھی نہیں ہے اور بستی بھی مسلم نہیں ہے بلکہ کسی اور جگہ مسلم و غیر مسلم لاشیں مخلوط ہو جائیں تو اس کی تین صورتیں ہیں (۱) مسلم اکثر ہوں (۲) غیر مسلم اکثر ہوں (۳) دونوں برابر ہوں، ان تینوں صورتوں میں بالاتفاق انہیں غسل دیا جائے گا اور کفنایا جائے گا پہلی صورت میں

بالاتفاق نماز بھی پڑھی جائے گی اور بقیہ دوصورتوں میں اختلاف ہے بعض نے نماز کی اجازت نہیں دی ہے لیکن ہمارے نزدیک راجح اور اوجہ یہی ہے کہ ان دوصورتوں میں بھی نماز پڑھی جائے گی اور تینوں صورتوں میں نماز کی نیت باندھتے وقت صرف مسلموں کی نیت کی جائے گی پہلی صورت میں تمام کو مسلم قبرستان میں دفن کیا جائے گا دوسری صورت میں تمام کو غیر مسلم قبرستان میں دفن کیا جائے گا اور تیسری صورت میں بعض نے کہا ہے کہ سبھی کو مسلم قبرستان میں دفن کیا جائے گا اور بعض نے کہا ہے کہ غیر مسلم قبرستان میں دفن کیا جائے گا لیکن احتیاط اس میں ہے کہ دونوں سے ہٹ کر کسی تیسری زمین میں ان کو دفن کیا جائے، جلانے کی قطعا اجازت نہیں ہے، زندہ رہ جانے والے مسلمانوں کی گنتی کر کے مرنے والے مسلمانوں کی اکثریت واقلیت کا پتہ لگایا جاسکتا ہے۔ موتی المسلمین اذااختلطوا بموتی الکفار او قتلی المسلمین بقتلی الکفاران کان للمسلمین علامة یعرفون بها یمیز بینهم وعلامة المسلمین الختان والخضاب ولبس السواد فیصلی علیهم وان لم تکن علامة ان کانت الغلبة للمسلمین یصلی علی الکل وینوی بالصلاة الدعاء للمسلمین ویدفنون فی مقابر المسلمین وان کانت الغلبة للمشرکین فانه لایصلی علی الکل ولکن یغسلون ویکفنون و لکن لاعلی وجه غسل موتی المسلمین وتکفینهم ویدفنون فی مقابرالمشرکین وان کانا سواء فلایصلی علیهم ایضا واختلف المشایخ فی دفنهم قال بعضهم فی مقابر المشرکین وقال بعضهم فی مقابر المسلمین وقال بعضهم

یتخذلهم مقبرة علی حدة کذافی المضمرات (عالمگیری ص۱۵۹ ج۱)
فینبغی الصلاة علیهم فی الاحوال الثلاث کما قالت به الائمة الثلاث وهواوجه
قضاء لحق المسلمین بلاارتکاب منهی عنه الخ (شامی باب الجنازة)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

زوال کے وقت نماز جنازہ

سوال:۔ زوال کے وقت نمازِ جنازہ پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب:۔ اگر جنازہ پہلے سے تیار تھا تو طلوع، غروب اور نصف النہار (زوال) کے وقت اس پر نماز مکروہِ تحریمی ہے اور اگر اسی وقت تیار ہوا تو کوئی کراہت نہیں اسی وقت نماز پڑھ لی جائے مؤخر نہ کی جائے۔ قال فی التنویر و کره صلوة ولو علی جنازة و سجدة تلاوة وسهو مع شروق واستواء وغروب الا عصر یومه الخ وفی التحفة ان الجنازة وفی الحاشیة تحت (قوله وفی التحفة الخ) فثبت کراهة التنزیه فی سجدة التلاوة دون صلاة الجنازة (رد المحتار ص۳۴۷ ج۱۔ احسن الفتاوی ص۱۳۶ ج۲)

واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

نماز جنازہ قبل سنت ادا کریں یا بعد سنت؟

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں جیسا کے آپ کو معلوم ہوگا کہ جنازوں کی مسجدوں میں آمد عام طور پر وقتیہ نمازوں پر ہوتی ہے

اور وقتیہ نماز جو ہے وہ فرض ہے اور نماز جنازہ فرض علی الکفایہ ہے تو پہلے وقتیہ نماز کو ادا کرتے ہیں اور اس کے بعد سنتوں اور نوافل کو ادا کرتے ہیں اور اس کے بعد نماز جنازہ کو ادا کرتے ہیں کیا اس طریقہ پر نماز جنازہ ادا کرنا بہتر و افضل ہوگا یا فرض عین کے بعد فرض کفایہ یعنی نماز جنازہ ادا کرنا افضل ہوگا اور نماز جنازہ کو فرض عین کے بعد معاً (فوراً) ادا کرتے ہیں ایسی صورت میں ایک کمی واقع ہوتی ہے وہ یہ کہ لوگ نماز جنازہ کے بعد سنت ترک کر دیتے ہیں اس طرح پر کہ اگر جنازہ دفنایا تو اس کے بعد مشکل سے لوگ سنت کو ادا کرتے ہیں مثلاً مغرب کی نماز ہے کہ اس کے بعد دو رکعت سنت مؤکدہ ہے اس صورت میں کس طریقہ پر عمل کرنا افضل ہوگا؟ دلائل نقلیہ سے مسئلہ کو مدلل فرما کر مشکور فرمائیں۔

مستفتی عبدالحفیظ مومن پورہ پونہ 19 جمادی الثانی ۱۴۱۱ھ

جواب:۔ فرض کے بعد نمازِ جنازہ پڑھی جائے اور اس کے بعد سنت پڑھے لیکن اگر یہ اندیشہ ہو کہ لوگ سنت چھوڑ دینگے تو پہلے سنت مؤکدہ پڑھ لی جائے پھر جنازہ کی نماز پڑھ لی جائے شامی میں ہے۔ "وتقدم (صلوة الجنازة على الخطبة) وعلى سنة المغرب وغيرها (كسنة الظهر والجمعة والعشاء (در مختار ص ۷۷۵ ج ۱ ۔۔ فتاوی رحیمیہ ص ۱۱۷ ج ۵) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

نماز جنازہ میں فاتحہ

سوال:۔ نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھنا چاہیئے یا نہیں اور پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب :۔ نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھے البتہ دعا کی نیت سے پہلی تکبیر وثنا کے بعد جائز ہے۔ولا قراء ۃ ولا تشھد فیھا۔۔۔وعندنا تجوز بنیۃ الدعاء و تکرہ بنیۃ القراء ۃ الخ (شامی ص ٦٤٥ ج ١) واللہ اعلم وعلمہ اتم . مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

ایصال ثواب

زیارت کا کھانا

سوال :۔ زیارت کا کھانا کس کیلئے جائز ہے اور کس کیلئے ناجائز ہے اور ایصال ثواب کا کھانا مالداروں کیلئے جائز ہے یا نہیں ؟ فی الحال صورت مسئلہ یوں ہے کہ اعلان ہوتا ہے کہ تیسرے دن زیارت کا کھانا ہوگا اور ساتھ ہی ضیافت کا بھی کھانا ہوگا اس مسئلہ کو صراحت سے بیان کریں عین نوازش ہوگی ؟

مستفتی محمد حنیف کھاٹک نادنی جے سنگپور کولہاپور ۱۱ محرم ۱۴۲۵ھ

جواب :۔ زیارت، ایصال ثواب، مالداروں کی دعوت اور ضیافت جائز بھی ہے اور ناجائز بھی، ایصال ثواب کا کھانا مالداروں کو کھلانا ناجائز اور گناہ ہے، مرنے والے کو ثواب بھی نہیں پہونچتا اس لئے اس سے بچنا چاہئے، بہتر یہ ہے کہ کھانا پکا کر غریبوں کے گھر پہونچا دیا جائے دوستوں بستی کے ذمہ داروں، علماء، دینداروں اور رشتہ داروں کو حسب حیثیت مناسب موقع محل پر دعوت کھلانا اور ضیافت کرنا جائز ہے اور موجب اجر وثواب ہے خوب کرنا چاہئے لیکن میت کے وقت جبکہ مرنے والے کے پسماندگان پر مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹے ہیں غم کا ماحول ہے کھانا پینا حتی کہ نیند بھی حرام

ہو چکی ہے ایسے وقت میں اچھے اچھے کھانے پکانا اور مزے لے لے کر کھانا اور مالدار وں اور اچھے خاصے کھاتے پیتے لوگوں کو کھلانا ناجائز ہے اور آپ ہی سوچئے کہ جائز ہو بھی کیسے سکتا ہے؟ اور پھر جس قبرستان میں موت کو یاد کر کے بے ہوش ہو جانا چاہیئے وہاں ضیافت کے کھانے کا اعلان کرنا کتنا بھونڈا اغلط اور ظلم کا کام ہے یہ شیطان کا چلایا ہوا ہے نہ ہمارے نبی ﷺ نے کیا تھا اور نہ ہی ہمارے علماء نے لہذا اس رسم کو ختم کر دینا چاہئے ورنہ اللہ تعالیٰ کے پاس سخت پکڑ ہو جائے گی۔ واطعام الطعام فی الایام المخصوصات کالثالث والخامس والتاسع والعشرین والاربعین والشهر السادس والسنة بدعة الخ (نووی، فتاوی رحیمیه ص۳۹۶ ج۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

تلاوت ذخیرہ کرے یا بخش دے؟

سوال:۔ ہم جو قرآن شریف ختم کرتے ہیں اور ذکر کر کے ایصال ثواب کرتے ہیں یعنی مردے کو بخشتے ہیں تو کیا اپنے لئے ذخیرہ کرنا چاہئے یا بخشنا جائز ہے؟

جواب:۔ بخشتے رہنا چاہیئے بخشنے ہی میں اپنے لئے ذخیرہ بھی ہوتا رہتا ہے۔ عن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ من مرعلی مقابر وقرأ قل هوالله احد،احدی عشرة مرة ثم وهب للاموات اعطی من الاجربعد دالاموات یعنی جو شخص قبرستان سے گذرا اور اس نے گیارہ مرتبہ سورۂ قل هو الله احد پڑھی اور مردوں کی روحوں کو بخش دی تو اس کو مردوں کی تعداد کے برابر ثواب دیا جائے گا (درمختار وغیرہ۔ فتاوی رحیمیہ ص۳۸۸ ج۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

ایک قرآن متعدد لوگوں کو بخشنا

سوال:۔ ایک قرآن کتنے لوگوں کو بخشا جاسکتا ہے؟

مستفتی قاضی نصیر صاحب مدار چھلہ مسجد پونہ ۲۱ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ پوری امت کو بخشا جاسکتا ہے۔ الافضل لمن یتصدق نفلا ان ینوی لجمیع المومنین والمومنات لانها تصل الیهم ولا ینقص من اجره شئ هو مذهب السنة والجماعة لکن استثنی مالك والشافعی العبادات البدنیة المحضة کالصلوة والتلاوة الخ سئل ابن حجرؒ المکی عما لو قرأ لاهل المقبرة الفاتحة هل یقسم الثواب بینهم و یصل لکل منهم مثل ثواب ذالك کاملا فاجاب بانه افتی جمع بالثانی وهو اللا ئق بسعة الفضل الخ (شامی ص٦٦٦ ج١)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

زندوں کو ایصال ثواب

سوال:۔ جو زندہ ہیں وہ قرآن شریف نہیں پڑھتے کیا قرآن شریف کا ثواب ان کے اعمال نامے میں پہنچا سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب:۔ زندوں کو بھی اعمال کا ثواب پہونچا سکتے ہیں۔ وفی البحر من صام او صلی او تصدق وجعل ثوابه لغیر ه من الاموات والاحیاء جاز ویصل ثوابها الیهم عند اهل السنة والجماعة کذا فی البدائع الخ (شامی ص٦٦٦ ج١)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿ زکوٰۃ کا بیان ﴾

﴿ کن چیزوں پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور کن چیزوں پر نہیں ﴾

مکان بنا کر کرایہ پر دینے کیلئے خریدی ہوئی زمین پر زکوٰۃ

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کسی نے دولاکھ روپیہ دیکر زمین خریدی اس نیت سے کہ اس زمین پر مکان بنا کر کرایہ سے دوں گا کیا اس زمین کے ہوتے ہوئے اس پر زکوٰۃ فرض ہوگی اس کے پاس کوئی نقدی رقم نہیں ہے؟

مستفتی مولوی بشیر کنور کرناٹک ۱۸ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ اس زمین پر زکوٰۃ نہیں ہے اس لئے کہ یہ مال تجارت نہیں ہے۔ ولو اشتری قدورا من صفر یمسکھا اویواجرھا لا تجب فیھا الزکوٰۃ کما لاتجب فی بیوت الغلۃالخ (خانیہ علیٰ العالمگیری ص ۲۵۱ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

کرائے کے مکانات پر زکوٰۃ

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں مفتیان دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میرے پاس پانچ مکانات ہیں ایک مکان میں میں رہتا ہوں اور چار مکانات کرایہ پر ہیں اور ان چار مکانات سے ہر ماہ جو مجھے کرایہ ملتا ہے وہ میری ضروریات میں خرچ ہوتا ہے بقدر نصاب رقم بچ نہیں پاتی کیا مجھ پر زکوٰۃ واجب ہوگی یا نہیں؟ واضح رہے کہ ان چار مکانات کی قیمت دولاکھ روپئے ہے۔ مستفتی مولوی محمد بشیر کنور کرناٹک ۱۸ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔آپ پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ولو اشتری قدورا من صفر یمسکھا او یواجرھا لا تجب فیھا الزکوٰۃ کمالا تجب فی بیوت الغلۃ الخ (خانیہ علی العالمگیری ص ۲۵۱ ج ۱)واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

کرایہ پر دیئے ہوئے گھر کی آمدنی پر زکوٰۃ

سوال:۔رہنے کے علاوہ پانچ گھر کرایہ پر دیئے ہوئے ہیں تو کیا ان پر زکوٰۃ ہے یا نہیں ہے؟

مستفتی دستگیر باغبان گنیش نگر پونہ ۱۷ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔جو گھر کرایہ پر دیئے ہوں ان پر زکوٰۃ نہیں بلکہ ان سے حاصل شدہ آمدنی پر زکوٰۃ ہے جب سال بھر بقدر نصاب بچی رہے۔ ولو اشتری الرجل دارا او عبدا للتجارۃ ثم آجرہ یخرج من ان یکون للتجارۃ لانہ لما آجرہ نقد قصد المنفعۃ ولو اشتری قدورا من صفر یمسکھا او یواجرھا لا تجب الزکوٰۃ کما لا تجب فی بیوت الغلۃ الخ (قاضی خان علی العالمگیری ص ۲۵۱ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

کرایہ پر دیئے ہوئے مکان پر زکوٰۃ

سوال:۔ایک روم کا کرایہ ۸۰۰ روپیہ ہے اور روم کی قیمت ڈیڑھ لاکھ روپیہ ہے اور میرے اوپر بینک کا ۲۳ ہزار روپیہ قرضہ ہے روم کے آنے والے پیسے کی زکوٰۃ دینا ہے یا نہیں؟

مستفتی اشفاق بھائی شیخ لوہیا نگر پونہ ۱۲ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔اس پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ کما لا تجب فی بیوت الغلۃ الخ(خانیہ علی

الھندیہ ص ۲۵۱ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

بکریوں کی زکوۃ

سوال :۔ (۱) بکری کے ریوڑ میں زکوۃ کا کیا نصاب ہے اور ریوڑ میں بڑی چھوٹی ہر طرح کی بکریاں ہوتی ہیں؟

مچھلیوں کی زکوۃ

سوال :۔ (۲) مچھلی کے تالاب میں انگنت مچھلیاں ہوتی ہیں تو اس میں سے مستقل مچھلیاں پکڑ کر فروخت کی جائیں تو ان پر زکوۃ کیسے نکالنا ہے؟

مستفتی محمد اکرم گنیش پیٹھ پونہ ۸/۱/۲۰۰۵

جواب :۔ (۱) بکریاں چھوٹی ہوں یا بڑی ۴۰ چالیس سے کم بکریوں پر زکوۃ نہیں ہے اور جب چالیس ہو جائیں اور ان پر ایک سال گزر جائے تو ایک بکری واجب ہے ۱۲۰ ایک سو بیس تک بشرطیکہ سائمہ ہو اور جب ۱۲۰ ایک سو بیس پر کوئی بکری بڑھ جائے تو دو بکری واجب ہونگی ۲۰۰ دو سو بکریوں تک یہی صورت رہے گی اور جب ۲۰۰ پر کوئی بکری بڑھے گی تو تین واجب ہونگی اور پھر چار سو ہو جائیں تو چار بکریاں پھر ہر سو بکریوں پر ایک بکری واجب ہوگی۔ لیس فی اقل من اربعین من الغنم السائمة صدقة فاذا کانت اربعین سائمة حال علیه الحول ففیها شاة الی مأة وعشرین فاذا زاد واحدة ففیها شاتان الیٰ مأتین فاذا زادت ففیها ثلث شیاه فاذا بلغت اربع مأة ففیها اربع شیاه ثم فی کل مأة شاة (عالمگیری ص ۱۷۸ ج ۱) بکری جو واجب ہوگی کم از کم دو دانت والی ہو۔

(۲) تالاب میں مچھلیاں یا ان کے بچے خرید کر ڈالے ہوں تو ان کی مالیت یعنی خریدتے وقت کی قیمت پر زکوۃ ہوگی ان کو بہ آسانی پکڑ کر بیچا جاسکتا ہو تو موجودہ مالیت پر زکوۃ واجب ہوگی (احسن الفتاوی ص ۳۱۰ ج ۴) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

کرایہ پر دیئے ہوئے مکان پر زکوۃ

سوال:۔ ایک آدمی نے اپنا مکان کرایہ پر دیا چھ مہینہ پہلے کرایہ دار نے مکان چھوڑ دیا اور مکان چھ ماہ سے مالک کے پاس ہے اس پر زکوۃ کس اعتبار سے ہوگی؟

مستفتی حکیم اقبال صاحب پربتی درشن پونہ ۱۰ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ کرایہ کے مکان پر زکوۃ نہیں ہے چاہے وہ خالی پڑا رہے۔ ولو اشتری الرجل دارا او عبدا للتجارة ثم اجره يخرج من ان يكون للتجارة لانه لما اجره فقد قصد المنفعة ولو اشترى قدرا من صفر يمسكها او يواجرها لا تجب فيها الزكوة كما لا تجب فى بيوت الغلة الخ (خانيه على الهنديه ص ۲۵۱ ج ۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

(۱) ڈپازٹ پر زکوۃ

(۲) گروی رکھی ہوئی چیز پر زکوۃ

سوال:۔ کرایہ پر لیا ہوا مکان یا دکان کی ڈپازٹ پر یا جو گروی رکھا ہوا مکان یا دکان پر زکوۃ ہے یا نہیں زکوۃ مالک مکان پر ہوگی یا ڈپازٹ دینے والے پر ہوگی؟

مستفتی محمد رفیق بھائی کولہاپور ۲۱ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب :۔(۱) جدید فقہی مسائل کی تحقیق کے مطابق جو دو تین یا چند مہینوں کا کرایہ یکمشت پیشگی دیدیا جاتا ہے وہ مالکان مکان ودکان کی ملکیت بن جاتا ہے لہذا اس کی زکوۃ واجب ہوگی (مع شروط وجوب زکوۃ) اور جو رقم بطور ضمانت اور ڈپازٹ کے رکھی جاتی ہے اس کی زکوۃ بھی مالک ہی پر آئے گی نہ کہ کرایہ دار پر (مع شروط وجوب زکوۃ) (۲) جو مکان گروی رکھا ہو اس کی کسی شئ کی زکوۃ نہیں ہے۔واما زکوۃ الاجرۃ المعجلۃ عن سنین فی الاجارۃ الطویلۃ التی یفعلھا بعض الناس عقود اویشترطون الخیار ثلاثۃ ایام فی راس کل شھر فتجب علی الأ جر لانہ ملکھا بالقبض الخ (شرح فتح القدیر ص ۱۲۱ ج ۲) ولا فی مرھون ای لا علی المرتھن لعدم ملك رقبتہ ولا علی الراھن لعدم الید الخ (شامی ص ۷ ج ۲) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

رہائشی فلیٹ پر زکوۃ

سوال :۔ ایک شخص نے فلیٹ رہنے کی نیت سے خریدا تھا لیکن صرف وہاں ایک مسلمان کا فلیٹ ہونے کی وجہ سے رہنے کی جرأت نہیں کر پا رہا ہے پچھلے حادثہ میں یعنی ۹ مارچ ۲۰۰۰ء جو مومن پورا میں فساد ہوا تھا اس سے یہ علاقہ بھی متاثر زدہ ہے لیکن فلیٹ خالی ہونے کی وجہ سے ایک غیر مسلم کو کرایہ سے دیا ہوا ہے اور اب وہی غیر مسلم اس فلیٹ میں رہتے ہیں کیا ایسی صورت میں اس فلیٹ پر زکوۃ واجب ہے؟

مستفتی بشیر محمود مجاہد مومن پورہ پونہ ۱۲ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ اس فلیٹ پر زکوٰۃ نہیں ہے اس لئے کہ یہ رہائشی ہے تجارتی نہیں ہے کرایہ اگر بچ جاتا ہو اور بقدر نصاب ہو جاتا ہو تو سال گزرنے پر اس پر زکوٰۃ ہے۔ الزکوٰۃ فی عروض التجارۃ کائنۃ ما کان اذا بلغت قیمتھا نصابا من الورق و الذھب الخ

(عالمگیری ص ۱۷۹ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

فکس ڈپازٹ کی زکوٰۃ

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام مسئلہ ذیل کے بارے میں

(۱) فکس ڈپازٹ پانچ سال کے لیئے کیا ہے تو پانچ سال کے بعد زکوٰۃ دیں یا ہر سال؟ کتنے روپے پر زکوٰۃ ہے؟

(۲) کتنے روپے جمع ہوں تو زکوٰۃ ادا کریں؟

مستفتی محمد موسیٰ مکہ مسجد پونہ ۱۳ شعبان ۱۴۱۲ھ

جواب:۔ (۱) فکس ڈپازٹ کی رقم وصول ہونے کے بعد پچھلے تمام سالوں کی زکوٰۃ ادا کرنی پڑیگی ہر سال ادا کرنا ضروری نہیں ہے۔

(۲) اتنی رقم جس سے ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی خریدی جاسکے جمع ہو جائے اور اس پر سال گزر جائے تو اس میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔

نصاب الذھب عشرون مثقالا و الفضۃ مأتا درھم کل عشرۃ دراھم وزن سبعۃ مثاقیل (شرح التنویر ص ٤٤ ج ۲ ۔۔ حاشیہ ۴ بہشتی زیور ص ۲۰۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

دوفلیٹ کرایہ پر ہیں ان پر زکوٰۃ

سوال:۔ دوفلیٹ ہیں ایک کرایہ پر چلانے کی نیت سے خریدا تھا دوسرا رہنے کی نیت سے لیکن دونوں کرایہ پر چل رہے ہیں کیا ان پر زکوٰۃ ہے؟

مستفتی زبیر تنبولی مدار چھلہ مسجد پونہ ۸ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ ان کی مالیت پر زکوٰۃ نہیں ہے آمدنی اگر سال بھر بقدر نصاب بچ رہی ہے تو اس پر زکوٰۃ ہے۔ ولو اشتری الرجل دارا او عبدا للتجارۃ ثم اجرہ یخرج من ان یکون للتجارۃ لانہ لما اجرہ فقد قصد المنفعۃ ولو اشتری قدرا من صفر یمسکھا او یواجرھا لا تجب فیھا الزکوٰۃ کما لا تجب فی بیوت الغلۃ الخ(فتاوی قاضی خان علی الھندیہ ص ۲۵۱ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

تجارتی زمین پر قبضہ سے پہلے زکوٰۃ

سوال:۔ میں نے ایک پلاٹ خریدا تھا اس پر بلڈنگ بنا کر بیچنے کی نیت سے اور اس میں پانچ ہزار اسکوائر فٹ پر مسجد بنانے کا ارادہ تھا ایگرمنٹ کا ڈاکیومنٹ بنایا تھا ایک کروڑ کے آس پاس رقم دی تھی دوسرا پلاٹ مکمل خریدا تھا لیکن وہ مکر گیا آج قبضہ کسی پر نہیں ہے ان میں لگی ہوئی رقم پر زکوٰۃ ہے یا نہیں؟

مستفتی اکبر بھائی موتی والا پونہ ۱۰/۱۰/۲۰۰۴

جواب:۔ بشرط صحت سوال دونوں میں سے کسی بھی زمین پر زکوٰۃ نہیں ہے اور اس رقم پر بھی زکوٰۃ نہیں ہے جو ان زمینوں میں لگی ہے اس لیئے کہ زکوٰۃ کے واجب ہونے کے

لیئے ملکیت اور قبضہ دونوں کا پایا جانا شرط ہے اور یہاں نہ ملکیت تام ہے نہ قبضہ۔ و منها الملك التام وهو ما اجتمع فيه الملك واليد الخ (عالمگیری ص ۱۷۲ ج ۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

زمین بیچنے کے لئے خریدی اب نیت رکھنے کی ہے

سوال:۔ میں نے ایک زمین خریدی تھی فروخت کرنے کی نیت سے اور اس زمین کو خرید کر دس سال ہوئے ہیں اور میں نے تھوڑی زمین اس میں سے فروخت بھی کی ہے اب تھوڑی جگہ باقی ہے لیکن اس کو فروخت کرنے کا ارادہ نہیں ہے بلکہ اس میں گھر بنا کر رہنا ہے اور اس باقی جگہ کی قیمت دس لاکھ روپے ہیں تو اس زمین کی قیمت پر زکوۃ ہے یا نہیں؟ مستفتی اکبر حسین موتی والا پونہ ۸ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ اس زمین کی قیمت پر زکوۃ نہیں. ومن اشترى جارية للتجارة ونواها للخدمة بطلت عنها الزكاة الخ (عالمگیری ص ۱۷٤ ج ۱۔۔ آپ کے مسائل ص ۳۷۰ ج ۳)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

حج کے لئے رکھی ہوئی رقم پر زکوۃ ہے یا نہیں؟

سوال:۔ میں حج کو جانے والا ہوں اس وجہ سے حج کے لئے اڈوانس میں جو رقم دئے ہیں اس پر اور جو دینے والے ہیں اس پر زکوۃ ہے یا نہیں؟

مستفتی محمد اشفاق کیمپ پونہ ۷ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ دونوں میں سے کسی پر زکوۃ نہیں ہے۔

واللہ اعلم وعلمہ وتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

کنسٹرکشن میں لگی رقم کا حکم

سوال:۔(۱) کنسٹرکشن میں رقم لگی ہے دو سال سے اس میں زکوۃ کا کیا حکم ہے؟

(۲) پھر زکوۃ کے وقت نقد میں کیسے دیں یعنی آئندہ قیمت تو بڑھ جاتی ہے؟

جواب:۔(۱) رقم جب ہاتھ میں آئے تب زکوۃ دیں لیکن زکوۃ ہر سال واجب ہوگی البتہ سہولت ہے نقد دیں یا آنے کے بعد دیں۔الزکوۃ واجبۃ فی عروض التجارۃ کائنۃ ما کانت اذا بلغت قیمتھا نصابا الخ (عالمگیری ص۱۷۹ ج۱)ومنھا الفراغ عن الدین الخ(عالمگیری ص ۱۷۳ ج۱)وقوی وھو مایجب بدلا عن السلع التجارۃ اذا قبض اربعین زکی لما مضی الخ (عالمگیری ص ۱۷۵ ج۱)

(۲) آج کے پوزیشن پر دیں (فتاوی رحیمیہ ص۱۴۹ج۵) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

ادھوری بلڈنگوں پر زکوٰۃ

سوال:۔ میں نے آج سے ڈھائی سال پہلے ایک قطعہ زمین خریدی تھی جسکی غرض یہ تھی کہ اس میں دکان اور گودام چلاؤں گا اور یہ دونوں کام اس میں جاری بھی کر دیئے اور ہنوز جاری ہیں لیکن کچھ عرصہ بعد یعنی آج سے سوا سال پہلے کاروبار میں تبدیلی کے تحت اس قطعہ زمین پر تعمیری کام شروع کر دیا یعنی فلیٹ بنا کر فروخت کرنا اس اسکیم پر

کام شروع کیا اور ہنوز جاری ہے فلیٹ بن رہے ہیں اور کچھ فلیٹ بک بھی ہوئے ہیں یعنی فروخت بھی ہو رہے ہیں تعمیر کا کام جیسا جیسا ہو رہا ہے ویسے ویسے فلیٹ کی قیمت بھی وصول ہو رہی ہے تعمیری کام کئی سالوں یعنی تقریباً دو تین سال چلے گا اور میری حالت یہ ہیکہ بک کرنے والوں ہی سے رقم لیکر کام کر رہا ہوں میرے اپنے پاس جو سرمایہ تھا وہ بھی لگ گیا لہذا صورت مسئولہ میں زکوٰۃ کا کیا حکم ہے آگاہ فرمائیں؟

مستفتی علی بھائی عبداللطیف مومن پورہ پونہ ۵/۶/۱۹۹۶

جواب:۔ وہ دکان اور گودام جو آپ خود چلا رہے تھے اس کی مالیت پر زکوٰۃ نہیں تھی اور جب آپ نے ارادہ بدل دیا اور فلیٹس بنا کر فروخت کرنے کی نیت کر لی تب بھی اس پر زکوٰۃ واجب نہ تھی البتہ جو فلیٹس آپ نے بیچ دیئے ان کی آمدنیوں پر اگر بقدر نصاب ہونے کی حالت میں سال گزر جاتا تو زکوٰۃ واجب ہوتی لیکن آپ کے بیان کے مطابق جو کچھ آپ کے پاس سرمایہ تھا وہ بھی اس میں لگ گیا ہے اور آپ لوگوں سے روپیہ لیکر بنا کر دیتے ہیں اس صورت میں آپ کی بننے والی بلڈنگ کل کی کل مال تجارت بن جائے گی وہ مکمل ہو یا ادھوری ہو اور کل بلڈنگ کا بازار بھاؤ طئے کر کے ہر سال زکوٰۃ دینا پڑے گی یعنی آج اگر بلڈنگ تیس لاکھ کی ہو تو آئندہ سال جو بچ رہا وہ بڑھ جائے گا اور کام طویل ہو گیا تو اور قیمتیں اسکوائر فٹ کے اعتبار سے بڑھ جائیں گی اور طریقہ ادائیگی یہ ہے کہ آج بازار بھاؤ کے حساب سے مثلاً پوری بلڈنگ تیس لاکھ کی ہے اور سال گزر چکا ہے لوگوں کا ایڈوانس دس لاکھ روپیہ لے چکے ہیں تو آپ صرف

بیس لاکھ کی زکوٰۃ دیں اور اگر کچھ بھی ہاتھ میں نہیں ہے تو زکوٰۃ اس وقت دیں جب آپ کے پاس رقم آجائے یا بالکل اخیر میں یکمشت گذشتہ سالوں کی دیدیں اور بدقسمتی سے کام کے اختتام پر کچھ بھی نہ بچے تو زکوٰۃ واجب نہیں۔نوٹ آپ کے مسئلہ میں بندہ کی ناقص رائے اَن کمپلیٹ بلڈنگ ''رَامٹیریل''یعنی خام مال کے درجہ میں ہے اور آپ کو معلوم ہوگا کہ جو کارخانہ کوئی چیز تیار کر کے بیچتا مثلاً رکشا وغیرہ تو اس کے مال خام پر بھی زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ان اصبت فیہ فھومن الرحمن والا فمنی ومن الشیطان ۔دلائل حسب ذیل ہے ومن اشتری جاریۃ للتجارۃ ونواھا للخدمہ بطلت عنہ الزکوٰۃوان نواھاللتجارۃبعدذالك لم تکن للتجارۃحتی یبیعھافیکون فی ثمنھاالزکوٰۃ الخ(شرح البدایہ ص ۱٦۷ ج۱)ولیس فی دور السکنی وثیاب البدن واثاث المنزل ودواب الرکوب وعبید الخدمۃ وسلاح الاستعمال زکوٰۃ(شرح البدایہ ص۲۱۹ ج۱)الزکوٰۃ واجبۃ فی عروض التجارۃ کائنۃ ما کانت اذا بلغت قیمتھانصابا من الورق او الذھب الخ (شرح البدایہ ص۱۷۷ ج۱ ۔۔عالمگیری ص۱۷۹ ج۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

زائد مکان پر زکوۃ

سوال:۔ ہمارے گھر کے علاوہ ایک گھر ہے جو کرایہ پر بھی نہیں ہے تو یہ زائد گھر جو خالی پڑا ہوا ہے کیا اس پر زکوۃ ہے؟

مستفتی مقصود بھائی پربتی درشن پونہ ۲۳ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ رہنے کا گھر چاہے ضرورت سے زائد ہو اور بند پڑا ہو اس پر زکوۃ نہیں ہے

ومنها فراغ المال عن حاجته الاصلية فليس فى دور السكنى الخ (عالمگیری ص ۱۷۲ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

گھر کی رقم پر زکوۃ

سوال:۔ (۱) گھر پر جو رقم لگی ہے اور مجھ پر قرض بھی ہے تو مجھ پر زکوۃ ہے یا نہیں؟

لائٹ بل پہلے بھرے یا زکوۃ ادا کرے؟

(۲) بنک بیلنس ۱۷ ہزار روپے اور ۲۵ ہزار آنا ہے اور لائٹ کا بل ۳۰ ہزار روپے بھرنا ہے تو پہلے زکوۃ ادا کرے یا لائٹ کا بل بھرے؟

مستفتی محمد صادق ایروڑا پونہ ۱۰ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ (۱) رہنے کیلئے جو گھر بنا رہے ہیں اس میں لگی ہوئی رقم پر زکوۃ نہیں ہے۔

فليس فى دور السكنى الخ (عالمگیری ص ۱۷۲ ج ۱)

(۲) موجودہ صورت میں پہلے لائٹ بل ادا کریں اور پچیس ہزار جو آنا ہے جب جب وصول ہو تب تب اس کی زکوۃ دیں بشرطیکہ بقدر نصاب وصول ہو۔ ومنها الفراغ عن الدين الخ (عالمگیری ص ۱۷۲ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

فرنیچر اور عمارت پر زکوۃ

سوال:۔ (۱) گودام میں پلاسٹک پڑا ہے اسٹاک میں تو آنے والی رقم اور اس ذخیرہ

پر کیسے زکوۃ دیں گودام پلاسٹک بنانے کا ہے تو زکوۃ کس پر ہے گودام پر یا مال پر؟

قرض ہے تو زکوۃ کا حکم

سوال:۔(۲) اگر قرض دینا ہو تو زکوۃ کا کیا حکم ہے؟

مستفتی عبدالغنی بھائی پونہ ۱۷ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔(۱) نفع پر زکوۃ ہے مشین اور مکان پر نہیں بازار میں گئے ہوے مال کی قیمت جب وصول ہوگی تو اس پر زکوۃ واجب ہوگی۔والا ت المحترفین الخ فلیس فی دور السکنی الخ(عالمگیری ص ۱۷۲ ج ۱)

(۲) قرض کی رقم وضع کر کے زکوۃ دیدو۔ ومنها الفراغ عن الدین الخ (عالمگیری ص ۱۷۳ ج ۱)لکن لافورا بل عند قبض اربعین درهما من الدین القوی کفرض وبدل مال التجارة الخ (شامی ص ۳۸ ج ۲) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

تجارتی قرضے کی زکوۃ

سوال:۔ دکان کے اسی لاکھ روپیہ آنے کے ہیں اور ابھی فی الحال کچھ بھی نہیں ہے تو اس پر زکوۃ ہے یا نہیں؟

مستفتی محمد فیاض رویوار پیٹھ پونہ ۱۷ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ فی الحال اس پر زکوۃ نہیں ہے بقدر نصاب جب جب وصول ہو اس کی زکوۃ دیدیا کریں بشرطیکہ سال گزر چکا ہو۔فتجب زکوٰتها اذا تم نصابا و حال الحول

لکن لا فورا بل عند قبض اربعین درھما من الدین القوی کقرض و بدل مال تجارۃ فکلما قبض اربعین درھما یلزمہ درھم الخ (شامی ص۳۸ ج۲) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

ادھوری بلڈنگ کی زکوۃ کس طرح دیں؟

سوال:۔ میں ایک بلڈنگ بنا رہا ہوں تقریبا ایک کروڑ کی ہوگی لیکن ابھی کام ادھورا ہے میرے اس میں بیس لاکھ روپے لگے ہیں اور فلیٹ بک کرنے والوں کے کم وبیش تیس لاکھ روپے لگے ہیں اور اس ادھوری بلڈنگ پر سال گزر چکا ہے تو زکوۃ کس طرح دوں؟ مستفتی غالب بھائی بارامتی پونہ ۱۸ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ آپ کی موجودہ بلڈنگ پر آج زکوۃ اس طرح واجب ہوگی کہ تیس لاکھ قرض ہے لوگوں کا اسے وضع کر کے صرف آپ کے بیس ہزار پر زکوۃ آئے گی اور اگر موجودہ عمارت آج کے بازار بھاؤ کے حساب سے مثلا ساٹھ لاکھ میں بک سکتی ہے تو تیس لاکھ قرض کے وضع ہو کر آپ پر تیس لاکھ کی زکوۃ آئے گی بیس آپ کے اور دس نفع کے۔

الزکوۃ واجبۃ فی عروض التجارۃ کائنۃ ما کانت اذا بلغت قیمتھا نصابا من الورق و الذھب الخ (عالمگیری ص۱۷۹ ج۱ --- ومنھاالفراغ عن الدین (. ص ۱۷۲ ج۱ --- رحیمیہ ص۳۷۰ ج۷)

واللہ اعلم اعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

ادھوری بلڈنگ کی زکوۃ کا حکم

سوال :۔ بلڈنگ کی تعمیر کا کام چل رہا ہے اور پیسہ بہت جگہوں سے ادھار بطور قرض اور کچھ پاٹنرشپ میں سے لیا ہے کام آدھا ہوا ہے تو آنے والے پیسہ کی زکوۃ دینی پڑیگی یا نہیں کیونکہ آنے والا پیسہ بلڈنگ کے بقیہ کام میں اور قرض ادا کرنے میں لگ رہا ہے؟

مستفتی فیروز بھائی خان مدار چھلہ مسجد پونہ ۸ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب :۔ آپ کی بننے والی ادھوری بلڈنگ موجودہ پوزشن میں اندازا کتنے میں بک سکتی ہے (یہ واقعہ ہے کہ ادھورے اسٹرکچر بیچے جاتے ہیں) پھر جتنا قرض ہے اس میں سے اس کو وضع کر کے دیکھیں اگر دونوں برابر ہیں تو زکوۃ نہیں ہے اور اگر قرضے کم ہیں تو زکوۃ ہے۔ الزکلۃ واجبۃ فی عروض التجارۃ کائنۃ ما کانت اذا بلغت قیمتھا نصابا من الورق والذھب الخ (عالمگیری ص۱۷۹ ج۱) ومنھا حولان الحول علی المال الخ (، ص۱۷۵ ج۱) ومنھا الفراغ عن الدین الخ (، ص۱۷۲ ج۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

درمیانِ سال آنے والے مال پر بھی زکوۃ ہے؟

سوال :۔ سات تولہ سونے پر ایک سال گزر گیا ہے اور تین تولہ سونے کا زیور ۲۰ دن پہلے عورت کے لیئے بنایا تھا تو زکوۃ دس تولہ سونے پر ہوگی یا سات تولہ پر واضح فرمائیں

مستفتی عبدالقدیر خان دارودالا پل پونہ ۲۱ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب :۔ زکوۃ دس تولہ سونے پر آئے گی۔ ثم فی کل اربعین درھما درھم و فی

کل اربعة مثا قیل قیرا طان الخ (عالمگیری ص۱۷۹ ج۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

کاروبار کی نیت سے خریدی ہوئی زمین پر زکوۃ

سوال :۔ (۱) ایک زمین اس نیت سے خریدی ہے کہ اس میں کاروبار کرے تو اس زمین پر زکوۃ ہے یا نہیں حالانکہ اس زمین میں کام شروع ہے؟

۲۵ بکروں پر زکوۃ

سوال :۔ (۲) ۲۵ بکرے ہیں اور نیت ان کو بیچنے کی ہے تو ان پر زکوۃ ہے یا نہیں؟

مستفتی محمد بشیر بھائی ناناپیٹھ پونہ ۱/۳/۱۹۹۸

جواب :۔ (۱) اگر زمین اس نیت سے خریدی تھی کہ اس میں دکان چلائینگے یا گودام بنائینگے یا کارخانہ بنا کر چلائینگے تو اس کی قیمت پر زکوۃ نہیں ہے اگر ڈیولپ کر کے یا یونہی پلاٹنگ کر کے بیچنے کی نیت سے خریدی تھی تو اس پر زکوۃ آئے گی۔ ولو اشتری قدورا من صفر یمسکھا او بواجرھا لا تجب فیھا الزکوۃ کما لا تجب فی بیوت الغلة الخ (عالمگیری ص ۱۸۰ ج۱)

(۲) اس میں زکوۃ نہیں ہے جب تک چالیس ہو نہ جائیں اور سال نہ گذر جائے یہ اس صورت میں ہے جبکہ وہ سائمہ ہوں اور اگر سائمہ نہیں بلکہ مال تجارت ہیں تو بعد حولان حول ۲۵ بکریوں کی موجودہ قیمت پر زکوۃ واجب ہو جائے گی۔ لیس فی اقل من اربعین من الغنم السائمة صدقة فاذا کانت اربعین سائمة و حال علیھا الحول ففیھا شاة الخ (عالمگیری ص۱۷۸ ج۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

رہائشی مکان کے لئے رکھی ہوئی رقم پر زکوۃ

سوال:۔ گھر خریدا اور کچھ رقم بھی دیدی باقی رقم میرے قبضہ میں موجود ہے جو مالک مکان کو دینا ہے یہ رقم میرے پاس پہلے سے موجود نہیں تھی بلکہ میں نے اپنی استعمال کی گاڑی اور اپنی ایک جگہ بیچ کر جمع کی ہے جو رہنے کے لیئے رکھی تھی اس پر چھ مہینہ بھی نہیں گزرے ہیں کیا اس پر زکوۃ ہے؟

مستفتی فیروز کمپیوٹر پونہ ۲ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ اگر سال پورا ہونے سے پہلے باقی رقم مکان کے لئے دیدی جائے تو اس پر زکوۃ نہیں ہے۔ و منها فراغ المال عن حاجته الاصلية فليس فى دور السكنى الخ (عالمگیری ص ۱۷۲ ج ۱) ومنها حولان الحول على المال الخ (عالمگیری ص ۱۷۵ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

حج کے روپیہ پر زکوۃ

سوال:۔ حج کی نیت سے روپیہ الگ کئے ہوئے ہیں کیا اس پر زکوۃ ہے؟

مستفتی عبیداللہ پونہ ۶/۵/۱۹۹۹

جواب:۔ اگر چند مہینوں میں بھرنے ہیں تو زکوۃ نہیں اور اگر سال گزر جائے تو زکوۃ ہے۔ و كل دين لا مطالب له من جهة العباد كديون الله تعالى۔۔۔ وحوب الحج لا يمنع الخ (عالمگیری ص ۱۷۳ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

غیر مقبوضہ خریدی ہوئی دکان پر زکوۃ

سوال:۔ دکان خریدی ہے قیمت ادا کی ہے لیکن فی الحال قبضہ نہیں ہے قبضہ میں لینے کے بعد کرایہ پر دینے کا ارادہ ہے تو کیا اس لگی ہوئی رقم پر زکوۃ ہے؟

مستفتی محمد احمد پونہ ۳/۵/۱۹۹۵

جواب:۔ اس پر زکوۃ نہیں ہے۔ ولو اشتری قدورا من صفر یمسکھا او یواجرھا لا تجب فیھا الزکاۃ کما لا تجب فی بیوت الغلۃ الخ (خانیہ علی الھندیہ ص ۲۵۱ ج ۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

پلاٹنگ کی اور کھیتی کی زمین پر زکوۃ

سوال:۔ میں نے زمین خریدی پلاٹنگ کر کے بیچنے کے لیئے ۱۹۹۵ء میں اور ایک زمین کھیتی کے لیئے خریدی اس میں زکوۃ کا کیا حکم ہے؟

مستفتی سیّد فاروق سیّد نگر پونہ ۲۱ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ پلاٹنگ کر کے بیچنے کے لیئے جو زمین خریدی ہے سال پورا ہونے پر اس کی زکوۃ دینا واجب ہے ادا کرنے کے وقت جو بازار بھاو ہو اس کے مطابق دینا پڑیگا کھیتی کی زمین پر زکوۃ نہیں ہے۔ الزکوۃ واجبۃ فی عروض التجارۃ کائنۃ ما کانت الخ (عالمگیری ص ۱۷۹ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

کرائے پر چلائی جانے والی گاڑی پر زکوۃ

سوال:۔ گاڑی ہے کرایہ پر چلتی ہے کیا اس پر زکوۃ ہے؟

مستفتی عبدالرؤف بھائی کونڈوا پونہ ۹ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ اس پر زکوۃ نہیں ہے بلکہ آمدنی سال بھر بقدر نصاب بچ جائے تو اس پر زکوۃ ہے۔ ولو اشتری قدورا من صفر یمسکها او یؤ اجرها لاتجب فیها الز کاۃ کما لا تجب فی بیوت الغلة الخ (خانیه علی الهندیه ص ۲۵۱ ج ۱۔۔ آپ کے مسائل ص ۳۷۶ ج ۳) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

قرض دی ہوئی رقم پر زکوۃ ہے

سوال:۔ قرض دی ہوئی رقم پر زکوۃ ہے یا نہیں؟

مستفتی عبدالرزاق باغبان ریوار پیٹھ پونہ ۲ ۱۲/۱۱/۲۰۰۴

جواب:۔ بعد حولان حول جتنی رقم وصول ہو جائے اتنی رقم کی زکوۃ دیتے جاؤ۔ فتجب زکوتها اذا تم نصابا او حال الحول لکن لا فورا بل عند قبض اربعین درهما من الدین القوی کقرض وبدل مال تجارة الخ (شامی ص ۳۸ ج ۲)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

ہاؤسنگ لون کا اثر زکوۃ پر پڑے گا؟

سوال:۔ کیا ہاؤسنگ لون کا اثر زکوۃ پر پڑے گا؟

مستفتی محمد آصف انور نجوگ پارک لولانگر پونہ ۲/۳/۱۹۹۲

جواب:۔ نہیں اس کا اثر زکوۃ پر نہیں پڑیگا اس کے باوجود زکوۃ دینی پڑے گی یہی قول

صحیح ہے۔وقال بعض مشائخنا ان المؤجل لا یمنع لانه غیر مطالب عادة الخ(بدائع ص٦ ج٢ -- شامی ص٥ ج٢ -- فقہی مسائل ص۲۱۴ ج۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

قرض پر زکوۃ

سوال :۔ میری ایک رکشا تھی جو میں نے بیچ ڈالی جس کے مجھے چالیس ہزار روپیہ ملے اور میں نے یہ رقم میرے دوستوں کو دیدی ان کی ضرورت کی وجہ سے تو کیا مجھ پر زکوۃ ہے یا نہیں؟ مستفتی مقصود بھائی پربتی درشن پونہ ۲۱ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب :۔ سال پورا ہونے سے پہلے اگر دوستوں کو ہبہ کر دیا تو اس پر زکوۃ نہیں ہے اگر قرض کے طور پر دیا ہے تو رکشا بیچنے کے بعد سے سال پورا ہونے پر اس کی زکوۃ دینی پڑے گی۔فتجب عندقبض اربعین درهما من الدین القوی کقرض الخ(در مختار علی رد المحتار ص۴۸ ج۲) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

رہنے کے مکان پر زکوۃ

سوال :۔ رہنے کے لئے ایک فلیٹ ہے اس پر زکوۃ ہے یا نہیں؟

مستفتی محمد فیاض شیخ فلیس کامپلیس کونڈوا پونہ ۲۹ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب :۔ اس پر زکوۃ نہیں ہے۔ ومنها فراغ المال عن حاجته الاصلیة فلیس فی دور السکنی الخ (عالمگیری ص۱۷۲ ج۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

گھر کے لئے خریدی ہوئی زمین پر زکوۃ

سوال:۔ گھر بنانے کے لئے ایک زمین خریدی اس پر زکوۃ ہے یا نہیں؟

مستفتی محمد فیاض شیخ کونڈوا پونہ ۲۹ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ اس پر بھی زکوۃ نہیں ہے۔ الزکوۃ واجبة فی عروض التجارة کائنة ما کانت الخ (عالمگیری ص ۱۷۹ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

مملوک تالاب کی مچھلی پر زکوٰۃ ہے یا نہیں؟

سوال:۔ مچھلی تالاب میں ہے اس پر زکوٰۃ ہے یا نہیں بعض مرتبہ تالاب میں مال بہت ہوتا ہے لیکن ہاتھ میں نہیں آتا تو کیا کریں؟

مستفتی سیّد فاروق سیّد نگر پونہ ۲۱ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ اپنا تالاب اگر اتنے قابو کا ہے کہ مچھلی آسانی سے جب چاہے پکڑ سکتا ہے کوئی دشواری نہیں ہے اور سال گزر چکا ہے تو زکوٰۃ کم سے کم قیمت کے اعتبار سے واجب ہوگی اور اگر آسانی سے نہیں پکڑ سکتا تو غیر مقدور التسلیم اور عدم قبضہ کی وجہ سے اس پر زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ (جدید فقہی مسائل ص ۳۱۶ ج ۴) ومنها الملك التام وهو ما اجتمع فيه الملك واليد واما اذا وجد الملك دون اليد كالصداق قبل القبض ۔۔لا تجب فيه الزكوٰة (عالمگیری ص ۱۷۲ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

رکشا پر زکوٰۃ ہے یا نہیں؟

سوال:۔ رکشا ہے جو لون پر لی ہوئی ہے اور ۱۵، ۱۶ ہفتہ لون ادا کر چکا ہوں اس مہینہ کا ہفتہ نہیں دیا تو کیا رکشا کی زکوۃ ادا کروں یا نہیں اور رکشا میں خود چلاتا ہوں؟

مستفتی محمد ادریس شیخ منگلوار پیٹھ پونہ ۲۱ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ کرایہ پر چلانے والی رکشا پر زکوۃ نہیں ہے۔ ولو اشتری قدورا من صفر یمسکھا او یواجرھا لاتجب فیھا الزکوۃ کمالا تجب فی بیوت الغلۃ الخ (عالمگیری ص ۱۷۰ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

گھریلو جانور پر زکوٰۃ ہے یا نہیں؟

سوال:۔ گھریلو استعمال کے جانور پر زکوۃ ہے یا نہیں؟

مستفتی سیّد فاروق سیّد نگر پونہ ۲۱ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ گھریلو استعمال کے جانوروں پر زکوۃ نہیں ہے۔ ولیس فی العوامل و الحوامل والعلوفۃ صدقۃ الخ (عالمگیری ص ۱۷۸ ج ۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

انشورنس والی رقم پر زکوۃ

سوال:۔ جواب طلب مسئلہ یہ ہے کہ میرے انشورنس آفس میں پورے ایک لاکھ پانچ ہزار روپے جمع ہیں تو ان کی سال کے گذرنے پر زکوۃ دینی ہوگی یا نہیں؟ جواب

دیکر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں؟

مستفتی ایاز بھائی چوڑامن تعلیم پونہ ۲۶ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔انشورنس آفس میں جمع شدہ اصلی رقم پر بعد حولان حول زکوۃ واجب ہے۔

(جدید فقہی مسائل ص ۴۳)ومنها حولان الحول علی المال(عالمگیری ص ۱۷۵ ج ۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

بینک کی رقم پر زکوۃ

سوال:۔l.i.c ۱۰۲۰۰ ، l.i.c ۲۶۰۰۰ ، بینک r.d/۲۰۰۰۰ ، بینک f.d ۵۰۰۰، بینک پگمی ۲۷۳۰۰ ، سونا ۱۰۱۱۰۰ ، b.c بسی ۱۰۰۰۰ ، موجودہ رقم ۱۰۰۰۰ ۔ دو ماہ بعد آنے والی رقم ۱۹۵۰۰ ، قرض ۱۹۵۱۹۱ ایک جگہ ہے جس کی (یعنی رہائش کے لیئے) ۲۰۰۰۰۰ ،مذکورہ بالا صورت میں مجھ پر زکوۃ واجب ہوگی یا نہیں؟

مستفتی ڈاکٹر عبدالجبار مہالنگپور کرناٹک ۲/۱۱/۲۰۰۴

جواب:۔آپ کے پاس جو فی الحال رقم موجود ہے اسمیں صرف سولہ ہزار چار سو نو روپئے (۱۶۱۴۰۹) پر زکوۃ واجب ہے بقیہ پر قرض کی وجہ سے واجب نہیں ہے اسی طرح آنے والی جو رقم ہے اس پر بھی زکوۃ ہے لیکن اس میں دو صورتیں ہیں (۱) چاہے تو آپ ابھی سے زکوۃ دیدیں (۲) یا پھر رقم ہاتھ میں آنے کے بعد گذشتہ سالوں کی زکوۃ دیں، رہائش کے لئے خریدی ہوئی زمین پر زکوۃ واجب نہیں ہے قرض وہ معاف ہے جو

بدرجہ مجبوری لیا گیا ہو اور اگر انکم ٹیکس بچانے کے لئے لیا گیا ہے تو معاف نہیں۔ ومنها فراغ المال عن حاجته الاصلية ومنها الفراغ عن الدين قال اصحابنا رحمهم الله تعالى كل دين له مطالب من جهة العباد يمنع وجوب الزكوة الخ(هنديه ص ۱۷۳ ج ۱۔ آپ کے مسائل ص ۳۷۰ ج ۳) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

اصل رقم پر زکوۃ یا سود پر؟

سوال:۔ بیس ہزار رقم بینک میں رکھے اس کے چالیس ہزار روپیہ ہو گئے تو زائد بیس ہزار کا کیا حکم ہے اور اس اصل رقم بیس ہزار کا کیا حکم ہے؟

جواب:۔ بنک میں رکھی ہوئی اصل رقم بیس ہزار پر سال مکمل ہونے کے بعد زکوۃ واجب ہے اس کی زکوۃ ادا کریں اور زائد سودی رقم بلانیت ثواب صدقہ کردیں۔ ومنها فراغ المال الخ ومنها حولان الحول الخ(عالگیری ص ۱۷۴/۱۷۵ ج ۱ ---- فيزده على اربابها ان علموا ولا تصدقها به على الفقراء الخ (نزازية على الهندية ص ۳۵۵ ج ۷) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

ٹیمپو پر زکوۃ

سوال:۔ اگر کسی شخص کی گاڑی ہے کچھ بنک کے ہیں اور کچھ خود کے ہیں جس پر تجارت کرتے ہیں تو کیا ٹیمپو پر زکوۃ ہے یا نہیں؟

جواب:۔ جو ٹیمپو چلایا جاتا ہے اس کی مالیت (value) پر زکوۃ نہیں ہے بلکہ اس

سے حاصل شدہ آمدنی بقدر نصاب ہو تو اس پر بعد حولان حول زکوۃ ہے۔ومنها فراغ المال عن حاجته الاصليه ...ودواب الركوب الخ (عالمگیری ص ۱۷٤ ج ۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

تجارت کے مال پر زکوۃ

سوال:۔(۱) تجارت کے مال پر زکوۃ ہے یا نہیں؟

تجارتی آنے والے قرضے پر زکوۃ؟

سوال:۔(۲) مال بیچنے کے بعد اس مال کی ادھاری باقی ہے اس ادھاری پر زکوۃ ہے یا نہیں؟ مستفتی جنید احمد سرخ ابدال پونہ ۷ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔(۱) تجارت کے مال پر زکوۃ ہے۔او فی عرض تجارة قيمته نصاب الخ (شامی ص ۳۳ ج ۲)

(۲) وہ ادھاری جب جب بھی بقدر نصاب وصول ہوتی جائے اس کی زکوۃ نکالنا ضروری ہے۔ واعلم ان الديون عند الامام ثلاثة قوى ومتوسط وضعيف فتجب زكوتها اذا تم نصابا وحال الحول لكن لا فورا بل عند قبض اربعين درهما من الدين القوى كقرض وبدل مال تجارة فكلماقبض اربعين درهما يلزمه درهم الخ(شامی ص ۳۸ ج ۲) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

کرائے کے فلیٹ پر زکوۃ

سوال:۔ ہمارے پاس فلیٹ ہے جس پر کوئی قرض نہیں ہے اس کا کرایہ ۴۰۰۰ روپیہ

مہینہ آتا ہے اسی پر ہمارا گزارا ہے کیا اس کی زکوۃ ادا کرنی پڑیگی؟

جواب:۔ فلیٹ جو کرایہ پر دے رکھا ہے اس کی قیمت پر زکوۃ نہیں ہے اور کرایہ باقی نہیں رہتا تو اس پر بھی زکوۃ نہیں ہے۔ ولو اشتری قدورا من صفر یمسکھا و یؤاجرھا لا تجب فیھا الزکوۃ کما لا تجب فی بیوت الغلۃ الخ (عالمگیری ص ۱۸۰ ج۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

کرائے کی رکشا پر زکوۃ

سوال:۔ جس کے پاس رکشا ہو اور اس پر قرض نہیں ہے اور بعض رکشا پر پانچ ہزار روپیہ قرض ہو، گاڑی کی آمدنی ہر ماہ ایک ہزار روپیہ ہو تو اس کی زکوۃ دینی پڑیگی؟

جواب:۔ رکشا چاہے قرض والی ہو یا بلا قرض کی ہو اس پر زکوۃ نہیں ہے اور اگر اس کی آمدنی بھی خرچ ہو جاتی ہے تو اس پر بھی زکوۃ نہیں ہے۔ ولو اشتری قدورا من صفر یمسکھا و یؤاجرھا لا تجب فیھا الزکوۃ کما لا تجب فی بیوت الغلۃ الخ (عالمگیری ص ۱۸۰ ج۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

لیئے ہوئے قرض پر زکوۃ

سوال:۔ کسی سے قرض لائے ہیں کچھ ضرورت کیلئے وہ کام نہیں ہوا وہ پیسہ بینک میں کچھ دنوں کے لیئے فکس ڈپوزٹ میں رکھا ہوا ہے قرض کی ادائیگی چالو ہے اب رقم روپیہ میں چار آنے ادا ہوئی ہو تو کیا اس کی زکوۃ دینی ہوگی؟ قرض لے کر چار ماہ ہوئے ہیں۔

جواب:۔ مقروض پر زکوۃ واجب نہیں ہوتی۔ ومنھا الفراغ عن الدین الخ

(عالمگیری ص ۱۷۲ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

رہائشی مکان پر زکوۃ

سوال :۔(۱) ہمارا ذاتی ایک مکان ہے جس پر پورا قرض یعنی لون لیا گیا ہے اس قرض کی مدت بیس سال تک ہے مکان لیئے ہوے دس مہینہ ہو چکے ہیں کیا اس مکان پر زکوۃ واجب ہے؟

زکوۃ کس چیز پر اور کتنی مقدار پر واجب ہے؟

سوال :۔(۲) زکوۃ کن کن چیزوں پر واجب ہے اور کس مقدار پر واجب ہے اسکی مختصر معلومات فراہم فرمائیں؟

جواب :۔(۱) رہنے کے مکان پر زکوۃ نہیں ہے چاہے جتنا قیمتی ہو (آپ کے مسائل اور انکا حل ص ۳۷۰ ج ۳) ومنها الفراغ عن حاجته الاصلية فليس فى دور السكنى ...ودواب الركوب الخ (عالمگیری ص ۱۷۲ ج ۱)

(۲) زکوۃ نقد روپیہ سونا چاندی مال تجارت اور حوائج اصلیہ سے بچے ہوئے زائد اثاثے پر واجب ہے صرف سونا ہو تو کم از کم ساڑھے سات تولہ پر زکوۃ فرض ہے اور جو اس سے زائد ہو جائے اس پر بھی صرف چاندی ہو تو ساڑھے باون تولہ چاندی پر اور اس سے زائد پر صرف روپیہ ہو تو اتنی مقدار پر جتنی میں ساڑھے باون تولہ چاندی خریدی جا سکے مثلاً آج ساڑھے تین یا چار ہزار روپیہ پر زکوۃ واجب ہوگی کہ اتنے میں ساڑھے باون تولہ چاندی آجاتی ہے لیکن ان سب پر سال گزرنا ضروری ہے اس سے

پہلے جائز تو ہے واجب نہیں (آپ کے مسائل ص ۳۳۵ ج ۳۔۔ عالمگیری ۱۷۰ ج ۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

مال حرام پر زکوۃ

سوال:۔ کیا مال حرام پر زکوۃ واجب ہے اگر ہے تو کس کو دیں؟

مستفتی حافظ عبداللہ خاکسار مسجد پونہ ۲۶ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ حرام مال پر زکوۃ واجب نہیں ہے بلکہ کل مال مستحقین کو لوٹا دے اور معلوم نہ ہوں تو کل مال غریبوں اور مسکینوں میں بلانیت ثواب صدقہ کردے۔ فیردہ علی اربابها ان علموا والا تصدقها به علی الفقراء الخ (بزازیة علی الهندیة ص ۴۵۵ ج ۷ ۔۔ محمودیہ ص ۹۲ ج ۱۷۔۔ آپ کے مسائل ص ۴۱۴ ج ۳) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

مقروض کی جائداد پر زکوۃ

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں میرے والد کا انتقال ہو چکا ہے اور انہوں نے جتنی پراپرٹی (جائداد) چھوڑی تھی اتنا ہی قرضہ بھی ہے تو کیا اس پراپٹی پر زکوۃ ہے والد کا انتقال ہو کر دو سال ہو چکے ہیں؟

جواب:۔ سب سے پہلے ان کا قرض ادا کیا جائے اگر بچے تو ورثاء زکوۃ دیں ورنہ نہیں کل دین لها مطالب من جهة العباد یمنع وجوب الزکوة سواء کان دین العباد کالقرض۔۔۔ او لله تعالی کدین الزکوة الخ (عالمگیری ص ۱۷۲ ج ۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

گھر کے قیمتی سامان پر زکوۃ

سوال :۔ ہمارے گھر میں سامان قیمتی ہے گھر کرایہ کا ہے کیا سامان پر زکوۃ ہے اگر زکوۃ دینی ہے تو ہمارے پاس پیسہ نہیں ہے تو ہم کسی سے قرض لیکر زکوۃ دے یا نہیں؟ اگر زیور کی زکوۃ کے لیئے پیسہ نہیں ہے تو زیور کو رکھ کر زکوۃ دینی ہوگی کیا؟ زیور کا دام کیسے کرے توڑنے کا دام کرے یا آج کا دام جو چل رہا ہے اس کے مطابق نکالیں؟

مستفتی عبدالرشید ابن عبدالغفور کاترج پونہ ۳/۵/۱۹۹۶

جواب :۔ گھر کے سامان پر زکوۃ نہیں ہے پیسے نہ ہونے کی شکل میں زیور توڑ کر زکوۃ دینے کا حکم ہے۔ ومنها فراغ المال عن حاجته الاصلية فليس ---واثاث المنزل --- وما يتجمل به من الاوانى الخ (عالمگیری ص ۱۷۳ ج ۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

کیا حج کی رقم پر زکوۃ ہے؟

سوال :۔ ہم تین لوگ حج کیلئے جا رہے ہیں ہمارے پاس دو لاکھ روپیہ ہے ڈیڑھ مہینہ پہلے دو لاکھ روپیہ کے مالک بنے اور ایک مہینہ بعد حج کے لیئے بھرنے والے ہیں کیا اس رقم پر زکوۃ ہے؟ مستفتی عبدالغفار لوہیا نگر پونہ ۱۹ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب :۔ اس مال پر زکوۃ نہیں ہے۔ ومنها حولان الحول على المال الخ (عالمگیری ص ۱۷۵ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

سونے سے زیادہ قرضہ پر زکوٰۃ۔

سوال:۔دس تولہ سونا ہے اور ساٹھ ہزار قرض بھی ہے تو اس پر زکوٰۃ ہے یا نہیں؟

مستفتی ناصر بھائی کاسرواڈی پونہ ۱۰ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔زکوٰۃ نہیں ہے۔ومنھا الفراغ عن الدین (عالمگیری ص ۱۷۲ ج ۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

کھیتی کی پیداوار پر زکوٰۃ

سوال:۔کھیتی کی پیداوار پر زکوٰۃ کا کیا حکم ہے؟

مستفتی سیّد فاروق سیّد نگر پونہ ۲۱ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ ویجب العشر عند ابی حنیفۃ فی کل ما تخرجه الارض من الحنطة والشعیر والدخن والارز واصناف الحبوب والبقول والریاحین والاوراد والرطاب وقصب السکر والذریرة والبطیخ والقثاء والخیار والباذنجان۔۔۔ قل او اکثر الخ (عالمگیری ۱۸۶ ج ۱) کھیتی کی پیداوار پر عشر ہے جبکہ کھیتی مکمل یا اکثر بارش کے پانی سے پیدا ہوئی ہو اور اگر کل یا اکثر کھیتی سچائی کے پانی سے پیدا ہوئی ہو یا دونوں پانی برابر ہوں تو اس میں کل پیداوار کا بیسواں حصہ واجب ہوگا۔وما سقی بالدولاب والدالیة ففیه نصف العشر وان سقی سیحا وبدالیة یعتبر اکثر السنة فان استویا یجب نصف العشر الخ (عالمگیری ص ۱۸۶ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

بتّی پر زکوۃ

سوال:۔ ہماری بتّی ہے ابھی تک پھوٹی تو نہیں ہے لیکن اندازاً دس ہزار روپیہ تک جمع ہونگے فی الحال زکوۃ لازم ہوگی یا نہیں؟

مستفتی بشیر احمد مومن پورہ پونہ ۲۴ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ بقدر نصاب پر اگر سال گذر گیا ہے تو زکوۃ واجب ہوگی چاہے ابھی دے یا ہاتھ میں آنے کے بعد دے بندے کے نزدیک یہ بنک میں جمع کی ہوئی رقم کی طرح ہے اس کا بھی یہی حکم ہے۔فتجب زکوتها اذا تم نصابا او حال الحول لكن لا فورا بل عند قبض اربعين درهما من الدين القوى كقرض و بدل مال تجارة الخ (شامی ص ۳۸ ج ۲) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

مالک نصاب مقروض ہو تو اس پر زکوۃ

سوال:۔ زکوۃ ادا کرنے والا اگر کسی کا قرض دار ہے تو اس کی کیا صورت ہے؟

مستفتی جنید احمد سرخ ابدال پونہ ۷ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ قرض منہا کر کے باقی بچے ہوئے بقدر نصاب مال پر زکوۃ واجب ہوگی۔ ومنها الفراغ عن الدين الخ (عالمگیری ص ۱۷۲ ج ۱۔۔ آپ کے مسائل ص ۳۵۴ ج ۳) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

دو بکروں میں زکوۃ ہے یا نہیں؟

سوال:۔ میرے پاس دو بوکڑ (بکرے) ہیں عمر ڈیڑھ سال کی ہے اور رمضان کے

بعد ان پر ایک سال ختم ہوتا ہے تو ان پر زکوٰۃ ہے یا نہیں؟

مستفتی مبین بھائی گنیش پیٹھ پونہ ۹ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ ان دونوں بکروں کی زکوٰۃ نہیں ہے۔ لیس فیما دون الاربعین من الغنم ذکاۃ (عالمگیری ص ۲۴۷ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

کھیت کی قیمت پر زکوٰۃ ہے یا اس کی پیداوار پر؟

سوال:۔ میری دو یکڑ کھیتی ہے زکوٰۃ پیداوار پر نکالی جائے یا کھیتی کی قیمت پر؟

مستفتی رفیق ابن مبین شیخ ناڑے گلی پونہ ۱۸ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ کھیتی پر زکوٰۃ نہیں ہے پیداوار کا عشر نکالا کریں اور پیداوار فروخت کرنے کے بعد جو رقم آئے اور حوائج ضروریہ سے بقدر نصاب بچ جائے اور اس پر سال گزر جائے تو اس پر زکوٰۃ ہے۔ ویجب العشر عند ابی حنیفۃ فی کل ما تخرجہ الارض الخ (عالمگیری ص ۱۸۶ ج ۱) وشرط ادائہ مامر فی الزکوۃ (عالمگیری ص ۱۸۵ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿سونے چاندی کی زکوٰۃ کا حکم﴾

کچھ رقم اور کچھ سونے پر زکوٰۃ ہے یا نہیں؟

سوال:۔ سونا تھا بیس ہزار روپیہ کا (فی تولہ پانچ ہزار روپیہ ہے) اور تقریبا بیس پچیس ہزار روپیہ بھی سال بھر رہے ایک مہینہ پہلے سونا توڑ دیا گیا تو کیا زکوٰۃ ہے؟

مستفتی وسیم لوہیا نگر پونہ ۱۱ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب :۔نصاب کامل اور حولان حول کی وجہ سے اس پر زکوٰۃ واجب ہے اور سونے کی آئی ہوئی رقم پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔ومنها كون النصاب نامیا(الی قوله) فتجب الزكوة فيهماالخ ومنهاحولان الحول على المال(عالمگیری ص۱۷۴/۱۷۵ ج۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

سونے کی زکوۃ کس بھاؤ سے نکالیں؟

سوال :۔سونے پر زکوۃ بیچنے کے بھاؤ سے ہے یا خریدنے کے بھاؤ سے ہے؟

مستفتی جنید احمد سرخ ابدال پونہ ۷ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب :۔جس وقت زکوۃ نکالی جارہی ہے اس وقت کے بازار بھاؤ کا اعتبار ہوگا۔ وتعتبر القيمة يوم الوجوب ويقوم فی البلد الذی المال فيه (در مختار مع الشامی ص۲۹ ج۲) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

ایک تولہ سونا دس تولہ چاندی پر زکوۃ

سوال :۔(۱) گھر میں ایک تولہ سونا اور دس تولہ چاندی ہے تو کیا زکوٰۃ اس پر ہے؟

شوہر کے دیئے ہوئے زیور کی زکوۃ کس پر؟

سوال :۔(۲) ایک تولہ سونا اور دس تولہ چاندی زوجہ کی ہے جو اسکو شوہر نے دیا تھا مگر اب شوہر صاحب نصاب نہیں ہے تو کیا اسپر زکوٰۃ ہے یا نہیں؟

مستفتی محمد موسیٰ مکہ مسجد پونہ ۱۳ شعبان ۱۴۱۲ھ

جواب :۔(۱) اگر ایک تولہ سونا اور دس تولہ چاندی کی قیمت ملا کر ساڑھے باون تولہ

چاندی کے برابر ہو جائے تو اس میں زکوٰۃ واجب ہے ورنہ نہیں بہشتی زیور میں ہے کسی کے پاس نہ تو پوری مقدار سونے کی ہے نہ پوری مقدار چاندی کی ہے بلکہ تھوڑا سونا اور تھوڑی چاندی تو اگر دونوں کی قیمت ملا کر اگر ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہو جائے یا ساڑھے سات تولہ سونا کے برابر ہو جائے تو زکوٰۃ واجب ہے۔ ویضم الذهب الی الفضة وعکسه بحا مع الثمنية قيمةوقالا بالاجزاء (شرح التنویر ص ۵۳ ج ۱ .. حاشیہ ۶ بہشتی زیور ص ۲۰۲)

جواب :۔ (۲) بیوی کو جو شوہر نے دیا وہ شوہر ہی کا ہے اور جواب بالا نمبر تین کے مطابق اگر نصاب کو پہونچ جاتا ہے تو شوہر پر اس کی زکوٰۃ واجب ہوگی اگر ابھی دینے کے لیئے نقدی موجود نہیں ہے تو قرض لیکر دیدے یا بعد میں ادا کر دے (فتاوی دار العلوم دیوبند ص ۷۸ ج ۶) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

مخلوط نصاب پر زکوٰۃ

سوال :۔ کسی کے پاس پانچ تولہ سونا ہے تو کیا زکوٰۃ واجب ہوگی اور اگر اس کے ساتھ ایک تولہ چاندی ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟

مستفتی مولوی عبد الرحمٰن ترکیشور گجرات ۲۴ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب :۔ صرف پانچ تولہ سونا ہے تو زکوٰۃ واجب نہیں اور اگر ایک تولہ چاندی بھی ساتھ ہے تو زکوٰۃ واجب ہوگی۔ تجب فی کل مائتی درهم خمسة دراهم وفی کل عشرین مثقال ذهب نصف مثقال الخ (عالمگیری ص ۱۷۸ ج ۱) وتضم قيمة

العروض الی الثمنین و الذهب الی الفضة قیمة الخ (عالمگیری ص۱۷۹ ج۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

صرف پانچ تولہ سونا ہے

سوال:۔ بیوی کے پاس نکاح میں اپنے والد کی طرف سے دیا گیا سونا ہے (تقریبا پانچ تولہ) اور شوہر قرضدار ہے اور بیوی کے زیورات کی وضاحت نہیں ہے اس صورت میں زکوۃ کس طرح مکمل کی جائے گی؟

مستفتی محمد عارف شیخ گھورپڑی پیٹھ پونہ ۲۰ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ والد کی طرف سے ملا ہوا سونا صرف پانچ تولہ ہے تو اس پر زکوۃ نہیں ہے شوہر کا حساب الگ ہے وہ مقروض ہے وہ مالک نصاب نہیں ہے تو اس پر زکوۃ نہیں ہے۔ تجب فی کل مائتی درهم خمسة دراهم وفی کل عشرین مثقال ذهب نصف مثقال الخ (عالمگیری ص۱۷۸ ج۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

مخلوط نصاب

سوال:۔ (۱) کیا فرماتے ہیں علماء کرام مندرجہ ذیل مسئلہ کے بارے میں کہ عمرو کے پاس صرف ایک تولہ چاندی اور تین تولہ سونا ہے کیا ان دونوں پر زکوٰۃ واجب ہے؟ اگر واجب ہے تو وضاحت کے ساتھ مسئلہ کا جواب مرحمت فرمائیں۔

ناقص نصاب

سوال:۔ (۲) اور بکر کے پاس سات تولہ چاندی یا پھر ۳ تولہ سونا ہے کیا ان پر زکوٰۃ

واجب ہوگی مکمل حوالہ کے ساتھ مدلل جواب کی ضرورت ہے؟ بینوا وتوجروا۔

مستفتی محمد ثناء اللہ پونہ ۱۲/۴/۱۹۹۶

جواب:۔(۱) جی ہاں اس سونے اور چاندی پر زکوۃ واجب ہے۔

(۲) مذکورہ صورت میں نہ چاندی پر زکوۃ واجب ہے نہ سونے پر۔

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

سات تولہ سونے پر زکوۃ

سوال:۔ میرے پاس سات تولہ سونا ہے اس کی زکوۃ کس ترتیب سے نکالیں؟

مستفتی مقصود پٹھان پربتی درشن پونہ ۲۱ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ اگر صرف سات تولہ سونا ہے تو اس پر زکوۃ نہیں ہے۔ تجب فی کل مائتی درھم خمسۃ دراھم وفی کل عشرین مثقال ذھب نصف مثقال الخ (عالمگیری ص۱۷۸ ج۱) حق الوجوب یعتبر ان یبلغ وزنھا نصابا ولا یعتبر فیہ القیمۃ بالاجماع الخ (عالمگیری ص۱۷۹ ج۱) و یعتبر فی الذھب وزن المثاقیل الخ (حوالہ بالا) والمثقال ھو الدینار عشرون قیراطا الخ (حوالہ بالا) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

بیوہ کے پاس بارہ تولہ سونا ہے اس پر زکوۃ ہے؟

سوال:۔ دس سے بارہ تولہ سونا میرے بہن کے پاس ہے اور اسکے شوہر کا انتقال ہوا ہے اور وہ بہن اپنے شوہر کے گھر میں رہتی ہے اور کھاتی بھی ہے اور کمائی کا کوئی

ذریعہ نہیں ہے تو اسپر زکوۃ ہے یا نہیں؟

جواب:۔اس پر زکوۃ واجب ہے بعد حولان حول۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

زیور کی زکوۃ کونسے بھاو سے نکالیں؟

سوال:۔زیور پر زکوۃ کیسے نکالے کیا زیور بیچنے کے دام سے زکوۃ نکالے یا آج کا دام جو چل رہا ہے؟ اگر زیور دو تولے ہوں یا اس سے زیادہ ہو ۵۲ تولے چاندی نہ ہو تو دو تولے سونے کی زکوۃ دینا پڑیگا کیا؟

مستفتی عبدالرشید ابن عبدالغفور کاترج پونہ ۳/۵/۱۹۹۶

جواب:۔جس دن زکوۃ نکالنی ہے اس دن کے بازار بھاؤ کا اعتبار ہوگا صرف دو تولہ سونا ہو اور چاندی یا نقدی بالکل نہ ہو تو اس پر زکوۃ نہیں ہے۔واللہ اعلم اعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

ساس بہو کا نصاب علیحدہ ہوگا یا مشترک؟

سوال:۔ایک گھر میں کئی افراد رہتے ہیں تو اسمیں ساس کے پاس ۳ تولہ سونا ہے اور بہو کے پاس ۶ تولہ سونا ہے تو دونوں کا سونا ملا کر ان پر زکوۃ فرض ہوگی یا نہیں یا پھر دونوں پر علیحدہ علیحدہ زکوۃ فرض ہوگی؟

مستفتی محمد خضر پرکار بھوانی پیٹھ پونہ ۲۸ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔دونوں کا نصاب الگ الگ ہوگا مذکورہ صورت میں سونے کے ساتھ نقدی یا

چاندی بالکل نہ ہوتو نہ سا س پر زکوۃ واجب ہے نہ بہو پر۔ زکاۃ الذھب تجب فی کل مائتی درھم خمسۃ دراھم و فی کل عشرین مثقال ذھب نصف مثقال الخ (عالمگیری ص ۱۷۸ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

قرضدار پر زکوٰۃ کی کیا صورت ہے؟

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں مفتیان دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص پر بہت سا قرض ہے اور اس کے پاس چھ سات تولہ سونا ہے اور آدھا تولہ چاندی بھی ہے کیا اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی یا نہیں؟ مستفتی معین الدین پونہ ۱۹ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ مذکورہ سونے اور چاندی کی مقدار سے آپ پر زکوٰۃ واجب ہو جائے گی۔ و تضم قیمۃ العروض الی الذھب و الفضۃ حتی یتم النصاب و یضم الذھب و الفضۃ للمجانسۃ من حیث الثمنیۃ الخ (ھدایہ اولین ص ۱۷۶) البتہ وہ بہت سا قرض اس میں وضع کیا جائے گا پھر بھی بقدر نصاب رقم بچ جائے تو اس کی زکوٰۃ ادا کی جائے ورنہ نہیں۔ و من کان علیہ دین یحیط بمالہ فلا زکوٰۃ علیہ وان کان مالہ اکثر من دینہ زکی الفاضل اذا بلغ نصابا لفراغہ عن الحاجۃ (ھدایہ ص ۱۶۶ ج ۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

مقروض پر زکوۃ

سوال:۔ گھر پر تین تولہ سونا ہے اور قرض تین لاکھ ہے کیا اس سونے پر زکوۃ ہے یا نہیں؟ مستفتی رفیق بھائی کولہاپور ۱۸ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔اس سونے پر زکوۃ نہیں ہے۔ تجب فی کل عشرین مثقال ذهب مثقال الخ (عالمگیری ص:۱۷۸ ج۱) ومنها الفراغ عن الدین الخ (عالمگیری ص۱۷۲ ج۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

مقروض پر زکوۃ

سوال:۔کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید پر ۴۰ ہزار کا قرض ہے جو اس نے بینک سے دو سال کے وعدہ پر اپنے بچے کے آپریشن کے لئے لیا تھا اور ساتھ ہی پچاس ہزار کی رقم بینک میں موجود ہے لہذا اس پر زکوہ واجب ہوگی یا نہیں۔

مستفتی مولوی بشیر کنوری کرناٹک ۱۸ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔صورت مسئولہ میں چالیس ہزار قرض سے زائد جتنی رقم بچے اس پر زکوۃ ہے ومنها الفرغ عن الدین الخ (عالمگیری ص۱۷۲ ج۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿ زکوۃ کے مصارف کا بیان ﴾

سیّد کی زکوۃ غریب سیّد کے لئے

سوال:۔کیا سیّد اپنے قریبی سیّد کو زکوۃ دے سکتا ہے یا نہیں؟ بینوا وتوجروا.

مستفتی سجاد میمن رویوار پیٹھ پونہ ۱۶ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔سیّد غریب سید کو زکوۃ نہیں دے سکتا زکوۃ کے علاوہ سے مدد کر سکتا ہے۔

ولا الیٰ بنی هاشم ظاهر المذهب اطلاق المنع وقول العيني والهاشمي يجوز دفع

زکوتہ لمثلہ صوابہ لا یجوز الخ(در مختار ص ۱۰۱ ج ۲ ۔۔بحوالہ محمودیہ ص ۳۳ ج ۳)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

زکوۃ کی رقم رشتہ دار کو دیں یا مدرسہ کو؟

سوال:۔ زکوۃ کا پیسہ رشتہ داروں میں دے یا مدرسوں میں دیں رشتہ دار کی حالت ضرورت زندگی کے حساب پر چل رہی ہے باقی خرچ مثلا دوائی وغیرہ مکان کے لیئے پیسہ نہیں کیا انکو زکوۃ دے سکتے ہیں؟

مستفتی ارشد محمد خان میرج ۱۷/۱۱/۱۹۹۹

جواب:۔ زکوۃ کا پیسہ اپنے اصول وفروع اور میاں بیوی کے علاوہ مستحق رشتہ داروں کو دے سکتے ہیں بلکہ اس میں زیادہ ثواب ہے۔ والافضل فی الزکوۃ والفطر والنذر الصرف اولا الی الاخوۃ والإخوات ثم الی اولادھم ثم الی الاعمام والعمات ثم الی اولا دھم ثم الی الاخوال والخالات ثم الی اولادھم ثم الی ذوی الارحام ثم الی الجیران الخ (عالمگیری ص ۱۹۰ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

ماں کو زکوۃ دینا

سوال:۔ (۱) ماں بیوہ ہے کھانا پینا کپڑا وغیرہ دوا کا خرچ پورا نہیں ہو پاتا ماں کو زکوۃ کا پیسہ دے سکتے ہیں؟

سید کو زکوۃ فطرہ دینا

سوال:۔(۲) فطرہ اور زکوۃ سیّد گھرانوں میں دے سکتے ہیں کیا؟ ان کی مالی حالت بہت خراب ہے ہم ہدیہ کے طور پر پیسے دیتے ہیں مگر اب ہمارے پاس پیسہ نہیں ہے تو کیا کریں زکوۃ کا پیسہ دے سکتے ہیں کیا؟

مستفتی عبدالرشید ابن عبدالغفور کاترج پونہ ۳/۵/۱۹۹۶

جواب:۔(۱) ماں کو زکوۃ دینا جائز نہیں ہے زکوۃ کے علاوہ دوسرے مال سے ضرور تعاون کرے۔ولا یدفع الی اصلہ وان علا وفرعہ وان سفل(عالمگیری ص۱۸۸ ج۱)

(۲) سید کے بارے میں وہی جواب ہے جو ماں کے بارے میں ہے، البتہ مجبوری کی صورت میں یہ حیلہ کرسکتے ہیں کہ کسی غریب کو مالک بنا کر کہیں کہ سید کا کچھ تعاون کردے۔ولا یدفع الی بنی ھاشم وھم ال علی وال جعفر وال عباس الخ(عالمگیری ص ۱۸۹ ج۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

نوکر کو زکوۃ دینا

سوال:۔ بلاشرط نوکر کو بونس کے طور پر زکوۃ دینا جائز ہے؟ ہدیہ وغیرہ کے طور پر۔

مستفتی عبدالرؤف بھائی کونڈوا پونہ ۹ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ نوکر کو بغیر کسی شرط کے ہدیہ کے طور پر زکوۃ دینا جائز ہے۔ نوی الزکوۃ .. .. اجزاہ ... .و کذا مایدفعہ الی الخدم من الرجال و النساء فی الاعیاد وغیرھا بنیۃ

الزکوۃ الخ (عالمگیری ص ۱۹۰ ج ۱) واللہ علم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

کسی لڑکی کے نکاح کے لئے زکوۃ کا دینا

سوال:۔ ایک شخص کی بہن غریب ہے اس کی بیٹی کا نکاح ہے کیا کوئی شخص اس کو زکوۃ دے سکتا ہے کیا؟ مستفتی فاروق بھائی کراڈ ۱۹ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ جی ہاں اسے زکوۃ دی جاسکتی ہے پھر وہ چاہے جس مصرف میں خرچ کرے انما الصدقات للفقراء والمساکین الأیۃ ۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

غریب رشتہ داروں کو زکوۃ دینا

سوال:۔ (۱) کیا زکوۃ کی رقم غریب رشتہ دار میں تقسیم کرنے سے ادا ہوگی یا نہیں؟ زکوۃ ایک ہی کو دیں یا زائد کو؟

سوال:۔ (۲) اور زکوۃ مکمل ایک ہی کو دینا یا علیحدہ علیحدہ کو دے سکتے ہیں یا نہیں؟

مستفتی عبدالقدیر خان دارووالا پل پونہ ۲۱ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ (۱) ادا ہوجائے گی بلکہ زیادہ ثواب ملیگا۔ والافضل فی الزکوۃ والفطر والنذر الصرف اولا الی الاخوۃ والاخوات ثم الی اولادھم ثم الی الاعمام والعمات ثم الی اولادھم ثم الی الاخوال والخالات ثم الی اولادھم ثم الی ذوی الارحام ثم الی الجیران الخ (عالمگیری ص ۱۹۰ ج ۱)

(۲) ایک کو بھی دے سکتے ہیں اور چند کو بھی اور ایک کو دینا افضل ہے جبکہ دی جانے والی رقم نصاب سے کم ہو اور بقدر نصاب ایک کو دینا بھی جائز ہے لیکن مکروہ ہے اور مقروض کا قرض ادا کرنے کے لیئے بقدر نصاب سے زائد دینا بلا کراہت جائز ہے ایک کو کم سے کم اتنا دیدے کہ ایک دن کی بھیک سے بچ جائے اور اس دن کا کام چل جائے۔ فهذه جهات الزكوة وللمالك ان يدفع الى كل واحد وله ان يقتصر على صنف واحد۔۔۔ وله ان يقتصر على شخص واحد ۔۔۔۔ والدفع الى الواحد افضل اذا لم يكن المدفوع نصابا ۔۔۔ ويكره ان يدفع الى رجل مائتى درهم فصاعدا وان دفعه جاز ۔۔۔ هذا اذا لم يكن الفقير مديونا فان كان مديونا فدفع اليه مقدار مالو قضى به دينه لا يبقى له شئ او يبقى دون المأتين لا بأس به ۔۔۔۔۔۔ وندب الاغناء عن السؤال فى ذالك اليوم الخ (عالمگیری ص ۱۸۸ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

مستحقین زکوٰۃ

سوال:۔ مستحقین زکوٰۃ کون کون ہیں؟

مستفتی سیّد فاروق سیّد نگر پونہ ۲۱ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ مستحقین زکوٰۃ یہ ہیں فقیر، مسکین، عامل، رقاب، مقروض، مجاہدین، مسافر۔ السابع فى المصارف منها الفقير ومنها المسكين ومنها العامل ومنها الرقاب ومنها الغارم ومنها فى سبيل الله ومنها ابن السبيل الخ (عالمگیری ص ۱۷۸ ج ۱) واتی

المال علی حبه ذوی القربی والیتامی والمساکین وابن السبیل والرقاب الخ(البقرہ)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

رضاعی ماں کو زکوٰۃ دینا

سوال:۔ رضاعی ماں کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں یا نہیں؟

مستفتی سجاد بھائی میمن پونہ ۱۱ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ رضاعی ماں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ ولا الی من بینهما ولاد الخ ------

مصدر ولدت المراۃ ولادۃ وولادا الخ (شامی ص ۶۹ ج ۲) قلت لیس فی الرضاع الولادۃ فجائز۔ شاکر (مسائل زکوٰۃ رفعت قاسمی ص ۲۸۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

بیوہ بہن مالک نصاب ہو تو اس کو زکوٰۃ دینا

سوال:۔ کیا اپنی بیوہ بہن کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں یا نہیں جبکہ اسکے پاس ۱۰ سے ۱۲ تولہ سونا ہے؟ مستفتی محمد خضر پرکار بھوانی پیٹھ پونہ

جواب:۔ ایسی بہن کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے اسلئے کہ وہ مالکۂ نصاب ہے۔

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

ذاتی مکان والے کو زکوٰۃ دینا

سوال:۔ اگر کسی کے پاس اپنا خود کا گھر ہو لیکن کمائی کا کوئی راستہ نہیں ہے بہت ہی غریب ہے تو کیا ایسے لوگوں کو صدقہ یا خیرات دے سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب:۔ دے سکتے ہیں۔انما الصدقات للفقراء والمساکین الآیۃ

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

ضرورت مند مالک نصاب کو زکوۃ دینا

سوال:۔ بہنوئی کے پاس ۴ تولہ سونا ہے اور تین تولہ چاندی ہے اور یہ گاڑی چلاتے ہیں مگر گزارہ مشکل ہے اور اس کمائی سے گھر خرچ نہیں نکلتا اور ان کی پانچ لڑکیاں ہیں اور دوسری ضروریات کے مسائل ہیں تو ہم اپنے بہنوئی کو زکوۃ دے سکتے ہیں یا نہیں؟

مستفتی محمد ایاز شیخ گنیش پیٹھ پونہ ۲۱ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ صورت مسئولہ میں ان پر زکوۃ واجب ہے لہذا ان کیلئے زکوۃ لینا ناجائز ہوگا ، ہمدردی کا تقاضہ یہ ہے کہ اپنے ایسے غریب قریبی رشتہ داروں کی مدد غیر زکاتی رقموں میں سے کرتے رہنا چاہیئے۔ حتی لو ملك ۔۔۔ تجب الزكاة ۔۔۔ او خمسة عشر دينارا و خمسين درهما تضم اجماعا الخ لكن يجب ان يكون التقويم بما هو انفع للفقراء قدراورواجا الخ (عالمگیری ص۱۷۹ ج۱) ولا يجوز دفع الزكاة الى من يملك نصابا اى مالا كان دنانير او دراهم او سوائم او عروضا للتجارة فاضلا عن حاجته فى جميع السنة الخ ولايشترط النماء اذهو شرط وجوب الزكاة لاالحرمان الخ(عالمگیری ص۱۸۹ ج۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

بیٹی کو زکوۃ دے سکتے ہیں؟

سوال:۔ بیٹی کو زکوۃ دے سکتے ہے یا نہیں؟

مستفتی سیّد یوسف بھائی گنیش پیٹھ پونہ ۲۹ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔نہیں، اپنے اصول وفروع کوزکوۃ نہیں دے سکتے۔ولا یدفع الی اصله وان علا وفرعه وان سفل الخ (عالمگیری ص۱۸۸ ج۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

چچازاد بھائی کوزکوۃ دینا

سوال:۔(۱) سوتیلے چچیرے بھائی کوزکوۃ دینا جائز ہے یا نہیں؟

سوال:۔(۲) غریب زکوۃ کا مال لیکر جماعت میں جاسکتا ہے یا نہیں؟

سوال:۔(۳) میراث کے مال میں زکوۃ کب ہے؟

مستفتی زماں بھائی پونہ ۲۹رمضان ۱۴۲۴ھ

جواب:۔(۱) جائز ہے۔لانه لیس من اصوله وفروعه الخ والافضل فی الزکوۃ ۔۔۔ الی الاخوۃ والاخوات ثم اولادهم (عالمگیری ص ۱۹۰ ج۱)

(۲) جاسکتا ہے(لانه فی ملکه۔ شاکر)

(۳) جب بقدر نصاب پر قبضہ ہوجائے اوراس کے بعداس پر سال گزر جائے۔اما سائر الدیون المقربها فهی علی ثلاث مراتب عند ابی حنیفةؒ ضعیف الخ ۔۔۔ نحو المیراث۔۔۔لازکوۃفیه عنده حتی یقبض نصاباویحول علیه الحول الخ (عالمگیری ص ۱۷۵ ج۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

چچازاد بھائیوں کو زکوۃ

سوال:۔ مرحوم چچا کے بچوں کو زکوۃ دے سکتے ہے یا نہیں؟

مستفتی محمد سردار کوہ نور اسٹیٹ کھڑکی پونہ ۳۰ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ دے سکتے ہیں بلکہ افضل ہے۔ والافضل فی الزکوۃ۔۔۔۔۔۔ الی الاخوۃ والاخوات ثم اولادھم الخ (عالمگیری ص ۱۹۰ ج ۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

چچازاد بہن کی شادی میں زکوۃ

سوال:۔ میرے چاچا کی لڑکی کی شادی کے خرچ میں زکوۃ کا مال استعمال کرسکتا ہوں یا نہیں جبکہ وہ مالک نصاب نہیں ہے مگران کے گھر میں ٹی وی ہے؟

مستفتی ایاز بھائی چوڑامن تعلیم پونہ ۲۶ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ زکوۃ کی رقم اس کو دے سکتے ہیں وہ چاہے شادی میں استعمال کرے یا کسی اور چیز میں۔ والافضل فی الزکوۃ۔۔۔۔۔۔۔۔ الی الاخوۃ والاخوات ثم اولادھم (عالمگیری ص ۱۹۰ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

خالہ کے لڑکے کو زکوٰۃ دینا

سوال:۔ خالہ کے لڑکے کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں؟ جبکہ وہ غریب ہے۔

مستفتی محمد وسیم لوہیا نگر پونہ ۱۹ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔دے سکتے ہیں۔ولا یدفع المزکی زکوٰۃ مالہ الی ابیہ وجدہ و ان علا ولا الی ولدہ وولد ولدہ وان سفل ۔۔۔۔ ولا الی امرتہ۔۔۔ ولا تدفع المرأۃ الی زوجہا الخ (ھدایہ اولین ص۱۸۶)(قلت وابن الخالۃ لیس منھم۔شاکر)والافضل فی الزکوۃ۔۔۔۔۔ الی الاخوۃ والاخوات ثم اولادھم (عالمگیری ص ۱۹۰ ج۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

بہن کی زکوٰۃ حقیقی بھائی کے لئے

سوال:۔بہن اپنے حقیقی بھائی کو جو بہت مجبور ہو اس کو زکوٰۃ دے سکتی ہیں یا نہیں؟

مستفتی عبدالغفار رویوار پیٹھ پونہ ۲/۵/۱۹۹۴

جواب:۔دے سکتی ہے بشرطیکہ وہ سیّد نہ ہو۔والافضل فی الزکوۃ۔۔۔۔ الی الاخوۃ والاخوات ثم اولادھم (عالمگیری ص ۱۹۰ ج۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

صدقۂ فطر

سوال:۔ایک عورت بیوہ ہے اس کا ایک لڑکا ہے وہ رکشہ چلاتا ہے لیکن شراب خور ہے کیا ایسی عورت کو صدقہ فطر دے سکتے ہیں؟

مستفتی عبدالقادر خان دارو والا پل پونہ ۲۱ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔جی ہاں دے سکتے ہیں۔ ومصرف ھذہ الصدقۃ ما ھو مصرف الزکاۃ الخ (عالمگیری ص ۱۹۴ ج۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿ زکوۃ کے متفرق مسائل ﴾

زکوٰۃ بہ نیت ایصال ثواب

سوال:۔ زکوٰۃ ادا کرنے میں ایصال ثواب کی نیت کر سکتے ہیں کیا؟

مستفتی سلیم بھائی چاندتارا مسجد پونہ ۱۰ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ زکوۃ کے روپیہ میں ایصال ثواب کی نیت کرنا جائز نہیں ہے اسلئے کہ زکوۃ میں مالک بنانا شرط ہے اور مردہ مالک نہیں بن سکتا لہذا یہ جائز نہ ہوگا۔ لانعدام التمليك وهو الركن الخ(هدايه ص۱۸۸ ج۱) ولا يقضى بها دين ميت لان قضاء دين الغير لا يقتضى التمليك منه لا سيما فى الميت الخ (هدايه ص ۱۸۵ ج۱۔ فتاوی دار العلوم دیوبند ص۲۰۴ ج۶) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

سال گذرنے سے پہلے ہی روپیہ تجارت میں استعمال کیا زکوۃ کا کیا حکم ہے؟

سوال:۔ ایک شخص نے فروری میں دکان بیچا دس لاکھ روپیہ میں اور اکتوبر میں اسی رقم میں سے سات لاکھ روپئے سے ایک بھنگار کی تجارت شروع کی اب تین لاکھ روپئے باقی ہیں زکوۃ کا کیا حکم ہے؟ مستفتی خالد بھائی پونہ ۱۹ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ آئندہ فروری میں اس مال تجارت اور تین لاکھ پر زکوٰۃ واجب ہوگی ویسے حساب اسلامی مہینوں کے اعتبار سے لگانا چاہیئے۔ ومنها حولان الحول على المال

الخ(عالمگیری ص ۱۷۵ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

زکوۃ بول کر دینا ضروری نہیں ہے

سوال:۔ رشتہ دار کو زکوۃ کیسے دیں وہ مستحق تو ہیں لیکن زکوۃ کی رقم لینے کو پسند نہیں کرتے ہیں اگر خاموشی سے دے دیں پھر بھی وہ پوچھ لیں تو کیا جواب دیں؟

جواب:۔ زکوۃ دیتے وقت یہ بتانا ضروری نہیں ہے کہ یہ زکوۃ ہے ہدیہ یا دوسرے عنوان سے ادا کی جائے اور ادا کرتے وقت نیت زکوۃ کی کرلی جائے تو زکوۃ ادا ہو جائے گی۔ ومن اعطی مسکینا دراھم وسماھا ھبۃ او قرضا ونوی الزکوۃ فانھا تجزیہ وھوالاصح (ھندیہ ص ۱۷۱ ج ۱۔۔۔شرح التنویر ص ۱۶ ج ۱۔۔ آپ کے مسائل ص ۳۷۷ ج ۳) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

قرض کی رقم کے بدلے زکوۃ رکھ لینا؟

سوال:۔ ایک مسلمان نے کسی سے قرض حسنہ لیا ہے اب مفلسی کی وجہ سے قرض ادا نہیں کرسکتا مقروض کی قرض دی ہوئی رقم کیا زکوۃ میں تبدیل کی جاسکتی ہے؟ قرض کا عرصہ ایک سال کا ہے اور مقروض قرضہ لینے کا مستحق بھی ہے امید ہے کہ جلد سے جلد جواب دیں گے۔ مستفتی ابراہیم مجاور نیپانی بیلگام کرناٹک ۴/۱/۱۹۹۸

جواب:۔ زکوۃ کی رقم قرض میں تبدیل نہیں کی جاسکتی بلکہ اسمیں مالک بنانا شرط ہے البتہ یہ صورت ہوسکتی ہے کہ کسی تیسرے آدمی کو نگراں بنادیا جائے اور وہ اسے آمادہ

کرے کہ تو فلاں کا قرض ادا کرتا ہے تو اس کیلئے میں تجھے کہیں سے روپیہ دلاتا ہوں اور اس صورت میں یہ روپیہ زکوۃ کے ہیں یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے پھر وہ رقم اسے دیکر کہے کہ اب فلاں کا قرض ادا کردے۔ ھی تملیك المال من فقیر (مسلم شریف ص ۱۷۰ ج ۱ ---ومن اعطی مسکینا دراھم وسماھا ھبة اوقرضا ونوی الزکوة فانھا تجزیه وھوالاصح (ھندیه ص ۱۷۱ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

میراث کے مال کی زکوۃ ورثاء کے ذمہ ہے؟

سوال:۔ نانی کا انتقال ہوا زیورات دس ہزار روپیہ کے ہیں دو لڑکیاں ہیں ایک افریقہ میں ایک کرناٹک میں لڑکیاں دور ہونے کی وجہ سے یہ رقم میرے پاس ہے تو کیا اس پر زکوۃ ہے اگر ہے تو کس پر ہے؟

مستفتی جان محمد پنشن والا مسجد پونہ ۲۶ رمضان ۱۴۲۳ھ

جواب:۔ آپ محض نگراں ہیں اس مال کی زکوۃ ادا کرنا آپ کے ذمہ نہیں ہے بلکہ ورثاء کے ذمہ ہے اس کی اطلاع انہیں دیدیں تاکہ وہ غفلت میں نہ رہیں۔ (فتاوی دار العلوم دیوبند ص ۴۸ ج ۶) ومنھا الملك التام (ھندیه ص ۱۷۲ ج ۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

زکوۃ کی رقم سے سودی قرض ادا کرنا؟

سوال:۔ زکوۃ کا پیسہ سود میں دے سکتا ہے یا نہیں؟ جو اس کے اوپر سود ہے اس کو

مٹانے کے لئے۔ مستفتی محمد حنیف کاشی واڑی پونہ ۲۰ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ اپنے اوپر جو قرض ہے چاہے قرض سود کی شکل میں کیوں نہ ہو اپنی زکوۃ کی رقم اس میں نہیں دے سکتا بلکہ جب وہ مقروض ہے تو پہلے اپنا قرض ادا کرے پھر قدر نصاب مال بچے تو زکوۃ واجب ہوگی ورنہ نہیں اور اگر منشأ سوال یہ ہے کہ غریب مقروض دوسرے سے زکوۃ لیکر اپنا قرض ادا کر سکتا ہے یا نہیں تو اس صورت میں جواب یہ ہے کہ یقیناً ادا کر سکتا ہے۔ الزکوۃ اما تفسیرها فهی تملیك المال من فقیر مسلم غیر هاشمی ولامولاه بشرط قطع المنفعة عن المملك من کل وجه لله تعالی الخ (عالمگیری ص ۱۷۰ ج۱) المصارف منها الفقیر ومنها المسکین ومنها العامل و منها الرقاب ومنها الغارم ومنها فی سبیل الله ومنها ابن السبیل فهذه جهات الزکوٰة (عالمگیری ص ۱۸۸ ج۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

نصاب مخلوط پر زکوۃ

سوال:۔ (۱) ایک عورت کے پاس ایک یا ڈیڑھ تولہ سونا ہے اور اس کے ساتھ دو تین تولہ چاندی ہے تو اس عورت پر زکوۃ ہے یا نہیں؟

قرض ملنے کی امید کم ہے زکوۃ کا کیا حکم ہے؟

سوال:۔ (۲) چار لاکھ روپیہ بھائی کو قرض دیا ہے آنے کی امید کم ہے تو اس پر زکوۃ ہے یا نہیں؟ مستفتی حافظ عبداللہ پونہ ۲۵/۱۰/۲۰۰۴

جواب:۔(۱)اس پر زکوۃ ہے۔وتضم قیمة العروض الی الثمن والذهب الی الفضة قیمة الخ (عالمگیری ص۱۷۹ ج۱۔۔۔ محمودیہ ص۱۱۳ج۱۷)

(۲)بقدر نصاب جب وصول ہوگا اس کی زکوۃ ادا کرے۔ فتجب زکوتها اذا تم نصابا وحال الحول لکم لا فورا بل عند قبض اربعین درهما من الدین القوی کقرض وبدل مال تجارة کلما قبض اربعین درهما یلزمه درهم الخ(شامی ص ۳۸ ج ۲)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

انکم ٹیکس کم کروادے تو زکوۃ کا کیا حکم ہے؟

سوال:۔زکوۃ کے پیسے سے اگر مدرسہ کی رسید حاصل کر کے اپنے انکم ٹیکس اور سیلس ٹیکس میں کمی کروادے تو کیا زکوۃ ادا ہوگی؟

مستفتی ٹیپو صاحب ہوسور گر کرناٹک ۶/۷/۲۰۰۱

جواب:۔زکوۃ کی ادائیگی کے لئے بس اتنی شرط ہے کہ وہ مصارف میں بذریعہ تملیک پہونچادی جائے انکم ٹیکس اور سیلس ٹیکس کا اس سے کوئی تعلق ہی نہیں زکوۃ بہر حال ادا ہو جائے گی۔ اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ (الآیة) الزکوة اما تفسیرها فهی تملیك المال من فقیر مسلم غیر هاشمی و لا مولاه بشرط قطع المنفعة عن المملك من کل وجه الخ (عالمگیری ص ۱۷۰ ج۱) فهذه ثمانیة اصناف ۔۔۔وعلی ذالك انعقد الاجماع الخ (هدایه اولین ص ۸٤ ۔۔عالمگیری ص۱۸۷ ج۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

مال پر سال نہیں گزرا تو کیا زکوۃ ہے؟

سوال:۔ میرے پاس پیسے آئے ہوئے تین مہینے ہو گئے کیا مجھ پر زکوۃ واجب ہوگی یا نہیں؟ اس سے پہلے میرے پاس پیسہ نہیں تھا ان پیسوں میں فلیٹ اور دکان دونوں کا پیسہ ہے ابھی میں اس وقت کرایہ کے مکان میں رہتا ہوں؟

مستفتی جمیل بھائی مومن ناناپیٹھ پونہ ۱۰ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ بشرطِ صحتِ سوال ان روپیوں پر زکوۃ نہیں ہے جب تک کہ سال نہ گزر جائے۔ ومنها حولان الحول على المال الخ (عالمگیری ص ۱۷۵ ج ۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

قیمت پر زکوۃ ہے یا اس کی آمدنی پر؟

سوال:۔ میری دس ٹمپو گاڑیاں ہیں جو کرایہ پر چلاتا ہوں ان کی قیمت پر زکوۃ ہے یا آمدنی پر؟ مستفتی سلیم شیخ عبدالقادر بھوانی پیٹھ پونہ ۸ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ آمدنی پر زکوۃ ہے۔ ومنها فراغ المال عن حاجته الاصلية --- فليس في --- وسلاح الاستعمال زكوة الخ .....و الا ت المحترفين الخ هذا في الآلات التي ينتفع بنفسها ولا يبقى اثرها في المعمول الخ(عالمگیری ص ۱۷۲ ج ۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

کیا زکوۃ رمضان ہی میں ادا کرنا ضروری ہے؟

سوال:۔ کچھ مجبوریوں کی بنا پر زکوۃ رمضان کے بعد دی جا سکتی ہے یا رمضان ہی میں

ادا کرنا ضروری ہے یا سال بھر میں کبھی بھی ادا کر سکتے ہیں؟

مستفتی ایس ایچ خان آکرڈی پونہ ۱۲ رمضان ۱۴۱۴ھ

جواب:۔ زکوۃ رمضان میں ادا کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ بعد میں بھی دے سکتے ہیں (آپ کے مسائل ص ۳۶۷ ج ۳۔۔عالمگیری ص ۱۷۰ ج ۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

زکوۃ کی قضاء

سوال:۔ سال بھر میں میرے پاس نوے ہزار روپئے تھے اب اس کی دو گاڑیاں لیکر کرایہ پر چلا رہا ہوں کیا اس پر زکوۃ ہے؟

مستفتی محمد عمر ابن عمران اسلام پور سانگلی ۱۵/۱۰/۲۰۰۴

جواب:۔ گذشتہ سال کی زکوۃ نوے ہزار پر زکوۃ نکالنا ضروری ہے اس کے بعد دونوں گاڑیوں پر نہیں۔ ولو استهلك النصاب لايسقط الخ(عالمگیری ص ۱۸۰ ج ۱)ولو اشترى قدورا من صفر يمسكها او يؤاجرها لا تجب فيهاالزكوة كمالا تجب فى بيوت الغلةالخ (حواله بالا)فليس فى سلاح الستعمال زكوةالخ (عالمگیری ص ۱۷۲ ج ۱۔)

واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿ روزے کا بیان ﴾

﴿ روزہ کے مفسدات اور مکروہات ﴾

زکامی کا ناک میں دوا ڈالنا؟

سوال :۔ ناک اور سر جام ہونے (بھرنے) کی وجہ سے لِک ویڈ دوا یا بھاپ یا وکس استعمال کر سکتے ہیں یا نہیں؟ مستفتی الطاف بھائی تنبولی پونہ ۱۹۹۶/۷/۴

جواب :۔ بھاپ لینا جائز نہیں ہے ایسی دوا ناک میں ڈالنا جس کا مزہ حلق میں محسوس ہو وہ بھی جائز نہیں ہے روزہ ٹوٹ جائے گا البتہ وکس اور ابو فاس جیسی دوا خارجی جسم پر لگانا جائز ہے جس کا اثر حلق تک نہیں پہونچتا۔ من ادخل بصنعه دخانا حلقه بای صورة کان الادخال فسدصومه سواء کان دخان عنبراوعود او غیرهما الخ (مراقی الفلاح علی طحطاوی ص ۳۶۱۔۔ شامی ص ۳۹۵ ج ۲)او استعط فی الفه شیئا افطر الخ (عالمگیری ص ۲۰۴ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

روزہ میں انجکشن سر میں لینا؟

سوال :۔ انجکشن پیٹ اور سر میں لیں تو روزہ کا کیا حکم ہے؟

جواب :۔ ٹوٹ جائے گا (مسائل روزہ رفعت قاسمی ص ۱۳۹)

سوال :۔ لے لیا تو؟

جواب :۔ قضا کریں۔ (مسائل روزہ رفعت قاسمی ص ۱۳۹) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

روزہ کی حالت میں ناک میں دواڈالنا

سوال:۔ سردی کی بناپر ناک بند ہوگئی ہے ناک میں دو بوند دواڈالنے سے ناک کھل جانے کی امید ہے کیا روزے کی حالت میں اس بناپر دواڈال سکتے ہیں یا نہیں؟

مستفتی محمد یوسف گنیش پیٹھ پونہ ۲۰ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ اگر وہ دوا پتلی ہے اور دو بوند کا مزہ بھی حلق میں محسوس ہوتا ہے تو روزہ ٹوٹ جائے گا وکس، بام وغیرہ جیسی دوائیں جو صرف لگائی جاتی ہیں استعمال کرنا جائز ہے۔

(آپکے مسائل ص۳۸۶ ج۳) او استعط فی الفه شیئا افطر الخ (عالمگیری ص۲۰۴ ج۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

بیوی کو ہاتھ لگایا اور انزال ہوگیا تو؟

سوال:۔ ایک شخص نے اپنی بیوی کو روزے کی حالت میں ہاتھ لگایا اور انزال ہوگیا تو اس کے روزے کا کیا حکم ہے؟

مستفتی محمد اسحاق بھائی انداپور پونہ ۷ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ اس کا روزہ ٹوٹ گیا اس کے بدلہ ایک روزہ رکھے البتہ اس پر کفارہ نہیں (ساٹھ روزوں والا)۔ ولو مسّ المرأة وراى ثيابها فامنى فان وجد حرارة جلدها فسدوالا فلا۔۔۔والمس والمباشرة والمصافحة والمعانقة كالقبلة الخ ۔۔۔ واذا قبل امرأته وانزل فسد صومه من غير كفارة الخ (عالمگیری ص۲۰۴ ج۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

روزہ کی حالت میں ہم جنس پرستی

سوال:۔ ایک شخص سے روزے کی حالت میں ہم جنس پرستی ہوگئی تو اس کا کفارہ کیا ہے؟ مستفتی بندۂ خدا پونہ ۷ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ مذکورہ بالا صورت میں قضا کے ایک روزے کے علاوہ متواتر ساٹھ روزے کفارے کے رکھنے ضروری ہیں۔ ومن جامع فی احد السبیلین عامدا فعلیه القضاء والکفاة الخ (فتح القدیر ص ۲۶۰ ج ۲) اور اگر روزے رکھنے کی قدرت نہ ہو تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ ایک روز دو وقت ساٹھ بالغ مسکینوں کو کھانا کھلائے یا اتنے ہی غلّہ کی قیمت ساٹھ مسکینوں کو دیدے یا ایک مسکین کو ساٹھ روز تک دے۔ واما کفارة الظهار و کفارة افطار فی شهر رمضان اذا عجز عن الاعتاق لفقره وعجز عن الصوم لکبره جاز لهو ان یطعم ستین مسکینا الخ (عالمگیری ص ۲۰۷ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿ کن چیزوں سے روزہ فاسد اور مکروہ نہیں ہوتا ﴾

بچہ دانی دھوئی گئی

سوال:۔ بحالتِ صوم عورت کو بے ہوشی کا انجکشن دینے اور تھیلی دھونے سے روزہ ٹوٹ جائے گا یا نہیں؟ مستفتی محمد ساحل پونہ ۸/۸/۱۹۹۴

جواب:۔ بے ہوشی میں روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن لیڈیز ڈاکٹر سے تحقیق کے بعد پتہ چلا ہے کہ تھیلی دھونے کے عمل میں دوا تو کسی قسم کی استعمال نہیں ہوتی لیکن خون یقیناً نکلتا

ہے کم از کم ایک دن تو نکلتا ہی ہے لہذا اس صورت میں جواب یہ ہے کہ اگر ایک ہی دن آیا تو اس دن بشرط برداشت وتحمل روزہ رکھ سکتی ہے اور اگر تین دن یا اس سے زائد آیا تو وہ حیض ہے ان دنوں میں روزہ نہ رکھے بعد میں قضا کر لے بشرطیکہ اس سے پہلے پاکی کے کم از کم پندرہ دن گذر چکے ہوں۔ ولو ادخل اصبعه فی استه او المراة فی فرجها لا یفسد وهو المختار الا اذا کانت مبتلة بالماء او الدهن الخ (عالمگیری ص ۲۰۴ ج ۱) الفصل الثالث فی الاستحاضة لو رأت الدم بعد اکثر الحیض و النفاس فی أقل مدة الطهر فمارات بعد الاکثر۔۔۔ استحاضة الخ و کذا مانقص عن اقل الحیض الخ (عالمگیری ص ۳۷ ج ۱۔۔۔شامی ص ۳۰۲ ج ۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

دمہ کے مریض کا روزہ کی حالت میں آکسیجن لینا

سوال:۔ دمہ کا مریض حالت روزہ میں ایک چھوٹی مشین کے ذریعہ آکسیجن لیتا ہے منہ میں ہوا چھوڑتا ہے کہتے ہیں کہ اس میں کچھ دوا کے اجزاء ہوتے ہیں جو پھیپڑے میں جاتے ہیں کیا اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا؟

مستفتی جناب حضرت مولانا محمد موسیٰ مفتاحی پونہ ۹ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ دمہ کے سخت مریض کو دورہ پڑنے کے وقت آکسیجن پہنچائی جاتی ہے روزہ کی حالت میں اس طرح آکسیجن لینے کا کیا حکم ہوگا؟ یہ ایک اہم مسئلہ ہے فقہی جزئیات کو سامنے رکھا جائے تو خیال ہوتا ہے کہ اگر آکسیجن کے ساتھ کوئی دوا نہ ہو تو

روزہ فاسد نہیں ہونا چاہیئے کیوں کہ یہ سانس لینا ہے اور سانس کے ذریعہ ہوا لینا نہ مفسد صوم ہے اور نہ اس پر اکل وشرب کا اطلاق ہوتا ہے اگر اس کے ساتھ دوا کے اجزاء بھی ہوں تو پھر اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا (جدید فقہی مسائل ص ۱۸۸ ج ۱) یہ تو حضرت مولانا خالد سیف اللہ صاحب مدظلہ کی تحقیق ہے لیکن بندے کے نزدیک اگر یہ بات صحیح ہے کہ دوا پھیپھڑے میں جاتی ہے نہ کہ معدے میں تو روزہ نہیں ٹوٹنا چاہیئے اس لئے کہ کتب فقہ میں اس دوا کو مفسد صوم لکھا گیا ہے جو براہ راست معدے یا دماغ میں پہونچتی ہے وہی دوا غذا بنے گی جو معدے میں جائے گی نہ کہ وہ جو پھیپھڑے میں جائے بلکہ آکسیجن خشک ہوتا ہے اور معدہ میں پہونچنے کا یقین کسی کو نہیں ہے صرف شک ہے تب بھی روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ او داوی جائفة او امة فوصل الدواء حقیقةالی جوفه ودماغه الخ (شامی ص ۱۱۱ ج ۲) واذالم یعلم احدهما و کان الدواء رطبا فعند ابی حنیفه یفطر للوصول عادةو قالا لا لعدم العلم به فلا یفطر بالشك وان کان یابسا فلا فطر اتفاقاالخ ۔وفی دواء الجائفة والآمة اکثر المشائخ علی ان العبرة للوصول الی الجوف والدماغ لا لکونه رطبا او یابسا حتی اذا علم ان الیابس وصل یفسد صومه ولو علم ان الرطب لم یصل لم یفسدالخ (عالمگیری ص ۲۰۴ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

روزے کی حالت میں بال کٹانا

سوال:۔ روزے کی حالت میں مونچھ، بغل اور زیرے ناف کے بال نکال سکتے ہیں

یانہیں؟ مستفتی زبیر پاگاپونہ ۱۲ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔روزے کی حالت میں مونچھ، بغل زیرے ناف کے بال نکال سکتے ہیں اس سے روزہ پر کچھ اثر نہ ہوگا۔ وکذا اذا دھن شاربہ الخ(خانیہ علی الھندیہ ص ۲۰۵ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

روزہ کی حالت میں تھوک نگلنا

سوال:۔تھوک جمع ہوتا ہے منہ میں روزہ میں نگل سکتے ہیں؟

مستفتی ارشاد خان مدار چھلہ مسجد پونہ ۹ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ہاں نگل سکتے ہیں لیکن تھوک جمع کر کے نہ نگلے کہ یہ مکروہ ہے۔ ویکرہ للصائم ان یجمع ریقہ فی فمہ ثم یبتلعہ (عالمگیری ص ۱۹۹ ج ۱۔۔ آپ کے مسائل ص ۲۸۶ ج ۳) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

غبار کے ذرات ناک میں جائے تو روزہ کا حکم

سوال:۔ہم لکڑی کو رندہ کرنے کا کام کرتے ہیں ڈرل مشین سے ناک میں پاوڈر داخل ہوتا ہے اور تھوکتے ہیں تو منہ سے نکلتا ہے لیکن کچھ ذرات ناک میں باقی رہتے ہیں روزہ کا کیا حکم ہے ؟ مستفتی صابر پونہ ۷ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔روزہ نہیں ٹوٹتا۔ وان وجد طعمہ فی حلقہ ۔۔۔۔۔۔وکذا لو بزق فوجد لونہ فی الاصح۔۔۔ لان الموجو دفی حلقہ اثر داخل من المسام الذی ھو خلل البدن والمفطر انما ھو الداخل من المنا فذ الخ (شامی ص ۱۰۶ ج ۲)ولو دخل

حلقه غبار الطاحونة او طعم الادوية او غبار الهرس و اشباهه او الدخان او ما سطع من غبار التراب بالريح او بحوافر الدواب واشباه ذالك لم يفطره الخ (عالمگیری ص ۲۰۳ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

حالت صوم میں انجکشن لینا

سوال:۔ مجھے پتھری کی شکایت ہے بعض مرتبہ بڑی تکلیف ہوتی ہے تو کیا حالت صوم میں انجکشن لے سکتا ہوں ؟

مستفتی محی الدین بھائی نگڑی پونہ ۷ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ جی ہاں بازو اور کمر وغیرہ پر انجکشن لے سکتے ہیں البتہ دماغ اور پیٹ میں انجکشن ڈائریک نہ لیں۔ (آپ کے مسائل ص ۵ ج ۳) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

روزہ میں بیوی کو چھو کر سو گیا اور احتلام ہو گیا

سوال:۔ ایک شخص روزے کی حالت میں دن میں لیٹا ہوا تھا بیوی قرآن پڑھ رہی تھی اس نے بیوی کی ران پر ہاتھ رکھا اور سو گیا اسے احتلام ہوا ساتھ ہی وہ پھر بیدار ہو گیا کیا روزہ ٹوٹ گیا؟ مستفتی اسجد گنیش پیٹھ پونہ ۷ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ اگر نیند لگ جانے کا یقین ہے اور پھر احتلام ہوتے ہوتے وہ اٹھ گیا اس لئے روزہ نہیں ٹوٹا اگر نیند نہ لگتی اور احلام ہو جاتا تو مس مرأۃ کی وجہ سے روزہ ٹوٹ جاتا۔ واذا قبل امرأته وانزل فسد صومه من غير كفارة الخ والمس والمباشرة

والمصافحة والمعانقة كالقبلة الخ (عالمگیری ص ۲۰۴ ج ۱ -- آپ کے مسائل ص ۲۸۴ ج ۳) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

افطار کو مباح کرنے والے اعذار

مرضعہ روزہ چھوڑ سکتی ہے؟

سوال :- ڈیڑھ ماہ کا بچہ ہے اور ڈاکٹر نے ماں ہی کا دودھ پلانے کی تاکید کی ہے بیوی کو روزہ سے تکلیف ہو رہی ہے تو کیا کرے؟

مستفتی عبداللہ پونہ ۱ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب :- بشرط صحت سوال روزہ چھوڑ سکتی ہے بعد میں قضا رکھ لے۔ ومنها حبل المراة و ارضاعها الخ (عالمگیری ص ۲۰۷ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

حمل کی تکلیف کی وجہ سے روزہ چھوڑنا

سوال :- بیوی کو حمل سے تکلیف ہو رہی ہے الٹی ہو رہی ہے روزہ کا کیا کریں؟

مستفتی عبدالرؤف کونڈوا پونہ ۹ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب :- بعد میں قضا کرے۔ ومنها حبل المرأة وارضاعها الخ (عالمگیری ص ۲۰۷ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

حمل کی وجہ سے روزہ چھوڑ سکتی ہے؟

سوال :- میری بیوی حاملہ ہے ڈاکٹر نے روزہ رکھنے سے منع کیا ہے تو کیا کریں؟

مستفتی انصار شیخ دتاواڑای پونہ ۷ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ روزہ بعد میں رکھے۔ ومن کان مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر (الایۃ) ومنہا حبل المرأۃ وارضاعہا الخ (عالمگیری ص ۲۰۷ ج ۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

حیض میں روزہ

سوال:۔ بحالت حیض روزہ رکھنا جائز ہے یا نہیں؟

مستفتی شفیق مدار چھلہ مسجد پونہ ۹ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ نہیں، بعد میں قضا کرے۔ الاعذار التی تبیح الافطار ومنہا الحیض و النفاس الخ (عالمگیری ص ۲۰۷ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

ایک دن خون آ کر بند ہو گیا تو روزہ رکھے

سوال:۔ بیوی کو صرف ایک دن حیض کا خون آیا اور پھر بند ہو گیا تو کیا روزہ رکھنا فرض ہے ان ایام میں؟ مستفتی عبدالرحیم بھائی گنج پیٹھ پونہ ۱۰ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ صورت مسئولہ میں روزہ رکھنا فرض ہے۔ ودم الاستحاضۃ کالرعاف الدائم لا یمنع الصلاۃ ولا الصوم ولا الوطء الخ (عالمگیری ص ۳۹ ج ۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿ روزہ کے متفرق مسائل ﴾

ہندو کی افطاری

سوال :۔ غیر مسلم عورت ہے کمائی حلال ہے اسلام کی طرف رغبت رکھتی ہے روزہ داروں کو افطار کرانا چاہتی ہے کیا یہ جائز ہے؟

مستفتی مولوی عبدالرحمٰن ترکیسری وارد حال پونہ ۸ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب :۔ جائز ہے وجہ حرمت نہ ہونے کی وجہ سے (دارالعلوم دیوبند ص ۴۹۴ ج ۶)

الاصل فی الاشیاء الاباحۃ (الاشباہ والنظائر) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

حالت استحاضہ میں روزہ

سوال :۔ بیوی کا مجبوری میں آپریشن کیا گیا بچے روکنے کیلئے آپریشن کے بعد خون آنا بند ہو گیا تو فوراً روزے رکھ سکتی ہے؟

مستفتی عبدالقادر نانا پیٹھ پونہ ۷ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب :۔ روزہ رکھنا فرض ہے اور خون والے دن کی بھی قضا کرنا فرض ہے۔ وشرط صحۃ الاداء النیۃ والطہارۃ عن الحیض والنفاس الخ (عالمگیری ص ۱۹۵ ج ۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

حالتِ جنابت میں سحری کی تو؟

سوال :۔ ایک آدمی نے رات میں اپنی بیوی سے ہمبستری کرلی اور ویسا ہی سو گیا اور

صبح میں صبح صادق سے ۵ منٹ پہلے آنکھ کھلی اسوقت اس نے پانی پی لیا اور روزے کی نیت کرلی اور اسوقت غسل کیلئے وقت نہیں تھا تو اس صورت میں روزہ ہوگا یا نہیں؟

مستفتی قاری ایوب صاحب پونہ ۷ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ روزہ ہوگیا۔ (محمودیہ ص ۱۰۷ ج ۱۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

بعد آپریشن خون آئے تو روزے کا حکم

سوال:۔ بچہ بند کرنے کا آپریشن کیا گیا سادہ دنوں میں (M'C۔ حیض میں نہیں) صرف ٹانکے کا زخم ہے ماہواری یا کوئی اور چیز جیسی کوئی بات نہیں فٹ کی بیماری کی وجہ سے آپریشن کیا گیا ڈاکٹر نے بچہ پیدا کرنے سے منع کیا تھا کیا روزہ نماز اور عبادتیں کرسکتے ہیں؟ مستفتی عبدالقادر محمد ۵۹۹ ناناپیٹھ پونہ ۵ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ جی ہاں اس عورت پر روزہ رکھنا فرض ہے اس لئے کہ یہ حیض ونفاس کے علاوہ کا خون ہے نیز جس دن خون آیا ہے اگر وہ روزہ کا دن ہے تو اس دن کی بھی قضا لازم ہے۔ سال عن جرحه الدم .....قبل خروج الوقت (عالمگیری ص ۴۱ ج ۱)

(فيه قياس الصوم على الصلوة اى لا يمنع دم الجرح الصوم ۔شاكر)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

رمضان میں شربت بیچنا

سوال:۔ شربت کا دھندہ رمضان میں کرنا جائز ہے یا ناجائز؟

مستفتی سیف الدین بھائی مومن پورہ پونہ ۷ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ ناجائز ہے البتہ افطار سے ذرا پہلے کھول سکتے ہیں۔ (فتاویٰ رحیمیہ ص ۲۵۱ ج ۶)

واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

افطار کی دعا کا وقت

سوال:۔ افطار میں روزہ پہلے کھولیں بسم اللہ بول کر یا دعا پہلے پڑھیں؟

مستفتی محمد سردار کوہ نور اسٹیٹ کھڑکی پونہ ۳۰ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ بسم اللہ پڑھ کر افطار کی دعا پڑھیں پھر افطار کریں۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

حلال وحرام کی افطاری

سوال:۔ میرے ایک رشتہ دار کا گھر بازو میں ہے اور اس میں دو لوگ کمانے والے ہیں اور ایک آدمی کی کمائی حرام ہے مثلاً ریس کوس میں کام کرتا ہے اور دوسرا آدمی خود کا کام کرتا ہے اور ان کے گھر سے کچھ افطاری کا سامان کھانا وغیرہ ہم کو آتا ہے تو اس کو ہم کھا سکتے ہے یا نہیں؟ مستفتی محمد کاشف کیمپ پونہ ۲۳ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ ایسی افطاری نہ کھائی جائے اگر دریافت کر سکتے ہیں تو پوچھ لیں کہ حلال سے دیتے ہیں یا حرام سے؟ اور اگر دل شکنی کا اندیشہ ہو تو انکار کر دیں یا لیکر کسی غریب کو دیدیں۔ (محمودیہ ص ۲۲۵ ج ۵)

واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

سعودیہ سے ہندستان آیا یہاں اکتیسواں روزہ ہے تو کیا کروں؟

سوال:۔ ۲۰۰۲ء میں میں نے رمضان سعودیہ میں شروع کیا اب ہندوستان میں آیا یہاں ۲۹واں روزہ ہے اور میرا تیسواں ہے کل ۳۱واں ہوسکتا ہے کیا کروں؟

مستفتی اسلم بھائی ڈھورگلی پونہ ۱۶ رمضان ۱۴۲۳ھ

جواب:۔ آپ یہاں والوں کے ساتھ روزہ رکھیں چاہے اکتیسواں کیوں نہ ہوجائے یہ آپ کے حق میں نفل ہوجائے گا۔ لو صام رائی ھلال رمضان و اکمل العدۃ لم یفطر الامع الامام لقولہ ﷺ صومکم یوم تصومون وفطرکم یوم تفطرون (ترمذی) والناس لم یفطروا فی مثل ھذا الیوم فوجب ان لا یفطر الخ

(شامی ص ۱۲۳ ج ۲۔ بحوالہ فتاوی رحیمیہ ص ۱۸۱ ج ۵)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

پانچ منٹ پہلے افطاری کرلیا

سوال:۔ میں ایروڑا سے نکلا تو میری گھڑی میں ساڑھے پانچ بجے ہوئے تھے اور مسجد میں گیا تو پونے چھے بجے تھے میں نماز پڑھ کر اٹھا تو کچھ لوگ افطاری کر رہے تھے میں نے ان کے ساتھ افطاری کی پھر میں پانی پینے کیلئے اٹھا تو کچھ لوگ ایسے ہی بیٹھے تھے بغیر افطاری کے بعد میں ان لوگوں نے چھ بجے افطاری کی تو میں نے لوگوں سے پوچھا لوگوں نے کہا کہ یہاں پر ایسے ہی ہوتا ہے پانچ منٹ پہلے روزہ کھولتے ہیں تو کیا میرا روزہ ٹوٹا یا نہیں؟ مستفتی حاجی محمد حنیف گنیش پیٹھ پونہ ۲۶ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ تقویم جب اندازہ کی ہوتی ہے تو اس میں لکھے ہوئے وقت سے چند منٹ بعد افطار کرنا چاہئے اسی میں احتیاط ہے اور اکثر جگہ اسی پر عمل ہوتا ہے خصوصاً رمضان میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے اور احادیث میں جو تاخیرِ افطار کی ممانعت آئی ہے وہ یقینی غروب شمس کے بعد بہت تاخیر کرنا ہے اب اگر تقویم کے مقابلہ میں وہاں کے لوگ (جو جلد افطار کرتے ہیں) آپ کو بتادیں کہ ہم کو سورج کے غروب کا علم اس طرح ہوا ہے تو آپ کا روزہ نہیں ٹوٹا اور اگر وہ بھی محض گمان اور اندازے سے ایسا کرتے ہیں تو آپ کا روزہ ٹوٹ گیا ہے آپ کو ایک روزہ قضاء کرنا پڑے گا البتہ کفارہ واجب نہیں ہے اور اس صورت میں جتنوں کا روزہ جتنے دنوں تک ٹوٹا ہے سب کا وبال ان ہی جلدی افطار کرنے والوں پر ہوگا اور مسجد میں دو افطاری کرانے کے فتنہ کا بھگتان بھی انہیں اللہ کے پاس کرنا پڑے گا۔ (رحیمیہ ص ۱۹۱ ج ۵.....آپ کے مسائل ص ۲۸۱ ج ۳.....مسائل روزہ ص ۱۹۵) اذا شهد اثنان ان الشمس غابت وشهد اخر ان انها لم تغب فافطر ثم ظهر انها لم تغب فعليه القضاء دون الكفارة بالاتفاق الخ (عالمگیری ص ۱۹۰ ج ۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم　　مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿ اعتکاف کے احکام کا بیان ﴾

معتکف کا نائب سے تجارت کروانا

سوال:۔ میری دکان ہے اور اس میں ایک لڑکا کام کرتا ہے اب دیوالی کے موقع پر جو خاص کسٹمر آئینگے انکو چیزیں دینے کی جو خاص قیمت ہے تو وہ لڑکا مجھے پوچھنے کیلئے آئیگا

اور میں اعتکاف میں رہونگا تو اس سے میں تجارت کے بارے میں کتنی حد تک بات کر سکتا ہوں؟ مستفتی جان محمد بھائی پینشن والا مسجد پونہ ۱۴ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب :۔ سامانِ تجارت تو مسجد میں لانا منع ہے البتہ اپنے نائب کو مشورہ دے کر تجارت کرنا حالت اعتکاف میں جائز ہے۔ واما محظوراته۔۔۔ ولا باس للمعتكف ان يبيع ويشترى الطعام ومالا بدمنه واما اذا اراد ان يتخذ متجرا فيكره له ذالك (عالمگیری ص ۲۱۳ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

بحالت اعتکاف بیت الخلا و غسل کیلئے گھر جانا

سوال :۔ میں اعتکاف میں بیٹھنا چاہتا ہوں لیکن بات یہ ہے کہ اس مسجد میں نہ بیت الخلا ہے نہ ہی غسل خانہ ہے بیت الخلا مسجد کے باہر راستہ پر ہے اور غسل کیلئے گھر ہی جانا پڑتا ہے تو اس طرح باہر جانا درست ہے یا نہیں؟

مستفتی جان محمد پینشن والا مسجد پونہ ۱۴ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب :۔ ضرورت کیلئے مسجد سے نکلنا حتی کہ گھر میں قضاء حاجت یعنی پاخانے کیلئے جانا جائز ہے بشرطیکہ ضرورت سے فارغ ہوتے ہی مسجد آجائے۔ فاذا خرج لبول اوغائط لا باس بان يدخل بيته ويرجع الى المسجد كمافرغ من الوضوء ولو مكث فى بيته فسد اعتكافه وان كان ساعة عندابى حنيفة الخ (عالمگیری ص ۲۱۲ ج ۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

معتکف کا نماز جنازہ پڑھانا

سوال:۔ محترم المکرم جناب حضرت مفتی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
عرض تحریر یہ ہیکہ معتکف کیلئے کیا یہ جائز ہے کہ اگر کوئی جنازہ مسجد میں آئے تو وہ اسکی نماز پڑھائے؟

مستفتی احقر (مولانا) مبین (صاحب) پونہ ۲۷ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ جب کوئی شخص نماز جنازہ پڑھانے والا نہ ہو تب اس خاص صورت میں مسنون اعتکاف کرنے والے کیلئے جائز ہے کہ وہ نماز جنازہ پڑھانے کیلئے مسجد سے نکلے الخ (اسلامی فقہ ص ۲۰۹ ج ۱) لیکن اگر کوئی نماز جنازہ پڑھانے والا ہے تو پھر معتکف کیلئے نکلنا بالکل جائز نہیں ہے۔ عن عائشۃؓ السنۃ علی المعتکف ان لا یعود مریضا ولا یشھد جنازۃ (ابو داؤد ص ۳۳۵ ج ۱ ۔۔۔ درس ترمذی ص ۶۴۵ ج ۲)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

عورت کے معتکف کی حد کیا ہے نیز کھانا پکا سکتی ہے؟

سوال:۔ عورت اگر اعتکاف میں بیٹھ جائے تو اسکے موضع اعتکاف کی حد کہاں تک ہو گی نیز وہ گھر کا کام کاج کر سکتی ہے یا نہیں؟ جبکہ میاں بیوی دو ہی ہوں؟

مستفتی مولوی محمد بشیر کنور کرناٹک ۱۸ رمضان ۱۴۲۵ ھ

جواب:۔ ایک عورت آرام سے جتنی جگہ میں اٹھ اور لیٹ سکے اتنی جگہ میں اعتکاف کی نیت کرے کوئی اور پکانے والا نہ ہو تو کھانا پکا سکتی ہے۔ ولا تعتکف المرأۃ الا فی

مسجد بیتها یعنی موضع صلاتها فی بیتها الخ ولا یخرج المعتکف الالحاجة لازمة شرعیة الخ (خانیه علی الهندیه ص ۲۲۱ ج ۱ ... محمودیہ ص ۱۶۲ ج ۱۳)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

انتیس کو چاند دکھا تو معتکف کو مکمل ثواب ملے گا

سوال:۔ اعتکاف میں بیٹھا ہوں اگر ۲۹ ہی روزے ہوئے تو کیا ثواب عشرہ کا ملے گا؟

مستفتی جاوید حسین پونہ ۲۵ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ جی ہاں ملے گا اور یہ مکمل عشرہ ہی کا اعتکاف کہلائے گا حضور ﷺ نے خود فرمایا تھا اسلام میں مہینہ کبھی ۳۰ کا ہوتا ہے اور کبھی ۲۹ کا۔ قال رسول اللہ ﷺ الشهر تسع وعشرون وطبق شعبة یدیه ثلث مرات وکسر الابهام فی الثالثة قال عقبة و احسبه قال الشهر ثلثون وطبق کفیه ثلث مرات (مسلم شریف ص ۳۴۷ ج ۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

اعتکاف توڑ کر نکل گیا

سوال:۔ ایک معتکف اپنا اعتکاف چھوڑ کر رات بارہ بجے مسجد سے باہر چلا گیا ایک جھگڑے کی وجہ سے جو باہر چل رہا تھا پھر ۱۵ منٹ بعد واپس اعتکاف میں آ گیا اس کا کیا حکم ہے؟ مستفتی انیس بھائی پونہ ۳۰ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ صورت مسئولہ میں اعتکاف ٹوٹ گیا لیکن اس کی قضاء نہیں ہے بس استغفار کرے مفتی یوسف صاحب لدھیانویؒ نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے۔ اما

مفسداته فمنها الخروج من المسجد فلا يخرج المعتكف من معتكفه ليلا و نهارا الا بعذر و ان خرج من غير عذر ساعة فسد اعتكافه الخ سواء كان الخروج عامدا او ساهيا (عالمگیری ص ۲۱۲ ج ۱ ....آپکے مسائل ص ۳۱۹ ج ۳)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

جس مسجد میں جمعہ نہیں ہوتی اس مسجد میں اعتکاف اور بیت الخلا کے لئے گھر جانا

سوال:۔(۱) جس مسجد میں پانچ وقت کی نماز تو ہوتی ہے لیکن جمعہ اور بیت الخلا اور غسل خانہ کا انتظام نہیں ہے کیا ایسی مسجد میں اعتکاف کر سکتے ہیں یا نہیں اور غسل اور بیت الخلا کے لئے باہر جاسکتے ہیں یا نہیں؟

مسجد کے اوپر جانے سے اعتکاف نہیں ٹوٹے گا

سوال:۔(۲) دوران اعتکاف دعا اور دیگر عبادتوں کے لئے یکسوئی پیدا کرنے کے لئے (مسجد کا اوپری حصہ) جہاں عموما کوئی نہ ہو جاسکتے ہیں یا نہیں؟

مستفتی محمد عارف شیخ پونہ ۲۰ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔(۱) جس مسجد میں پانچ وقت کی نماز ہوتی ہے لیکن جمعہ کی نماز نہیں ہوتی وہاں بھی اعتکاف جائز ہے (آپ کے مسائل ص ۳۱۵ ج ۳) غسل اور بیت الخلا کے لئے مسجد سے باہر جاسکتے ہیں جبکہ مسجد میں انتظام نہ ہو۔ ومن الاعذار الخروج للغائط والبول و أداء الجمعة الخ (عالمگیری ص ۲۱۲ ج ۱)

(۲) مسجد کا اوپر کا حصہ بھی مسجد ہی ہے اوپر جانے سے اعتکاف فاسد نہیں ہوگا البتہ اوپر جانے کے بجائے نیچے کے حصہ میں ہی پردہ باندھ کر یکسوئی اختیار کرے۔ ولو صعد المئذنة لم يفسد اعتكافه بلا خلاف و ان كان باب المئذنة خارج المسجد الخ(عالمگیری ص ۲۲۲ ج ۱)قال بعضهم هذا في المؤذن لان خروجه للاذان يكون مستثنى عن الايجاب اما في غير المؤذن يفسد الاعتكاف لان الخروج من المسجد و ان كان ساعة يفسد الاعتكاف في قول ابي حنيفة و الصحيح ان هذا القول للكل في حق الكل الخ(خانيه على الهنديه ص ۲۲۳ ج ۱)۔

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

اعتکاف میں امتحان کے پرچے جانچنا

سوال:۔ ٹیچر حضرات اعتکاف میں بیٹھنا چاہتے ہیں اور انکے ذمہ امتحان کے پیپر بھی چیک کرنے ہیں کیا اعتکاف کی حالت میں پیپر چیک کر سکتے ہیں یا نہیں؟ واضح فرمائیں۔ مستفتی محمد ایاز شیخ پونہ ۲۰ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ پیپر چیک کرنا ان کی ملازمت ہے یعنی ایک پیشہ ورانہ ذمہ داری ہے اور ضروری خرید وفروخت کی معتکف کو اجازت دی گئی ہے لہذا مسجد کا احترام ملحوظ رکھتے ہوئے وہ یہ کام کر سکتے ہیں البتہ کم سے کم وقت میں اس طرح کے کام پورے کرلیں۔

ولا باس للمعتكف ان يبيع ويشترى الطعام وما لا بد منه واما اذا اراد ان يتخذ متجرا فيكره له ذالك الخ (عالمگیری ص ۲۱۳ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

اخیر عشرہ سے کم اعتکاف کا کیا حکم ہے؟

سوال:۔ رمضان المبارک میں آخری عشرہ میں اگر کوئی تھوڑی دیر یعنی ایک فرض نماز سے دوسری فرض نماز تک یا ایک دن دو دن وغیرہ کا اعتکاف کرنا چاہے تو اس اعتکاف کی نیت سنت اعتکاف کی ہوگی یا نفل اعتکاف کی؟

مستفتی محی الدین کولہاپور ۱۰ رمضان ۱۴۲۴ھ

جواب:۔ نفل، اعتکاف کی نیت ہوگی۔ (امداد الفتاوی ص ۱۵۴ ج ۲ ۔۔ مسائل اعتکاف رفعت قاسمی ص ۴۰) والیٰ سنة مؤکدة وهو فی العشر من رمضان والیٰ مستحب وهو ماسواهما (عالمگیری ص ۲۱۱ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿ حج کا بیان ﴾

حج مجھ پر فرض ہے لیکن والدین کو پہلے کرانا چاہتا ہوں

سوال:۔ میرے پاس اتنے پیسے ہیں کہ میں حج کر سکتا ہوں لیکن میں یہ چاہتا ہوں کہ پہلے میرے والدین حج کریں اس وجہ سے میں اپنے والدین کو حج کیلئے بھیج سکتا ہوں یا نہیں؟ میں اور میرے والد ایک ہی جگہ ایک ہی کام کرتے ہیں۔

مستفتی عبدالرؤف شیخ پونہ ۸ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ جب مال آپ کا ہے تو حج آپ پر فرض ہے آپ نہیں کرینگے تو عنداللہ ماخوذ

ہونگے آپ اپنا فریضہ ادا کریں اور اگر زائد مال ہے تو اپنے ساتھ والدین کو بھی لے جائیں یا جا کر آنے کے بعد جب مال آجائے تو انھیں بھیج دیں۔ اما شرائط وجوبه فمنها الاسلام ومنها العقل ومنها البلوغ ومنها القدرة على الزاد و الراحلة الخ (عالمگیری ص ۲۱۷ ج ۱) جب آپ کے والد کے پاس مال نہیں ہے تو ان پر حج فرض نہیں ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

عورت کا محرم کے بغیر حج کو جانا

سوال:۔ عورت حج کو اکیلی جاسکتی ہے یا نہیں؟ اگر اس کی مجبوری ہو تو کیا کرے بہنوئی کے ساتھ جبکہ ان کی عمر کافی زیادہ ہے جیسا کے ۶۰/۷۰ کی عمر ہے۔

جواب:۔ نہ اکیلی حج کو جاسکتی ہے اور نہ اپنے بوڑھے بہنوئی کے ساتھ۔

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

حج خسر کے ساتھ

سوال:۔ (۱) عورت کا اپنے خسر کے ساتھ حج کو جانا صحیح ہے یا نہیں؟

حج دوسری عورتوں کے ساتھ؟

سوال:۔ (۲) عورت کا کسی غیر محرم آدمی کے ساتھ حج کو جانا کیسا ہے جبکہ وہ غیر محرم آدمی بھی اپنی اہلیہ کے ساتھ حج کو جارہا ہو۔

مستفتی عبدالرحمٰن ترکیشور ۲۴ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ (۱) عورت کا اپنے خسر کے ساتھ حج کو جانا جائز ہے بشرطیکہ فتنہ کا خوف نہ

ہواور خسر قابل اطمینان ہو۔ ومنها المحرم للمرأة ... والمحرم الزوج ومن لا يحو زمنا كحتها على التابيد بقرابة او رضاع او مصاهرة الخ ويشترط ان يكون ما مونا عاقلا بالغا حرا كان او عبد اكافر اكان او مسلما الخ (عالمگیری ص۲۱۹ ج۱)

(۲) اس صورت میں حج کیلئے جانا جائز نہیں ہے۔ ومحرم اوزوج لامرأة فی سفر الخ ولهذا تحرم الخلوة مع الاجنبية وان كان معهاغير ها من النساء الخ (محمودیہ ص۱۶۷ ج۱۳۔۔البحرالرائق ص۳۱۵ ج۲۔۔آپ کے مسائل ص۸۶ ج۴)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

پہلے مدینہ جانے والا احرام کہاں باندھے؟

سوال:۔عمرہ کی نیت سے ہندوستان سے جانا ہورہا ہے ہوائی جہاز پہلے مدینہ منورہ پہونچے تو احرام کہاں باندھے؟ بمبئی یا مدینہ منورہ میں؟

مستفتی ایوب بھائی تمبولی مسجد پونہ ۸ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔اگر بمبئی سے احرام باندھنا چاہے تب بھی جائز ہے لیکن ضروری نہیں ہے بہتر یہ ہے کہ زیارت سے فارغ ہوپھر ذوالحلیفہ سے مکہ جاتے ہوئے احرام باندھے۔

فان قدم الاحرام على هذه المواقيت جاز (الى قوله) الى الميقات افضل الخ (عالمگیری ص ۲۲۱ ج۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

عدت وفات پوری کرے یا حج کرے؟

سوال:۔میری ماں کی عدت دس محرم کو پوری ہوتی ہے اور حج کا نمبر لگ چکا ہے کیا

کریں؟ مستفتی عبدالرحیم مدار چھلہ مسجد پونہ ۱۹/۱۲/۱۹۹۵

جواب:۔عدت پوری کرے اور امسال حج نہ کرے پھر کبھی کر لے۔فلا تخرج المرأة الی الحج فی عدة طلاق وموت (عالمگیری ص۲۱۹ ج۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

بغیر محرم کے عورت کا حج کو جانا

سوال:۔کیا عورت بغیر محرم کے حج کو جاسکتی ہے یا نہیں حالانکہ محرم موجود ہیں بیٹا اور بھائی؟ مستفتی نظام الدین شیخ پونہ کالیج پونہ ۴/۱/۲۰۰۵

جواب۔۔ناجائز ہے نہیں جاسکتی۔ لایحل لامرأة تؤ من باللہ والیوم الآخران تسافر مسیرةَیوم ولیلة الامع ذی محرم علیها الخ (در المختار ص۱٤٦ ج۲)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

حائضہ احرام کب باندھے؟

سوال:۔ایک عورت عمرہ کیلئے جارہی ہے جانے سے پہلے ہی حیض آجائے تو احرام باندھے گی یا نہیں اور مکہ جا کر کیا کرے گی؟

مستفتی رشید خان کارپوریٹر پونہ ۱ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔حیض کی حالت میں احرام باندھ سکتی ہے تلبیہ پڑھ کر عمرہ کی نیت سے احرام باندھ لے لیکن دوگانہ نہیں پڑھیگی اور مکہ پہونچ کر اپنے کمرہ پر انتظار کرے ذکر ودعا میں لگی رہے اور جب پاک ہوجائے تو غسل کر کے مسجد حرام میں جائے اور طواف

وسعی وغیرہ کر کے عمرہ مکمل کرے۔ ولا تطوف بالبیت (ھدایہ ص۴۸ ج۱)وفی حاشیۃ الھدایہ ص ۴۸ ج۱ ۔۔لقول النبی ﷺ لعائشۃ حین حاضت :سرف افعلی مایفعل الحاج غیران تطوفی بالبیت حتی تطھری۔واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

ترک طواف زیارت

سوال:۔علمائے دین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ کسی عورت کا طواف زیارت چھوٹ گیا اور وہ گھر آ گئی اب کیا کرے؟

مستفتی مشتاق احمد شیخ پونہ ۱۸/۶/۱۹۹۸

جواب:۔طواف زیارت فرض اور حج کا رکن ہے یہ فوت نہیں ہوتا یعنی تمام عمر میں ہوسکتا ہے البتہ ایام نحر میں ادا کرنا واجب ہے اگر اس کے بعد کیا جائے تو دم بھی واجب ہوتا ہے اور یہ طواف لازمی ہے اس کا بدل کچھ نہیں ہوسکتا اور اس طواف کے بعد ہی عورت اپنے شوہر کیلئے حلال ہوتی ہے اور اگر یہ طواف نہ کیا تو بیوی کے ساتھ صحبت وغیرہ حلال نہ ہوگی اگر چہ سالہا سال گذر جائیں طواف کرنے کے بعد ہی حلال ہوگی سوالِ مذکور میں چاہئے کہ جلد از جلد جا کر طواف زیارت کرلے اور بکری وغیرہ کے ذریعہ دم بھی دیدے اور اس وقت تک شوہر کو قدرت نہ دیں (اگر شوہر ہے تو)اور اس میں تاخیر نہ کرے کہ بلا عذر تاخیر کا گناہ ذمہ رہیگا حتی کہ یہ طواف کئے بغیر کوئی مرجائے تو اسکے کرنے کی وصیت واجب ہوگی۔وان ترک کلاالطوافین فھو حرام علی

النساء وعلیہ ان یرجع ویطوف طواف الزیارۃ وطواف الصدر وعلیہ دم لتاخیر طواف الزیارۃ الخ (عالمگیری ص ۲۴۶ ج ۱--- معلم الحجاج ص ۱۷۹)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

حالت احرام میں پردہ

سوال:۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ حالت احرام میں عورت چہرے پر ہمیشہ نقاب رکھے اس لئے کہ پردہ فرض ہے کیا یہ صحیح ہے؟

مستفتی فیروز کمپیوٹر پونہ ۲ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ واضح حدیث ہے کہ عورت حالت احرام میں نقاب نہ پہنے "عن ابن عمرؓ عن النبی ﷺ المحرمة لا تنتقب ولا تلبس القفازین" (بذل المجہود ص ۱۱۸ ج ۳) اور یہ اجماعی فیصلہ ہے کہ عورت احرام میں چہرہ نہ ڈھانپے۔ ولان المرأة لا تغطی وجهها بالاجماع (المبسوط للسرخسی ص ۷ ج ۴) البتہ ٹوپی یا جھجہ یا پنکھا یا چادر وغیرہ سے ضرور آڑ کرلیا کرے جیسے حضرات امہات المؤمنین کیا کرتی تھیں (حدیث عائشہؓ بذل المجہود ص ۱۱۸ ج ۳) لہذا جو نقاب لگانا فرض کہہ رہے ہیں حالت احرام میں وہ غلطی پر ہیں شاید ان کا قول احرام کھلنے کے بعد کیلئے ہوگا۔

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

بیٹی کے روپیوں سے حج

سوال:۔ (۱) میں اور میری بیوی حج کو جانا چاہتے ہیں۔ میری بیٹی ہے اس میں سے

۶۰ ہزار روپے ملیں گے ابھی فی الحال ۲۰ ہزار روپے ہیں باقی چالیس ۴۰ ہزار روپے ممبروں کے اتفاق رائے سے مل جائینگے کیا یہ پیسہ حج کو چلے گا؟

پرمٹ کے روپیوں سے حج

سوال:۔(۲) اس کے علاوہ میرے رکشا کا پرمٹ ہے، ایجنٹ کو دینے کے بعد ۲۰ ہزار روپے ملیں گے اگر ایجنٹ میرے پرمٹ پر قرضہ نکال کر دوسرے کو دے گا تو کیا یہ پیسہ حج کیلئے چلے گا یا نہیں؟

بیوی اور بہو کے زیور سے حج

سوال:۔(۳) اسی طرح گھر کا زیور ہے جو بہو اور بیوی کا ہے اور دونوں دینے کیلئے راضی ہیں جسکے چالیس ہزار روپے ملیں گے کیا یہ رقم حج کیلئے جائز ہے؟

مستفتی شیخ اعظم پونہ ۱۳ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔(۱) جی ہاں چل جائے گا اگر بسی نیلام کی نہیں ہے۔

(آپ کے مسائل ص ۲۷۰ ج ۶)

(۲) پرمٹ سے ملنے والا روپیہ چونکہ مال نہیں بلکہ ایک طرح کا حق ہے جواز میں اشتباہ ہے لہذا بچیں۔ (آپ کے مسائل ص ۶۰۱ ج ۶)

(۳) یہ رقم بھی حج کیلئے جائز ہے۔ (آپ کے مسائل ص ۱۳۹ ج ۶)

واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

ماں کا چھوٹے بچوں کو چھوڑ کر حج کو جانا

سوال:۔ ہماری بھابھی کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اور ان کا ارادہ حج کو جانے کا ہے کیا وہ اپنی چھوٹی چھوٹی اولاد کو چھوڑ کر حج کو جاسکتی ہیں اس کے بارے میں معلومات دیں؟ مستفتی ایس ایچ خان آکرڈی پونہ ۱۲ رمضان ۱۴۱۴ھ

جواب:۔ اگر وہ محرم کے ساتھ جارہی ہے اور بچے ماں کے بغیر رہ سکتے ہیں تو جاسکتی ہے۔ منها المحرم للمرأة شابة كانت او عجوزاً اذا كانت بينها وبين مكة مسيرة ثلاثة ايام ۔۔۔۔ ولا عبرة للصبي الذي لايحتلم (عالمگیری ص ۲۱۹ ج ۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿ نکاح کا بیان ﴾

﴿ کن عورتوں سے نکاح جائز ہے اور کن سے جائز نہیں ہے ﴾

غیر مسلمہ سے نکاح

سوال:۔ مکرمی جناب مفتی شاکر صاحب

کیا فرماتے ہیں علمائے دین وائمۂ شریعت بیچ اس مسئلے کے کہ زید نے نو مسلم لڑکی سے نکاح کیا زید بہت دولتمند ہے ایک ہندو عورت لکشمی بائی کو بھی رکھ لیا منکوحہ سے الحمدللہ ۴ اولاد ہوئیں ساتھ ہی ساتھ لکشمی بائی کو بھی ناجائز تعلقات کی وجہ سے ۵ اولاد ہوئیں جو کہ ولدالزنا ہیں ۲۰ سال بعد لکشمی بائی مشرف بہ اسلام ہوئی لکشمی بائی کی اولاد بالترتیب یہ عمر کی ہیں ۶، ۸، ۱۰، ۱۳، ۱۶ معاملہ کروڑوں کی جائیداد کا ہے۔

(۱) ماں (لکشمی بائی) کے اسلام قبول کرنے کے بعد بچوں کا کیا حکم ہے آیا وہ مسلمان ہوئے یا کلمہ پڑھا کر اسلام میں داخل کرنا پڑیگا؟

(۲) زید نے (لکشمی بائی) کے مسلمان ہونے کے بعد نکاح کیا یا نہیں اگر نکاح کیا تو کیا وہ اور اسکی اولاد جائیداد میں حقدار ہوگی؟

(۳) منکوحہ کی اولاد کا یہ کہنا ہے کہ ناجائز عورت اور ناجائز اولاد کا کوئی حصہ نہیں۔

زید کا انتقال ہوا جائیداد کی تقسیم کا معاملہ کورٹ ہی میں ہے اس صورت میں کیا (لکشمی بائی) نومسلم کی اولاد کا جائیداد میں حق ہے یا نہیں؟

اس سلسلہ میں شرعی حکم کیا ہے اور مسلم پرسنل لاء کا کیا قانون ہے؟ مدلل جواب سے مستفیض فرمائیں۔ جزاکم اللہ خیرا

مستفتی محمد اکرم عبدالقادر قریشی کونڈوہ خرد پونہ ۲/۴/۱۹۹۸

جواب:۔ لکشمی بائی نے اگر اسلام قبول کر لینے کے بعد زید سے شرعی نکاح کر لیا تھا تو وہ زید کے ترکہ کی حقدار ہے اور اسے میراث ملے گی اور اگر اسلام قبول کرنے کے بعد شرعی طریقہ پر نکاح نہیں ہوا تھا تو اسے میراث نہیں ملے گی اور لکشمی بائی کے پانچوں بچے جو زید کے ناجائز تعلق سے پیدا ہوئے ہیں ان میں سے جو نابالغ ہیں وہ مسلمان ہی شمار ہوں گے لیکن بالغ بچوں پر اسلام پیش کیا جائے اگر وہ قبول کر لیں تو مسلمان ہیں اور اگر انکار کر دیں اور کفر اختیار کر لیں تو وہ کافر ہیں لیکن دونوں صورتوں میں یعنی وہ اسلام قبول کریں یا نہ کریں چونکہ انکا نسب زنا کی وجہ سے زید سے ثابت نہیں ہے اسلئے

پانچوں زید کے ترکہ سے محروم رہیں گے ان کو زید کی میراث نہیں ملے گی۔ قال اللہ تعالیٰ " لیس للانسان الا ما سعی " الآیۃ و فی الحدیث " الولد للفراش وللعاھر الحجر " الحدیث (مشکوۃ ص ۲۸۲ ۔۔ مسلم پرسنل لاء ص ۳۲۰ ص ۱۸۵ ج ۳)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

ماموں کی لڑکی اور بھانجے کے لڑکے کا نکاح

سوال:۔ محترمی مفتی صاحب..... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدمت اقدس میں ایک مسئلہ معلوم کرنا ہے ماموں کی لڑکی اور بھانجہ کا لڑکا ازدواجی رشتہ ہوسکتا ہے یا نہیں جواب سے مطلع فرمائیں عین نوازش ہوگی؟

مستفتی ٹی ایم خان پونہ ۲۷/۴/۱۹۹۳

جواب:۔ مذکورہ صورت میں ماموں کی لڑکی کا نکاح بھانجے کے لڑکے کے ساتھ جائز ہے۔ فلا تحرم علیہ بنات خالہ ۔۔۔۔فلایحرم من فروع الجدات الاالبطن الاولیٰ الخ (الفقہ علی المذاھب الاربعہ ص ۶۲ ج ۴) جب ماموں زاد بہن بھائی کا نکاح جائز ہے تو ماموں زاد بھائی کے بیٹے سے نکاح بدرجہ اولیٰ جائز ہوگا۔

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

خالہ بھانجی کو ساتھ رکھنا

سوال:۔ مکرمی مفتی صاحب..... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک مسئلہ درپیش ہے کہ خالہ کے موجود ہوتے ہوئے بھانجی سے نکاح جائز ہے یا نہیں

اگر لاعلمی میں ایسا ہو گیا ہو تو اس کا شرعاً حکم کیا ہے برائے کرم قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں۔ مستفتی امیر شہر پونہ ۱۸/۷/۱۹۹۲

جواب:۔ خالہ کے موجود ہوتے ہوئے بھانجی کو نکاح میں لانا جائز نہیں۔ ولا یجمع بین امرائتین لو کانت احدھما رجلا لم یجز له ان یتزوج با لاخری الخ (شرح البدایہ ص۲۸۹ ج۲) ولا یجمع بین المرأۃ وعمتها او خالتها الخ (شرح البدایہ ص۲۸۸ ج۲) یعنی کسی عورت کو اور اس کی خالہ یا پھوپھی وغیرہ کو ایک ساتھ نکاح میں رکھنا جائز نہیں ہے اگر لاعلمی میں ایسا ہو گیا ہے اور دونوں نکاح آگے پیچھے ہوئے ہیں تو پہلے والا نکاح باقی ہے اور دوسرا باطل ہے دوسری عورت کو فوراً جدا کر دیا جائے۔ فلو علم فهو الصحیح والثانی باطل الخ (شامی ص۲۸۶ ج۲ ۔ بحوالہ بهشتی زیور) فرق القاضی بینه وبینها ویکون طلاقا الخ (شرح التنویر ص۱۸۹ ج۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

بدعتی گھر کا رشتہ

سوال:۔ تبلیغی گھرانہ کی لڑکی کے لئے بدعتی گھرانہ سے رشتہ آیا ہے لڑکی یہ کہہ رہی ہے کہ میں وہاں جا کر محنت کروں گی یعنی لڑکی کو لڑکا پسند ہے تو نکاح کرنا مناسب ہے یا نہیں؟ اسکا جواب دیکر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں۔

مستفتیہ مہر النساء منگلوار پیٹھ پونہ ۱۴ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ تجربہ یہ ہے کہ لڑکی مغلوب رہتی ہے لڑکا اور اسکے گھر والے غالب رہتے

ہیں اور وہ دین قبول نہیں کرتے بلکہ بہو کی بات ماننے میں عار محسوس کرتے ہیں لہٰذا ہماری رائے تو یہ ہے کہ یہ رشتہ چھوڑ دیا جائے لیکن اس رشتہ کو بالکل حرام نہیں کہا جا سکتا البتہ احتیاط ضروری ہے کئی عبرت ناک واقعات سامنے آچکے ہیں۔ (فتاویٰ دارلعلوم دیوبند ص ۲۱۳ ج ۷/ص ۱۵۸ ج ۷) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

خودزانی کا مزنیہ حبلیٰ کے ساتھ قبل وضع حمل نکاح جائز ہے؟

سوال:۔ محترم حضرت مفتی صاحب سلام مسنون

عرض اینکہ میں مفتی عبدالحفیظ صاحب کے پاس بھی گیا تھا مسئلہ وہی سامنے کھل کر آیا جو آپ کے پاس آیا تھا مجھے ان کے پاس سوال لکھنے میں سابق شوہر کے بارے میں چھوٹ گیا تھا اور صرف اس کے عاشق کے بارے میں لکھا تھا اس لئے انہوں نے حبلیٰ من الزنا کا مسئلہ سامنے رکھتے ہوئے بغیر وضع حمل کے نکاح جائز کیا تھا بہر حال ایک تیسری صورت سامنے آئی آپ اس کا جواب دیں مثلاً اس کا شوہر غیر مسلم نے اس کو اپنے یہاں سے اپنے مذہب کے اعتبار سے طلاق یا طلاق والے الفاظ کہہ کر اس لڑکی کو چھوڑ دیا بعدہٗ وہ مسلم اس کے ساتھ آٹھ مہینہ رہا تو کیا اب کلمہ کے ساتھ اپنے نکاح میں لینے میں کوئی قباحت ہے یا نہیں؟ واضح کریں یہ تو اب زانی کے حکم میں ہوا اور اب اس صورت میں وضع حمل کی ضرورت ہے یا نہیں مفتی عبدالحفیظ نے کہا کہ اس صورت میں بغیر وضع حمل کے نکاح فی الفور درست ہے اور مزید آپ سے تائید کرانے

کیلئے کہا ہے جلد جواب دیں۔ مستفتی کلیم اللہ قاسمی پونہ ۱/۱/۱۹۹۰

جواب:۔ کافر اگر اپنی بیوی کو طلاق دیدے اور اس کی مطلقہ مسلمان بن جائے تو بلا عدت طلاق اس نو مسلمہ مطلقہ سے کسی بھی مسلمان کا نکاح جائز ہے۔ و کذا ما قد مناہ من ترجیح القول بانه لاعدة من الکافر عند الامام اصلا الخ (در المختار ص ۴۲۱ ج۲) صورتِ مسؤلہ میں بھی فی الفور نکاح درست ہے اور وضعِ حمل کے انتظار کی ضرورت نہیں خاص کر جبکہ زانی خود ہی اپنی مزنیہ حبلیٰ سے نکاح کر رہا ہے۔ بخلاف الحامل من الزنا فان ماء الزنا لا حرمة له و لیس فیه حق الغیر فلذا صح نکاحها الخ (در المختار ص ۴۲۵ ج۲) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

چچا بھتیجی کا نکاح

سوال:۔ ایک ماں کے دو بچے ایک لڑکا اور ایک لڑکی

لڑکے کا نام فاروق اور لڑکی کا نام فاطمہ

اس کی عورت کا نام ناجو اور اس کے مرد کا نام جمیل

اس کا مرد مر گیا اور اس کا بھی مرد مر گیا

ناجو کا بیٹا ابرہیم اور فاطمہ کا بیٹا اور فاطمہ کے بیٹے کی شادی ہوگئی اور اس کی عورت کا نام شگفتہ اور شگفتہ کی ایک بیٹی ہے تو کیا ناجو کا بیٹا جو اس کا چاچا ہوتا ہے کیا ان دونوں میں شادی ہو سکتی ہے یا نہیں؟

مستفتی ایک بندہ خدا ۱۹۹۵/۵/۷

جواب:۔ دونوں کا آپس میں نکاح ہوسکتا ہے (آپ کے مسائل ص ۸۶ ج ۵.....دار العلوم ص ۳۰۰ ج ۷۔۔محمودیہ ص ۱۸۲ ج ۱۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

ہونے والی دوسری بیوی کے بھائی کے ساتھ اپنی بیٹی کا نکاح کرنا

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین زید زینب سے عقد ثانی کرنا چاہتے ہیں زید کی ایک لڑکی ہے طرفین میں عزیز واقارب ورشتہ دار چاہتے ہیں اور مناسب سمجھتے ہیں کہ زینب کے چھوٹے بھائی کے ساتھ زید کی لڑکی کی شادی ہوجائے زید اور زینب آپس کی رضامندی سے نکاح کرنا چاہتے ہیں اسکا علم کسی کو نہیں ہے۔

مستفتی بندۂ خدا پونہ ۱۰ صفر ۱۴۱۵ھ

جواب:۔ مذکورہ سوال میں زید کا نکاح زینب کے ساتھ جائز ہے اور زید کی بیٹی کے ساتھ زینب کے بھائی کا نکاح بھی درست ہے۔ واحل لکم ماوراء ذالکم الآیۃ قرآن پاک میں چند عورتوں کی حرمت بیان کرنے کے بعد اس آیت کے ذریعہ یہ بتایا گیا کہ باقی عورتوں کے ساتھ تمہارا نکاح جائز ہے لہٰذا اوپر ذکر کی ہوئی دونوں صورتیں بھی جائز ہیں۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

دوسرے کی منکوحہ سے نکاح

سوال:۔ مکری مولوی شاکر صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرت ایک مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے یہاں ایک لڑکی کا نکاح آج سے تقریبا ۴ سال پہلے ہوا تھا اس کا شوہر اس دلہن کو نکاح کے ایک مہینہ بعد چھوڑ کر چلا گیا ہے لہٰذا اس لڑکی کیلئے نکاح کا رشتہ آیا ہے کیا آج اس نکاح کو کیا جا سکتا ہے اسلامی نقطہ سے یہ نکاح جائز ہے کیا؟ مستفتی افضل احمد اسحٰق گھور پڑی پیٹھ پونہ ۲۴/۲/۱۹۹۲

جواب:۔ اس لڑکی کا نکاح فی الحال جائز نہیں ہے اس لئے کہ وہ اب بھی کسی کے نکاح میں ہے اور ایک کے نکاح میں رہتے ہوئے دوسرے مرد سے نکاح کبھی بھی جائز نہیں ہوتا لڑکی کو چاہئے کہ کسی شرعی پنچایت یا دار القضاء میں درخواست دے پھر پنچا یت کے ذمہ دار یا قاضی کی ہدایت کے مطابق عمل کرے اور جب وہ نکاح فسخ کردے تو عدت گذار کر دوسرا نکاح کر سکتی ہے لیکن خوب واضح ہو کہ دوسرے نکاح کیلئے قاضی کے فیصلہ سے پہلے نکاح فسخ ہونا ضروری ہے عورت خود سے چاہے جتنی لمبی مدت بیٹھی رہے اس کو دوسرا نکاح کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿ محرمات کا بیان ﴾

کیا خسر بہو کیلئے محرم ہے؟

سوال:۔ میرے والد سے ان کی بہو محرم ہے یا نہیں اس کا جواب تحریر فرمائیں نوازش ہوگی۔ مستفتی عقیل الرحمٰن مالیگاؤں ۱۶ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ خسر بہو کیلئے محرم ہے۔ المحرمات بالصهرية ---والثالثة حليلة الابن

وابن الابن الخ (عالمگیری ص ۲۷٤ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿ مہر کا بیان ﴾

مہر کی مقدار بھول گئے

سوال:۔ ایک میاں بیوی ہیں جنکی شادی ہوکر ۲۵، ۲۶ سال ہوئے ابھی تک مہر نہیں دیا اب مہر دینا چاہتے ہیں لیکن مہر کتنا طئے ہوا پتہ نہیں کیا کریں۔

مستفتی سلیم بھائی ناگپور چال پونہ ۱۸/۷/۱۹۹۲

جواب:۔ اس صورت میں مہر مثل ادا کیا جائیگا اور مہر مثل وہ ہے جو اس کی بہنوں اور پھوپھیوں وغیرہ کا مہر ہو۔ وان اختلافی المهر ففی اصله الخ یجب مهر المثل الخ (شامی ص ٤٦٤ ج ۲) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿ رضاعت کا بیان ﴾

نکاح کے بعد پتہ چلا کہ دونوں دودھ شریک بھائی بہن ہیں

سوال:۔ ایک لڑکے نے اپنی پھوپھی ذات بہن سے نکاح کرلیا نکاح کے کچھ دنوں بعد پتہ چلا کہ اس لڑکی نے اپنی ممانی کا دودھ پیا ہے آیا یہ نکاح درست ہے؟

مستفتی سلیم عبدالمجید باغبان ستارہ ۱۲/۷/۱۹۹۳

جواب:۔ بشرط صحت سوال علماء نے صاف طور پر لکھا ہے کہ یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب الخ (کما فی کتب الفقه) یعنی نسب سے جتنے رشتہ داروں سے نکاح

حرام ہے رضاعت کی وجہ سے بھی اتنے رشتہ داروں سے نکاح کرنا حرام ہے خود قرآن پاک میں ہے" واخواتکم من الرضاعة" الآیة یعنی رضاعی بہنوں سے بھی نکاح حرام ہے اور اگر لاعلمی میں نکاح ہو چکا ہے تو اب تک کا گناہ معاف ہے لیکن جیسے ہی اس کا علم ہو جائے شوہر کو چاہئے کہ وہ فوراً اسے کہدے کہ میں نے تجھے چھوڑ دیا اور اگر شوہر ایسا نہ کرے تو بیوی شرعی عدالت میں مقدمہ دائر کر کے فسخِ نکاح کا حکم حاصل کرے اور یہ کارروائی ہونے تک دونوں ایک دوسرے سے جدا ہی رہیں نہ شوہر اس سے تعلق قائم کرے اور نہ بیوی اپنے اوپر شوہر کو قدرت دے۔(الحیلة الناجزة)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

ایک عورت کے اقرار سے حرمت رضاعت

سوال:۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

علمائے دین قرآن وحدیث کی روشنی میں کیا فرماتے ہیں رقیہ اور کلثوم دو سگی بہنیں ہیں دونوں کے نومولود بچے ہیں مائکہ میں دونوں مقیم ہیں رقیہ کی لڑکی ہے اور کلثوم کا لڑکا ہے دونوں بچے ایک ساتھ ایک ہی جگہ سو رہے تھے اور کلثوم بھی وہیں دونوں کے پیر کے طرف سوئی ہوئی تھی رقیہ گھر میں نہیں تھی اسی اثنا میں رقیہ کی لڑکی جاگی اور رونے لگی کلثوم کی آنکھ کھلی تو روتے ہوئے بچے کو اپنے پستان سے لگالیا تھوڑی ہی دیر میں جھٹکا لگا کہ میرا بچہ نہیں ہے رقیہ یعنی میری بہن کا بچہ ہے اب دونوں سنِ بلوغت کو پہونچ چکے ہیں اور دونوں کے طرفین باہم رشتہ چاہتے ہیں جبکہ کلثوم کہتی ہے کہ میں نے غلطی سے

دودھ پلایا ہے۔ مستفتی سراج الدین پونہ ۲۷/۸/۱۹۹۳

جواب:۔ صحیح قول یہ ہے کہ ایک عورت کے اقرار سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی اس کیلئے نصابِ شہادت ضروری ہے۔ ولا یقبل فی الرضاع شهادة النساء منفردات انها یثبت بشهادة رجلین او رجل وامرأتین الخ (شرح البدایة ص ۳۴۴ ج ۲۔ علی حاشیہ بہشتی زیور خورد ص ۲۷۴) چنانچہ دونوں کا نکاح ہوسکتا ہے جائز ہے۔

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿ نکاح کے متفرقات ﴾

کیا لڑکی کے کھانے میں دعوت مسنون ہے؟

سوال:۔ میری ہمشیرہ کا نکاح ۲ اکتوبر ۱۹۹۶ء کو طے پایا ہے دعوتِ طعام کے بارے میں میری رائے یہ تھی کہ خاندان والوں کے علاوہ کسی اور کو مدعو نہ کیا جائے کیونکہ لڑکی کی شادی میں دعوتِ طعام مسنون نہیں ہے لیکن گھر والوں کے مشورے میں یہ طے پایا کہ مزید تعلقات والوں کو بھی مدعو کرنا ہے جن کی تعداد ہزار سے تجاوز کر گئی اس دعوتِ طعام کے لئے مجھے ہی پیسے خرچ کرنے ہیں شریعت اس کے بارے میں کیا کہتی ہے؟ کیا اس کا گناہ مجھ پر ہوگا؟ اگر مجھ پر گناہ ہوگا تو میرے بچاؤ کی کیا شکل ہے؟ کیا اگر میں پیسے ان کے حوالے کردوں اور شریعت میں اس امر کی حیثیت ان کے سامنے رکھ دوں پھر وہ جو چاہے کریں تو میں بری الذمہ ہو جاؤں گا؟ براہِ کرم شرعی اعتبار سے اس معاملے میں میری راہ نمائی فرمائیں۔

مستفتی انصار زاہد احمد پونہ ۲۰/۱۲/۱۹۹۶

جواب:۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر حسب استطاعت ضروری ہے آپ اپنا فریضہ پورا کر چکے ہیں بہن کی ذمہ داری سے سبکدوش ہونا بھی ضروری ہے لہذا آپ اپنی پوری ذمہ داری ہر اعتبار سے نبھائیں اور اہلِ خانہ کے بے جا اسراف کیلئے استغفار بھی کرتے رہیں انشاء اللہ آپ سے مؤاخذہ نہ ہوگا۔ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا الایۃ و لا تزر وازرۃ وزر اخری (الایۃ) من رأی منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ او بلسانہ او بقلبہ وذاک اضعف الایمان (الحدیث) بعض روایتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ نکاح کے دن کھانا نبیوں کی سنت ہے۔ نکاحہ ﷺ بام حبیبہؓ ۔۔۔۔ ثم ارادوا ان یقوموا فقال (النجاشی) اجلسوا فان سنۃ الانبیاء اذا تزوجوا ان یو کل طعام علی التزویج، فدعا بطعام فاکلوا ثم تفرقوا۔ (حیاۃ الصحابہ کامل ص ۶۱۸)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

کیا متعہ جائز ہے؟

سوال:۔ شیعہ حضرات کے نزدیک (متعہ) جائز ہے اور ائمہ کا متفق علیہ فیصلہ ہے کہ ناجائز ہے قرآن یا حدیث سے جواب میں ضرور دلیل دے دیجئے گا۔

مستفتی عمران اختر ندوی کاسرواڑی پونہ ۱۳/۶/۱۹۹۲

جواب:۔ نکاحِ متعہ ابتداءِ اسلام میں جائز تھا مگر غزوۂ خیبر ۷ھ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حرام قرار دیا اور امت کو منع فرمایا۔ بخاریؒ و مسلمؒ و ترمذیؒ نے

حضرت علیؓ سے اس مضمون کی روایت بیان کی ہے پھر آنحضرت ﷺ نے فتح مکہ کے بعد غزوۂ اوطاس میں تین روز کیلئے اجازت دے کر ہمیشہ کیلئے ممانعت فرمادی ۔مسلمؒ واحمدؒ نے اس کو روایت کیا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔والذین ھم لفروجھم حافظون الاعلیٰ ازواجھم او ما ملکت ایمانھم فانھم غیر ملومین فمن ابتغیٰ وراء ذالك فاولئك ھم العادون الآیۃ۔

ترجمہ۔اور جو اپنی شہوت کی جگہ کو تھامتے ہیں مگر اپنی جوروؤں سے یا اپنے ہاتھ کے مال سے سوان پر کچھ الزام نہیں پھر جو کوئی ڈھونڈے اسکے سوا سو وہی ہیں حد سے بڑھنے والے۔امام ترمذیؒ عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جس وقت آیتِ کریمہ الاعلی ازواجھم نازل ہوئی تو منکوحہ بیوی اور باندی کی فرج کے علاوہ تمام حرام ہوگئیں خود شیعوں میں فرقۂ امامیہ کی کتاب استبصار میں حضرت علیؓ (جنہیں شیعہ اپنا امام مانتے ہیں) سے ایک روایت منقول ہے "قال حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحوم الحمر الاھلیۃ ونکاح المتعۃ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھوں اور نکاح متعہ کو حرام قرار دیا (فتاویٰ عبدالحی ص ۲۴۳) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

نکاح بحالتِ حمل

سوال:۔ایک لڑکے کا نکاح ہوئے ایک مہینہ ہی ہوا تھا کہ لڑکی کو ماہواری نہیں آئی اس لئے لڑکے نے ایک ڈاکٹر کو بتایا تو ڈاکٹر نے کہا کے اس لڑکی کو تین مہینے کا حمل ہے

تب لڑکے والوں نے اس حمل کو ساقط کرادیا اب ہمیں یہ معلوم کرنا ہے کہ اب یہ نکاح ہوا یا نہیں لڑکا اب اس لڑکی کو اپنے گھر اپنے ساتھ رکھ سکتا ہے یا نہیں یا پھر سے نکاح کرنا پڑے گا؟ مستفتی شیخ جاوید غوث محمد پونہ ۹/۳/۱۹۹۹

جواب:۔ یہ نکاح ہوگیا ہے دوبارہ نکاح کی ضرورت نہیں ہے اور لڑکا اس لڑکی کو اپنے گھر رکھ سکتا ہے۔ وصح نکاح حبلی من الزنا لاحبلی من غیرہ ای الزنا لثبوت نسبہ وان حرم وطؤھا ودواعیہ حتی تضع (درمختار ص ۴۰۱ ج ۲ ۔۔۔ بحوالہ رحیمیہ ص ۲۵۲ ج ۵۔ محمودیہ ص ۲۶۱ ج ۳) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

مزنیہ سے نکاح

سوال:۔ المخدوم حضرت مفتی صاحب مدظلہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گذارش اینکہ میرے بھائی محمد فاروق نے ایک رنڈی سے تعلق قائم کیا مثلاً ضمیرہ سے اور اس عورت سے ایک لڑکی بھی پیدا ہوئی اور اب اسی عورت سے نکاح کرنا چاہتے ہیں تو کیا میرا بھائی مذکورہ عورت سے نکاح کرسکتا ہے مسئلہ کی وضاحت فرما کر جواب سے نوازیں کرم ہوگا۔ مستفتی محمد نعمان انصاری کاشی واڑی پونہ ۲۹/۲/۱۹۹۱

جواب:۔ ہاں آپ کا بھائی اس عورت سے بعد توبہ نکاح کرسکتا ہے۔ التائب من الذنب کمن لاذنب لہ الخ۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

شوہر کے بیرون جانے پر بیوی راضی نہیں

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علماء اکرام ومفتیان عظام مسئلہ ھٰذا کے بارے میں زید ملازمت کے لئے بیرونِ ملک میں ہے جس کا عرصہ تقریباً ڈھائی سال یا کم از کم دو سال کا ہے جس کی بیوی ہندہ ہے جو اپنے شوہر کے ساتھ رہنا چاہتی ہے لیکن شوہر اس کی بیوی کو یہیں پر چھوڑ کر ملازمت کے لئے بیرونِ ملک کے لئے جاتا ہے تو اس مسئلہ کے بارے میں واضح طور پر بتائیں بندے کی ناقص معلومات کے اعتبار سے حضرت عمرؓ نے مجاہدین کو اللہ کے راستے میں جانے کی صرف چار ماہ کی اجازت دی تو اس اعتبار سے زید کی ملازمت کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں بیوی کے حقوق کی پامالی ہورئی ہے یا نہیں بیوی کے حقوق ادا ہوجائے اسلئے کیا کرنا چاہئے؟

مستفتی سراج احمد الہ آباد گنیش پیٹھ پونہ ۲۰/۱۰/۲۰۰۴

جواب:۔ بشرطِ صحتِ سوال بیوی کو یہ حق ہے کہ اپنے شوہر کو بیرون ملک جانے سے روکے اور شوہر کو بیوی کی خواہش اور حقوق کا لحاظ کرنا ضروری ہے اسے ناراض کر کے جانے میں کوئی خیر نہیں ہے فقہاء کرام نے لکھا ہے مرد عورت کی اجازت ورضامندی کے بغیر چار ماہ سے زائد جدا نہ رہے۔ ویجب ان لا یبلغ مدۃ الا بلاالاّ برضاھا وطیب نفسھا بہ الخ (شامی ص ٥٤٧ ج ٢)

واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

ایک گھر میں دو نکاح جائز ہیں

سوال:۔ دو لڑکیوں کی شادی ایک ساتھ ایک ہی وقت اور ایک ہی گھر میں کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب:۔ کر سکتے ہیں۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

نکاحِ ثانی کیلئے اجازتِ زوجۂ اولیٰ

سوال:۔ محترمی مکرمی معظمی جناب مفتی شاکر صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ دین بیچ اس مسئلے کے کہ شیخ شاہی لال بابو لال سوپہ شاہی عرف شاہ عالم کا عقد ہو چکا ہے ان کی زوجیت میں روشن شمع جو مفلوک الحال تھی اسے پڑھا لکھا کر M.A کی ڈگری دلوائی گئی روشن شمع کی بطن سے ۳ لڑکیاں ہوئیں آج سے تقریباً ۷ سال کا عرصہ ہو رہا ہے وہ شری گوندہ میں اپنے میکے میں مقیم ہے بارہا بلانے پر بھی اس کا آنے کا ارادہ نہیں اور نہ ہی وہ ازدواجی زندگی گزارنا چاہتی ہے لہٰذا شیخ شاہی لال عقد ثانی کرنا چاہتے ہیں شریعت کے رو سے نسبتِ نبوی کی رو سے مذہبی قانوناً کیا شیخ شاہی لال دوسرا عقد کر سکتے ہیں فتویٰ صادر فرمائیں شیخ شاہی لال کی قریبی رشتہ دار جنکی بچی کی عمر ۱۷ سال ہے جو خود سوپر میں رہتی ہے ماں باپ اور دیگر رشتہ داروں کی دلی خواہش ہے کہ اپنی بچی عائشہ محمود خان کو شاہی لال کی زوجیت میں دے لہٰذا فتویٰ دیں کہ کیا یہ شادی خانہ آبادی از روئے شریعت، سنت، مذہباً جائز ہے یا ناجائز؟ فتویٰ صادر فرما کر ممنون مشکور فرمائیں۔ جزاک اللہ فی الکونین۔

مستفتی خاکپائے محمد یوسف صدیقی عفی عنہ ۳/۹/۲۰۰۳

جواب:۔ مذکورہ صورت میں شیخ شاہی لعل دوسرا نکاح کرسکتا ہے موجودہ بیوی کی اجازت ضروری نہیں لیکن دونوں بیویوں میں عدل ومساوات رکھنا ضروری ہے دونوں کو الگ الگ مکان میں رکھے اور دونوں کے حقوق برابر ادا کرتا رہے (آپ کے مسائل ص ۱۴۱ ج ۵، دار العلوم ص ۵۰ ج ۷) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

پہلی بیوی کی اجازت ضروری نہیں

سوال:۔ وہ صرف کلمہ پڑھی اور نکاح میرے بغیر اجازت کے کی ہے اب ان کو ہماری جائداد میں سے حصہ دینا پڑیگا کیا اور دوسری بات یہ ہیکہ مجھے معلوم پڑا جب سے مجھے برداشت نہیں ہورہا ہے میں کیا کروں میں میرے شوہر کو لیکر باہر دیش چلی گئی تو کیا گناہ گار ہونگی اور وہ غیر مسلم نہ جانے نماز پڑھتی ہے یا نہیں یہ نہیں معلوم میرے شوہر کو لیکر میں باہر دیش چلی گئی تو مجھے جواب دواب میں کیا کروں اب میں گناہ گار ہوگی کیا یہ خط میں جواب دو میرے شوہر میرے ساتھ آنے تیار ہیں میں بہت پریشان ہوں اگر میں اس کو طلاق دلادوں تو اگر اس نو مسلم کو میرے شوہر سے کہکر طلاق دلادوں تو کیا میں گناہ گار ہونگی یا نہ ہونگی؟ مستفتیہ اللہ کی ایک بندی پونہ ۲۳/۱۰/۱۹۹۵

جواب:۔ ایک مسلمان مرد کو دوسری شادی کرنے کے لئے پہلی بیوی کی اجازت لینا ضروری نہیں ہے۔ فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنیٰ الآیۃ۔ آپ کے لئے

بہترین راستہ صبر کا ہے اور سوکن کو برداشت کرنا اللہ کے نزدیک اتنا پسند ہے کہ ایسی عور ت کو ایک شہید کے برابر ثواب ملتا ہے جو سوکن کو اللہ کے واسطہ برداشت کرے او کما قال (طب عن ابن مسعود و بہشتی زیور ص ۵۶۵) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

کورٹ میرج

سوال:۔ محترم مفتی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ہذا کے متعلق؟

(۱) زید کی کورٹ میرج ہوئی اس نے شرعی طور سے نکاح نہیں کیا اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

(۲) وہ مسماۃ عرصہ دس ۱۰ سال سے زید کے ساتھ بیوی کی حیثیت سے رہ رہی ہے اس عرصہ میں زید کے پانچ بچوں کی پیدائش ہوئی؟

(۳) آج سے دس بارہ دن قبل ان دونوں کا خانگی جھگڑا ہوا اس جھگڑے کے دوران زید نے اپنی بیوی کو تین ۳ طلاقیں دیں اب دونوں اپنی اس حرکت پر پریشان ہیں اب یہ چاہتے ہیں کہ شرعی طور پر میاں بیوی کی طرح زندگی بسر کریں اس سلسلے میں شرعی حکم کیا ہے برائے مہربانی آپ اپنے قیمتی مشورے سے مستفید فرمائے ۔

مستفتی اسرار احمد امام مدرسہ ہدایت العلم ۹/۵/۱۹۹۸

جواب:۔ صورتِ مسئولہ میں ان دونوں کا نکاح ہوا ہی نہیں کورٹ کا نکاح شریعت کی نگاہ میں کالعدم ہے اور جب نکاح تھا ہی نہیں تو طلاق بھی واقع نہیں ہوئی اب تک کے

دونوں کے تعلقات زنا شمار ہوں گے اب دونوں توبہ استغفار کر کے از سرِ نو شرعی طریقہ پر نکاح کر کے ساتھ ساتھ رہ سکتے ہیں (فتاویٰ رحیمیہ ص ۲۵۵ ج ۵) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

شوہر کے گھر والوں کا دیا ہوا مال وغیرہ کس کا؟

سوال:۔ جو زیور شادی میں شوہر کی طرف سے بیوی کو دیئے جاتے ہیں اس پر کس کا حق ہوتا ہے اور اسی طرح بیٹی کو دیئے ہوئے زیور بھی اگر کسی وجہ سے شوہر بیوی کے درمیان جھگڑا ہو جائے اور شوہر وہ زیور مانگے تو وہ اپنا حق سمجھ کر وصول کر سکتا ہے یا نہیں؟ مستفتی محمد الطاف شیخ محمد پونہ ۲۷/۱/۱۹۹۵

جواب:۔ اس کا مدار عرف (عام چلن) پر ہے اگر دیتے وقت کچھ تصریح نہیں کی تھی کہ یہ تمہارا ہی ہے یا یہ کہ ہم بعد میں واپس لے لینگے تو فیصلہ عرف پر چھوڑ دیا جائے گا اور ہر جگہ ہر خاندان کا عرف الگ ہوتا ہے بعض جگہ جہیز اور دولہے کی طرف سے ملی ہوئی چیزیں سب لڑکی ہی کا ہوتا ہے اور بعض جگہ لڑکے والے اپنا زیور وغیرہ طلاق کی صورت میں یا بلا طلاق بھی واپس لے لیتے ہیں اب آپ یہ دیکھئے کہ آپ کے یہاں کیا صورت ہے پونہ میں اب تک یہ دیکھا گیا ہے کہ طلاق وغیرہ کے وقت دلہن والے اپنا سامان وشادی کا خرچ واپس لے لیتے ہیں اور دولہا والے اپنا زیور سامان وغیرہ واپس لے لیتے ہیں اگر عرف سمجھنا دشوار ہو تو اسی پر عمل کر لے (فتاویٰ محمودیہ ص ۴۰۰ ج ۹)

واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

رخصتی میں لڑکی والے نہیں بھیج رہے ہیں

سوال:۔ میری بیوی سسرال میں ہے اور میں اسکو بلا رہا ہوں وہ آنے کے واسطے تیار ہے لیکن وہ کہتی ہے کہ میں وہاں اسکو لانے کیواسطے جاؤں اور میرے کو ذہنی تکلیف بہت دے رہی ہے اور میرے سسرال والے بہت پریشان کر رہے ہیں آخر انکا منشا اور مقصد کیا ہے ان تمام چیزوں سے معلوم کرنا ہے اور اسطرح چار پانچ سال سے ہو رہا ہے اور مجھے ایک سال کی لڑکی ہے اور اس لڑکی سے بھی ملاقات کرنے نہیں دیتے آخر وہ کیا چاہتے ہیں؟ مستفتی یوسف بھائی بوپوڑی پونہ ۸ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ ان کے دل میں یہ ہے کہ آپ جاؤ اور خاموشی سے اپنی بیوی کو اپنے گھر لے آؤ یہی مسئلے کا حل ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

نشوزِ زوجہ

سوال:۔ مجھے میری بیوی طعن کرتی ہے اور میرے تمام گھر والے والدین وغیرہ سے نفرت کرتی ہے اور ہمیشہ جھگڑا کرتی ہے اور مجھے شک کی نظر سے دیکھتی ہے ہر چیز اسکے کہنے کے مطابق کرنے کو مجھے راضی کرتی ہے اور اگر میں اسکی بات کو نہ مانوں تو اسکے گھر والے مجھے دھمکی دیتے ہیں اور قرآن شریف کی قسم مجھ سے بار بار لیتی ہے اور اگر میں کوئی بات کہوں تو مانتی نہیں الٹا جواب دیتی ہے اور میں اندرونی اور ظاہری طور سے بہت پریشان ہو گیا ہوں اور مجھے کوئی بات سمجھ میں نہیں آرہی ہے اس وجہ سے جلدی سے اس مسئلہ کا حل بتاؤ؟ مستفتی محمد صیف شیخ جی کلس پونہ ۸ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ آپ پہلے بیوی کو تنہائی میں ٹھنڈے دماغ سے سمجھائیں اگر پھر بھی باز نہ آئے تو بستر الگ کر کے سوئیں یعنی ایک ہی کمرے میں رہ کر رات میں اس سے لاتعلق رہیں انشاء اللہ چند دنوں میں معاملہ ٹھیک ہو جائے گا اگر پھر بھی معاملہ درست نہ ہو تو ہلکی سی پٹائی کریں منہ پر نہ ماریں، ہڈی نہ ٹوٹے، زخم نہ آئے، خون نہ نکلے، اگر پھر بھی نہ سدھرے تو اپنی طرف سے اور اس کی طرف سے ایک ایک سمجھدار دیندار آدمی بٹھا کر معاملہ سلجھائے انشاء اللہ سلجھ جائے گا۔ (والتی تخافون نشوزھن الخ پ ۵)

واللہ اعلم وعلمہ اتم　　مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

محرم میں نکاح

سوال:۔ ۹ محرم الحرام کو نکاح کر سکتے ہیں یا نہیں؟

مستفتی انجم شکلگر پونہ　۲۲ ذی الحجہ ۱۴۲۴ھ

جواب:۔ نکاح کر سکتے ہیں شریعت میں کوئی مہینہ ایسا نہیں جس میں شادی سے منع کیا گیا ہو (آپ کے مسائل ص ۳۶۰ ج ۱۔۔ اغلاط العوام ص ۱۸۳)

واللہ اعلم وعلمہ اتم　　مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

مسجد میں نکاح

سوال:۔ قبرستان کی مسجد میں شرعی حدود میں رہکر شادی لگوا سکتے ہیں یا نہیں؟

مستفتی من جانب اہل مدرسہ مفتاح العلوم کوپرگاؤں　۷/۱۱/۲۰۰۴

جواب:۔ مسجد میں شرعی حدود میں رہکر نکاح کرنا جائز بلکہ سنت ہے مسجد چاہے

قبرستان میں ہو یا کہیں اور۔ واجعلوہ فی المساجد الحدیث (ترمذی ص ۲۰۷ ج ۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

مسلم لڑکے کا غیر مسلمہ لڑکی کو گھر سے بھگا کر نکاح کرنا

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علماء کرام ومفتیان شرع عظام مسائل ذیل کے متعلق کہ ایک مسلم نوجوان کا غیر مسلمہ لڑکی سے دل لگ گیا اور حد یہ کہ دونوں باہم نکاح کر لینے پر مصر ہیں لیکن ان کے والدین ان کو اسطرح کے نکاح کی اجازت نہیں دیتے اور وہ نہ اس سے خوش ہیں یعنی تعلق سے اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ آیا ایسی صورت میں ان دونوں کا گھر چھوڑ کر چلا جانا اور نکاح کی کارروائی کورٹ وغیرہ سے کروانا صحیح ہے یا نہیں اور نکاح کروا بھی لیں تو درست ہوگا یا نہیں نیز اگر دونوں کے والدین نکاح پر رضامندی کا اظہار کریں تو درست ہوگا یا نہیں؟ مدلل جواب سے نوازیں۔

مستفتی مولوی ندیم کولہاپور ۹ محرم الحرام ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ کسی غیر مسلمہ مشرکہ سے مسلم کا نکاح جائز ہونے کیلئے اسے اسلام میں داخل کرنا شرط ہے۔ ولا تنکحوا المشرکات حتی یومن (الآیۃ) گھر چھوڑ کر چلے جانا یا بھاگ جانا شرافت کے بھی خلاف ہے اور شریعت کے بھی خلاف ہے اپنی بستی کے ذمہ دار و سمجھدار مسلمانوں کو بٹھا کر ان کے ذریعہ ماں باپ کو سمجھانے کی کوشش کی جائے اور اگر وہ بالکل راضی نہ ہوں اور ان کی ناراضگی بلاوجہ ہو تو مقامی ذمہ داروں کے مشورہ سے نکاح کر سکتے ہیں کورٹ میں نکاح پڑھوانے کے بعد شرعاً نکاح پڑھوانا بھی ضروری

ہے کرائے کا مکان لیکر الگ سے رہ سکتا ہے۔

نوٹ: ذمہ داران قوم والدین کے لڑکا لڑکی کو بھی انفرادی اجتماعی طور پر سمجھانے کی کوشش کریں کہ کسی طرح معاملہ سلجھ جائے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

دلہن کا نام بدلنا

سوال:۔ کیا شادی کیلئے دلہن کا نام بدلی کر سکتے ہیں دلہن کا نام شمشاد ہے ایک مولوی کا کہنا ہے کہ دلہن کا نام دلہے کے نام سے جوڑ نہیں کھاتا؟

مستفتی محمد رفیق داول عطار لوہیا نگر پونہ ۱۹/۱۱/۱۹۹۱

جواب:۔ شمشاد نام رکھنا جائز ہے اسمیں کوئی شرعی قباحت نہیں ہے اور مولوی صاحب کا یہ کہنا کہ دلہن کا نام دلہے کے نام سے جوڑ نہیں کھاتا بالکل غلط اور لغو ہے شادی کیلئے کبھی بھی آپ ﷺ نے کسی عورت یا مرد کا نام نہیں بدلا ہاں البتہ ایک صحابیہ (عاصیہؓ) کا نام بدل کر جمیلہ اسلئے رکھا تھا کہ اسکے معنی نافرمان تھے لیکن یہ شادی کے موقع پر یا شادی کی رعایت میں نہیں کیا تھا۔ عن ابن عمرؓ ان بنتا کانت لعمرؓ یقال لها عاصیه سماها رسول الله ﷺ جمیلة (مسلم۔۔۔مشکوٰۃ شریف ص ۴۰۷)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

نکاح کیلئے دفتر کا استعمال

سوال:۔ نکاح کیلئے کیا مسجد کا دفتر ضروری ہے؟ اگر کوئی بغیر دفتر کے گواہوں اور

وکیل کے درمیان نکاح کرلے تو ہوگا یا نہیں؟

مستفتی رحمت علی ہوسپیٹ کرناٹک ۱۹ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔شرعاً ضروری نہیں البتہ قانون کی روک تھام کیلئے ضروری ہے۔(فتاویٰ رحیمیہ ص ۲۵۷ ج ۳) مذکورہ بالا طریقے پر نکاح ہو جائے گا مہر طئے کرنا ضروری ہے۔

النکاح ینعقد بالا یجاب والقبول بلفظین یعبر بھما عن الماضی الخ ولا ینعقد نکاح المسلمین الا بحضور شاھدین حرین عاقلین بالغین مسلمین الخ (ھدایہ ص ۲۸۵ ج ۱) ثم المھر واجب شرعاً الخ (ھدایہ ص ۳۰۳ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

نکاح میں لڑکی والوں کا کھانا

سوال:۔(۱) نکاح کا کھانا اگر لڑکی والے بخوشی کھلانا چاہتے ہیں تو اس کا کیا حکم ہے؟

نکاح کے بعد رخصتی سے پہلے ولیمہ؟

سوال:۔(۲) نکاح کے فوراً بعد دولہا کے بیوی سے صحبت سے پہلے ولیمہ کر سکتے ہیں یا نہیں؟

مستفتی عبدالکریم صاحب چترد گہ کرناٹک ۱۹ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔(۱) جائز ہے۔مقابلہ کی صورت پیدا نہ ہونے دیں اور لڑکے والے ان پر زبردستی نہ کریں (فتاویٰ محمودیہ ص ۳۶۷ ج ۱۷)

(۲) نکاح کے فوراً بعد رخصتی سے پہلے ولیمہ کھلانے سے بعض علماء کے نزدیک ولیمہ کی

سنت ادا ہو جائے گی۔(فتاوی رحیمیہ ص ۱۲۶ ج ۳) قیل انها یکون بعد الدخول وقیل عند العقد وقیل عندهما. (مرقاۃ ص ۴۲۵ ج ۳) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

رمضان میں لڑکی دیکھنا

سوال:۔ رمضان کے مہینہ میں شادی کیلئے لڑکی دیکھنا جائز ہے یا نہیں؟

مستفتی اسماعیل بھائی پونہ ۱۱ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ جائز ہے کوئی وجہ ممانعت نہ ہونے کی وجہ سے۔ الاصل فی الاشیاء الاباحۃ (الاشباہ۔۔۔محمودیہ ص ۲۱۲ ج ۳) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

نکاح کیلئے بیماری کا چھپانا

سوال:۔ میرا ایک سالا ہے جسکی اب شادی کی بات چل رہی ہے اسکو فٹ کی بیماری ہے جب لڑکی دیکھتے ہیں تو لڑکی والے پسند کر لیتے ہیں لیکن جب انکو یہ بتایا جاتا ہے کہ اسکو فٹ کی بیماری ہے تو وہ لڑکی دینے سے انکار کر دیتے ہیں یا کوئی بہانہ کر دیتے ہیں لڑکے میں صرف یہی خرابی ہے کوئی دوسری خامی نہیں ہے اب پوچھنا یہ ہیکہ کیا لڑکی والوں سے لڑکے کی بیماری چھپا سکتے ہیں تا کہ وہ انکار نہ کریں؟

مستفتی مشتاق احمد سید پونہ ۱۸ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ نہیں ایسی بیماری چھپانی نہیں چاہئے بلکہ بتادیں اور کوشش کرتے رہیں اللہ

کہیں رشتہ جماوے گا۔ چھپائینگے تو خیانت ہوگی ولا خیانة فی الاسلام ۔

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

منگنی کے بعد بے تکلف ملاقات کرنا

سوال:۔(۱) منگنی ہونے کے بعد لڑکی کے ساتھ بات چیت کرنا ملاقات وغیرہ کرنا کیسا ہے؟

نکاح کیلئے لڑکی دیکھنا

سوال:۔(۲) منگنی سے پہلے لڑکی کو پسند کرنے کیلئے اسکو دیکھنا کیسا ہے؟

مستفتی عقیل الرحمٰن مالیگاؤں ۱۶ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔(۱) ناجائز ہے جب تک شادی نہ ہوجائے۔ (آپ کے مسائل ص ۳۴ ج ۵)

وکذالمن یرید نکاحها ولو عن شهوة بنية السنة لاقضاء الشهوة الخ (شامی ص ۲۶۱ ج ۵)

(۲) جس عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ ہو اسکو ایک نظر دیکھ لینا جائز ہے خواہ خود دیکھ لے یا کسی معتبر عورت کے ذریعہ اطمینان کرلے (آپ کے مسائل ص ۳۵ ج ۵۔ فتاویٰ محمودیہ ص ۲۱۲ ج ۳) فان استطاع ان ینظر الی مایدعوه الی نکاحها فلیفعل الحدیث (مشکوة ص ۲۶۸)

واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿ طلاق کا بیان ﴾

﴿طلاق واقع کرنے کا بیان﴾

عورت طلاق دے تو طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

سوال:۔ واجے (واضح) ہو کہ ہمارا نکاح بتاریخ ۳/۸/۹۲ بروز پیر کے دن ہوا مگر حالات کچھ ایسے ہیں کہ ہمے (ہمیں) طلاق دینا لازمی ہے یہ طلاق میں راضی خوشی سے اپنی طرف سے دے رہی ہوں کچھ میری مجبوری اور پریشانی ہے میری اس میں کچھ غلطی نہیں ہے اس کے آگے میرا اور یونس خان کا کچھ طالوق (تعلق) نہیں رہیگا ہم نے طلاق دے دیا ہے یہ بات میں سب کے سامنے پیش کرتی ہوں اور آگے ہمارا کچھ رشتہ نہیں رہیگا ہم دونوں کے راستے اور ہماری منزل الگ الگ ہے یہ طلاق بروز منگل ۲۵/۸/۹۲ کے دن ہو رہا ہے اس لئے آگے میاں بیوی کا طلق (تعلق) ختم ہوگیا ہے مسلم ایکٹ کے مطابق طلاق منزور (منظور) ہوگیا ہے میں نے مہر کے روپیہ معاف کردیئے ہیں کیونکہ میں نے خود یونس خان کو طلاق دیا ہے۔ شریعت اسے قبول کرتی ہے یا نہیں میرے رہنے کا اور کھانے کی ذمہ داری میں خود سنبھالونگی اس لئے اسے طلاق سمجھنا۔ میں یونس خان اس طلاق نامے کو قبول کرتا ہوں یہ طلاق نامہ ہم دونوں کے خوشی سے ہوا ہے اب سوال یہ ہیکہ مندرجہ صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

مستفتی محمد یونس خان احمد نگر ۵/۵/۱۹۹۳

جواب:۔ مذکورہ صورت میں طلاق واقع نہیں ہوئی اس لئے کہ طلاق زوج کی

ملکیت ہے نہ کہ زوجہ کی اور زوج نے طلاق دی نہیں بلکہ قبول کی ہے اور طلاق متضمن ہوتی ہے مافی الایجاب کو اور ایجاب زوج کی طرف سے ہے یعنی زوجہ نے طلاق دی ہے نہ کہ زوج نے تو طلاق کا صدور من اهله نہ ہوا لہذا طلاق واقع نہ ہوئی۔ الرجل هو الذی یملك الطلاق دون المرأة الخ(الفقه علی المذاهب الاربعه ص ۳۷۰ ج ٤

۔۔ یقع طلاق کل زوج الخ (فتاوی عالمگیری ص ۳۵۳ ج۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

ایک طلاق کے بعد دوسری طلاق خود بخود پڑتی ہے

سوال:۔ محترم ومکرم مفتی شاکر صاحب السلام علیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرض گذار رش یہ ہے کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق ۹۴/۹/۲۴ کو دی تھی اس کے بعد میں نے یہ سمجھ کر ایک مہینے کے بعد دوسری طلاق لاگو ہوگئی اس لئے میں نے ۹۴/۱۱/۱۰ کو تیسری طلاق بذریعہ ٹیلیگرام سے دی ہے مگر سامنے لڑکی والے کہتے ہیں کہ ہم نے طلاق کا ٹیلیگرام لیا ہی نہیں اسلئے اس صورت میں کیا کرنا چاہئے؟

مستفتی آپ کا نیازمند محمد اشرف یونس پونہ ۱۹۹۵/۲/۲۴

جواب:۔ آپ کا یہ سمجھنا کہ ایک طلاق دینے کے ایک مہینہ بعد دوسری طلاق خود بخود لاگو ہو جاتی ہے غلط ہے لہذا آپ نے جو تیسری طلاق دی ہے دراصل وہی دوسری طلاق ہے اور دوبارہ اس کو اپنے نکاح میں لے سکتے ہیں عدت پوری ہونے سے پہلے نکاح کی بھی ضرورت نہیں ہے ہاں بعد قضاء عدت نکاح ضروری ہوگا حلالہ کی ضرورت

نہیں ہے۔اذاطلق الرجل امرأته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يراجعها فی عدتها الخ (قدوری ص ۷۷) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

وقوعِ طلاق بیوی کے قبول کرنے پر موقوف نہیں

سوال:۔محترمی ومکرمی مفتی شاکر صاحب خطیب وامام مدار چلہ مسجد

عرض یہ ہے کہ میرا نکاح بروز ۹۰/۵/۴ کو پونہ میں ہوا کسی ذاتی شکایتوں کی وجہ سے میں نے میری بیوی کو طلاق دیا طلاق کے تعلق سے میں نے اسے تین مرتبہ بذریعہ ڈاک طلاق نامہ روانہ کیا جسے اس نے قبول کیا اور مہر کی رقم بذریعہ ڈاک روانہ کیا وہ بھی اس نے قبول کیا اب مسئلہ یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں طلاق نامہ قبول نہیں ہے کیا یہ طلاق ہوئی یا نہیں؟ شرعی نقطۂ نظر سے ہمیں معلوم کرائے۔

مستفتی سہیل محبوب پونہ ۲۵/۱۰/۱۹۹۵

جواب:۔بشرط صحت سوال مذکورہ طریقہ سے طلاق واقع ہوگئی ہے۔فان کتب اما بعد فانت طالق فکما کتب هذا يقع الطلاق وتلزمها العدة من وقت الكتابة (درالمختار ص ٤٦٥ ج ٢) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

آسیبی اثرات کے غلبہ میں طلاق

سوال:۔کیا فرماتے ہیں علمائے دین وشرع متین بیچ اس مسئلہ کہ زید اپنی زندگی اپنی اہلیہ کے ساتھ خوش وخرم کے ساتھ زندگی گزار رہا تھا لیکن ان دونوں کی زندگی پر

(عملیات) آسیب کا اثر کیا گیا کہ یہ آپس میں جدا ہو جائیں انکی نفرت اس حد کو بڑھ گئی کہ ایک ہی لمحہ تین طلاق دیکر وہ جدائی کر لیا لیکن چھ ماہ بعد جب عملیات کا زور ختم ہو چکا تو یہ دونوں ہوش میں آئے اور پھر ازدواجی زندگی گزار رہے ہیں تو کیا بغیر حلالہ کہ یہ آپسی تعلقات قائم کر سکتے ہیں اور طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں اطمینان دلائیں عین نوازش ہوگی۔

مستفتی سلیم شیخ کاسرواڑی پونہ ۱۸/۱/۱۹۹۳

جواب:۔ آپ کی بیوی پر طلاق واقع ہو چکی ہے ہم ظاہر کے مکلف ہیں آسیبی اثر کا علم کیسے ہوا کیا کیا علامتیں چھ ماہ میں پائی گئیں مفصل تحریر فرمائیں صرف دعوی بلا دلیل کافی نہیں۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

کورٹ کی طلاق

سوال:۔ عرض گذارش ہے کہ میری لڑکی کا طلاق نامہ کورٹ کے ذریعہ لیا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہیکہ (۱) اپنی بیوی بچوں کی دو سال سے کھانا پینے کی اور دوسری قسم کی ذمہ داری نہیں اٹھا رہا ہے

(۲) ناشائستہ حرکتیں کرتا ہے جس کی وجہ سے وکیل کے نوٹس پیپر پر طلاق کیا گیا اس پر تین مرتبہ طلاق تحریر تھا اور وکیل نے اپنے روبرو تین مرتبہ قبول کروا کر اس کی دستخط کر والی۔

(۳) وہ اپنی ذمہ داری اٹھانے کے لئے تیار نہ تھا اور نہ ہی طلاق دینے کے لئے تیار تھا

لہذا ہم نے اس سے زبردستی طلاق لے لی تو جبراً طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟ اگر وہ آدمی دوبارہ اس عورت کو نکاح میں لینا چاہتا ہے تو کیا لے سکتا ہے یا نہیں؟

مستفتی شیخ زبیر خلیل احمد ہڑپسر پونہ ۲۱/۱۰/۲۰۰۴

جواب :۔ اگر لڑکے کو مجبور کر کے زبردستی اس سے تین مرتبہ طلاق کہلایا ہے اور اس نے مجبور ہو کر اپنی زوجہ کو طلاق دیدی تب بھی طلاق واقع ہوگی کیونکہ مکرہ کی طلاق بھی عندالحنفیہ واقع ہوگی۔ (فتاوی دارالعلوم دیوبند ص ۶۴ ج ۹) یقع طلاق کل زوج اذا کان بالغا عاقلا سواء کان حرا او عبدا طائعا او مکرھا (عالمگیری ص ۳۵۳ ج ۱۔۔ درالمختار علی ھامش رد المحتار ص ٤٥٦ ج ۲) لہذا بدون حلالہ شوہر اپنے نکاح میں دوبارہ نہیں لے سکتا۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

طلاق دینے کی نیت نہیں کی تو؟

سوال :۔ زید کی شادی کم وبیش ۱۶ سال ہوئے ہندہ سے ہوئی جس سے تین بچے ہیں ۲ لڑکے ایک لڑکی ہے بڑے لڑکے کی عمر ۱۴ سال لڑکی کی عمر ۱۱ سال ہے سب سے چھوٹے کی عمر ۶ سال ہے زید کی بیوی بدچلن بھی ہے اسکے غیر مردوں سے تعلقات کی بنا پر اکثر جھگڑے رہتے تھے جسکو زید آج تک برداشت کرتا رہا تقریبا تین چار مہینہ سے زید کی بیوی ہی نے اسکے ہاتھ میں کورا کاغذ دیا اور اس سے کہا کہ اس پر طلاق لکھو زید نے اس پر ایک جگہ طلاق لکھدیا مگر بیوی نے کہا کہ تین جگہ طلاق لکھو زید نے تین

جگہ طلاق لکھدیا زبان سے کچھ نہیں کہا اور زید کہتا ہے کہ اس وقت میری نیت طلاق دینے کی نہیں تھی اسکا شرعاً کیا حکم ہے جبکہ تین جگہ طلاق لکھنے کہ بعد اسکے نیچے اپنے دستخط بھی کئے ہیں صحیح جواب سے قرآن وحدیث کی روشنی میں مطلع کریں؟

مستفتی محمد اسحاق نانا پیٹھ پونہ ۱۰/۱۲/۲۰۰۴

جواب:۔ اگر نیت طلاق دینے کی ہے تو طلاق ہوگی ورنہ نہیں ہوگی۔ فالمستبینة مایکتب علی الصحیحفة والحائط الخ ان کانت مستبینة لکنها غیر مرسومة ان نوی الطلاق یقع والا فلا الخ (شامی ص٤٦٤ ج ٢۔ عالمگیری ص٣٧٨ ج١)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

اگر تلاک کہا تو بھی طلاق واقع ہوگی

سوال:۔ مولانا صاحب.....السلام علیکم

بعد گزارش ہے کہ میرے اور میری بیوی کے درمیان کسی دوسرے کے لگانے سے جھگڑے شروع ہوگئے اور جھگڑے میں ہی ہم نے اپنی بیوی سے کہدیا میں تجھے تین بار نہیں چھ بار تلاک دیا غصہ میں میں نے تلاک تلاک اپنی بیوی سے کہدیا چھ سات مرتبہ کہدیا اس وقت میری بیوی اپنی ماں کے ساتھ موکہ (میکہ) چلی گئی اس وقت میری بیوی حمل سے تھی بچہ پیدا ہونے میں صرف آٹھ روز باقی تھے یہ واقیا (واقعہ) ۲۶ جنوری ۱۹۹۶ء کو رات ۸ بجے ہوا۔ اسکے بعد میں نے ایسا ہی کاغذ میں یہ واقیا (واقعہ) جہاں ہمارا نکاح ہوا تھا کھڑکی بجذار (بازار) کی جمات (جماعت) میں وہاں میں

نے بھیج دیا اس میں میں نے لکھا تھا کہ جناب متولی صاحب میری بیوی کے ساتھ جھگڑا ہوا اس وقت غصہ میں میں نے اپنی بیوی کو تلاک دے دیا پانچ چھ بار ۴ گواہ کے سامنے اور بچہ پیدا ہونے تک کی یدت (عدت) جو پانچ سو روپیہ ہے اپنی بیوی کو بھیج دوں گا آپ اپنے رجسٹر میں یہ تلاک نامہ اتار لے لیکن میری بیوی کا کہنا ہے کہ تلاک نہیں ہوا میں آونگی آپ کے گھر میں بھی چاہتا ہوں کہ کوئی راستہ بغیر حلالہ کہ ہو تو میں توبا (توبہ) کرنے کو تیار ہوں برائے مہربانی کوئی صحیح راستہ بتائیں۔

مستفتی ذوالفقار منصور خان وڑگاوں پونہ ۱۷/۳/۹۶

جواب:۔ مذکورہ صورت میں تین طلاق واقع ہو چکی ہیں اور حلالہ کے بغیر چارہ نہیں ہے۔ ویقع بها ای بهذه الالفاظ ویدخل نحو ۔۔۔تلاك (الدرا لمختار علی هامش رد المحتارص ٤٦٦ ج٢) فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجا غیره الأیة (سورۂ بقرہ رکوع ۲۹۔آیت ۲۳۹) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

وقوعِ طلاق کیلئے بیوی سامنے ہونا ضروری نہیں

سوال:۔ طلاق واقع ہونے کیلئے کیا بیوی کو شوہر کے سامنے یا قاضی یا جماعت کے سامنے ہونا ہی چاہئے یا بیوی کو بھی شوہر کی طرف سے طلاق ملے تو منظور کرنا ضروری ہے؟ ساتھ میں دیا ہوا طلاق نامہ دینِ اسلامی شریعت کے مطابق صحیح ہے یا غلط ہے؟ یہ طلاق نامہ سے طلاق ہوگئی یا نہیں؟ مستفتی محمد خالد قاسم پونہ ۱۱/۱۱/۱۹۹۲

جواب :۔ طلاق واقع ہونے کیلئے بیوی کا سامنے ہونا یا منظور کرنا شرط نہیں ہے۔
(فتاوی رحیمیہ ص ۳۰۵ ج ۵)

اس طلاق نامہ سے اگرچہ طلاق کا حکم دیدیا گیا ہے لیکن تین طلاق (طلاق مغلظہ) کو شریعت میں بدعت قرار دیا گیا ہے اور ایسا کرنے والا گناہ گار ہے۔ وبدعی یأثم بہ الخ (شامی ص ۴۵۲ ج ۲) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

نشہ کی طلاق

سوال :۔ میرے داماد نے نشہ کی حالت میں میری بیٹی کو طلاق دیدی میری بیٹی شریعت کی بڑی پابند ہے اور داماد بھی یہ شیطانی چکر کیسے ہوگیا خدا جانے بڑی رسوائی ہے بربادی ہے خدارا کچھ کیجئے۔

مستفتی جلال الدین نہرو نگر پونہ ۱۰/۶/۱۹۹۶

جواب :۔ اصل مسئلہ تو یہی ہے کہ نشہ والے کی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ او سکران الخ (شامی ص ۴۵۹ ج ۲) بدرجہ مجبوری اس زمانہ کی نزاکتوں کے پیشِ نظر بعض علماء کی رائے کے مطابق یہ طلاق واقع نہیں ہوئی آپ اپنی بیٹی کو اپنے داماد کے گھر روانہ کر سکتے ہیں اس سے تاکیداً کہیں کہ آئندہ ایسا نہ کرے۔

(جدید فقہی مسائل ص ۲۱۵ ج ۳) میں ہے "جو لوگ از راہِ معصیت نشہ نوش و نشہ خوار کی دی گئی طلاق واقع قرار نہیں دیتے ان میں حضرت عمر بن عبد العزیز، جابر بن زید، عکرمہ، طاؤس، اسحاق، ابو ثور، لیث بن سعد، عثمان بتی، ایک قول کے مطابق عطاء،

زہری اور امام شافعی کے علاوہ امام احمد بن حنبل، ابن حزم ظاہری، حافظ بن قیم، احناف میں امام طحاوی اور ابوالحسن کرخی اور شوافع میں مزنی رحمھم اللہ تعالیٰ جیسے لوگ موجود ہیں۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

نوٹ:۔ بعض دینداروں سے اتفاقاً "شرب خمر" کے صدور پر مذکورہ بالا فتویٰ دیا ہوں ورنہ عام حالات میں میں بھی "وقوع طلاق شارب خمر" کا قائل ہوں۔ شاکر

نشہ کی طلاق

سوال:۔ جناب محترم مفتی صاحب السلام علیکم

عرض یہ ہے کہ ایک شخص کا اپنی بیوی سے رات ایک بجے تک جھگڑا ہوا اور جھگڑے اور نشہ کی حالت میں اپنے بیوی سے چٹکیاں بجاتے ہوئے چار طلاق ایک ہی مجلس میں دی اور یہ طلاق کا علم ان کو بالکل معلوم نہیں جبکہ ان کی بیوی اپنے والد کے یہاں جو کہ قریب ہی رہتے ہیں فوراً اسی وقت روتی ہوئی آئی اور کہا کہ انھوں نے مجھے طلاق دی اور خوب روتی رہی اور وہ تنہا گھر میں تھے اور کہا کہ یہ پہلے ہی ہونا چاہیئے تھا یہ جملے ان کی بہن جو کے ان کے پڑوس میں رہتی ہے ان کو یاد دلاتی اور کہتی کہ تم نے ایسا کہا وہ بھی سسرال میں ہیں اور جب ان سے کہا گیا جو تم کو کرنا تھا! کیا تو جواب دیا کہ میں نے طلاق نہیں دی اور مجھے اس کا علم کچھ بھی نہیں ہے کہ میں طلاق نے دی ہے لیکن بیوی کہتی ہے کہ تم نے چار بار طلاق دی ہے یہ سن کر لڑکی کے والد نے کہا کہ یہ جو کہہ رہے ہیں غلط ہے اور ڈانٹا بھی گیا تو وہ خاموش ہو گئے پھر بھی وہ طلاق کے منکر ہیں بہر

حال ان کے گھر بھیجا گیا دونوں نے خوب رونا دھونا شروع کیا اور بیوی سے کہا کہ میں نے طلاق نہیں دی مجھے معاف کرو اور ہاتھ پکڑ پکڑ کر معافی مانگتے رہے اور کہا کہ میری طلاق کی کوئی نیت نہیں تھی لڑکی کے والد نے ان کو جواب دیا کہ صبح مکان کرایہ دے کر خالی کردو اور اپنے چار بچوں میں سے تین بچے (جو ۶، ۷، ۸، برس کے ہیں اور ایک چھوٹا بچہ شیر خوار ہے) شیر خوار بچہ کو اور اسکی والدہ کو والد کے گھر لایا گیا تو ان پر قریبی رشتہ داروں کا قرض ہے اسی وقت انھوں نے قرض کا مطالبہ کیا تو جوش میں کہا کہ ٹھیک ہے ابھی جاتا ہوں اور آپ کے پیسے لاکر دیتا ہوں اور خوب رو رہے تھے اس لئے ان سے کہا گیا کہ تم صبح جانا لیکن جذبہ کی وجہ سے جانے پر مصر رہے رات تین بج رہے تھے ان کو منع کیا گیا اور نہ ماننے کی صورت میں گھر میں بند کردیا گیا اور باہر سے کنڈی لگادی گئی پڑوس میں ان کی سالی رہتی ہے اس سے دروازہ کھولنے کو کہا تو اس نے کہا کہ بھائی جان صبح جانا تو اس نے کہا کہ بھائی جان وائی جان کچھ نہیں اب چچا کے رشتہ سے کھولو مگر اسنے نہیں کھولا بہر حال کھولا گیا اسکی کیا صورت ہے کسی کو معلوم نہیں اور وہ چلے گئے اور اپنے بچوں کو ساتھ لے گئے پھر صبح دس بجے بچوں کو چھوڑا اور دن بھر سوتے رہے بعد مغرب سسرال میں گئے تو ان سے پوچھا گیا کہ تم نے طلاق دی یا نہیں تو وہ طلاق دینے کے منکر ہیں اور حلفیہ کہتے ہیں کہ میں نے طلاق نہیں دی اور نہ ہی میری طلاق دینے کی نیت تھی تو آنجناب سے گذارش ہے کہ اس مسئلہ پر غور فرماتے ہوئے بتلائیں کہ زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں اگر ہوئی ہو تو کونسی ؟ اگر خدانخواستہ مغلظہ ہو تو ان دونوں کے

ملنے کا کیا راستہ ؟ کیونکہ انھیں چار اولاد ہیں جو کہ چھوٹی ہیں اور ان کہ پرورش کی ذمہ داری لینے کوئی تیار نہیں اسلئے وہ اس بات پر مجبور ہیں کہ خودکشی کرلیں اور نہ ہی دونوں دوسری شادی کرینگے لھذا ان سب حالات کو سامنے رکھتے ہوئے کوئی ایسی تدبیر نکالے کہ مغلظہ کی صورت میں بلا حلالہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ رہیں؟ جواب جلد از جلد دیں بچے لاوارث کی طرح ہیں۔

مستفتی محمد قلندر مہاراشٹر ۱۶ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ اصل مسئلہ تو یہی ہے کہ نشہ والے کی طلاق واقع ہوجاتی ہے۔ او سکران الخ (شامی ص ۴۵۹ ج ۲) لیکن اس زمانہ میں حالت نشہ کی طلاق واقع ہونے کے مسئلہ میں فقہاء کے دو گروہ ہیں۔ مجاہد، عطاء، حسن بصری: سعید بن مسیب، سفیان ثوری، ابن لیلی کے علاوہ امام مالک، امام ابوحنیفہ، اور صاحبین نشہ کی طلاق کو واقع قرار دیتے ہیں تو دوسری طرف عمر بن عبدالعزیز، جابر بن زید عکرمہ، طاؤس، اسحاق، ابوثور، لیث بن سعد اور ایک قول کے مطابق امام شافعی، اور امام احمد بن حنبل، ابن حزم ظاہری، اور ابن قیم، اور احناف میں سے امام طحاوی اور ابوالحسن کرخی جیسے جلیل القدر علماء نشہ کی طلاق کو واقع قرار نہیں دیتے مولانا خالد سیف اللہ رحمانی مدظلہ نے اس مسئلہ کو بڑی وضاحت سے بیان کرتے ہوئے لکھا ہے..... ہندوستان اور اس جیسے ممالک میں جہاں نہ اسلامی قانون نافذ ہے نہ شراب کوئی جرم ہے نہ اس کی شناعت کما حقہ لوگوں پر عیاں ہے اس کے کاروبار کی کھلی اجازت ہے اور مطلقہ عورتوں کا نکاح ثانی ہندو رسم و

رواج کے اثر سے ایک گمبھیر مسئلہ ہے، مناسب ہوگا کہ حالت نشہ کی طلاق واقع قرار نہ دی جائے جیسا کے یہاں ایسے بہت سے احکام ہیں جن میں دارالاسلام اور دارالحرب کا فرق کیا گیا ہے (جدید فقہی مسائل ص ۲۲۱ ج ۳) لہذا بندہ کے نزدیک مذکورہ بالا صورت میں طلاق واقع نہیں ہوئی لیکن آئندہ شراب خوری سے بچے اور توبہ استغفار کرے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

طلاق بصیغۂ مضارع

سوال:۔ شادی ہوئے تیرہ سال بتاریخ ۶/۵/۱۹۷۹ ۔

اولاد:۔ ایک لڑکی عمر نو (۹) سال ایک لڑکا چار (۴) سال، دوسرا لڑکا دو (۲) سال بیوی بہت زبان دراز ہے کافی باتیں ہوتی ہیں اس تیرا سال کے عرصہ میں جس کا مختصر خاکہ یہ ہے لڑکی کے والد کا کہنا ہے کہ وہ عالم ہے اور انھوں نے یہ بات کہی کہ شوہر کے اس جملہ پر طلاق ہو جاتی ہے اور وہ جملہ جو شوہر کے زبان سے نکلا ہے اور ادا ہوا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں ''اب میں تیرے کو طلاق دیتا ہوں'' شرعی مسئلہ کے مطابق اس کا حل کیا ہے اور آئندہ اب کیا کیا جائے؟

مستفتی عبدالرزاق بھائی پونہ ۸ رجب ۱۴۱۱ھ

جواب:۔ سوال مذکور میں ''طلاق دیتا ہوں'' سے شوہر کی نیت اگر یہ تھی کہ میں نے طلاق دیدی تو بیوی پر ایک طلاق رجعی پڑ چکی ہے۔ وقع بھا ای بھذہ الالفاظ وما بمعناھا من الصریح الخ قال الشامی و کذا المضارع اذا غلب فی الحال مثل

اطلقك كما فى البحرالخ (شامی ص ٤٦٦ ج ٢۔ . کفایت المفتی ص ٦٢ ج ٦) اور آپ کو اختیار ہے کہ عدت کے اندر اس سے رجوع کرلیں رجوع کیلئے منہ سے بول دینا یا بوسہ لے لینا یا صحبت کرلینا کافی ہے اور بیوی کی اجازت اور رضامندی کی بھی ضرورت نہیں ہے البتہ عدت گذر جانے کے بعد وہ آپ کے نکاح سے نکل جائیگی پھر تجدید نکاح کے بغیر رجعت درست نہیں ہے۔ اذا طلق الرجل امرأته تطليقةاو تطليقطين فله ان يراجعها فى عدتها رضيت بذالك او لم ترض (شرح البدايه ص ٣٧٤ ج ٢۔۔ بہشتی زیور ص ٢٨١) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

دھمکانے کی نیت سے تین طلاق دی تو؟

سوال:۔ مجھ میں اور میری بیوی میں شک کی وجہ سے جھگڑا ہوا غصہ میں میں نے اس کو تین مرتبہ طلاق کہا لیکن میری طلاق دینے کی نیت نہیں تھی بلکہ ڈرانے کیلئے میں نے اسے طلاق تین بار کہا تو یہ طلاق ہوئی یا نہیں؟

مستفتی یعقوب عثمان شیخ پونہ ۱۲/۱/۱۹۹۳

جواب:۔ مذکورہ صورت میں آپ کی بیوی پر تین طلاق پڑ چکی ہیں اور آپ اسے بغیر حلالہ کے اپنے نکاح میں دوبارہ نہیں لا سکتے۔ رجل قال لامراته انت طالق انت طالق انت طالق فقال عنيت بالاولى الطلاق وبالثانية والثالثة افهامها صدق ديانة وفى القضاء طلقت ثلاثا الخ (فتاوی عالمگیری ص ٣٥٥ ج ١) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

طلاق بلا اضافت

سوال:۔ میاں بیوی کے جھگڑے میں شوہر نے کہا تین بار طلاق، طلاق، طلاق عورت کا کہنا ہے کہ میں آج تجھے طلاق دونگا۔

نوٹ: دوسری عورت کا کہنا ہے کہ میں آج اپنی بیوی کو طلاق دیکے رہونگا۔

مستفتی سلیم شیخ نذیر منگل وار پیٹھ پونہ ۱۶/۸/۱۹۹۶

جواب:۔ مذکورہ صورت میں اگر شوہر قسم کھا کر کہے کہ میری نیت اپنی بیوی کو طلاق دینے کی نہیں تھی تو طلاق نہیں پڑی (کفایت المفتی ص۴۲ ج۶) اور اگر قسم کھانے سے انکار کرے تو بیوی پر طلاق مغلظہ واقع ہوچکی ہے اور حلالہ کے بغیر دونوں ایک دوسرے پر حرام ہی رہینگے۔ ولا یلزم کو ن الاضافة صریحة فی کلامه لما فی البحر "لو قال طالق "فقیل له من عبنت فقال امرأتی ،طلقت امرأته (رد المحتار)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

''طلاق دیتا ہوں'' کا حکم

سوال:۔ میں (عباس محمد شیخ) اپنی بیوی کو گھریلو جھگڑوں کی وجہ سے اور آپس میں نا اتفاقی کی وجہ سے بہار شریت (بمطابق شریعت) کے تحت میں نے ایک مرتبہ ایک ساتھ طلاق دی یعنی ہمارے جھگڑوں میں میری بیوی نے میرے ماں کے خلاف کچھ غلط الفاظ کہے اور میں نے اس سے کہا کہ تیری میری نہیں بنے گی اس لئے میں تجھے طلاق دیتا ہوں اور میں نے طلاق، طلاق، طلاق کہدیا اس وقت اس کے ماں باپ

ماموں اور دور رشتہ دار اور میری بیوی خود موجود تھی اور میں اس فتوے کی درخواست کرتا ہوں۔ مستفتی عباس محمد شیخ پونہ ۹/۱۱/۱۹۹۴

جواب:۔ سوال مذکور میں "طلاق دیتا ہوں" سے شوہر کی نیت اگر یہ تھی کہ میں نے طلاق دیدی تو بیوی پر طلاقِ مغلظہ واقع ہوچکی ہے اور طلاق دینے والا گناہگار ہے اور بلاحلالۂ شرعی بیوی اس کیلئے حلال نہیں ہوسکے گی۔ ویقع طلاق زوج اذا کان عاقلاً بالغاً الخ وطلاق البدعة ان یطلقها ثلاثا بکلمة واحدة ..... . فاذا فعل ذالك وقع الطلاق وبانت امرأته منه و کان عاصیا الخ(قدوری ص ۱۷۰) ویقع بها ای بهذه الالفاظ وما معناها من الصریح الخ قال الشامی و کذا المضارع اذا غلب فی الحال مثل اطلقك کما فی البحر (شامی ص٤٦٦ ج٢۔۔ کفایت المفتی ص٦٢ ج٦)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

زبان سے لفظ "چھٹی" نکل گیا

سوال:۔ محترم مفتی صاحب ..... السلام علیکم

بتاریخ ۱۲/۵/۱۹۹۱ کو جذبات اور گرماگرمی کے عالم میں میری بیوی سے تکرار کرتے دوران میری اہلیہ کے بارے میں میری زبان سے بے ساختہ یہ جملہ نکل گیا کہ میں تمہارے ماموں یعنی ماسٹر صاحب کو خط لکھ دونگا یا خط لکھ دیا جائے گا (پوری عبارت یوں ہے تمہارے ماموں کو یعنی ماسٹر صاحب کو خط لکھ دونگا چھٹی یا خط لکھ دیا جائے گا) کہے جملے کے ساتھ زبان سے اس طرح بے ساختہ لفظ نکل جانے سے میری اہلیہ کو

طلاق واقع ہوگئی ؟اگر واقع ہوگئی تو کون سی قسم کی طلاق ہوئی رجعی ، بائین یا ،مغلظہ ؟ کوئی بھی طلاق واقع ہو جانے کے بعد میں اپنی اسی اہلیہ کو دوبارہ کس طرح اپنی زوجیت میں لاسکتا ہوں رجعی کی حالت میں اہلیہ کو رجوع کرنے کا کیا طریقہ اور شرطیں ہیں مذکورہ بالا مضمون کے ہر نقاط پر تفسیر فرماتے ہوئے تشریح اور وضاحت کے ساتھ تفصیلی طور پر مسئلہ اور اطمینان بخش فتوی جلد از جلد تحریر فرمائیں کیونکہ عدت کی مدت ۱۶ مارچ ۱۹۹۲ء کو ختم ہوجائے گی جو بہت ہی قلیل مدت ہے ازدواجی زندگی کے الجھنوں میں الجھا ہوا ہوں بہت سی مشکلات پیش آرہی ہیں لحاظہ تسلی بخش شرعی اور صحیح فتوی فیصلہ کن تحریر فرمائیں۔خدا حافظ فی امان اللہ۔

مستفتی محمد مستقیم خان ستارہ ۲۵ شعبان ۱۴۱۲ھ

جواب:۔اس صورت میں آپ کی اہلیہ کو طلاق نہیں پڑی ہے یہ صورت صرف دھمکی کی ہے اور ''چھٹی کا لفظ زبان سے نکلا'' میں نیت شرط ہے طلاق پڑنے کیلئے اس لئے کہ یہ لفظ کنایہ ہے جبکہ آپ کو شک ہے یقین نہیں۔ والیقین لا یزول بالشك "الفصل الخامس فی الکنایات" لایقع بھاالا بالنیة او بدلالة حال الخ (عالمگیری ص ۳۷٤ ج۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

طلاق رجعی کا بیان

ایک طلاق کا حکم

سوال:۔میں بابا جان بشیر شیخ نے ان دو گواہوں (ایوب علاء الدین قاضی اور اللہ

بخش پاشومیاں شیخ) کے سامنے اپنی بیوی ربنا باشومیاں شیخ کو ایک طلاق دیدی۔

مستفتی اللہ بخش پونہ ۱۹۹۱/۷/۱۷

جواب:۔ شریعت کے مطابق زوجہ ربنا باشومیاں شیخ پر ایک طلاق پڑ چکی زوج عدت کے اندر رجوع کا حق رکھتا ہے اور بعد انقضاء عدت زوجہ کا نکاح ثانی کیا جا سکتا ہے۔ الطلاق الصریح وھو کانت طالق ومطلقۃ وطلقتك وتقع واحدۃ رجعیۃ الخ (عالمگیری ص ۳۵٤ ج ۱) واللہ اعلم علمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

طلاق رجعی کے بعد رجوع کی صورتیں

سوال:۔ میں نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی رجوع کی کیا صورت ہے؟

مستفتی شمس الدین پونہ ۱۹۹٦/۹/۱۰

جواب:۔ بصورت صحتِ سوال ایک طلاق رجعی واقع ہوئی ہے بول کر یا بوسہ لیکر یا ہمبستری کے ذریعہ طلاق واپس لے سکتا ہے۔ الطلاق الصریح وھو کانت طالق ومطلقۃ وطلقتك وتقع واحدۃ رجعیۃ الخ (ھندیہ ص ۳۵٤ ج ۱) یراجعھا بالقول ---وان راجعھا بالفعل مثل ان یطأ ھا او یقبلھا بشھوۃ او ینظر الیٰ فرجھا بشھوۃ فانہ یصیر مراجعاً عندنا الخ (ھندیہ ص ٤٦٨ ج ۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

طلاق رجعی دے کر رجوع نہیں کیا تو؟

سوال:۔ محترمی ومکرمی..... السلام علیکم

کسی لڑکی کو ایک طلاق رجعی پڑے ہوئے دو سال سے زائد کا عرصہ ہوا شوہر نے عدت کی مدت کے اندر رجوع نہیں کیا اس صورت میں لڑکی اپنا دوسرا نکاح شرع کے حکم کے مطابق کسی اور سے کر سکتی ہے؟ برائے کرم شرعی حکم سے نواز دیں۔

مستفتی باشو بھائی شیخ پونہ ۲/۱۲/۱۹۹۲

جواب:۔ طلاق رجعی دیدینے کے بعد عدت کے اندر تو شوہر کو حق ہے کہ اپنی بیوی سے رجوع کر لے لیکن جب عدت پوری ہوگئی تو اب اس سے رجوع نہیں کر سکتا بلکہ عورت کی رضامندی ہو تب بھی دوبارہ نکاح کرنا ہوگا اور عورت چاہے تو دوسرے شخص کے ساتھ نکاح کر سکتی ہے۔ واذا انقطع الدم من الحیضة الثالثة لعشرة ایام انقطعت الرجعة الخ (ھدایہ ص ۳۷۶ ج ۱) جس عورت کی طلاق رجعی کو دو سال سے زائد گذر چکے ہیں اور شوہر نے رجوع بھی نہیں کیا ہے تو وہ اپنا نکاح دوسرے شخص سے کر سکتی ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿ طلاق کنایہ کا بیان ﴾

تو مجھ پر حرام ہوگئی

سوال:۔ جناب مفتی صاحب السلام علیکم

میرے بہنوئی نے بہن سے کہا تو مجھ پر حرام ہوگئی شوہر کا کہنا ہے دو مرتبہ کہا اور میری

بہن کا کہنا ہے شک کے ساتھ کہ دو یا تین مرتبہ کہا اور میرے بہنوئی کہتے ہیں کہ میں نے صرف کہا تھا میرے دل میں کچھ نہیں تھا بس ڈرانے کیلئے کہا تھا تو کیا طلاق واقع ہوگئی اور اگر طلاق ہوگئی تو کتنی ہوئی اور دوبارہ نکاح میں لینے کیلئے کیا کرنا ہوگا جواب عطا فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ جزاکم اللہ خیرًا

مستفتی عبدالرحمٰن بھائی کاشے واڑی پونہ ۳۱/۱۲/۲۰۰۴

جواب:۔ اگر شوہر کی نیت طلاق دینے کی تھی تو ان الفاظ سے طلاق بائنہ واقع ہوگی اور نکاح کی صورت یہ ہے کہ دو گواہوں کے سامنے نیا مہر طئے کر کے قاضی صاحب سے نکاح پڑھوالے اور اگر طلاق واقع کرنے کی نیت نہیں کی تھی تو طلاق واقع ہی نہیں ہوئی

الکنایۃ لایقع بھا الا بالنیۃ او بدلالۃ حال الخ (عالمگیری ص ۳۷٤ ج ۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

تیرا میرا کوئی واسطہ نہیں

سوال:۔ محترم مکرمی مفتی شاکر خان صاحب.....السلام علیکم

ایک لڑکی کا نکاح ہوا آپسی ناچاقی کی وجہ سے اس کے شوہر نے کہا تیرا میرا کوئی واسطہ نہیں ہے اور وہ گھر سے چلا گیا اور اب تک لاپتہ ہے ایک عرصہ بعد اس کا نکاح دوسرے مرد سے کر دیا گیا۔ اب بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ پہلا نکاح باقی ہے پھر ایسا کیوں کیا؟ برائے کرم بتائیں ہم کیا کریں؟

مستفتی امجد ابراہیم شیخ شولاپور ۲۹/۱۱/۱۹۹۰

جواب:۔ بشرط صحت سوال قرینہ بتلا رہا ہے کہ ''تیرا میرا کوئی واسطہ نہیں ہے'' سے مراد طلاق دینا ہی تھا لہذا موجودہ صورت میں وقوع طلاق کا حکم دے کر بعد عدت اس لڑکی کا موجودہ نکاح برقرار رکھنا ہی صحیح اور احوط ہے لیکن اگر زوج اول آجائے اور صراحت کرے کہ مذکورہ بالا جملہ سے میری مراد طلاق کی نہ تھی تو اس کی تصدیق کی جائے گی اور اسے اپنی بیوی واپس لینے کا اختیار ہوگا۔ الکنایات :لایقع بها الطلاق الا بالنیة او بدلالة حال الخ (عالمگیری ص ۳۷٤ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿ تحریری طلاق دینے کا بیان ﴾

طالق نے ایک کہا وکیل نے تین لکھا

سوال:۔ محترم جناب مفتی صاحب.....السلام علیکم

عرضی لکھنے کی وجہ یہ ہے کہ میں (محمد عثمان محبوب شیخ) نے کسی وجہ سے اپنی شریک زندگی (شاہدہ بیگم) کو وکیل معارفت طلاق نامہ بھیجا تھا جس میں تین مرتبہ طلاق یعنی شاہدہ میں نے تمہیں طلاق دیا، شاہدہ میں نے تمہیں طلاق دیا، شاہدہ میں نے تمہیں طلاق دیا اس طرح سے لکھا تھا جو وکیل نے لکھا تھا میں نے اپنی زبان سے ایک کہا باقی میں نے نہیں پڑھا اور اس وقت میری نیت ایک طلاق دینے کی تھی اور نہ ہی میں نے گواہوں کے سامنے اپنی زبان سے کہا اس پہ شریعت کا کیا حکم ہے قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کا حکم نکال کر بتائیں۔

مستفتی محمد عثمان پونہ ۱/۱۲/۱۹۹۲

جواب :۔ مذکورہ صورت میں محمد عثمان کی بیوی پر ایک طلاق واقع ہوئی ہے لھذا یہ اپنی بیوی کو بدون نکاح لوٹا سکتا ہے لیکن اس شرط کے ساتھ کہ عثمان نے وکیل کو تین لکھنے کو نہ کہا ہو اور نہ ہی اس لکھے ہوئے اسٹامپ کو پڑھا ہو اور نہ ہی اس مضمون کو سنا ہو اور اگر پڑھا ہو یا سنا ہو تو تین طلاق واقع ہو جائینگی اور پھر بغیر حلالہ کے حلال نہ ہوگی۔ ولو استکتب من اخر کتابا بطلاقها و قرأه علی الزوج وقع ان اقر الزوج انه کتابه۔۔۔۔ وان لم یقر انه کتابه ولم تقم بینة ۔۔۔لاتطلق قضاء ولا دیانة و کذا کل کتاب لم یکتبه بخطه ولم یمله بنفسه لا یقع الطلاق مالم یقر انه کتابه الخ (شامی ص ٤٦٥ ج ٢)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

تین طلاق لکھی لیکن ایک ہی پڑی

سوال :۔ کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ میں نے وکیل سے کہا کہ میری بیوی کو "میں نے تجھ کو ایک طلاق دی" یہ لکھکر بھیج دو اس نے لکھا تین طلاق اور اس نے مراٹھی زبان میں لکھا اور مجھ سے دستخط کروالی مجھے مراٹھی نہیں آتی اسلئے نہ وہ میں نے پڑھا اور نہ اسنے مجھے پڑھ کر سنایا اور سمجھایا اب وہ کہتا ہے کہ میں نے ایک نہیں تین طلاق لکھی ہے سوال یہ ہے کہ شرعاً کتنی طلاق پڑی اور کیا شوہر اپنی بیوی سے رجوع کرسکتا ہے؟ تحریر طلاق کو تقریباً دس مہینے گذر چکے ہیں۔

مستفتی حافظ کفایت اللہ پونہ ۹/۶/۹۸

جواب :۔ صورت مسئولہ میں جبکہ آپ نے ایک طلاق لکھنے کا حکم دیا اور اس وکیل

نے تین طلاق لکھ دی تو صرف ایک ہی پڑی نہ کہ تین اس لئے کہ طلاق بالکتابہ میں طلاق نامہ لکھوا لینے کے بعد یہ ضروری ہے کہ طلاق لکھوانے والا اس کو خود پڑھے یا اسکو لکھا ہوا پڑھ کر سنایا جائے اور سمجھایا جائے لہذا جب نہ آپ نے طلاق نامہ پڑھا نہ سنا اور نہ آپ کو سمجھایا گیا تو دستخط کے باوجود اس طلاق نامہ کا کوئی اعتبار نہیں ہے البتہ آپ نے جو ایک طلاق دیدی ہے وہ پڑ چکی ہے اور چونکہ یہ طلاق رجعی ہے لھذا آپ اپنی بیوی کو بذریعہ نکاح واپس لے سکتے ہیں۔ وکذا کل کتاب لم یکتبہ بخطہ ولم یملہ بنفسہ لا یقع الطلاق مالم یقرانہ کتابہ الخ (شامی ص ٤٦٥ ج ٢) مفتی کفایت اللہ صاحب لکھتے ہیں چونکہ طلاق دینے والوں نے طلاق مشروط لکھنے کا حکم دیا لیکن قاضی صاحب نے طلاق غیر مشروط لکھ دی اور دستخط کرنے والوں نے طلاق مشروط سمجھ کر دستخط کر دیئے تو یہ طلاق نہیں ہوئی۔ (کفایت المفتی ص ۲۳۱ ج ٦) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

طلاق بذریعہ اخبار (نیوز پیپر)

سوال:۔ محترم مفتی محمد شاکر خان.....السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں لطف اللہ بخش خان ایک مسئلہ کے بارے میں آپ سے خلاصہ چاہتا ہوں وہ یہ کہ میری بیوی گھریلو معاملات کی بنا پر اپنے میکہ چلی گئی تھی وہ کئی دنوں تک اپنے میکہ ہی میں رہی تھی اس بیچ میں نے دوسرا نکاح کرنے کا ارادہ کیا اس وقت میری دوسری بیوی جس سے میرا نکاح ہونے والا تھا ان کے گھر والوں نے کہا کہ تم جب تک

اپنی بیوی کو اخبار کے ذریعے طلاق نہیں دو گے ہم ہماری لڑکی کا نکاح تم سے نہیں کرینگے اسلئے میں نے دباؤ میں آکر اپنی پہلی بیوی کو اخبار کے ذریعے تین طلاق دیا اب ہوا یہ کہ میری پہلی بیوی میرے گھر آگئی ہے اور میں اسے اپنانا چاہتا ہوں۔ برائے مہربانی شرعی طریقے سے مجھے اس مسئلہ کا حل بتائیں۔

مستفتی لطیف اللہ خان پونہ ۱/۹/۱۹۹۲

جواب:۔ آپ کی بیوی کو تین طلاق مغلظہ پڑ چکی ہیں۔ فان کتب اما بعد فانت طالق فکما کتب ھذا یقع الطلاق و تلزمھا العدۃ من وقت الکتابۃ (ردالمحتار ص ٤٦٥ ج ٢) اور حلالہ کے بغیر آپ اس سے دوبارہ نکاح نہیں کر سکتے ہیں تب تک آپ کیلئے حرام ہی رہیگی اور حلالہ کا طریقہ یہ ہے کہ وہ کسی اور سے باقاعدہ نکاح کرے اور دونوں کے درمیان میاں بیوی کے تعلقات قائم ہوں پھر اگر وہ دوسرا شوہر اسے طلاق دیدے تو عدت گذارنے کے بعد آپ اس کو اپنے نکاح میں لا سکتے ہیں۔ لا ینکح مطلقہ بھا ای بالثلاث حتی یطأھا غیرہ الخ (الدر المختار علی ھامش ردالمحتار ص ۵۸۳ ج ۲)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

لکھتے ہی طلاق پڑے گی یا خط ملنے پر؟

سوال:۔ مفتی شاکر صاحب مدار چلہ مسجد پونہ

آپ کی خدمت میں میں طلاق کے بارے میں دینِ اسلامی شریعت کے مطابق مسئلہ

جاننا چاہتا ہوں آپ نیچے بتائے گئے سوال کا جواب بتائیں گزارش ہے۔

شوہر ٹیپ (ٹائپ) کیا ہوا اور تین بار طلاق طلاق کے لفظ استعمال کیا ہوا خط اپنی دستخط کے ساتھ دوسرے گاوں بیوی کو بھیج دیتا ہے تو کیا یہ طلاق ہوا یا نہیں؟ اب یہ خط بیوی کو ڈاک سے ملے یا نہ ملے تو طلاق ہوا یا نہیں؟

مستفتی محمد خالد قاسم پونہ ۱۹۹۲/۱۱/۱۱

جواب۔۔سوال کے مضمون کے مطابق آپ کی بیوی پر طلاق مغلظہ پڑ چکی ہے چاہے طلاق نامہ بیوی کو نہ ملا ہو۔ فان کتب امابعد فانت طالق فکما کتب ھذا یقع الطلاق وتلزمہ العدۃ من وقت الکتابۃ الخ (ردالمحتار ص ٤٦٥ ج ٢.. فتاوی رحیمیہ ص ۱۲۳ ج ۲)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

زبردستی تحریری طلاق

سوال:۔لڑکا لڑکی نے آپس میں شریعت کے مطابق نکاح کیا لیکن اس نکاح کیلئے والدین کی اجازت نہیں لی گئی تھی اور نکاح کے وقت دونوں جانب کے والدین یا قریبی رشتہ دار موجود نہیں تھے دونوں بالغ ہیں اور انھوں نے اپنے بالغ ہونے کا ثبوت ایک نوٹری کے پاس سے آفیڈوٹ کے ذریعہ مسجد کے جماعت کو پیش کیا ہے جسے دیکھ کر انھوں نے نکاح کروادیا نکاح کے فوراً بعد میں دوستوں کے ذریعہ گھر والوں کو خبر ہوئی انھوں نے دونوں کو ڈانٹ ڈپٹ کر چپ کرادیا اور دوسرے روز دونوں کے گھر والوں نے بیٹھ کر ۱۰ روپیہ کے اسٹامپ پیپر پر طلاق نامہ تیار کیا لڑکے کے چچا جناب.....نے

اپنے ہاتھوں سے طلاق نامہ لکھ کر پہلے لڑکے کی دستخط جبراً لی اور پھر لڑکی کی دستخط بھی جبراً لی یہ سب گھر والوں نے عزت پر پردہ ڈالنے کی خاطر کیا ان حالات میں یہ تمام صحیح ہے یا نہیں اور اگر صحیح ہے تو یہ طلاق بھی صحیح ہے یا نہیں؟ برائے کرم وضاحت کے ساتھ جواب دیں۔ مستفتیہ نازنین عطار پونہ ۱/۸/۱۹۹۳

جواب:۔ "درمختار علی رد المحتار ص ۱۱۰ ج ۵" میں ہے "والثالث کون الشئی المکرہ بہ متلفا نفسا او عضواً او موجباً غماً یعدم الرضا الخ ھو یختلف باختلاف اشخاصہ الخ۔ مندرجہ بالا وضاحت سے معلوم ہوا کہ نکاح تو بالکل صحیح ہے البتہ خاندانی وجاہت کے پیش نظر طلاق نامہ پر دونوں نے مجبوراً دستخط کی ہے لہذا طلاق نہیں ہوئی بشرطیکہ شوہر نے زبان سے طلاق نہ دی ہو اور نکاح بدستور باقی ہے۔ فقہ کا اصول ہے کہ اکراہ کی صورت میں تحریری طلاق واقع نہیں ہوتی

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

بیوی کو طلاق نامہ ملنا ضروری نہیں

سوال:۔ میں نے وکیل سے کہا کہ میری بیوی کو تین طلاق لکھ دے وکیل نے نوٹس پر تین طلاق لکھ دیا اور میں نے دستخط بھی کیا (واضح ہو کہ وکیل نے میری درخواست پر کہا تھا کہ تو منہ سے بول دے کہ تین طلاق دیا) لیکن میری بیوی کا کہنا ہے کہ مجھے وہ نوٹس نہیں ملی فی الحال وہ اپنے میکہ میں ہے تو کیا طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اور رجوع کی کیا صورت ہوگی؟ مستفتی محمد طیب پونہ ۵ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب :۔ مذکورہ صورت میں طلاقِ مغلظہ واقع ہوچکی ہے عورت کو طلاق نامہ ملنا ضروری نہیں ہے لہذا آپ پر بیوی حرام ہوچکی ہے بغیر حلالہ کے حلال نہ ہوگی ۔فان کتب اما بعد فانت طالق فلما کتب هذا یقع الطلاق و تلزمها العدة (شامی ص ٤٦٥ ج ٢.. فتاوی رحیمیہ ص ۱۲۳ ج ۲)۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

دھوکہ سے تحریری طلاق لکھوالی کیا حکم ہے؟

سوال :۔ چاندتارا مسجد پونہ کے پاس ایک آدمی ہے اس کے سسرال والوں نے ایک کورے کاغذ پر اس سے دستخط لی اور بعد میں دھوکہ سے اس کاغذ پر لکھا کہ میں نے میری بیوی کو طلاق دیا یہ مسئلہ قریبی پولس چوکی میں گیا تو وہاں کے انسپکٹر نے پوچھا کیا اسطرح طلاق پڑ گئی تو ایک مولوی صاحب نے کہا ہاں پڑ گئی اس پر اس غیر مسلم انسپکٹر نے کہا اگر آپ کا مذہب یہ کہتا ہے تو یہ غلط ہے اور آپ کو اپنے مذہب کے بارے میں سوچنا پڑیگا آپ بتایئے کہ اس میں کوئی راستہ ہے؟

مستفتی امیر جماعت پونہ ۱۰ رمضان ۱۴۱۸ھ

جواب :۔ بشرطِ صحت سوال یہ طلاق واقع نہیں ہوئی ہے بلکہ یہ ایک دھوکہ ہے تحریری طلاق کے بارے میں جب تک زوج خود اقرار نہ کرے کہ یہ میری تحریر ہے یا میں نے لکھوایا ہے یا لکھوا کر میں نے پڑھ لیا ہے یا مفہوم سن اور سمجھ لیا ہے طلاق واقع نہیں ہوتی ہے۔ و کذا کل کتاب لم یکتبه بخطه و لم یملله بنفسه لا یقع الطلاق مالم یقر

انه کتابه (فتاوی شامی ص ٤٦٥ ج ٢) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

طلاق لکھی لیکن گواہ نہیں

سوال:۔ ایک آدمی نے اکیلے میں بیٹھ کر ایک چٹھی لکھی اس میں اس نے اپنی بیوی کو تین طلاق لکھ دیا بیوی میکے میں تھی چٹھی لکھتے وقت کوئی ضامن اور گواہ نہیں تھا چٹھی لکھنے کے بعد ایک آدمی کے ہاتھ سے وہ چٹھی بھیجی وہ آدمی کو معلوم نہیں تھا کہ کیا لکھا ہے وہ چٹھی لے جا کر لڑکی کے باپ کو دیا اب اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں لڑکی کو شوہر کے گھر بھیجے یا نہیں؟ مستفتی حافظ شمشیر جنوڑی پونہ ۱۲/۱/۲۰۰۵

جواب:۔ بشرطِ صحت سوال شوہر اگر اقرار کرتا ہے کہ یہ اسی کی لکھی ہوئی چٹھی ہے اور اس نے تین طلاق دی ہے تو بیوی پر طلاق مغلظہ واقع ہو جائینگی ضامن وگواہ کی ضرورت نہیں ہے اور اس لڑکی کو شوہر کے گھر بھیجنا جائز نہیں ہے۔ فان کتب اما بعد فانت طالق فکما کتب هذا یقع الطلاق و تلزمها العدة من وقت الکتابة الخ (شامی ص ٤٦٥ ج ٢) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

طلاق ثلاثہ کا بیان

طلاق دیتا ہوں تین دفعہ کہا

سوال:۔ اس طلاق نامہ کا کیا حکم ہے؟ میں مختار احمد عبدالقادر خان باہوش وحواس دو گواہوں کی موجودگی میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ میری زوجہ نشاط بنت حاجی غلام حسین

باغبان کو بروز جمعرات بتاریخ ۲۶/ جنوری ۱۹۹۵ء کو تین دفع طلاق، طلاق، طلاق دیتا ہوں اور اپنے نکاح سے خارج کرتا ہوں۔

مستفتی عبدالمجید خان عثمان خان پونہ ۱۹۹۵/۱/۲۷

جواب:۔ اگر مختار یہ اقرار کرے کہ اس لفظ "دیتا ہوں" سے نیت یہ تھی کہ طلاق دیدی تو اس کی بیوی پر طلاق مغلظہ پڑ گئی لہذا بغیر حلالۂ شرعی کے بیوی حلال نہ ہوگی۔ ویقع بها ای بهذه الالفاظ ومامعناها من الصریح الخ قال الشامی و کذا المضارع اذا غلب فی الحال مثل اطلقك کما فی البحر (شامی ص ٤٦٦ ج ٢۔۔ کفایت المفتی ص ٦٢ ج ٦) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

طلاق ثلاثہ بلا اضافت الی الزوجہ

سوال:۔ کیا فرماتے مفتیان کرام مسئلہ ذیل کے بارے میں زید کا اپنی بیوی کے ساتھ بحث ومباحثہ ہوا غصہ میں زید نے کہا ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق لیکن اپنی بیوی کی طرف منسوب نہیں کیا کیا حکم ہے؟

مستفتی عبدالرحمٰن این سی این پونہ ۱۹۹۵/۵/۲۶

جواب:۔ اس سوال میں مذکور عبارت سے پتہ چلتا ہے کہ لفظ مطلق ہے اس کی اضافت زوجہ کی طرف نہیں ہے اگر چہ اس سے پہلے کا قرینہ اپنی زوجہ کی طرف اضافت کی تعیین کرتا ہے لیکن کفایت المفتی ص ۴۲ ج ۶ وغیرہ فتاوی سے پتہ چلتا ہے کہ اگر اس صورت میں زوج حلف شرعی کے ساتھ یہ کہدے کہ میں نے بیوی کو طلاق دینے کے

لئے یہ الفاظ نہیں کہے تھے تو طلاق نہیں ہوئی اور اگر وہ حلف سے انکار کردے تو طلاق ہوچکی ہے اور عدد کے بارے میں زوجہ کے قول کا اعتبار ہوگا یعنی زوجہ کے حق میں یہ تین شمار ہونگی اور اس پر لازم ہوگا کہ شوہر کو اپنے اوپر قدرت نہ دے اور عدت وحلالہ کے بعد ہی دونوں دوبارہ نکاح کرسکتے ہیں۔ واللہ اعلم علمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

طلاق ثلاثہ

سوال:۔ میں شفیق احمد انصاری اقرار کرتا ہوں کہ میری اپنی بیوی سے خرچہ کے بارے میں جھگڑا ہوا جس کی بنا پر میں نے غصہ کی حالت میں اسے تین مرتبہ طلاق دی وہاں پر میری پھوپھی اس بات کی گواہ ہے اس حالت میں میری بیوی سے میری طلاق ہوئی یا نہیں؟ میں یہ جاننا چاہتا ہوں۔

مستفتی محمد شفیق احمد انصاری پونہ ۹۱/۱۱/۷

جواب:۔ مذکورہ بالا سوال کے مطابق آپ کی بیوی پر تین طلاق پڑ چکی ہیں اور وہ آپ کی نکاح سے نکل چکی ہے۔ وطلاق البدعة ان يطلقها ثلاثا بكلمة واحدة او ثلاثا فی طهر واحد الخ (قدوری ص ۱۷۰) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

طلاق دے رہا ہوں تین مرتبہ کہا

سول:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین وشرع متین مسئلہ ذیل میں

میں عبدالظہیر احمد نے کل بعد نماز جمعہ گھر میں کچھ تکرار ہوئی جس میں میں نے اپنی عورت رابعہ بی کو ان الفاظ میں کہا کہ میں اللہ اور اسکے فرشتوں کو حاضر وناظر جانتے ہوئے تم کو یعنی رابعہ بی کو طلاق دے رہا ہوں اور میں نے تین مرتبہ یہ الفاظ دہرائے کہ میں نے رابعہ بی کو تین طلاق دی مسئلہ لکھتے وقت بھی مجلس حاضرہ کے سامنے کئی بار یہ الفاظ دہرائے آپ سے استدعا ہے کہ شریعت کی روشنی سے مسئلہ کا صحیح حل فرما کر ممنون ومشکور فرمائیں نوازش ہوگی۔

مستفتی ابراراحمد پونہ ۲۸ رجب ۱۴۱۴ھ

جواب:۔صورت مسئولہ میں بیوی پر تین طلاق واقع ہوچکی ہیں اور وہ شوہر پر حرام ہے۔وطلاق البدعةان يطلقهاثلاث بكلمة واحدة اوثلاثا فى طهر واحد فاذا فعل ذالك وقع الطلاق و كان عاصيا الخ (هدايه ص ۳۳۵ ج ۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

سنت کے مطابق تین طلاق

سوال:۔کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام مسئلہ ذیل کے بارے میں زید نے اپنی بیوی کو دوگواہ کے سامنے دل میں تین طلاق کی نیت کر کے یہ الفاظ کہے میں نے تجھے سنت کے مطابق طلاق مغلظہ دی دریافت طلب امر یہ ہے کہ ان الفاظ سے طلاق ہوئی یا نہیں؟ ہوئی تو کون سی ہوئی اگر اسی عورت سے نکاح کرنا چاہے تو کون سی صورت ہے جس کے کرنے سے زید کا نکاح جائز ہوسکتا ہے؟ برائے کرم حنفی مسلک کے مطابق جواب

عنایت عطا فرمائیں نوازش ہوگی۔

مستفتی محمد راشد شنیوار پیٹھ پونہ ۱۹۹۴/۷/۲۴

جواب:۔ مذکورہ صورت میں زید کی بیوی پر تین طلاقیں واقع ہوچکی ہیں اور بدونِ حلالہ ونکاح ثانی شوہر اول کیلئے حلال نہ ہوگی۔ ولو قال انت طالق ثلاثاللسنة ونوی الوقوع للحال صحت نیته ویقع الثلاث من ساعة تکلم عند اصحابناالثلاثة الخ (بدائع الصنائع ص ۹۲ ج ۳) وربمایقول ایقاع الثلاث جملةسنةحتی اذاقال لامرأته انت طالق ثلاثاللسنةوقع الکل فی الحال عنده قال وبالاتفاق لونوی وقوع الثلاث جملةیقع جملة ولولم یکن سنة لما عملت نیته لان النیة بخلاف الملفوظ باطل الخ (مبسوط للسرخسی ص ٤ ج ٦) وفی الکنزولوقال لموطوئته انت طالق ثلاثاللسنة وقعت عندطهرطلقةوان نوی ان یقع الثلاث الساعة اوعند کل شهرواحدة صحت نیته وفی شرحه انت ان یحمل قوله للسنةعلی ارادةالثبوت للسنةلاعلی ارادة الطلاق السنی الخ (الاشباه والنظائر ص ۷۷) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

طلاق مغلظہ کے بعد ساتھ رہنا

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں میں اپنی بیوی کو واضح الفاظ میں تین مرتبہ طلاق، طلاق، طلاق کہہ چکا ہوں پھر بھی وہ میرے گھر رہتی ہے اور وہ حاملہ ہے (واضح ہو کہ حمل طلاق کے بعد کی وطی کا ہے) اور میرے سسرال والے

میری بیوی قبول نہیں کر رہے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس طرح طلاق کے بعد ساتھ رہنا درست ہے۔ مستفتی محمد فیروز انصاری کھڑکی پونہ ۲۰۰۴/۱۱/۱۸

جواب :۔ مذکورہ صورت میں طلاق مغلظہ واقع ہو چکی ہے، اور حلالہ کے بغیر ساتھ رہنا ناجائز ہے۔ رجل قال لامراء ته انت طالق انت طالق انت طالق فقال عینت بالاولی الطلاق و بالثانیة و الثالثة افهامها صدق دیانة و فی القضاء طلقت ثلاثا الخ و اذا قال لامراء ته فانت طالق و طالق و طالق ولم یعلقه بالشرط ان کان مدخولة طلقت ثلاثا و کذااذا قال انت طالق ۔۔۔طالق طالق الخ (عالمگیری ص ۳۵۵ ج ۱) فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجا غیره الآیة۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

ایقاعِ طلاق مغلظہ

سوال :۔ میں نے اپنی بیوی کو میری والدہ اور میرے لڑکے کے سامنے تین مرتبہ بیوی سامنے ہوتے ہوئے تین مرتبہ نام لیکر کہا کہ میں تمہیں طلاق دیا، کیا اب طلاق ہوئی یا نہیں؟ جواب عنایت فرمائیں۔ مستفتی گلاب حسین عبدل ستارہ ۱۹۹۳/۳/۲۵

جواب :۔ مذکورہ بالا صورت میں آپ کی بیوی پر طلاق مغلظہ واقع ہوگئی ہے اور بدون حلالہ کے دوبارہ میاں بیوی کی طرح رہنا ناجائز ہے۔ وطلاق البدعة ان یطلقها ثلاثا بکلمة واحدة او ثلاثا فی طهر واحد الخ (قدوری ص ۱۷۰)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

بحالتِ حمل طلاق مغلظہ

سوال:۔ محترم جناب مفتی صاحب.....السلام علیکم

میں یعنی نثار احمد ولد بندو حسین شک کی بنیاد پہ میں نے غصہ کی حالت میں اپنی بیوی کو تین مرتبہ ایک ہی جگہ کھڑے ہوکر طلاق دیدی میری بیوی تین ماہ کی حاملہ بھی ہے کیا اس صورت میں طلاق واقع ہوجائے گی طلاق کے وقت تین شخص موجود تھے جب میں نے طلاق دی تھی۔ مہربانی کرکے مجھے اس بارے میں صحیح معلومات دیں کیا میری یہ غلطی کی وجہ سے واقعی طلاق ہوئی یا نہیں؟

مستفتی نثار احمد بندو حسین پونہ ۱۱/۱۲/۲۰۰۲

جواب:۔ آپ کی بیوی کو تین طلاق واقع ہوچکی ہیں بدون حلالہ رجوع جائز نہیں ہے۔ وطلاق البدعة ان یطلقها ثلاثا بكلمة واحدة او ثلاثا فی طهر واحد الخ (قدوری ص ۱۷۰) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿ فسخ نکاح ﴾

ارتدادِ زوج

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علماء دین شرع متین مسئلہ ذیل میں

ایک شخص پہلے کافر تھا نام اس کا رام لکھن تھا لیکن اس نے اسلام قبول کیا اور نام اپنا عبدالرحمٰن رکھا اور ایک مسلم لڑکی سے شادی کیا جس سے چار لڑکی پیدا ہوئیں کچھ دنوں کے بعد اسنے ایک غیر مسلم لڑکی کو لیکر بھاگ گیا اور لڑکی کے اصرار پر وہ مرتد ہوگیا اور

کورٹ میرج کرلیا اور اپنا نام پھر سے رام لکھن ہی رکھ لیا ایک سال کا عرصہ گزرنے کے بعد دوسرے مسلم لڑکے نے اس کی بیوی سے شادی کرلیا اور دو سال کا عرصہ گزر گیا اب وہ شخص پھر سے اسلام قبول کیا اور اپنا نام عبدالرحمٰن رکھا اور آکر جس آدمی سے شادی کیا ہے اس کو دعوی کیا کہ یہ میری بیوی ہے اور میرے نکاح میں ہے اب دونوں کے درمیان فساد پھیلا ہے دونوں دعویدار ہیں کہ میری بیوی ہے آپ فیصلہ فرمادیں کہ یہ جس آدمی کے پاس ہے اس کی بیوی ہے یا عبدالرحمٰن کا دعوی درست ہے؟

مستفتی محمد زید پونہ ۱۳/۳/۱۹۹۵

جواب:۔ مذکورہ صورت میں جبکہ عبدالرحمٰن مرتد ہوگیا تو اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی اور جس نے دوسرا نکاح کیا وہ اسی کی بیوی ہے دوبارہ اسلام قبول کرنے کے بعد آکر اس کا کہنا کہ یہ میری بیوی ہے غلط ہے اور اس کے پاس اس لڑکی کو بھیجنا اور دونوں کا تعلق میاں بیوی کا قائم کرنا ناجائز ہے اور اس غلط حرکت میں جو لوگ اس کا تعاون کریں وہ سخت گناہگار ہونگے۔ اذا ارتد احد الزوجین عن الاسلام وقعت الفرقة بغیر طلاق فی الحال قبل الدخول وبعده الخ (عالمگیری ص ۳۱۷ ج ۱۔۔ الحیلة الناجزة) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

عنین سے علیحدگی کا راستہ

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک لڑکی کا نکاح ہوگیا لیکن تین چار ماہ کے بعد اس لڑکی نے بتایا کہ لڑکا عنین ہے اس لڑکی کو گھر لایا گیا اس کے بعد اس

لڑکے کا علاج بھی کیا گیا پھر بھی کچھ بات بن نہ سکی اور اس لڑکے نے اس کو اپنے پاس نہیں بلایا اسی طرح تین سال گذر گئے یہ مسئلہ کورٹ میں بھی گیا ہے لیکن لڑکا آتا ہے اور کورٹ سے اگلی تاریخ لیکر جاتا ہے ایسے ہی سات مہینے سے ہو رہا ہے اس لڑکے نے دوسرا نکاح بھی کر لیا اب لڑکی کے والدین چاہتے ہیں کہ اس کا دوسرا نکاح کریں یہ بھی یاد رہے کہ اس لڑکے نے ابھی تک طلاق نہیں دی ہے اس صورت میں اس لڑکی کا دوسرا نکاح کر سکتے ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں تو دوسرے نکاح کیلئے کیا کرنا پڑیگا؟

مستفتی عثمان غنی حسین کولھاپور ۴/۲/۲۰۰۴

جواب:۔ بشرطِ صحتِ سوال لڑکے کو ایک سال کی مہلت دی جائے گی اگر وہ صحبت پر قادر ہو گیا تو فبھا اور اگر وہ بعد علاج بھی جماع پر قادر نہ ہوا تو لڑکی کیلئے اس سے علیحدگی اختیار کرنا جائز ہوگا اسکی صورتیں مختلف ہیں ایک تو یہ کہ لڑکی والے اس لڑکے کو خلع یا طلاق پر آمادہ کریں اور اگر طلاق لینے میں بوقت مجبوری زبردستی سے کام لینا پڑے تو اس کی بھی گنجائش ہے اگر کسی بھی صورت میں طلاق نہ دے تو لڑکی دار القضاء یا شرعی پنچایت میں اپنا مقدمہ پیش کرے اور وہاں کے فیصلہ پر عمل کرے۔ (فتاوی دار العلوم دیوبند ص ۴۸۲ ج ۷۔ فتاوی رحیمیہ ص ۱۲۰ ج ۲/ص ۳۲۶ ج ۵/ص ۲۵۱ ج ۵) ولو وجدته عنينا الخ اجل سنة الخ فان وطی مرة والا بانت بالتفريق بطلبها (الدر المختار ص ۲۵۴ ج ۲) لیکن آپ نے لکھا ہے کہ لڑکے نے دوسرا نکاح بھی کر لیا ہے تعجب کی بات ہے کہ جس لڑکے پر عنین ہونے کا الزام ہے اس نے دوسرا نکاح کیا کیسے؟ اور

دوسری بیوی کو کوئی شکایت کیوں نہیں ہے مسئلہ بڑا نازک ہے اس لئے ذمہ داروں کو چاہئے کہ پوری تحقیق کے بعد کوئی قدم اٹھائیں۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

مفقود الخبر سے فسخِ نکاح

سوال:۔ محترم ومکرم جناب مفتی محمد شاکر خان صاحب عرض خدمت یہ ہے کہ گیارہ سال قبل مسماۃ سائرہ شیخ حسن کا نکاح حسین ابن شیخ نثار کے ساتھ ہوا تھا تقریباً نکاح کے تین ماہ بعد سے شوہر غائب مفقود الخبر ہے ۲۲/۷/۹۰ کو بابا ایوب قادری نے اس نکاح کا فسخ نامہ لکھ کر دیا جسمیں پوری تحقیق نہیں کی گئی اور فسخ کمیٹی کے صرف دو افراد ارکان کے دستخط ہیں جس میں کوئی صاحب بصیرت عالم دین نہیں ہے کیا شرعاً یہ فسخِ نکاح درست ہے؟ کیا فسخِ نکاح کیلئے شرعاً صرف دو آدمی کی کمیٹی جس کا کوئی رکن عالم بھی نہیں ہے کافی ہے؟ کیا شرعاً اب مسماۃ سائرہ شیخ حسن نکاحِ ثانی کر سکتی ہے؟ بینوا بالدلیل وتوجروا بالجزیل مستفتیہ سائرہ شیخ حسن کیمپ پونہ ۱۹/۱۱/۱۹۹۳

جواب:۔ جو شخص بے حیثیت اور بے بصیرت ہو جسے دین ومسائلِ دین سے کوئی علاقہ وواسطہ نہ ہو اس کا کوئی فیصلہ معتبر نہیں ہے لہذا مذکورہ صورت میں مسماۃ سائرہ بنت شیخ حسن اور حسین ابن شیخ نثار کا نکاح بدستور باقی ہے اور جب تک کوئی معتبر شرعی کمیٹی فسخ کا جدید فیصلہ نہیں سنا دیتی اس وقت تک یہ نکاح باقی رہیگا اور سائرہ کا نکاح کسی دوسرے سے جائز نہ ہوگا۔ ولم یقل احد بجواز نکاح منکوحۃ الغیر الخ

(شامی بحوالہ الحیلۃ الناجزۃ ص ۵۲) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

شوہر مجنون ہو تو کیا حکم ہے؟

سوال:۔ ایک شخص پاگل ہو گیا اس کی بیوی بھی ہے اور بچے بھی ہیں جنون کی حالت میں بیوی اور بچوں کا گلا گھونٹنے کی کوشش کرتا ہے بیوی اور بچوں کی جان کو اس سے خطرہ ہے اسلئے بیوی اور بچے اسکے ماں باپ کے گھر پر رہ رہے ہیں عورت جوان ہے ایسے میں عورت کیا کرے گی جبکہ اس کا شوہر نہ طلاق دے سکتا ہے نہ نبھا سکتا ہے تو ایسی عورت ایسے مجنون شوہر سے کیسے چھٹکارہ کر سکتی ہے حالتِ جنون کو پانچ سال کا عرصہ ہو چکا ہے کئی بار علاج کیا لیکن کارگر نہیں ہوا؟

مستفتی مولانا عبدالرشید صاحب مدظلہ دونڈ ۹ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ ایسا مجنون جس کو کبھی جنون ہو اور کبھی اچھا ہو جاتا ہو اگر وہ اچھی حالت میں طلاق دے تو معتبر ہے اور عورت مطلقہ ہو جائے گی مگر جنون کی حالت میں طلاق دے تو معتبر نہیں جس طرح نابالغ کی طلاق معتبر نہیں عورت سخت مار پیٹ کی وجہ سے شوہر کے ساتھ نہ رہ سکتی ہو اور جوانی کی وجہ سے بلا شوہر کے زندگی گذارنا بھی دشوار ہو تو شرعی پنچایت کے سامنے (جس میں مستند عالم بھی ہو) عورت مقدمہ دائر کر کے تفریق کا مطالبہ کر سکتی ہے شرعی پنچایت معاملہ کی تحقیق کرنے کے بعد جنون کے علاج کیلئے شوہر کے سرپرست اور متعلقین کو ایک برس کی مہلت دے اس مدت میں وہ اچھا ہو جائے

توفیھا ورنہ عورت شرعی پنچایت سے طلاق کا حکم حاصل کر کے پھر عدت گذار کر دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے (الحیلۃ الناجزۃ۔ رحیمیہ ص ۳۱۱ ج ۵) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿ عدت کا بیان ﴾

عدت کے بعد کیا عمل کرے؟

سوال:۔ عزت مآب عالی جناب مفتی صاحب.....السلام علیکم

تحریر کی وجہ خاص یہ کہ آج میری والدہ صاحبہ کی عدت کے دن مکمل ہوئے ۸ جمادی الاول کو ابا جان کا انتقال ہوا تھا اس لحاظ سے آج ۴ مہینے ۱۰ دن ہوئے (انتقال دوپہر ۱۰۔۴۵ پر ہوا تھا اور میت مغرب میں ہوئی) اسلئے اب ہمیں کیا کرنا ہوگا بتایئے اماں میرے ہی مکان پر ہے اب ماموں جان انھیں لے جانا چاہتے ہیں انھیں گھر سے کب رخصت کیا جائے اور کیا کرنا ہے؟ ذرا مہربانی کر کے بتائیں۔

مستفتی محمد راشد باغبان پونہ ۱۸ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ آج دوپہر پونے دو بجے ماموں جان آپ کی والدہ کو لے جا سکتے ہیں اس وقت کا کوئی خاص عمل نہیں ہے بس اللہ تعالی کا شکر ادا کریں کہ اس نے اپنا حکم پورا کرنے کی توفیق دی اور عدت عافیت سے پوری کرادی ورنہ اس زمانہ میں ایسی عورتیں بھی ہیں جو عدت میں نہیں بیٹھتیں گویا دنیا بھی گئی اور دین بھی اللہ تعالیٰ انھیں ہدایت دیں نیز اماں سے کہیں کہ وہ "انا للہ وانا الیہ راجعون" پڑھا کریں۔

واللہ اعلم وعلمہ اتم　　مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

عدتِ وفات کے بعد سسرال میں حق؟

سوال:۔ جہاں میں اور میرا شوہر رہتے تھے وہ گھر سسر کا ہے لیکن اس گھر کی مرمت میرے شوہر نے کی ہے کافی روپیہ لگایا ہے تو کیا میں اور میرا بچہ ہمارے حصہ میں جتنی جگہ آتی ہے وہاں ہم رہ سکتے ہیں؟ اگر نہیں تو ماں باپ کا گھر چھوٹا ہے اور لوگ زیادہ ہیں میرے رہنے کا انتظام بتایئے میں جبتک دوسری شادی نہیں کرتی کیا تب تک میں بھی وہاں رہ سکتی ہوں مسئلہ بتائیں نوازش ہوگی۔

مستفتیہ شاہین سلیم شیخ پونہ　　۱۹/۲/۱۹۹۶

جواب:۔ عدت پوری ہوجانے کے بعد عورت کا کوئی تعلق شوہر کے خاندان سے باقی نہیں رہتا لہذا آپ کا تقسیم سے پہلے عدت کے بعد اس گھر میں رہنا جائز نہیں ہے حضرت عمرؓ فرماتے ہیں سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول للمطلقة الثلث النفقة والسکنه ما دامت فی العدت الخ (ھدایہ ص ۴۲۳ ج۲) جو مرمت آپ کے شوہر نے باپ کے گھر کی ہے وہ بھی باپ ہی کی ہوگئی اور جس طرح شادی سے قبل آپ ماں باپ کے چھوٹے گھر میں رہتی تھیں اسی طرح اب بھی رہ سکتی ہیں دوسری شادی آپ کا ذاتی مسئلہ ہے اس سے مسئلہ پر اثر نہیں پڑتا البتہ آپ اپنے مرحوم شوہر کے ترکہ میں سے اپنا اور اپنے بچہ کا حق مانگ سکتی ہیں اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے۔　　واللہ اعلم وعلمہ اتم　　مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

لمبی جدائی سے ''نکاح اور عدت'' کا حکم

سوال:۔ محترمی ومکرمی جناب مفتی صاحب.....السلام علیکم

زید نے ہندہ کو ۲۸ سال سے معلق رکھا ہے نہ اسے طلاق دے کر علیحدہ کیا اور نہ اسے نان ونفقہ دیا ۲۸ سال بعد زید کا انتقال ہوا تو اب سوال یہ ہے کہ

(۱) زید اور ہندہ کے درمیان ابھی نکاح باقی ہے یا ۲۸ سالہ علیحدگی کی وجہ سے نکاح ختم ہو چکا۔

(۲) زید کے انتقال پر ہندہ پر عدت لازم ہوگی یا نہیں؟

مستفتی محمد عارف پونہ ۶/۲/۱۹۹۶

جواب:۔ ''نکاح'' طلاق، خلع، تفریق اور موت سے ٹوٹتا ہے صرف لمبی جدائی کی وجہ سے نہیں ٹوٹتا لہذا مذکورہ صورت میں ہندہ پر چار مہینہ دس دن عدت میں بیٹھنا ضروری ہے۔ وابتداء العدت فی الطلاق عقیب الطلاق وفی الوفاۃ عقیب الوفاۃ الخ (عالمگیری ص ۵۳۲ ج ۱۔۔ آپ کے مسائل ص ۴۱۱ ج ۵) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

عدتِ وفات میں بیٹی کے نکاح کیلئے ہال میں جانا

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے متعلق کہ ایک لڑکی کا نکاح ہے اور اس لڑکی کے والد کا انتقال ہوا ہے اور اس لڑکی کی والدہ ایام عدت میں ہے اور لڑکی کے نکاح تک ایامِ عدت پورے نہیں ہوتے اور نکاح گھر کے سامنے نہیں ہے بلکہ ہال میں

ہے تو کیا ایام عدت میں لڑکی کی والدہ لڑکی کی نکاح کیلئے ہال میں جاسکتی ہے یا نہیں؟

مستفتی ہاشم غوث باغبان کولہاپور ۲۵ محرم ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ نہیں جاسکتی لوگوں کو چاہئے کہ گھر پر جاکر وہیں انھیں اس نکاح کی مبارک باد پیش کرے۔ حتی لو کانت عندھا کفایتھا صارت کالمطلقة فلا یحل لھا الخروج الخ (در مختار بحوالہ دار العلوم دیوبند ص ۲۸۹ ج ۳۔ فتاوی رحیمیہ ۴۴۱ ج ۸)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿ ثبوت نسب کا بیان ﴾

ثبوتِ نسب بہ زنا

سوال:۔ میرے بھائی کی رکھی ہوئی عورت کے تین لڑکے ہیں اور اب جماعت سے آنیکے بعد اس عورت کو چھوڑ دیا اور اب وہ لوگ کہتے ہیں کہ بچوں کو لیکر جاؤ اب بچوں کو لانا جائز ہے یا نہیں؟

مستفتی ایوب عظیم الدین پونہ ۲۰/۱۲/۱۹۹۴

جواب:۔ مذکورہ صورت میں یہ بچے اس آدمی کے نہیں کہلائے نگے چاہے وہ اپنے نطفۂ زنا سے ان کے پیدا ہونے کا اقرار کرے اور عورت بھی اس کی تصدیق کرے نسب صرف نکاح سے ثابت ہوتا ہے لہذا آپ کے بھائی کیلئے ان بچوں کا لانا جائز نہیں ہے۔ اذا اقر انه زنیٰ بھذه الحرة وان ھذا الولد منھا من الزنا وصدقته المرأة فی ذالك لا یثبت الولد من الرجل الخ (خزانة الروایات بحواله عبدالحی ص ۲۴۶)

واللہ اعلم وعلمہ اتم　　مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿ حقِ پرورش کا بیان ﴾

بچہ کی پرورش کا حق اور اس کی مدت

سوال:۔ مفتی صاحب.....سلام مسنون

میں شاہین علیم شیخ آپ سے التجا کرتی ہوں کہ برائے مہربانی مجھے یہ بتائیں کہ میرا بیٹا جو دو سال کا ہے اور میرا دیور کہتا ہے کہ شریعت کے مطابق بچہ سات سال کا ہونے کے بعد اس بچہ پر ماں کا کچھ حق نہیں رہتا بچہ کو ہم لے لینگے تو کیا یہ صحیح ہے؟ جبکہ اس کے ابا نہیں ہیں کیا اس کا چچا اس کی ماں سے چھین کر لے سکتا ہے؟ کیا یہ قرآن وحدیث کا فیصلہ ہے؟　　مستفتیہ شاہین عبدالعلیم شیخ پونہ ۱۹۹۶/۷/۴

جواب:۔ والدہ اپنے لڑکے کو اپنے پاس سات برس تک رکھ سکتی ہے اور اگر ماں خدانخواستہ مرتد ہوجائے یا بدچلن ہوجائے یا پاگل ہوجائے یا بچہ کے غیر محرم کے ساتھ نکاح کرلے تو سات سال سے پہلے ہی یہ حق ساقط ہوجاتا ہے بہرحال سات سال کے بعد ماں کا حق ختم ہوجاتا ہے۔ والام والجدة احق بالغلام حتی یستغنی وقدر بسبع سنین (عالمگیری ص ۵۴۲ ج ۱) الا ان تکون مرتدة او فاجرة (عالمگیری ص ۵۴۱ ج ۱۔۔ فتاوی رحیمیہ ص ۱۵۴ ج ۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

بچہ کی پرورش کون کرے؟

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میری شادی آج سے پانچ سال قبل ہوئی تھی اتنے عرصہ میں میری بیوی میرے گھر کو نہیں آئی الٹا مجھے ہی اپنے میکہ میں بلائی تو میں سسرال گیا پھر ایک بچہ بھی پیدا ہوا جس کی عمر ابھی پونے چار سال ہے اور چونکہ میں ایک انجینئر ہوں اور میرے خسر بھی انجینئر ہیں لہذا میں اپنے سسر کے کام میں ہاتھ بٹاتا رہا کچھ دنوں کے بعد مجھے میرے سسر نے کہا کہ تم اپنے گھر جاؤ تو میں اپنے گھر چلا آیا لیکن میری بیوی میرے ساتھ نہیں آئی پھر ڈھائی سال کے بعد میں نے مجلس جمع کی جس میں فیصلہ ہوا کہ عورت نہیں آئے گی پھر سات ماہ بعد سسرال سے کچھ لوگ طلاق مانگنے آئے تو میں نے کہا کہ میرا بچہ مجھے دو پھر میں طلاق دونگا لیکن وہ بچہ دینے تیار نہیں ہیں پھر میری بیوی ایک عالم صاحب کے پاس چلی گئی اور خلع کے سلسلہ میں بات چیت کی تو اس عالم صاحب نے کہا کہ ابھی خلع کرلو اور سات سال کے بعد بچہ مل جائے گا میری عورت خلع کرنے کے بعد کسی دوسری جگہ شادی کرنے کی خواہش کرتی ہے لہذا آپ سے گذارش ہے کہ بچہ کے سلسلہ میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

مستفتی محبوب محمد اسحاق خان نیپانی کرناٹک ۸/۱۱/۱۹۹۵

جواب:۔ بچوں کے پرورش کا حق زوجۂ مطلقہ کو ہوگا لڑکا ہو تو سات سال تک اور لڑکی ہو تو بالغ ہونے تک اور نفقہ والد کے ذمہ ہوگا لیکن شرط یہ ہے کہ مطلقہ ایسے شخص سے

نکاح نہ کرے جو بچوں کا غیر محرم ہو (مثلاً چچا وغیرہ کے علاوہ کوئی اور سے نکاح کرلے) اگر غیر محرم سے نکاح کرلے گی تو یہ حق ساقط ہو جائے گا اور باپ اپنے بچوں کو لے سکتا ہے اور سات کے بعد اولاد پر حق والد کا ہوگا۔ الام والحدة احق بالغلام حتی یستغنی وقدر بسبع سنین (عالمگیری ص ۵۴۲ ج ۱) الا ان تکون مرتدة او فاجرة (عالمگیری ص ۵۴۱ ج ۱.. کفایت المفتی ص ۴۰۸ ج ۶) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

بعد طلاق اولاد کی پرورش کا حق کس کو؟

سوال:۔ طلاق ہو جانے کے بعد اولاد شوہر یا بیوی میں سے کس کی ملکیت رہتی ہے جیسے دو مہینے کی بچی ہو اور شوہر اسے دودھ پلوانے کا انتظام کر سکتا ہو اور آگے بھی زندگی میں اس بچی کیلئے دین اور دنیوی تعلیم اور کھانا پینا اور رہنے کا انتظام کر سکتا ہو ایسی صورت میں شوہر کے حق میں مل سکتی ہے کیا؟ عاجزانہ گزارش ہے کہ آپ کے طرف سے جلد از جلد مجھے ان سب باتوں کا مسئلہ بتائیں گے۔

مستفتی محمد خالد قاسم پونہ ۱۱/۱۱/۱۹۹۲

جواب:۔ میاں بیوی میں جدائی ہوگئی اور طلاق مل گئی اور گود میں بچہ ہے تو اس کی پرورش کا حق ماں کو ہے باپ اس کو چھین نہیں سکتا لیکن بچہ کا سارا خرچ باپ ہی کو دینا پڑے گا۔ واذا وقعت الفرقة بین الزوجین فالام احق بالولد الخ۔ (بہشتی زیور ص ۲۹۰) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

پروش کا حق

سوال:۔ سوال یہ ہے کہ کسی عورت کے شوہر کا انتقال ہو جائے تو شوہر کے مرجانے کے بعد اس عورت کا سسرال والوں کا کچھ تعلق باقی رہتا ہے کیا جبکہ اس عورت کو وارث بھائی لوگ زندہ ہوں اور لڑکا نابالغ ہو اور شوہر کے مرجانے کے بعد وہ اور اسکی ساس اور جیٹھ اور دیوران لوگوں کے بیچ رہ سکتی ہے؟ جبکہ انکے درمیان ابھی تک مال تقسیم نہیں ہوا ہے شوہر کے مرجانے کے بعد اس بیوہ عورت کو اور اس نابالغ لڑکے کو سنبھالنے کی ذمہ داری کس کی؟ اس نابالغ کے پرورش کا اور اپنے پاس رکھنے کا کب تک اختیار ہے

مستفتی عبدالعظیم پونہ ۲۶/۲/۱۹۹۲

جواب:۔ شوہر کے انتقال کے بعد سسرال والوں سے اس عورت کا کوئی تعلق نہیں ہے جبکہ مرحوم شوہر کا اپنا ذاتی مکان نہیں تھا بلکہ جس میں وہ اپنی بیوی کے ساتھ رہتا تھا وہ بھی اس کے بھائی ماں وغیرہ کا مشترکہ تھا جو مرحوم والد کے غیر تقسیم شدہ مکان کا ایک حصہ ہے تو اس پر بعد عدت اس عورت کا کوئی حق باقی نہیں رہتا اور اس کا قبضہ ناجائز ہے عدت البتہ اپنے شوہر کے مکان پر ہی گذارے گی اور اسی میں سے اپنے چار ماہ دس دن اور اپنے بچہ کا خرچہ لے گی اور سات سال تک وہ لڑکا اپنے ماں کے پاس ہی رہیگا اور مرحوم باپ کے ملنے والے ترکہ میں سے اس کی پرورش ہوگی اگر ماں بدچلن ہو جائے یا بدچلن تو نہ ہو لیکن بچہ کے غیر محرم سے نکاح کر لے تو پرورش کا حق کھو بیٹھے گی پھر نانی یا دادی کو بچہ کی پرورش کا حق حاصل ہوگا البتہ میراث میں سے بیوہ اور بچہ کا حق

دیدیا جائے اور اگر بیوہ پر قرائن کی وجہ سے اعتبار نہ ہو تو اس کی پرورش میں بچہ کو رہنے دیں لیکن بچہ کا حصہ کسی دیانتدار ذمہ دار کے پاس رکھ کر ماں کو دیا کریں۔ (والام والجدة احق بالغلام حتی یستغنی وقدر بسبع سنین (عالمگیری ص ۵۴۲ ج ۱)الا ان تکون مرتدة او فاجرة (عالمگیری ص ۵۴۱ ج ۱۔۔ مسلم پرسنل لاء، ص ۲۰۴ ج ۳)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

حضانت کا سب سے زیادہ حقدار کون؟

سوال:۔ زید کی بیوی کو اگر شرعاً طلاق ہوگئی ہے تو بچوں پر کس کا حق ہوگا اور مہر کی رقم اور نان نفقے کی کیا صورت ہوگی مطلع کریں؟

مستفتی محمد اسحاق نانا پیٹھ پونہ ۱۰/۱۲/۲۰۰۴

جواب:۔ پرورش کا حق ماں کو ہے اور بچوں کی پرورش کا خرچ باپ کے ذمہ ہے لڑکی کا حق پرورش بالغ ہونے تک اور لڑکے کیلئے سات برس تک۔ احق الناس بحضانة الصغیر حال قیام النکاح او بعد الفرقة ۔۔الام الا ان تکون مرتدة او فاجرة غیر مامونة الخ (عالمگیری ص ۵۴۱ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿خلع کا بیان﴾

ظالم شوہر سے چھٹکارا لینا

سوال:۔ بخدمت جناب مفتی صاحب.....سلام مسنون

(۱) عرض یہ ہے کہ کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ عورت کن کن وجوہ پر خلع لے سکتی ہے؟
(۲) عورت پر وہ ظلم وستم کرتا ہے اور نان نفقہ کا خرچ نہیں دیتا عورت خود ملازمت کرتی ہے اور اسکے اخراجات خود چلاتی ہے پھر بھی شوہر اس پر ظلم کرتا ہے، شراب پینے کیلئے خرچہ مانگتا ہے اور شراب کیلئے خرچہ نہ دے تو اس پر زیادہ ظلم یعنی مار پیٹ کرتا ہے ایسی عورت شرعی بنا پر خلع لے سکتی ہے یا نہیں؟ معلوم کریں تو عین نوازش ہوگی اور مجھے اللہ تعالی سے قوی امید ہے کہ آپ اس فتوی کا جواب عنایت کرینگے۔

اور شوہر نے عورت کے نام پر بینک سے لون اٹھایا ہے اور وہ قرض پورا پورا ادا کر رہی ہے اور شوہر پھر بھی ستاتا ہے بینک سے ۲۵ ہزار روپئے مانگتا ہے جس کی بنا پر مار پیٹ ہو رہی ہے اس واسطے عورت بہت پریشان ہے اور کہتی ہے کہ مجھے خلع دلوادیں تو ان حالات میں خلع لے سکتی ہے یا نہیں؟ مستفتی محمد مصطفے خان پونہ ۱۳/۵/۱۹۹۵

جواب:۔(۱) شوہر کی طرف سے ظلم وناانصافی، نان نفقہ کا نہ ملنا، نباہ کی کوئی صورت نہ ہونا، حق زوجیت کا ادا نہ کرنا وغیرہ وغیرہ امور ایسے ہیں جن کی بنا پر بیوی خلع طلب کر سکتی ہے۔
(۲) مذکورہ صورتیں اگر صحیح ہیں تو عورت خلع لے سکتی ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

خلع اور اس کی شرائط

سوال:۔ خلع کا طریقہ اور شرائط کیا ہیں؟

مستفتی حسن عباس بیجاپور کرناٹک ۳/۶/۱۹۹۸

جواب:۔ انتہائی مجبوری کے بغیر خلع لینا جائز نہیں ہے اور شرائط خلع حسب ذیل ہیں۔

۱۔ جب مقصد نکاح فوت ہونے اور احکام الٰہی کی پابندی نہ ہونے کا اندیشہ ہو۔

۲۔ عورت کو اس کے بدلے میں کچھ مال دینا چاہیئے لیکن اگر واقعی مرد کی طرف سے زیادتی ہے جس سے عاجز آ کر عورت خلع لے رہی ہے تو اس صورت میں عورت سے کچھ مال لینا مکروہ تحریمی ہے۔

۳۔ دونوں راضی ہوں لہذا اگر مرد راضی نہیں ہے تو خلع نہیں ہو سکتا۔

۴۔ جبکہ شوہر کا قصور نہیں ہے تو عورت کو خلع نہیں لینا چاہیئے ایسی عورت پر جنت کی خوشبو بھی حرام ہے (حدیث) اگر واقعی عورت مظلوم ہے اور شوہر خلع نہیں دینا چاہتا تو عورت کسی شرعی عدالت یا دارالقضاء میں درخواست دے کر حکم تفریق حاصل کر سکتی ہے۔ (عالمگیری ص ۴۸۸ ج ۱ ۔اسلامی فقہ ص ۴۴۵) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

احکام خلع

سوال:۔ عرض گذارش یہ کہ میں آپ کے سامنے ایک مسئلہ لیکر آیا ہوں انشاء اللہ آپ اس مسئلہ کے بارے میں قرآن وحدیث سے بتائیں گے۔

(۱) کھلا (خلع) کیا ہے؟

(۲) کھلا عورت کب لیتی ہے؟ اور کب لینا چاہیئے اور اسکی کیا شرائط ہیں؟

(۳) اور اگر شوہر پورا کے پورا قصوروار نہیں ہے تو کیا وہ پھر بھی کھلا لے سکتی ہے؟

(۴) اگر شوہر دینا نہیں چاہتا ہے تو بیوی کیا کر سکتی ہے؟

مستفتی محی الدین پونہ ۳۰/۹/۱۹۹۶

جواب :۔ شریعت میں خلع کہتے ہیں کچھ روپیہ پیسہ دے کر یا مہر معاف کر کے عورت کا مرد سے رشتۂ نکاح کاٹ لینے کو الخ۔

(۲) اگر عورت کسی مصیبت اور تکلیف میں ہو اور مرد سے پیچھا چھڑانے کی کوئی سبیل نہ ہو تو پھر کچھ دے دلا کر اس سے اپنا پیچھا چھڑا لے مگر جن شرائط کے ساتھ اس کی جازت ہے اگر وہ نہ پائی گئیں تو خلع لینا غلط اور موجب عذاب ہے اور شرائط خلع حسب ذیل ہیں۔

۱۔ جب مقصد نکاح فوت ہونے اور احکام الٰہی کی پابندی نہ ہونے کا اندیشہ ہو۔

۲۔ عورت کو اس کے بدلے میں کچھ مال دینا چاہیئے لیکن اگر واقعی مرد کی طرف سے زیادتی ہے جس سے عاجز آ کر عورت خلع لے رہی ہے تو اس صورت میں عورت سے کچھ مال لینا مکروہ تحریمی ہے۔

۳۔ دونوں راضی ہوں لہذا اگر مرد راضی نہیں ہے تو خلع نہیں ہو سکتا۔

۴۔ جبکہ شوہر کا قصور نہیں ہے تو عورت کو خلع نہیں لینا چاہیئے ایسی عورت پر جنت کی خوشبو بھی حرام ہے (حدیث) اگر واقعی عورت مظلوم ہے اور شوہر خلع نہیں دینا چاہتا تو عورت کسی شرعی عدالت یا دارالقضاء میں درخواست دے کر حکم تفریق حاصل کر سکتی ہے۔ (عالگیری ص ۴۸۸ ج ۱ ۔۔ اسلامی فقہ ص ۴۴۵) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

نفقہ کا بیان

نفقۂ قاضی

سوال:۔ محترم مفتی صاحب.....السلام علیکم

عرض دار:۔ انوری بانو محمد یعقوب پونہ عرض گزارش یہ ہیکہ ہم خیریت سے ہیں امید ہے کہ آپ بھی خیریت سے ہونگے دیگر مسئلہ یہ کہ مجھے اسلامی قانون سے میرے شوہر کی طرف سے حق لینا ہے میرے تین بچے ہیں دولڑکی اور ایک لڑکا (لڑکی عمر ۲۸، ۲۴ اور لڑکا ۲۴) میرے شوہر نے مجھے ۱۵ برس سے الگ رکھا ہے نان ونفقہ کا بالکل خرچ نہیں دیتا ہے میں نے محنت مزدوری کر کے تینوں بچوں کی پرورش کی اور شادی بھی کی میرے شوہر نے دوسرا نکاح کیا ہے اور مجھے طلاق بھی نہیں دیا اسے بھی دولڑکی اور ایک لڑکا ہے ان کی بھی شادی ہوئی ہے اور ان کی پرورش میرے شوہر نے کی ہے میرے شوہر (c.f,v.d.) سرکاری ڈپو میں سروس کرتے ہیں ان کی تنخواہ اندازاً ۲۵۰۰ ہوگی اور ایک پلاٹ بھی ہے مجھے قرآن اور حدیث کے ذریعہ میرا حق جو بنتا ہے وہ بتایئے۔

مستفتیہ انوری بانو محمد یعقوب پونہ ۶/۱۱/۱۹۹۳

جواب:۔ آپ اپنے شوہر سے گذشتہ وقت کے نفقہ کا مطالبہ نہیں کر سکتیں اس لئے کہ آپ نے اب تک کسی مسلمان جج یا شرعی محکمہ وغیرہ سے نفقہ وصول کرنے کا حکم نہیں لیا ہے حالانکہ یہ ضروری تھا البتہ آپ کے مطالبہ پر کوئی مسلمان جج یا محکمہ شرعی یا دار القضاء اگر آپ کیلئے اس نفقہ کی کوئی رقم وغیرہ طئے کر دے یا دونوں کی مصالحت سے کوئی رقم طئے

ہوجائے تو آپ آئندہ کیلئے اس نفقہ کی حقدار ہوں گی اور نہ دینے کی صورت میں شوہر آپ کا مقروض ہوگا پھر آپ اس سے مطالبہ کرسکتی ہیں۔ النفقة لا تصير دينا الا بالقضاء او الرضاء (الى قوله) فقبل ذالك لا يلزمه شيء (در مختار۔ والفقه على المذاهب الاربعة ص ۵۷۱ ج ٤) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿ لقطہ کا بیان ﴾

جو چیز پڑی ملی اسے بیچ دیا اب کیا کرے؟

سوال:۔ مجھ کو ایک پاکٹ ملا تھا تو جس جگہ ملا تھا اس جگہ دکان تھی تو میں نے پان کی دکان میں وہ پاکٹ رکھا اور تراویح کے لئے گیا اور جب میں تراویح سے واپس آیا اور پوچھا کہ کوئی لینے آیا تھا تو اس نے کہا نہیں تو میں نے وہ پاکٹ لیکر گھر گیا اور چار دن تک کوئی نہیں آیا تو میں نے وہ پاکٹ کی چیز بیچ دی تو اس کے ۱۵۰ روپیہ آئے تو ان روپیہ کو میں کہا خرچ کروں۔

مستفتی خلیل احمد گنیش پیٹھ پونہ ۲۶ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ چند روز انتظار کے بعد کسی غریب کو دیدیں اور اگر خود غریب ہو تو خود استعمال کرسکتے ہیں اس کا ثواب اصل مالک کو ملجائے گا اور اگر وہ مالک بعد صدقہ لوٹ آئے اور اپنی امانت مانگے تو آپ کے ذمہ ہوگا کہ اسے اتنی رقم دیدیں پھر وہ صدقہ آپ کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا اور آپ کو اس کا ثواب ملیگا۔ وعرف اى نادى

علیها حیث وجدها الی ان علم ان صاحبها لا یطلبهااو انها تفسد ان بقیت کالا طعمة والثمار کانت امانة لم تضمن بلا تعد فلولم یشهد مع التمکن منه او لم یعرفها ضمن ان انکر ربها اخذه للرد و قبل الثانی الخ فینتفع الرافع بها لو فقیرا الخ فان جاء مالکها بعد التصدق خیر بین اجازة و لو بعد هلاکها وله ثوابها او تضمینه الخ (شامی ص ۳۵۰ ج ۳) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

کسی کے بھولے ہوئے پھلوں کا استعمال کرنا

سوال:۔ اگر کوئی آدمی کوئی پھل کسی کے پاس بھول کر چلا گیا تو اس کا استعمال کرنا کیسا ہے؟ مستفتی عبدالرشید بھائی پونہ ۹ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ پھلوں کے خراب ہونے سے پہلے تک تو مالک کا انتظار کیا جائے جب خراب ہونے کا اندیشہ ہو تو مالک کی طرف سے کسی محتاج کو دیدئے جائیں اگر بعد میں مالک آئے تو اس کو صحیح صورت سے آگاہ کردیا جائے اگر مالک اس صدقہ کو جائز رکھے تو ٹھیک ورنہ مالک کو ان پھلوں کی قیمت ادا کردیں اور یہ صدقہ آپ کی طرف سے شمار ہوگا پھلوں پر دوسری چیزوں کو بھی قیاس کرلیں (آپ کے مسائل ص ۲۹۸ ج ۸)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿ شرکت کا بیان ﴾

شریک پر ماہانہ رقم کی تعیین

سوال:۔ میرے پاس ۵۰ ہزار روپے ہیں اور میرے شوہر کمانے کے لائق نہیں ہیں اگر میں اپنے پیسے کسی کے کاروبار میں لگادوں تو وہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم آپکو ۱۲۰۰ سو روپے مہینے میں دینگے تو کیا میں ایسا کرسکتی ہوں یا نہیں اور میرے پاس کوئی راستہ نہیں ہے؟

جواب:۔ اس طرح معین رقم مثلاً بارہ سو، دو ہزار یا ایک ہزار لینا جائز نہیں ہے البتہ پرسنٹیج یعنی ٹکہ طئے کر کے لینا جائز ہے مثلاً پچاس ہزار آپ دیدو ہم آپ کو منافع کا دو یا تین ٹکہ دیں گے پھر وہ چاہے جتنا ہو۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿ وقف کا بیان ﴾

استبدالِ وقف

سوال:۔ مسئلہ یہ ہے کہ دو صاحبان کے نام پر پانچ گنٹھے زمین ہے جن کا ارادہ یہ ہے کہ وہاں دارالعلوم قائم کرنا ہے اسی طرح ایک صاحب نے اپنی نو (۹) گنٹھے زمین کو صوفی انجمن کا نام دیا ہے اور نیت کی ہے کہ وہاں مدرسہ قائم کیا جائے مذکورہ دونوں غیر آباد جگہ واقع ہیں اب وہ چاہتے ہیں کہ مذکورہ بالا زمین کو فروخت کر کے اس کی قیمت جو آئے گی اس سے دارالعلوم ہی کیلئے دوسری مناسب اور بہتر جگہ خریدی جائے بایں صورت وہ حضرات ایسا کرسکتے ہیں؟ بینوا وتوجروا

مستفتی مولانا نظام الدین فخر الدین پونہ ۱۲/۱۲/۱۹۹۲

جواب:۔ جبکہ دونوں زمینوں کے واقف خود حیات ہیں اور وہ مصلحتاً خود ہی اپنی موقوفہ

زمین بیچنا اور بیچ کر اس رقم سے مدرسہ کیلئے دوسری جگہ خریدنا چاہتے ہیں تو ان کیلئے ایسا کرنا جائز ہے شامی میں ہے۔"ولا یخفی ان ھذہ الشروط فیما لم یشترط الواقف استبدالہ لنفسہ او غیرہ فلو شرطہ خروجہ عن الانتفاع الخ (ص ۴۲۵ ج ۳) حتی لو باعہ الواقف او بعضہ او رجع عنہ او وقف لجھۃ اخری و حکم بالثانی قبل الحکم بلزوم الاول صح الثانی (شامی ص ۴۳۱ ج ۳) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

مسجد کیلئے بلڈنگ وقف

سوال:۔ مکرمی مفتی صاحب.....السلام علیکم

عرض یہ ہے کہ مومن پورہ میں میری ایک بلڈنگ ہے کاغذات میں میں ہی مالک ہوں اور میری ایک حقیقی لڑکی اور ایک حقیقی لڑکا ہے لیکن لڑکا نافرمان ہے شوہر کے انتقال کے بعد میری بہو اور اسکی بیٹی نے یعنی میری پوتی نے مجھے گھر سے مار کر نکال دیا اب اپنی بیوہ بیٹی کے پاس رہتی ہوں میرے شوہر کی ایک دکان بھی تھی لڑکے نے بہلا پھسلا کر میری دستخط لیکر اس پر قرضہ لیا ہے اور لائسنس بھی اپنے نام پر کرلیا ہے اب مجھے ڈر ہے کہ کہیں پوری بلڈنگ اپنے نام نہ کرلے جس میں بیٹی کا حق نہ مارا جائے اس لئے میں اپنے حصہ کی پوری بلڈنگ (بیٹے کے دو کمروں کے علاوہ) کسی مسجد کو وقف کرنا چاہتی ہوں اس پر بیٹی بھی راضی ہے کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

مستفتیہ فاطمہ خاتون شیخ پونہ ۱/۱۱/۱۹۹۲

جواب:۔ مذکورہ صورت میں آپ کا یہ اقدام وقف شرعاً جائز ہے۔ شرطہ شرط سائر التبرعات کحریۃ وتکلیف الخ افادان الواقف لابد ان یکون مالکہ وقت الوقف ملکا بانا.....وان لا یکون محجوراً عن التصرف الخ(شامی ص ۳۹٤ ج ۳)الوقف عندھما حبس العین عن التملیك مع التصدیق بمنفعتھا فتکون العین زائلة الی ملك الله من وجه (التعریفات ص ۱۱۱) الھبة تملیك العین مجانا و سببھا ارادة الخیر للواھب وشرائط صحته فی الواھب العقل والبلوغ والملك الخ (شامی ص ٥٦٧ ج ٤)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

موقوفہ عیدگاہ بدلنا

سوال:۔ عیدگاہ کی پرانی جگہ ہے تقریباً چالیس پچاس سال سے اور عید کی نماز شہر کی مساجد میں بھی ہوتی ہے اور عیدگاہ میں بھی ہوتی ہے عیدگاہ قبرستان میں ہے قبرستان کی جگہ تقریباً آٹھ سے دس ایکڑ ہے اسمیں بہت سی جگہ خالی ہے قبرستان کی اسی جگہ میں ایک طرف ہوکر گیٹ کے سامنے جگہ خالی ہے اسمیں ہم پرانی عیدگاہ منتقل کرنا چاہتے ہیں دوسری جگہ بڑی بھی ہے پہلا عیدگاہ چھوٹا ہے اسی وجہ سے عید کی نماز کی صفیں جانے آنے کی راستہ پر آجاتی ہیں اور راستہ کے دونوں طرف قبریں ہیں۔

مستفتی محمد یوسف بھائی باغبان ستارہ ۸ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ بشرطِ صحتِ سوال پرانی عیدگاہ کو اپنی حالت پر باقی رکھا جائے اور وہاں بھی چند لوگ نماز عید پڑھیں اور نئی بڑی جگہ پر مستقل عیدگاہ بنائی جائے۔ (کفایت المفتی ص

۱۰۸ج۷)لو ان مقبرة من مقابر المسلمين عفت فبنى فيها مسجداً لم ار بذالك باساً وذالك لان المقابر وقف من اوقاف المسلمين الخ (عینی بحوالہ محمودیہ ص۴۸۷ ج۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

عارضی عیدگاہ کو مدرسہ بنانا

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک چھ منزلہ عمارت کے گراؤنڈ فلور کے ایک کمرہ کو خریدا گیا نماز کیلئے جہاں پانچ وقت کی نماز ہوتی ہے اس کے کچھ سال بعد برابر کے پلاٹ کو خرید کر ایک مسجد تعمیر کی گئی اس وقت اس کمرہ کا کوئی مصرف نہیں ہے اس کمرہ کے ایک حصہ میں وضو خانہ بنایا گیا تھا اس میں ایک ہال بھی بنا ہوا ہے کیا اس کمرہ کا استعمال مدرسہ کے طور پر کیا جاسکتا ہے اور کیا وضو کی جگہ بیت الخلا اور غسل خانہ بنایا جاسکتا ہے؟ یا وضو کی جگہ اوپری حصہ میں (مالے) پر بیت الخلا اور غسل خانہ بنایا جاسکتا ہے؟ یا صرف غسل خانہ بنایا جاسکتا ہے؟ دین کی روشنی میں بتایا جائے۔ مستفتی احمد کاسو صاحب باندرہ بمبئی ۱۹۹۶/۱/۱

جواب:۔ چونکہ اصلاً یہ کمرہ مسجد کیلئے نہیں تھا بلکہ نماز کیلئے عارضی طور بنایا یا خریدا گیا تھا اور اب مستقل مسجد بن جانے کی وجہ سے اس کی ضرورت نماز کیلئے باقی نہ رہی تو اس کو مدرسہ دینیہ کیلئے استعمال کر سکتے ہیں اور حسب ضرورت بیت الخلاء وغیرہ کیلئے مذکورہ بالا چیزیں جہاں چاہے بنا سکتے ہیں۔ واما شرائط الواقف ومنها التابيد وهو شرط على قول الكل الخ (عالمگیری ص۳۵۶ ج۲) ولا يتم الوقف حتى يقبض ويفرز ويجعل

آخره لجهة لا تنقطع الخ واذا وقته بشهر او سنة بطل اتفاقاً الخ(در مختار علی شامی ص ۴۰۰ ج ۳) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

مسجد میں اقامتی مدرسہ بنانا

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ باندرہ پیری روڈ میں ایک بلڈنگ کے نچلے کمرہ میں نماز پڑھی جاتی تھی اور اس میں بچوں کو ناظرہ قرآن شریف پڑھایا جاتا تھا جب نمازی بڑھ گئے تو اس سے لگا ہوا ایک بنگلہ خریدا گیا اور اس میں پانچ وقت کی نماز شروع کردی گئی اس کا پلان کر کے چار منزلہ عمارت تعمیر کی گئی چونکہ مسجد بنانے کا پرمیشن حکومت نہیں دیتی اس لئے مدرسہ کہکر پاس کرایا گیا مدرسہ کی وجہ سے دوسری منزل اور تیسری منزل کے ایک حصہ میں جو سیڑھی کے سامنے کا حصہ تھا اس میں بیت الخلا اور استنجاء خانہ بنایا گیا ہے لوگوں سے مسجد کہکر پیسہ لیا گیا تھا تعمیر اور جگہ دونوں کیلئے اور پہلے کی طرح قرآن شریف بچوں کو پڑھایا جانے لگا بعد میں بچوں کا قیام پہلے اور تیسری منزل میں بیت الخلا کے نیچے اوپر کے حصہ میں ہونے لگا اس لئے درجہ حفظ قیام اور طعام سے شروع کیا گیا پانچ وقت کی نماز بلڈنگ کے نچلی جگہ میں (گراؤنڈ فلور پر جو کے کھلا ہوا ہے) اور پہلی منزل میں ہوتی ہے اور جمعہ میں ساری منزلیں بھر جاتی ہیں جماعتیں چوتھی منزل پر قیام کرتی ہیں باقی منزلیں خالی رہتی ہیں اب چونکہ بچوں کی تعداد بڑھ رہی ہے تو کیا مسجد کے حصہ میں ساری منزلوں میں یا اوپری حصوں میں جہاں پانچ وقت کی نماز نہیں ہوتی ہے (مسجد کے حصہ میں) کیا

بچوں کا قیام ہوسکتا ہے؟

دو ''اکاؤنٹ'' بینک میں ہیں جن میں سے ایک مسجد کے تعلق سے ہے اور ایک مدرسہ فنڈ ہے مدرسہ فنڈ میں زکوۃ کی مد جمع ہوتی ہے چونکہ مسجد کی جگہ مدرسہ میں ہو رہی ہے تو کیا مدرسہ فنڈ سے کچھ حصہ رقم کا بلڈنگ ریپیر اور الیکٹریک بل وغیرہ کیلئے استعمال کیا جاسکتا ہے؟ مدرس کی تنخواہ مدرسہ فنڈ سے دی جاسکتی ہے؟ (امام کو مسجد فنڈ سے تنخواہ دی جاتی ہے) شریعت کے روشنی میں جواب ارسال کیا جائے۔

مستفتیان احمد کاسو اور ضرار بھائی باندرہ بمبئی ۱۹۹۶/۱/۱

جواب:۔ قانونی مجبوری کی وجہ سے جو جگہ مدرسہ یا انجمن کے نام سے پاس کرائی جاتی ہے وہ مسجد کے حکم میں ہوتی ہے۔ (لان الامور بمقاصدها الخ الاشباه والنظائر) لہذا مذکورہ بالا عبارت بھی مسجد ہی کے حکم میں ہے اور چند شرائط کے ساتھ مسجد میں طلبہ کا قیام بھی جائز ہے (۱) اس بستی میں مدرسہ دینیہ کی شدید ضرورت ہو اور مسجد کے علاوہ کوئی دوسری مناسب جگہ برائے مدرسہ نہ ہو (۲) پنج وقتہ نمازیوں کی نماز وعبادت وغیرہ میں مدرسہ مخل نہ ہو (۳) کم شعور طلبہ کو ''عین مسجد'' کے علاوہ کسی اور حصہ (مثلاً بیت الخلا کے اوپر یا نیچے یا صحن میں ٹھہرایا جائے (۴) باشعور طلبہ کو بھی احترام مسجد کی ترغیب دیں (۵) اساتذہ اور طلبہ ہر وقت اعتکاف کی نیت کیا کریں (۶) متبادل جگہ کی کوشش جاری رہے (۷) مسجد و مدرسہ میں ٹکراؤ کا کوئی خدشہ نہ ہو صحابہ کرامؓ کے زمانہ میں باشعور طلبہ کا قیام مسجد ہی میں ہوا کرتا تھا۔ عن یزید بن عبدالله قال کان اهل

الصفة ناسا من اصحاب رسول الله ﷺ لا منازل لهم فكانوا ينامون على عهد رسول الله ﷺ في المسجد و يظلّون فيه ما لهم مأوى غيره الخ

عن اسماءؓ ان اباذر الغفاريؓ كان يخدم رسول الله ﷺ فاذا فرغ من خدمته آوى الى المسجد و كان هو بيته يضطجع فيها.. . قال ابو ذرؓ يا رسول الله اين اسكن وهل لي بيت غيره الخ

سئل الحسن عن القائلة في المسجد فقال رأيت عثمانؓ وهو يومئذ خليفة يقيل في المسجد الخ

عن ابن عمرؓ قال كنا ونحن شباب نبيت في عهد رسول الله ﷺ في المسجد

(مكمل حياة الصحابةؓ ص ٦٩٧)

ان عبارتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ اصحاب صفہ جو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ تھے طلب علم کیلئے مسجد نبوی ﷺ میں پڑے رہتے تھے وہیں سوتے اور وہیں قیام کرتے تھے بعض آپ ﷺ کے خدام تھے مسجد ہی میں قیام کرتے تھے حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہم نوجوانوں کی مستقل جماعت تھی جو رات کو مسجد ہی میں قیام کرتی تھی۔

اس سے معلوم ہوا کہ اصل مقصود "احیاء مسجد" ہے اور تعلیم اور تعلم سے بڑھ کر مسجد کا احیاء کس چیز میں ہوسکتا ہے؟ فقہاء نے جو مسافر اور معتکف کیلئے قیام جائز اور بقیہ کیلئے نا جائز لکھا ہے ہمارے مسئلہ کے خلاف نہیں ہے بلکہ موافق ہے کہ مقامی بھی صرف اعتکاف کی نیت سے ٹھہر سکتا ہے تو دین کا سیکھنے اور سکھانے والا بدرجہ اولیٰ ٹھہر سکتا ہے۔

اور مسجد کی لائٹ وغیرہ کا بل مسجد کے ہی اکاؤنٹ سے ادا کیا جاسکتا ہے کہ یہ بھی دینی کام ہے لیکن بہتر صورت یہ ہے کہ چند مخیر حضرات اپنی طرف سے ادا کردیں اور مدرسہ سے دیدینے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے لیکن حیلہ کرلیا جائے مدرسین کی تنخواہ زکوۃ سے بعد حیلہ دے سکتے ہیں۔ واللہ وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿مساجد کا بیان﴾

مسجد اصلی اوپر کے حصہ میں ہوگی یا تہہ خانہ میں؟

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام مسئلہ ذیل کے متعلق ہمارے محلہ کی قدیم مسجد کو شہید کر کے نئی مسجد تعمیر کرنا چاہتے ہیں اور مسجد کے نیچے پارکنگ بنانا چاہتے ہیں تو کیا پارکنگ کے اوپر جو مسجد بنائی جائے گی اس کی حیثیت مسجد کی ہوگی یا نہیں اب اگر اس میں نماز پڑھی جائے تو نماز کے ساتھ مسجد کا ثواب حاصل ہوگا یا نہیں جبکہ مسجد میں کافی جگہ ہے جہاں پر پارکنگ بنائی جاسکتی ہے اب اگر لوگ مسجد کے نام پر روپیہ دے رہے ہیں تو کیا ان کو اس بیسمنٹ کے اوپر جو مسجد بنائی جارہی ہے مسجد جیسا ہی ثواب ہوگا یا نہیں برائے کرم مدلل اور مفصل قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں۔

مستفتی مولانا مصطفیٰ خان پونہ ۱/۶/۲۰۰۴

جواب:۔ مسجد کے نیچے پارکنگ بنانا جائز نہیں ہے مسجد کے علاوہ کسی جگہ پارکنگ بنائی جائے البتہ قانونی دشواریوں کی وجہ سے سرکاری کاغذات میں مسجد کے نیچے کے تہہ خانہ کو پارکنگ بتانا پڑ رہا ہے اور موجودہ متولیوں کی نیت تہہ خانہ کو مسجد ہی کے لئے

استعمال کرنے کی ہے پارکنگ کے لئے استعمال کی نہیں تو کوئی قباحت نہیں اس صورت میں اوپر والی مسجد بھی شرعی مسجد ہوگی اور مسجد کا ثواب بھی ملیگا اور روپیہ دینے والے بھی ماجور ہوں گے البتہ اس صورت میں متولیوں کو چاہئے کہ وہ تمام اہل محلہ کو صورت حال بتا کر اطمینان دلا دیں کہ تہہ خانہ مسجد ہی کا نچلا حصہ رہے گا پارکنگ نہیں ہو گی۔ولو جعل لغیرھا۔۔۔۔لا یکون مسجدا الخ (شامی ص۴۰۶ ج۳...عالمگیری ۴۵۵ ج۲) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

محراب میں کھڑکی جائز ہے

سوال:۔ ہمارے یہاں مجید (مسجد) کا نیا تعمیری کام چل رہا ہے الحمد للہ مکمل ہونے کو ہے ابھی فی الحال محراب کا کام جاری ہے ہمارے یہاں محراب میں دو کھڑکی نکالی گئی ہے ایک حی علی الصلاۃ کی جانب اور دوسری حی علی الفلاح کی جانب نکالی گئی بہت سارے لوگ اس پر اعتراض کرتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ محراب میں کھڑکی نہیں رہتی اور ہم نے ابھی تک ایسا نہیں دیکھا برائے مہربانی ہمیں اس کا صحیح جواب دیجئے؟

مستفتی حافظ عبدالقیوم جامع مسجد تلے گاؤں پونہ ۴/۸/۹۴

جواب:۔ محراب میں کھڑکی بنانا جائز ہے اس میں کوئی خلاف شرع بات نہیں ہے جسے شریعت جائز کہے وہ جائز ہے کسی کے دیکھنے سے کوئی چیز جائز نہیں ہو جاتی اور نہ دیکھنے سے ناجائز نہیں ہوتی خود پونہ میں اینگلو اردو ہائی اسکول کی مسجد کے محراب میں

کھڑکی ہے اور بمبئی میں بھی مشاہدہ کر چکا ہوں۔الاصل فی الاشیاء الاباحۃ(الاشباہ)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

مسجد کو پارٹنر بنانا

سوال :۔محترم ومکرم جناب مفتی صاحب دامت برکاتہم .....سلام مسنون

عرض خدمت اقدس میں یہ ہیکہ بندۂ ناچیز کو ایک مسئلہ دریافت کرنا ہے دو اشخاص ہیں جو کپڑوں کا دھندہ کرتے ہیں اور اس کے ساتھ وہ حضرات مسجد کا کمرہ اور اس طرح مسجد کی اور چیزیں مثلاً پنکھا، لائٹ، الماری وغیرہ استعمال کرنا چاہتے ہیں اور اپنی کمائی میں سے جو نفع حاصل ہو اس میں سے تیسرا حصہ مسجد کو دینا چاہتے ہیں تو یہ شکلیں جو لکھی گئی ہیں کیا یہ تمام جائز ہیں یا نہیں؟ جواب مرحمت فرما کر شکریہ کا موقع عنایت کریں۔

مستفتیان عبدالعظیم، نور محمد پونہ ۲۷/۳/۹۶

جواب :۔مندرجہ بالا صورت کے بجائے کرایہ مسجد کو دیدیا جائے مسجد کو پارٹنر نہ بنایا جائے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

شراب اور سٹہ کا مال مسجد میں لگانا

سوال :۔کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے یہاں ایک مسجد ہے جو پہلے سے مسجد تھی لیکن پھر بعد میں اسکی نئی تعمیر ہوئی ہے اور بعد میں پتہ چلا کہ اسے دو آدمیوں نے تعمیر کیا ہے ایک صاحب شراب کے کاروبار والے ہیں اور دوسرے سٹہ والے؟

مستفتی مظہر بھائی کراڈ کاغذی کراڈ ۲۸/۱۰/۹۶

جواب:۔ شراب اور سٹہ کی کمائی مسجد کی تعمیر میں لگانا ناجائز ہے مسجد کو ایسی کمائیوں سے بچانا ضروری ہے اور جس مسجد میں اس قسم کا مال لگ چکا ہو اور اصلاً وہ مسجد مسجد شرعی ہو صرف اس کی تعمیر اور فرش میں ناجائز مال لگا ہو تو اس کا حکم یہ ہے کہ مالِ طیب سے اس آدمی کا مال اسے واپس کر دیا جائے اور اگر مال واپس کرنے میں کسی بھی قسم کی دشواری ہو تو اس فرش پر حلال مال کی چٹائی وغیرہ بچھا کر نماز پڑھ لی جائے نماز بلاشبہ صحیح ہو جائیگی۔ (کفایت المفتی ص ۶۷ ج ۷) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

صحن مسجد میں کتے پالنا

سوال:۔ کیا مسجد کے احاطہ میں کتے پالے جاسکتے ہیں اور ان کا گذر کیا مسجد کے صحن میں سے مناسب ہے ؟ مستفتی شبیر اسحاق پونہ ۳/۴/۱۹۹۴

جواب:۔ مسجد کے صحن میں تو کتا پالنا بالکل جائز ہی نہیں اور مسجد کی جگہ میں صحن کے اردگرد اگر کوئی کتا پالے اور وہ کتا مسجد میں آئے، بیٹھے اور چٹائی وغیرہ خراب کرے تو یہ بھی ناجائز ہے ایسا کرنے والوں کو سمجھانا اور روکنا نہایت ضروری اور سب کی ذمہ داری ہے اس لئے کہ مسجد کے احترام کو پامال کرنے اور اسے خراب کرنے والوں کیلئے سخت وعید خود قرآن پاک میں موجود ہے۔ ومن اظلم ممن منع مساجد الله ان یذکر فیھا اسمہ وسعی فی خرابھا.... الی قولہ... لھم فی الدنیا خزی ولھم فی الاخرۃ

عذاب عظیم الایۃ: حتی کہ فرمایا ان کیلئے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں زبردست عذاب ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

تحویل مسجد

سوال:۔ جناب مفتی شاکر صاحب ان کو راشن کے مسجد وار جماعت کے ساتھیوں کے طرف سے السلام علیکم

خط لکھنے کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے اطراف کے دیہات بھانبھورا مسجد کے بارے میں اس مسجد کی دو گنٹہ جگہ تھی مگر مسجد کے لئے آدھا گنٹہ کی جگہ چھوڑ کر اطراف میں گاؤں کے غیر مسلموں نے اسکول اور مندر بنا کر پوری جگہ پر قبضہ کرلیا اور اس بستی میں ایمان والوں کے گھر تین ہیں پہلے اس مسجد میں دیوار کھڑی تھی بعد میں تعلقہ کا جوڑ ہوا اور چار ساتھی اللہ کے راستہ میں وقت لگا کر آئے اور بعد میں مسجد کی فکریں ہوئی اور مسجد تعمیر ہوئی بعد میں جماعتیں اس میں آنا جانا شروع ہوئی تین روز کی جماعت راشن سے بھی وہاں جاتی تھی بعد میں گاؤں والوں نے جماعت کو تکلیف دینا شروع کیا، گالیاں دیں، طہارت کے لئے بھی منع کیا۔ اطراف میں چھوٹے موٹے چھ مندر ہیں اور ابھی انہوں نے مسجد سے ۱۰ فٹ کے سامنے بڑا مندر بنایا ہے، جماعتوں کا آنا جانا بند ہے فجر اور مغرب کے وقت مندر کے لاؤڈ اسپیکر مسجد کا رخ کرتے ہیں اب بستی کے لوگوں کا کہنا ہے کہ ہم مسجد کو دوسری جگہ دیتے ہیں تمہاری مسجد اس جگہ سے ہٹا کر دوسری جگہ بنالو اور مسجد کی جگہ ہم کو دو، ہمارے بھانبھورا مسجد وار جماعت کے ساتھیوں کی بھی یہی

رائے ہے کہ مسجد کے لئے کام کے لئے رکاوٹ سے بہتر دوسری جگہ لے لیں اس لئے آپ کے فتوی کا انتظار ہے جلد سے جلد بھیج دیں۔

مستفتیان مسجد وار جماعت بھانبھورا احمد نگر ۳۰ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب :۔ حتی الامکان اس مسجد کو بچانے کی فکر و کوشش کریں اور آخری درجہ میں اس جگہ کو محفوظ رکھنے کی تدبیریں کریں اور دوسری جگہ مسجد بنالیں اگر بچانا بس میں نہ ہو تو استغفار کریں۔ لهم تحويل المسجد الى مكان آخر ان تركوه بحيث لا يصلى فيه الخ (شامی ٤٠٥ ج ٣ ... محمودیہ ص ٢٧٥ ج ٣) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

محراب درمیان میں ہونا ضروری ہے

سوال :۔ ایک مسجد کی توسیع کی جارہی ہے اور بائیں جانب کچھ مکانات ہیں ان کو خرید لیا گیا ہے تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ منبر اور محراب درمیان میں نہیں ہونگے بلکہ دائیں جانب ہو جائینگے اور اسی طرح مکانات کی جگہ میں کچھ ڈھلان ہے تو کیا منبر اور محراب کا درمیان میں ہونا ضروری ہے اور تمام جگہ کا برابر ہونا بھی ضروری ہے ؟

مستفتی محمد آصف محمد علی شیخ پونہ ۱ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب :۔ محراب کا درمیان میں ہونا ضروری ہے تا کہ دونوں طرف کی صف برابر رہے لہذا توسیع مسجد کے ساتھ محراب و منبر بھی منتقل کریں تا کہ امام درمیان میں رہے۔

السنة ان يقوم فى المحراب ليعتدل الطرفان (شامی ص ٤٢٠ ج ١ .. محمودیہ ص ٢١٠ ج ١٨)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

بے دین ٹرسٹیوں سے مسجد کی حفاظت

سوال:۔ مکرمی جناب مفتی صاحب کی خدمت میں گذارش ہیکہ برائے کرم جواب دیکر فکر کو دور کریں جو لوگ مسجد کا گھر، دکان، جگہ اور مسجد کی آمدنی بغیر رسید کے کھاتے ہوں اور اسے ہضم کرنے کیلئے دوسری جماعت بنوا کر شر پیدا کیا ہے ان سے اللہ تعالی کیلئے ٹکرانا جائز ہے یا نہیں؟ مستفتی یونس ملا چنچوڑگاوں پونہ ۱۲/۶/۹۷

جواب:۔ اللہ کے گھر کی حفاظت کیلئے ایسے لوگوں سے ٹکر لینا ضروری ہے اللہ تعالی کا ارشاد ہے۔ "تعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان" الآیۃ ۔من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ او بلسانہ او بقلبہ وذالک اضعف الایمان (الحدیث)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

مسجد کا مال دیگر دینی کاموں میں لگانا

سوال:۔ ایک مکان مسجد میں دیا گیا ہے ان کے لڑکے نے اس مکان کو فروخت کر کے اپنے کام میں پیسہ لگایا ۸۵ ہزار روپے میں وہ مکان فروخت ہوا تھا اس بات کو تقریبا ۱۰ سال ہو گئے آج اس گھر والے رقم دینا چاہتے ہیں ان سے اس مکان کی کتنی رقم لی جائے اور اس رقم کو اس مسجد میں لگایا جائے یا دوسری جگہ خرچ کیا جائے ہمارے یہاں مسجدوں میں جماعتوں کا کام نہیں ہوتا بلکہ کمروں میں کام ہوتا ہے کیا اس رقم کو ان کمروں کیلئے استعمال کر سکتے ہیں یا کیا کسی اور دینی کام میں خرچ کر سکتے ہیں یہ مکان

مسجد کو دیا گیا تھا مرحوم کے نام پر دیا گیا تھا۔

مستفتی محمد اسلم کولہاپور کوٹپاڑ ۱۴ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ اس مکان کی رقم پچاسی (۸۵) ہزار روپیہ ہی مسجد میں لگایا جائے اور اگر مساجد صحیح عقیدہ والوں کی نہیں ہیں تو اس رقم سے مسجد کیلئے جگہ بھی خریدی جاسکتی ہے پھر اس پر سادی مسجد بنائی جاسکتی ہے یہ رقم دین کے دوسرے کاموں میں استعمال نہیں کرسکتے۔ وان اختلف احدھما بان بنی رجلان مسجد ین او رجل مسجد او مدرسۃ ووقف علیھما او قافالا یجوزلہ ذالك الخ (در مختار۔ محمودیہ ص ۲۶۵ ج ۱۲)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

غیر مسلم کی دی ہوئی زمین پر نماز پڑھنا جائز ہے

سوال:۔ ہندو نے اگر کوئی زمین مسجد بنانے کیلئے دی اور اس میں مسجد بن چکی ہے تو اس میں نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

مستفتی الطاف تنبولی نانا پیٹھ پونہ ۱۳/۶/۱۹۹۷

جواب:۔ غیر مسلم نے بغیر مانگے اپنی خوشی سے بہ نیت ثواب اگر کوئی زمین دی ہے اور اس پر مسجد بن چکی ہے تو اسمیں نماز جائز ہے۔ واما الاسلام فلیس بشرط فلو وقف الذمی.....جاز (عالمگیریہ ص ۳۵۲ ج ۱۔۔ امداد الفتاوی ص ۶۶۷ ج ۲)

واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

کافر کا پیسہ مسجد میں

سوال :۔ مسجد کی تعمیر یا دیگر اخراجات کیلئے غیر مسلم سے چندہ لینا یا بغیر طلب دیئے ہوئے چندہ کو وصول کرنا از روئے شرع محمد ﷺ کیسا ہے اگر جائز ہے تو کسی مخصوص حصہ کی تعمیر میں صرف کرنا ضروری ہے یا جملہ رقم میں ضم کر کے خرچ کیا جاسکتا ہے اگر ناجائز ہے تو ملک کی ان مساجد کا کیا حکم ہے جو غیر راجاؤں رئیسوں یا موجودہ غیر مسلم حکومت کی تعمیر کردہ ہیں یا اخراجات مسجد کیلئے جاگیریں وغیرہ دی گئی ہیں ایسی مساجد میں نماز درست ہے یا نہیں؟ نیز دینی مدرسوں اور رفاہی انجمنوں کیلئے غیر مسلم کا چندہ لینا کیسا ہے براہِ کرم مدلل اور تسلی بخش جواب عنایت فرمائیں نوازش ہوگی۔

بینوا بالدلیل او النظیر و توجروا بالجزیل الکبیر فقط والسلام

مستفتیان متولیان موتی مسجد پونہ ۸ جمادی الاخرا ۱۴۱۱ھ

جواب :۔ دینی مدرسوں اور رفاہی انجمنوں اور اسی طرح مسجد کی تعمیر یا اسکے دیگر اخراجات کیلئے غیر مسلم بلا طلب چندہ دیدے تو لینا جائز ہے بشرطیکہ غیر مسلم کا سیاسی وغیرہ کوئی فاسد مقصد نہ ہو اور عدم تصریح وعدم تعیین کی صورت میں جملہ رقم میں ضم کر کے خرچ کیا جاسکتا ہے اور ایسی مساجد میں نماز درست ہے ومصرف الجزیۃ (الی) وما اخذ منهم بلا حرب لمصالحنا کسد ثغور (سرحدوں کی حفاظت) وبناء قنطرة وجسر وکفایة العلماء والمتعلمین الخ وقال الشامی ومثله بناء مسجد وحوض الخ عالمگیری۔ کفایت المفتی ص ۷۷ ج ۷) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

کافر کا مال مسجد میں

سوال:۔ جناب مفتی صاحب زید مجدکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ دینی مدارس میں مشرک یا کافر روپئے پیسہ دیں تو کیا یہ روپیہ مدرسہ کی تعمیر یا مسجد یا خوراک میں استعمال کر سکتے ہیں یا نہیں؟

مستفتی مدرسہ مدینۃ العلوم سیدنگر پونہ ۸شعبان۱۴۱۲ھ

جواب:۔ دینی مدرسہ اور مسجد میں کافر و مشرک کا روپیہ لگانا جائز ہے جبکہ بنیتِ ثواب دیا ہو اور کمائی حرام نہ ہو۔ واما الاسلام فلیس بشرط فلو وقف الذمی ..... جاز (عالمگیری ص۳۵۲ ج۱۔ رشیدیہ ص۵۳۷) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

مسجد کی جگہ میں دکان بنانا

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علماء کرام ومفتیان عظام مسئلہ ذیل کے بارے میں ایک وقف زمین میں وسیع مسجد بنی ہوئی ہے اس میں ایک عرصہ سے نماز ہوتی ہے نمازیوں کی کثرت کیوجہ سے مسجد کو متولیان ایک منزلہ بنانا چاہتے ہیں ایسی صورت حال میں کچھ زمین پچھم اور اتر جانب چھوٹ جاتی ہے جس زمین کو متولیان مسجد کیلئے دکانیں بنانا چاہتے ہیں جس کی شکل یہ بنتی ہے کہ جس میں تین دکانیں بنتی ہیں اب اس زمین میں مسجد کیلئے دکانیں بنانا صحیح ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

مستفتی بندۂ خدا پونہ ۲۹/۹/۱۹۹۹

جواب:۔ جتنی جگہ پر پہلے سے مسجد بنی ہوئی ہے اور نماز پڑھی جاتی تھی وہ جگہ ہمیشہ ہمیشہ مسجد ہی رہیگی اس کے کسی حصہ میں دکانیں بنانا جائز نہیں ہے۔ اما لو نمت المسجدیة ثم ارادالبناء منع الخ (شامی ص ۵۱۳ ج ۳) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

مسجد کیلئے سودی بنک کی امداد

سوال:۔ محترم مولٰنا مفتی محمد شاکر صاحب خطیب مدار چھلہ مسجد پونہ سلام مسنون الحمدللہ ایر سوپر بوے واڑی میں مسجد کی تعمیر کا کام قریب الختم ہے لیکن وہاں پر پانی کی بہت ہی تکلیف ہے وضو اور دیگر ضروریات کیلئے پانی خریدنا پڑتا ہے جو کہ صرف دو تین ہفتہ ہی چلتا ہے جسمیں بہت ہی خرچہ ہوتا ہے پوچھنا یہ ہے کہ مسلم بنک ہماری مسجد کیلئے بورنگ کروا کر پائپ مشین وغیرہ کا پورا خرچ دینے کیلئے تیار ہے اور وہ اس پر اپنا نام ڈالنا چاہتے ہیں جو کہ سود کی رقم میں سے ہے تو کیا یہ جائز ہے یا اس کو کسطرح استعمال کیا جاسکتا ہے؟ برائے مہربانی تفصیل سے جواب دیں۔

مستفتی سلیم امام مسجد ھذا پونہ ۲۳/۱۰/۱۹۹۱

جواب:۔ مسلم بنک کے سودی پیسوں سے مسجد کیلئے کنواں یا بورنگ کھودنا اور پائپ وغیرہ لگوانا جائز نہیں ہے۔ عن عبد اللہ بن حنظلۃ قال قال رسول اللہ ﷺ درھم ربوا یا کلہ الرجل وھو یعلم اشد من ستة وثلثین زنیة الحدیث (مشکوۃ شریف ص ۲۴۶) تائید کیلئے فتاویٰ رشیدیہ سے ایک فتوی نقل کرتا ہوں۔

سوال:۔ جن لوگوں کے پاس روپیہ حرام سے اکٹھا ہوتا ہے ان کے روپیہ سے غسل خانہ یا پاخانہ مسجد کے متعلق بنایا جائے جائز ہے؟

جواب:۔ سب ناجائز ہے اور استعمال ان کا نادرست ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۵۴۲)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

شیعہ یا بوہری یا ہندو کے پیسے مسجد میں

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علماء دین مسئلہ ذیل میں مسجد کے طہارت خانے بنانے میں اگر کوئی شیعہ یا بوہری یا ہندو مسجد کو پیسے دیدے تو کیا اس کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟ جواب سے نوازیں۔

مستفتی انجمن تعلیم القرآن اندرانگر گول ٹکڑی پونہ ۸/۸/۱۹۹۴

جواب:۔ بغیر مانگے اگر وہ از خود بہ نیت تقرب روپیہ وغیرہ مسجد یا مدرسہ کو دیدے اور اس سے کسی قسم کے دینی نقصان کا خطرہ نہ ہو اور کمائی حلال ہو تو لے لینا جائز ہے۔

واما الاسلام فلیس بشرط فلو وقف الذمی.....جاز (عالمگیری ص ۳۵۲ ج ۱۔ فتاویٰ رحیمیہ ص ۶۶ ج ۶) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

شیعہ کا مال مسجد میں

سوال:۔ مولانا مفتی شاکر صاحب آپ سے ایک مسئلہ پوچھنا ہے کہ کیا مسجد کی تعمیر کیلئے کوئی شیعہ روپیہ دے تو لے سکتے ہیں؟

مستفتی اعجاز احمد پونہ ۶/۶/۱۹۹۶

جواب:۔ کوئی غیر غالی شیعہ اگر بغیر مانگے ہوئے مسجد کی تعمیر کیلئے روپے دے اور اس سے دینی یا دنیوی کسی قسم کے نقصان کا اندیشہ بھی نہ ہو تو اس کا مال مسجد میں لگانا جائز ہے البتہ شیعہ غالی ہو یا اثنا عشری ہو تو اس کا مال کسی بھی دینی مد میں نہ لیا جائے اگر وہ دینا ہی چاہے تو کسی سنی کو ہبہ کردے پھر وہ مسجد وغیرہ میں دیدے۔ واما الاسلام فلیس بشرط فلو وقف الذمی..... جاز (عالمگیری ص ۳۵۲ ج ۱ ۔۔ فتاوی رحیمیہ ص ۸۸ ج ۶) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

میڈیا پر مسجد کے چندہ کا اڈوٹائز منٹ دینا

سوال:۔ میڈیا پر مسجد کے چندہ کا اڈوٹائز منٹ دے سکتے ہیں یا نہیں؟

مستفتی حافظ اسرار پونہ ۲۰ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ مسجد کی تعمیر کے چندے کیلئے میڈیا کا استعمال جائز تو ہے کہ الاصل فی الاشیاء الاباحۃ (الاشباہ والنظائر) یعنی جب تک کوئی عدم جواز کی وجہ نہ ہو تمام کام جائز ہوتے ہیں لیکن اس بات کا پورا خیال رہے کہ ایسی صورتوں سے بچا جائے جن سے مسجد کی بے حرمتی ہو اپنے اپنوں میں عزت کے ساتھ کام ہو تو اچھا ہے کہیں مسجد کھیل نہ بن جائے ۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

عارضی مسجد

سوال:۔ ٹرانسپورٹ نگر میں ایک کمرے میں نماز پڑھتے تھے اب اس کے اوپر مسجد بنائے ہیں اور اس میں نماز پڑھتے ہیں تو نیچے کے کمرہ کو کس چیز میں استعمال کر سکتے ہیں

نوٹ: یہ ایک آفسیس کی کمرشیل بلڈنگ ہے قریب میں مسجد نہ ہونے کی وجہ سے ایک کمرہ نماز کیلئے طئے کیا گیا تھا اب اوپر اس سے پانچ گنا بڑی جگہ مستقل بن گئی ہے اسے دائمی مسجد بنادئے ہیں تو نیچے کا کیا حکم ہے؟

مستفتی شیخ صاحب پونہ ۲۸ شعبان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ بشرط صحت سوال پہلا کمرہ ''نماز کے صرف ایک کمرے،، کا حکم رکھتا ہے جب اوپر مستقل نماز کیلئے مسجد بن گئی تو اس کمرے کو مالک مکان مسجد کے علاوہ اپنی ضرورت میں بھی استعمال کرسکتا ہے بشرطیکہ وقف نہ کیا ہو اور اگر نمازیوں کے وضو وغیرہ یا جماعت کے قیام کیلئے استعمال کرے تو اور بہتر ہے اور موجودہ مسجد بھی اس وقت تک مسجد نہیں بنے گی جب تک وقف نہ کردے۔ ویزول ملکه عن المسجد والمصلی بالفعل و بقوله جعلته مسجداالخ عندالثاني وشرط محمدو الامام الصلاة فيه بجماعة الخ (شامی ص ٤٠٥ ج ٣) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

مسجد میں مدرسہ کی فرشی لگ گئی تو کیا کریں؟

سوال:۔ مدرسہ کی فرشی سود کی کمائی کے صدقہ کی تھی بھول سے پڑوس کی مسجد میں استعمال ہوگئی کیا کریں؟ مستفتی ایوب اسلام محمد پونہ ۹ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ مسجد کی مد سے اتنے روپئے نکال کر مدرسہ کو دیدئے جائیں جتنے کی فرشی لگی ہے تو قباحت دور ہوجائے گی۔ (محمودیہ ص ۲۶۶ ج ۲) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

الیکشن کے پیسے مسجد میں لگانا

سوال:۔ الیکشن کے پیسوں سے مسجد کا مائک وغیرہ خرید سکتے ہیں یا نہیں؟

سود کی رقم مسجد میں

سوال:۔ (۲) ایک آدمی کو سود کے پیسے دے رہے ہیں یہ بات کہہ کر کہ وہ تمام رقم مسجد کو ھبہ کرے تو اسطرح کر کے پیسے لینا کیسا ہے۔

مستفتی مولانا توفیق کنڈالواڑی سانگلی ۲۸/۱۰/۲۰۰۴

جواب:۔ (۱) جائز ہے اگر کسی قسم کا کوئی خطرہ نہ ہو تو۔ (محمودیہ ص ۲۴۳ ج ۱۵)

(۲) مذکورہ صورت جائز نہیں ہے البتہ یہ کر سکتے ہیں کے کسی غیر مسلم سے قرض لیکر متولی کو ہبہ کر دے اور متولی اپنی طرف سے مسجد میں استعمال کرے اور سود کی رقم سے قرض ادا کرے (فتاوی رحیمیہ ص ۱۱۰ ج ۶) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

بوہری کھوجا کا چندہ مسجد کیلئے

سوال:۔ کھوجا اور بوہری حضرات کے روپے مسجد کی تعمیر کے سلسلے میں جائز ہیں یا نہیں؟ مستفتی ابراہیم باغبان چاندتارا مسجد پونہ ۳/۱/۱۹۹۳

جواب:۔ جائز ہیں۔ واما الاسلام فلیس بشرط فلو وقف الذمی.....جاز

(عالمگیری ص ۳۵۲ ج ۱۔۔ رشیدیہ ص ۵۳۶) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

فاحشہ عورتوں والی لاجنگ کا چندہ

سوال:۔ لاجنگ بورڈنگ جس میں فاحشہ عورتوں کے دھندے چلتے ہیں کیا اس مالک سے جو ایسی بورڈنگ چلاتا ہے اس کے پیسے مسجد کے تعمیر کیلئے جائز ہے یا نہیں؟

مستفتی ابراہیم باغبان چاندتارا مسجد پونہ ۳/۱/۱۹۹۳

جواب:۔ جو شخص ایسی لاجنگ بورڈنگ چلاتا ہو جس میں فاحشہ عورتیں دھندہ کرتی ہوں اسکا مال مسجد میں لگانا جائز نہیں ہے۔ (رحیمیہ ص۹۹ ج ۶) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

مخلوط مال سے چندہ

سوال:۔ ایک شخص ہے جس کا ریس کا دھندہ ہے جس کے ساتھ میں اس کے اور دو دوسرے بھی جائز دھندے ہیں کیا انکا روپیہ بھی مسجد کے تعمیر کیلئے جائز ہے؟

مستفتی ابراہیم باغبان چاندتارا مسجد پونہ ۳/۳/۱۹۹۶

جواب:۔ ایسے لوگوں کے مال سے مسجد کو پاک ہی رکھنا بہتر ہے لیکن اگر وہ بہت ہی اصرار کرے اور صاف صاف کہدے کہ میں اپنی حلال کمائی میں سے دے رہا ہوں تو لینا جائز ہے لیکن اس مسئلہ میں اگر قبول کرنے والوں نے اس کو آگاہ نہ کیا اور ذرا بھی کوتاہی کی تو وبال انہی کے سر ہوگا۔ (محمودیہ ص۶۶ ج ۷) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

حرام مال مسجد کے طہارت خانہ میں

سوال :۔ایسے لوگوں کے پیسے جنکا ناجائز دھندہ ہے انکا روپیہ طہارت خانے اور بیت الخلاء میں استعمال کیا جاسکتا ہے؟

مستفتی ابراہیم باغبان چاندتارا مسجد پونہ ۳/۳/۱۹۹۶

جواب :۔ناجائز دھندہ والوں کا روپیہ مسجد کے طہارت خانے غسل خانے وغیرہ میں استعمال کرنا ناجائز ہے۔ (رشیدیہ ص ۵۴۲) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

سود یا رشوت یا کسی بھی حرام پیسوں کا استعمال مسجد یا مدرسہ میں

سوال :۔سود، رشوت، فنڈ یا کسی بھی حرام پیسوں سے مسجد یا مدرسوں کے استنجا خانہ اور بیت الخلاء بنا سکتے ہیں یا نہیں؟ اسطرح پانی کا بورویل ڈال سکتے ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں ڈال سکتے تو کسی مسجد والوں نے اسطرح کیا ہو تو وہاں کا پانی استعمال کر سکتے ہیں یا نہیں؟ مستفتی فیض احمد چترد رگہ کرناٹک ۲/۱۱/۲۰۰۴

جواب :۔حرام مال سے مسجد و مدرسہ کو بچایا جائے (رحیمیہ ص ۹۹ ج ۲) مدرسہ و مسجد کے بیت الخلاء بھی مذکورہ رقموں سے نہ بنائے جائے البتہ مسجد کے علاوہ رفاہ عام کیلئے کنواں یا بورویل بنانا جائز ہے۔ (جدید فقہی مسائل ص ۸۵ ج ۴)

واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

صدقہ کی رقم تعمیر مکتب میں

سوال:۔ایک چھوٹی سی شاہی مسجد تھی جسمیں تقریباً پندرہ سے بیس لوگ نماز پڑھ سکتے ہیں نماز کیلئے جگہ کی قلت ہے اس مسجد کو شہید کر کے دوسری مسجد بنائے اور مسجد کے دائیں طرف ایک کمرہ ہے جو بچوں کی صباحی ومسائی انجمن کیلئے متعین ہے اس انجمن کی عمارت میں صدقہ کا روپیہ لگا سکتے ہیں یا نہیں؟

مستفتی قاری عبدالخالق شیوگاؤں احمد نگر ۵/۵/۱۹۹۹

جواب:۔صدقہ کی رقم اس کمرے کی تعمیر میں نہ لگائیں۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿ مدارس کا بیان ﴾

مکتب کی تعمیر میں غیر مسلموں کی رقم

سوال:۔محترمی عزت مآب مولانا مفتی شاکر خان صاحب سلام مسنون بعدازخیر وخوبی واضح ہو کہ مندرجہ ذیل مضمون کے مطابق دینی فتوا اپنی رائے دیجئے جو ہمارے لئے مشعل راہ بنے ۱۹۷۶ء میں دینی اور دنیاوی تعلیم کے مقصد سے بال واڑی مدرسہ کا قیام وجود میں آیا اس وقت عوام سے چندہ جمع کیا گیا جس میں غیر قوم سے بھی رقم وصول کی گئی تھی مدرسے میں مسلم بچوں کے ساتھ غیر مسلم قوم کے بچے بھی پڑھائی کرنے آنے لگے اس دوران قرآن مجید کے پاروں کی بے حرمتی غیر مذہبی بچوں سے لاعلمی میں ہونے لگی جب ہم لوگوں نے یہ دیکھا تب غیر مذہبی بچوں کی تعلیم بند کردی

ان لوگوں کا آنا جانا بند ہوا تب دینی تعلیم رواج میں آئی دس بارہ سال بعد ہمارے بچے جماعتوں میں جانے لگے تو ہم مسلمان بھائیوں نے سادہ مکان شہید کر کے اپنے ذاتی پیسوں سے مستقل عمارت نئے سرے سے تعمیر کردی اب اس جگہ میں چار پانچ سال سے پنج وقتہ نمازیں باجماعت ادا کر رہے ہیں اب ہمیں موصوف سے یہ جاننا ہے کہ غیر قوم کی وصول شدہ رقم ہماری عبادت میں رکاوٹ بنیگی یا ہم وہ رقم کس طرح لوٹادیں ہماری نمازیں عبادتیں ادا ہوگی ہمیں دینی فتوا یا رائے سے نوازیں ہم آپ کے مشکور رہینگے دعا میں یاد کیجئے۔

مستفتی انجمن تعلیم القرآن منیا کا تکیہ پونہ 15/1/1995

جواب:۔ غیر مسلموں سے وصول کی ہوئی رقم آپ لوگوں کی عبادت میں رکاوٹ نہیں بنتی اور موجودہ صورت میں وہ رقم لوٹانے کی بھی ضرورت نہیں آپ کی نمازیں اور عبادات ادا ہو رہی ہیں اور انشاء اللہ آپ کو ثواب بھی ملیگا۔ واما الاسلام فلیس بشرط فلو وقف الذمی.....جاز (عالمگیریہ ص ۳۵۲ ج ۱ .. فتاوی رحیمیہ ص ۱۵۷ ج ۲ ۔۔احسن الفتاوی ص ۴۳۹ ج ۶) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿ خرید وفروخت کا بیان ﴾

انٹرنیٹ کی تجارت

سوال:۔ دکان ہے جسمیں انٹرنیٹ ہے لیکن اس کے غلط ابواب یعنی وغیرہ وغیرہ بند کر

دیئے ہیں اور اس میں ٹائپنگ ، پرنٹنگ ، ایس ٹی ڈی ، پی سی او ، سروس اور کمپیوٹر کے پرزوں کی خرید وفروخت ہوتی ہے اور اسکینگ رائٹنگ ، تو اسکی کمائی حلال ہے یا حرام ہے؟ اسکا جواب دیکر شکریہ کا موقع عنایت فرمائے عین نوازش ہوگی۔

مستفتی نذیر بشیر شیخ رویوار پیٹھ پونہ ۲۷/۱۰/۲۰۰۴

جواب:۔ انٹرنیٹ فی نفسہ ایک مباح اور جائز چیز ہے لہذا اس کا کاروبار بھی جائز ہے البتہ جب بھی اس کو ناجائز کہا گیا تو اس کے ناجائز اور حرام پروگراموں کی وجہ سے کہا گیا ہے جب آپ یہ وضاحت کر رہے ہیں کہ اس کے غلط ونڈوز بند کر دئے ہیں تو آپ کی کمائی حلال ہے۔ الاصل فی الاشیاء الاباحۃ (الاشباہ والنظائر)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

خضاب کی بیع

سوال:۔ بالوں کیلئے خضاب کا رنگ بیچنا جائز ہے یا نہیں؟

مستفتی سلیم بھائی انگر شاہ پونہ ۱۱ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ بہتر تو یہی ہے کہ ایسی کمائیوں سے بچیں جن میں شک وشبہ ہو ویسے کالے خضاب کی بیع قطعاً حرام اس لئے نہیں کہی جاسکتی کہ اس کے استعمال کی بعض صورتیں جائز بھی ہیں۔ ویکرہ بالسواد وقیل لا الخ اما الخضاب بالسواد للغز ولیکون اھیب فی عین العدود فھو محمود بالاتفاق وان لیزین نفسہ للنساء فمکروہ وعلیہ عامۃ المشائخ وبعضھم جوزہ بلا کراھۃ الخ (شامی ص ۲۹۹ ج ۵)

واللہ اعلم وعلمہ اتم
مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

پراویٹ پالیسی فنڈ جائز ہے یا نہیں؟

سوال:۔ pp fand پرائیویٹ پالیسی فنڈ یہ اختیاری پرائیویٹ فنڈ ہوتا ہے جو انکم ٹیکس بچانے کے لئے بنایا جاتا ہے کیا یہ جائز ہے یا نہیں؟

مستفتی چاند صاحب مسجد اقصیٰ آکرڈی پونہ ۲۷ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ اس نیت سے اس کی اجازت ہے جیسے انشورنس کے بارے میں اس کام کے لئے اجازت دی گئی ہے (جدید فقہی مسائل ص ۴۳۶ ج ۱) البتہ اس کا خیال رکھنا چاہیئے کہ جتنی رقم خود اس نے جمع کی ہے اتنی تو اس کے لئے حلال ہے اور کمپنی جو اضافی رقم دے وہ اس کے لئے جائز نہیں ہے اس کو غرباء پر بلا نیت ثواب صدقہ کردے یا رفاہی کاموں میں خرچ کردے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

انکم ٹیکس بچانے کیلئے جھوٹ بولنا

سوال:۔ انکم ٹیکس بچانے کیلئے اپنے دو مکانوں میں سے ایک کو کرایہ سے دیا ہے یہ جھوٹ کہنا جائز ہے؟ اس سے انکم ٹیکس بچ جائے گا۔

مستفتی نسیم انجیر کولہاپور ۱۰ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ اس طرح کہنا گناہ نہیں ہے لیکن خطرہ میں پڑنا بھی شرعاً پسندیدہ نہیں ہے اس لئے احتیاط بہت ضروری ہے۔ (امداد الفتاوی ص ۱۵۲ ج ۴) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

تھیٹر میں الیکٹرانک فٹنگ کا کنٹراکٹ لینا

سوال:۔ ایک تھیٹر بن رہا ہے اس میں الیکٹرک فٹنگ کا کنٹراکٹ لے سکتے ہیں یا نہیں کمائی کا کیا حکم ہوگا اور پوری بلڈنگ کا بھنگار ملتا ہے اس کا خریدنا اور اس میں سے ایک چوتھائی مدرسہ وغیرہ پر صدقہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

مستفتی شاہ نواز سید انعام مسجد پونہ ۲۹ رمضان ۱۴۲۳ھ

جواب:۔ جائز ہے۔ وجاز تعمیر کنیسة قال فی الخانیة ولو اجر نفسه لیعمل فی الکنیسة ویعمرها لابأس به لانه لامعصیة فی عین العمل الخ (شامی ص ۲۷۷ ج ۵)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

ہاؤسنگ لون جلدی ادا کرے یا دیر سے؟

سوال:۔ ہاؤسنگ لون جلدی ادا کرے یا دیر سے ادا کرے؟

مستفتی محمد آصف انور لولانگر پونہ ۱۰/۱۰/۱۹۹۹

جواب:۔ جلد از جلد ادا کرنے کی کوشش کریں تا کہ سودی معاملہ سے جلدی سبکدوش ہو جائیں اور سود بھی کم دینا پڑے۔ ویجوز للمحتاج الاستقراض بالربح الخ (الاشباہ ص ۱۱۵۔۔ جدید فقہی مسائل ص ۴۱۶ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

سیونگ کا اکاونٹ کھولنا جائز ہے؟

سوال:۔ مجبوری میں سیونگ اکاونٹ رکھ سکتے ہیں یا نہیں؟

مستفتی محمد آصف انور لولا نگر پونہ ۱۰/۱۰/۱۹۹۹

جواب:۔ بنک میں روپیہ بلاضرورت یا سود حاصل کرنے کی نیت سے رکھے تو ناجائز ہے اور اگر روپیہ کی نگہداشت اور حفاظت مقصود ہو تو جائز ہے جیسے نیک نیتی کی بنیاد پر بعض مسائل میں چھوٹ دی گئی ہے۔ لا باس بان یؤاجر المسلم دارا من الذمی لیسکنها فان شرب فیها الخمر او عبد فیها الصلیب او دخل فیها الخنازیر لم یلحق المسلم اثم فی شی من ذالك الخ (المبسوط ص۳۹ ج۱۶) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

آتش بازی کی تجارت

سوال:۔ فٹاکے (پٹاخے) کی خرید وفروخت کرنا جائز ہے یا ناجائز دکان ہماری ہے اور غیر مسلم کا پیسہ لگ رہا ہے تو دونوں مل کر پاٹنرشپ میں کام کرنا چاہتے ہیں تو اس طرح کر سکتے ہیں یا نہیں؟ یا کوئی دوسری صورت ہو تو بتائیں؟

مستفتی اقبال بھائی رویوار پیٹھ پونہ ۱۳ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ آتش بازی کی تجارت امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک مکروہ ہے لھذا اسکی تجارت نہ کریں۔ (فتاویٰ محمودیہ ص۱۱۳ ج۵)

واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

فلیٹ کے ساتھ گاہک کو راستہ بھی دینا

سوال:۔(۱) جب ہم بلڈنگ کے فلیٹس بیچتے ہیں تو اصل ایریا کے ساتھ زینہ اور عام راستہ وغیرہ کو بھی گاہکوں پر تقسیم کرتے ہیں تو کیا اس طرح بول کر بیچنا جائز ہے؟

کارفائنانس کرانا

سوال:۔(۲) انکم ٹیکس وغیرہ کی مجبوریوں کی وجہ سے کارفائنانس جائز ہے؟

مستفتی غالب بارامتی پونہ ۱۸ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔(۱) ہاں جب وضاحت کردی جائے تو یہ بیع جائز ہوگی لیکن بلا وضاحت دھوکہ ہوگا اور یہ بیع ناجائز ہوگی نهى رسول الله ﷺ عن بيع الحصاة وعن بيع الغرر (مسلم شریف ص ۲ ج ۲)

(۲) حاجت کے تحت یعنی جب سودی قرض نہ لینے کی شکل میں شدید مشقت یا ضرر کا اندیشہ ہو تو سودی قرض لینے کی گنجائش ہے مثلاً انکم ٹیکس وغیرہ کے ناواجبی قانون سے بچنے کیلئے ایک قانونی ضرورت بن گئی ہے۔(جدید فقہی مسائل ص ۶۰ ج ۲)

الضرورات تبيح المحظورات۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

مچھلی والوں کا ناپ تول میں کمی کے ساتھ ڈیزل بیچنا

سوال:۔ گورمنٹ مچھلی پکڑنے والوں کو رعایت پر ڈیزل دیتی ہے اور باقاعدہ ناپ کر دیتی ہے لیکن لانچ والوں کی سوسائٹی کے ذمہ دار لانچ والوں کو چند معینہ برتنوں کے

ذریعہ ناپ کر دیتے ہیں وہ بڑے بڑے برتن ہیں اور عموماً کمی کے ساتھ دیتے ہیں اور سال میں جو ڈیزل جمع ہوتا ہے اسے بیچ کر مسجد مدرسہ وغیرہ نیک کاموں میں لگاتے ہیں کیا یہ جائز ہے؟ واضح رہے کہ فی الحال اب تک عام ڈیزل پمپ کی طرح الیکٹرانک پیٹرول پمپ نہیں بنا ہے اور موجودہ ناپ کی کمی پر گاہک ناراض بھی ہوتا ہے احتجاج بھی کرتا ہے لیکن شنوائی نہیں ہے نیز اب تک جن دینی اداروں نے روپے لئے ہیں ان کے لئے کیا حکم ہے؟ مستفتی ظہور بھائی رتنا گیری ۲۸/۳/۲۰۰۴

جواب:۔ ناجائز ہے کمی کرنا بھی اور دینی کاموں میں رقم دینا بھی بلکہ لانچ والے گاہکوں کو انکی رقم لوٹا دینا ضروری ہے ادارہ کے ذمہ دار جنہوں نے اس کی رقم لی ہو وہ بھی اتنی رقم لوٹا دیں آہستہ آہستہ ہی سہی۔ واقیموا الوزن بالقسط ولا تخسروا المیزان الآیۃ (سورۂ رحمن) ویل للمطففین الذین اذا اکتالوا علی الناس یستوفون واذا کالوھم اووزنوھم یخسرون الآیۃ (سورۂ مطففین) (امداد الفتاویٰ ص ۱۴۶ ج ۴)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

بورگوٹ کی تجارت، کھانا اور قربانی جائز ہے یا نہیں؟

سوال:۔ بورگوٹ کی تفصیل یہ ہے کہ کینیڈا سے بکرے ہی کا مادۂ منویہ (پمس) لاتے ہیں اور یہاں کی لوکل بکری میں انجکشن کے ذریعہ داخل کرتے ہیں اس بکری کا کاروبار اور کھانا اور قربانی جائز ہے یا نہیں؟

مستفتی زبیر ٹھاکر بمبئی ۵/۸/۲۰۰۴

جواب :۔ اگر یقینی طور پر معلوم ہیکہ یہ بکرے ہی کی منی ہے اور اس سے تجارتی نفع ممکن ہے تو جائز ہے، مادۂ منویہ کا حاصل کرنا، اسے انجکشن سے مادہ میں داخل کرنا ،اسے خریدنا بیچنا اور اسکا کھانا سب کچھ جائز ہے۔قیاسا علی ما فی ..... (محمودیہ ص۳۱۴ج۱۷) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

شیئرز کی تجارت

سوال :۔ شیئرز لیکر اسی وقت بیچنا جائز ہے یا نہیں یعنی کسی کمپنی میں میں نے شیئرز خریدے ساڑھے دس بجے اور اسکی قیمت گیارہ بجے بڑھ گئی تو کیا وہ جو نفع کی رقم ہے جائز ہے یا نہیں؟

مستفتی محمد رفیق چرن ضلع سانگلی ۵ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب :۔ حلال کاروبار کے شیرز کی تجارت جائز ہے۔(جدید فقہی مسائل ص۲۹۴ ج۴۔۔آپ کے مسائل ص۸۴ج۶) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

شیئرز کی خرید وفروخت

سوال :۔ کمپنی کے شیئرز لینا اور بیچنا جائز ہے یا نہیں؟

مستفتی رفیق بھائی ناناپیٹھ پونہ ۵ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب :۔ جس میں نفع اور نقصان ہوتا ہے وہ جائز ہے، فکس اماونٹ ناجائز ہے جو ڈپنچر کہلاتا ہے۔(جدید فقہی مسائل ص۲۹۴ج۴) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

ریٹائرمنٹ پر ملنے والی رقم لے سکتے ہیں؟

سوال:۔ میں ایک کمپنی میں کام کرتا ہوں وہ کمپنی اب بند ہونے والی ہے اس وجہ سے وہ لوگ مجھے کچھ روپیہ دیکر ریٹائر کرنے والے ہیں تو وہ روپیہ جو مجھے ملیگا وہ میں اپنے استعمال میں لاسکتا ہوں یا نہیں اور اگر نہیں لاسکتا ہوں تو اس کا مصرف کیا ہے؟ جواب دیکر شکریہ کا موقع دیں۔ مستفتی محمد آدم چوڑامن تعلیم پونہ ۲ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ آپ کے لیئے یہ رقم لینا جائز ہے۔ (آپ کے مسائل ا ص ۲۹۴ ج ۸)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

ممبر شپ کا حکم

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ کے متعلق ہم ایک تجارت اسکیم کے تحت کررہے ہیں ایک چیز کی قیمت بازار میں ۱۲۰۰ روپئے ہے ہم وہی چیز ۴۰۰ روپئے میں دینگے لیکن مشتری کو چار سو روپئے کا ایک ٹکٹ ملیگا اس ٹکٹ پر تین ممبر ہونگے ہر ایک سے مشتری ۴۰۰ روپئے لیگا تو تین ممبر کے ۱۲۰۰ روپئے وہ جمع کرے گا جب یہ رقم جمع ہوگی تو ہم وہ چیز اسکو دیں گے اب ہر ممبر کے چونکہ چار سو روپئے جمع ہیں اسلئے ہم ہر ممبر کو ایک ٹکٹ دیں گے اب ہر ٹکٹ کو وہ تین ممبر کے ساتھ پھر سے دیں گے اسطرح سے ہر ایک سے ۱۲۰۰ روپئے جمع ہونگے اسطرح سلسلہ چلتا رہیگا ہر ممبر کو یعنی ہر مشتری کو ۴۰۰ روپئے کے اندر وہ چیز ملیگی یہ تجارت جائز ہے یا نہیں؟ مستفتی مولانا منصور عالم کولہاپور ۲۴ محرم ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ یہ تجارت کئی وجوہ سے ناجائز ہے اس میں "صفقة فی صفقة" بھی ہے اور "بیع وشرط" بھی ہے اور "غرر وضرر" بھی ہے۔ نهی النبی ﷺ عن بیع وشرط ۔۔ نهی رسول الله ﷺ عن بیع فیه غرر (بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع ص۳۸٦ ج٤) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

راشن کا تیل مہنگا بیچنا

سوال:۔ (۱) ایک آدمی مٹی کے تیل کا کاروبار کرتا ہے تو گورنمنٹ کے جانب سے اس آدمی کو لائسنس ملا ہے تو اسکو آٹھ سو لیٹر تیل ملتا ہے اور اس کے لئے چند طے شدہ گھر بھی ہوتے ہیں تو پہلے وہ کاروبار کرنے والا اپنی جیب سے گورنمنٹ کو اسکی رقم ادا کرتا ہے بعد میں وہ لوگوں میں اسکو تقسیم کرتا ہے تو طے شدہ گھروں میں سے بعض نہیں آتے تو تیل بچ جاتا ہے تو اس تیل کو ہم پر مثلی رقم میں بیچنا ضروری ہے یا پھر دوگنی رقم میں بیچنا بھی جائز ہے ؟

کمیشن پر چندہ کرنا

سوال:۔ (۲) کمیشن پر چندہ کرنا کیسا ہے؟

مستفتی عبدالرحمٰن ترکیشور گجرات ۲۴ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ (۱) (جدید فقہی مسائل ص۳۸۵ ج۱) میں اس تیل کو زائد قیمت سے بیچنا ناجائز لکھا ہے اور اسے حکومت کا وکیل بتایا ہے لیکن بندے کے نزدیک یہ شخص گورنمنٹ کا صرف وکیل نہیں ہے بلکہ سوال بالا کے مطابق جب وہ اپنی جیب سے اس

کی قیمت پیشگی ادا کر چکا ہے تو وہ تاجر بھی ہے اس صورت میں پہلا حق تو راشن کارڈ والوں ہی کا ہوگا اور انہیں طئے شدہ قیمت ہی میں تیل وغیرہ دیا جائے گا اور ان سے روکنا یا ناپ تول میں کمی کرنا ناجائز ہوگا لیکن گاہک لینے ہی نہیں آیا یا زائد تیل آ گیا تھا ایسے ہنگامی حالات میں اس کیلئے اس کی گنجائش ہونی چاہیئے کہ وہ اپنا باقی تیل دوسروں کو بیچ سکے اور اس پر کچھ نفع کما سکے البتہ اتنا زیادہ مہنگا نہ بیچے کہ غبن فاحش ہو جائے

(۴) کمیشن پر چندہ کرنا جائز نہیں ہے کہ اس میں اجرت مجہول ہے نیز اجرت ایسی چیز کو قرار دیا جاتا ہے جو عمل اجیر سے حاصل ہونے والی ہے کہ یہ دونوں چیزیں شرعاً مفسد اجارہ ہیں وتفسد الاجارۃ بجھالۃ المسمی کلہ وبعضہ الخ ولو دفع غزلا لآخر لینسجہ بنصفہ واستاجر..... فسدت فی الکل الخ (درمختار ص ۳۳ ج ۵/ص ۳۹ ج ۵ ـ ـ محمودیہ ص ۵۲۴ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

سود کا بیان

لون پر رکشا لینا

سوال:۔ نیا رکشہ ایک لاکھ ۲۰ ہزار کا اور ۶۰ ہزار کیاش دینا ہوتا ہے اور کسی کے پاس ۶۰ ہزار کیاش نہیں رہتا، ۳۰ ہزار رہتا ہے تو ۳۰ ہزار لیکر وہ گاڑی ایک لاکھ ۳۵ ہزار میں دیتے ہیں اور باقی کا جو اماونٹ ہے ۴۵ ہزار وہ دو دو ہزار کر کے لیتے ہیں اس پر ایک پیسہ نہیں لیتے تو اسطرح کرنا صحیح ہے یا نہیں؟

مستفتی محمد فیاض رویوار پیٹھ پونہ ۱۰ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ جہاں تک ہو سکے سودی قرضوں سے بچے کہ اس میں خیر نہیں ہے البتہ بدرجہ مجبوری اس طرح رکشا خریدنا جائز ہے۔ یجوز للمحتاج الاستقراض بالربح الخ (حموی، الاشباہ) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

بنک سے سودی قرض لینا

سوال:۔ میرا ایک دوست ہے جو کاروبار کیلئے بنک سے دو لاکھ روپئے لے رہا ہے مگر پہلے پچاس ہزار ڈپازٹ بھرنا تھا تو اس نے گھر زیور اور گاڑی گروی رکھ کر پچاس ہزار جمع کئے اس طرح کا کرنا صحیح ہے یا نہیں یا کوئی دوسرا راستہ ہے؟

مستفتی مقصود بھائی پربتی درشن پونہ ۲۳ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ مجبوری میں اگرچہ اسطرح بنک سے سودی قرض لینا جائز ہے لیکن ہماری رائے یہ ہے کہ ایسا نہ کریں تو بہتر ہے۔ یجوز للمحتاج الاستقراض بالربح (حموی) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

سود سے ٹیکس ادا کرنا

سوال:۔ ہمارے ملک میں جو incom tax لیا جاتا ہے کیا وہ ٹیکس interest کی رقم سے ادا کی جاسکتی ہے یا نہیں کیونکہ اسلامی شریعت سے ہم پر زکوۃ فرض ہے جو ہم ادا کرتے ہیں؟

مستفتی محبوب بھائی پونہ ۲۴/۴/۲۰۰۴

جواب:۔ سود کی رقم سے ٹیکس ادا کرنا جائز ہے الضرورات تبیح المحظورات (فتاوی

رحیمیہ ص ۱۴۹ ج ۵/ ص ۱۳۶ ج ۶) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

بنک لون

سوال:۔ بنک سے قرض لینے پر اس قرض کا کفارا نکالا جاسکتا ہے یا نہیں قرض شادی کیلئے چاہئے۔ مستفتی محمد رفیق عطار لوہیا نگر پونہ ۱۹/۱۱/۱۹۹۱

جواب:۔ بوقتِ ضرورت اور محتاجگی سودی بنک سے بقدرِ ضرورت لون لینا جائز ہے لیکن جلد از جلد ادا کرنے کی کوشش کرے۔ ویجوز الاستقراض بالربح للمحتاج (حموی) اور شادی بھی ایک ضرورت ہے جو پاکدامنی کیلئے نکاح کرنا چاہے اور اس کیلئے قرض لے تو اللہ تعالیٰ اس قرض کی ادائیگی میں اس کی مدد فرماتے ہیں مشکوٰۃ شریف میں ہے ثلثة حق علیٰ الله عونهم المكاتب الذى يريد الاداء والناكح الذى يريد العفاف والمجاهد فى سبيل الله (مشکوٰۃ شریف ص ۲۶۷) اور اس صورت میں لون لینے کا کوئی کفارہ بھی نہیں ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

زکوٰۃ ناکہ کی چوری کرنے والے مجرموں کو پکڑنے کی ملازمت

سوال:۔ میں پونہ مہانگر پالیکا کے زکوٰۃ کھاتہ میں سروس کرتا ہوں پونہ شہر میں جب بھی باہر سے کوئی مال آتا ہے تو اس مال پر زکوٰۃ وصول کی جاتی ہے اگر کوئی شخص اپنا مال

بغیر زکوٰۃ بھرے لیکر آتا ہے تو ایسے شخص کو پکڑ کر اس سے دس پٹ (گنا) فائن اور زکوٰۃ اس طرح کل گیارہ پٹ رقم وصول کی جاتی ہے، اس وصول کی ہوئی رقم سے مہانگر پالیکا وصول کرنے والے کو ۲۰ فیصد کمیشن دیتی ہے کیا یہ ۲۰ فیصد رقم لینا جائز ہے یا نہیں؟

مستفتی لاڈلے صاحب انگر شاہ پونہ ۲۸/۳/۲۰۰۴

جواب :۔ شرعاً اس رقم کا لینا جائز نہیں ہے۔ (آپ کے مسائل ص ۱۹۳ ج ۶۔ احسن الفتاوی ص ۹۸۔ محمودیہ ص ۳۴۷ ج ۱۲) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

بیاج کا پیسہ بہن کو دینا

سوال :۔ بیاج کا پیسہ بہن کو دینا کیسا ہے؟

مستفتی محمد خضر بھوانی پیٹھ پونہ ۲۸ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب :۔ بیوہ بہن کو بیاج کے پیسے دینا جائز ہے لیکن بہتر نہیں بلکہ اپنی سعادت سمجھ کر پاک مال سے اس کی مدد کرنی چاہیئے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

انشورنس ایجنٹ

سوال :۔ کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام مسئلہ ذیل میں میں جیون بیمہ کمپنی (LIC) میں ایجنٹ ہوں میرا کام لوگوں کی بیمہ پالیسی نکالنے کیلئے لوگوں کو راضی کرنا ہے اور اس کے لئے رقم جمع کرنا ہے مثلاً میں نے ایک شخص کی بیمہ پالیسی دس سال کی مدت کیلئے کل رقم ایک لاکھ جمع کرنے کیلئے راضی کیا پالیسی کے حساب سے اس شخص کو

سالانہ دس ہزار روپے بیمہ کمپنی میں جمع کرنا ہے دس سال کے بعد اس شخص کو جمع کیا ہوا پورا ایک لاکھ روپے اور مزید ستر ہزار بونس کے طور پر ملیگا اور اگر اسکا انتقال درمیان میں ہوگیا تب بھی اس شخص کے رشتہ دار کو ایک لاکھ ستر ہزار روپے ملیں گے۔

میری ذمہ داری ہے کہ وہ دس ہزار روپے سالانہ اس سے جمع کراؤں اس پر مجھے پندرہ روپے فی صد کمیشن ملتا ہے یہی میری تنخواہ ہے جائز ہے یا ناجائز مطلع فرمائیں

مستفتی شکیل احمد خان پونہ ۴/۱/۱۹۹۵

جواب:۔ آپ کا یہ پیشہ ناجائز ہے اس کو چھوڑ کر کوئی حلال ذریعہ مُعاش تلاش کیجئے لیکن یہ نوکری بالکل نہ چھوڑیئے بلکہ حلال ذریعہ کے ملنے تک اسے کرتے رہیئے اگر آپ میں تحمل ہو تو فوراً چھوڑ دینا اولیٰ ہے۔ لعن رسول اللہ ﷺ اکل الربوا وموکلہ وکاتبہ وشاھدیہ قال ھم سواء (الحدیث)۔ فتاویٰ رحیمیہ ص ۱۳۹ ج ۶)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

بنک کی ملازمت

سوال:۔ کیا کہتے ہیں علماء دین اس بات کیلئے کہ زید گھر گھر دوکان دوکان جا کر روپے جمع کرتا ہے اور آخر میں اس کو لے جا کر بنک میں جمع کرتا ہے اس محنت کے لئے بنک اسے ۵ فیصد دیتی ہے کیا یہ کمائی جائز ہوگی؟

مستفتی عقیل احمد گنیش پیٹھ پونہ ۲۷/۱۱/۱۹۹۱

جواب:۔ نہیں یہ کمائی جائز نہیں ہے اس کے علاوہ اور بھی بہت سارے حلال ذرائع

معاش ہیں انہیں اختیار کیا جائے۔قال رسول اللہ ﷺ اجتنبوا السبع الموبقات الخ وقال ایضا من اتقی الشبہات استبرأ لدینہ وعرضہ ومن وقع فی الشبہات وقع فی الحرام (مسلم شریف ص ۲۸ ج ۲) یعنی جو کوئی مشتبہ چیزوں سے بچتا ہے وہ اپنا دین اور اپنی آبرو بچالیتا ہے اور جو مشتبہ چیزوں میں پڑتا ہے وہ بالآخر حرام میں مبتلا ہو جاتا ہے۔(فتاوی رحیمیہ ص ۱۷۵ ج ۳) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

مثلِ سودی بنک کی ملازمت

سوال:۔ محترمی مفتی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

"ایجنٹ کریڈیٹ پرایویٹ لمیٹیڈ" یہ بنک نہیں ہے لیکن سب کام گورنمنٹ کے حکم سے ہوتے ہیں اور سب کام بنک کے رول جیسے ہوتے ہیں اس میں کلیکشن یعنی کھاتے داروں سے پیسے اٹھائے جاتے ہیں کلیکشن کرنے والے کو ۵ فیصد ملتا ہے تو یہ کام کرنا جائز ہے یا نہیں؟ مستفتی محمد صادق پونہ ۱۰/۵/۱۹۹۳

جواب:۔ ایسی ملازمت سے اجتناب ہی بہتر ہے اس کو چھوڑ کر کوئی اور حلال ذریعہ معاش اختیار کیا جائے۔احل اللہ البیع وحرم الربوٰ الآیۃ واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

بنک کمیشن پر چندہ

سوال:۔ محترم مکرم مفتی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(۱) ایک آدمی تنگی معاش واسباب نہ ہونے کی وجہ سے فی الحال بنک کا چندہ کمیشن پر کرتا ہے۔

بنک میں روپئے رکھنا

سوال:۔(۲) نیز بنک میں روپئے جمع رکھنا کیسا ہے؟

مستفتی عبدالحی المظاہری پونہ ۱۹۹۴/۷/۱۷

جواب:۔(۱) کمیشن پر بنک کا چندہ کرنا ناجائز ہے۔عن جابرؓ قال لعن رسول اللہ ﷺ آکل الربوٰ وموکلہ وکاتبہ وشاھدیہ قال ھم سواء (مشکوٰۃ شریف ص ۲۴۴) یعنی رسول اللہ ﷺ نے سود کے لینے والے اور دینے والے اور لکھنے والے اور اسکی گواہی دینے والوں پر لعنت بھیجی ہے اور فرمایا کہ یہ سب گناہ میں برابر کے شریک ہیں اسلئے کوئی اور ذریعہ معاش تلاش کریں جو حلال ہو، اس وقت تک بدرجہ مجبوری اسے کرتے رہیں تو مضائقہ نہیں ہے۔

(۲) بنک میں روپیہ جمع نہ کرنا چاہئے لیکن اگر معتمد علیہ امین نہ مل سکے اور انتہائی مجبوری ہو تو بہ نیت حفاظت جمع کرنا جائز ہے مگر تحصیل سود کی غرض نہ ہو اور نہ ہی سودی رقم اپنے ذاتی مصرف میں استعمال کرے۔(فتاوی محمودیہ ص ۲۰۰ ج ۴) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

لائف انشورنس

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں

(۱) میں نے جیون بیمہ نکالا ہے اس کا کیا حکم ہے؟

شیئرز

سوال:۔ (۲) ماسٹر گروتھ کمپنی کے شیئرز کا کیا حکم ہے؟

فکس ڈپوزٹ کا سود

سوال:۔ (۳) فکس ڈپوزٹ پر ملنے والے سود کا کیا حکم ہے؟

مستفتی محمد یوسف مقبول جتر پونہ ۱۵/۱۱/۱۹۹۵

جواب:۔ (۱) زندگی کا بیمہ (جیون بیمہ) جائز نہیں ہے اس پر جوا اور سود دونوں کا گناہ ہوتا ہے اگر آپ نے لے لیا ہے تو جتنی رقم آپ نے لگائی ہے اتنی آپ اپنے لئے استعمال کر سکتے ہیں اور جو زائد رقم ملے وہ بلا نیت ثواب غرباء مساکین پر صدقہ کردیں (رحیمیہ ص ۱۳۶ ج ۶)۔

(۲) ماسٹر گروتھ کمپنی کی تفصیل معلوم ہونے پر جواب دیا جاسکتا ہے۔

(۳) فکس ڈپازٹ پر جو سود ملتا ہے وہ بلا نیت ثواب غرباء مساکین پر یا رفاہ عام کے کاموں میں خرچ کر سکتے ہیں اس سے بنک کا سود اور حکومت کے ٹیکس بھی ادا کر سکتے ہیں (رحیمیہ ص ۱۳۶ ج ۶) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

بنک انٹریس کے مصارف

سوال:۔ جناب محترم مفتی شاکر خان صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آئینہ مسجد کی ملکیت میں ایک دکان کو غیر مسلم نے کرایہ پر لیا اور اس سلسلہ میں اسی ہزار

پگڑی دیا متولیان نے یہ رقم مختلف مسلم ممبروں کے نام رسیدیں بنوا کر مسجد کے اکاونٹ میں جمع کرلی اور یہ اکاونٹ کو آج تک علیٰحدہ رکھا یہ رقم بنک میں جمع کردی گئی جس پر ہر سال سود ملتا ہے اور رقم ایک لاکھ کے قریب پہنچ چکی ہے اسکے علاوہ یہاں پر دیگر کرایہ دار رہتے ہیں لیکن جائیداد ایک ہونے کی وجہ سے کرایہ اسی فنڈ میں جمع کیا جاتا ہے اب متولیان چاہتے ہیں کہ یہ فنڈ بند کردیا جائے اور جملہ رقم جو علیٰحدہ طور پر جمع ہے آئینہ مسجد کے حساب میں جمع کردی جائے براہ کرم شریعت کے ذریعہ یہ متولیان کا فیصلہ درست ہے یا نہیں معلوم کریں۔

مستفتی سیّد قمرالدین پونہ ۱۷/۸/۱۹۹۳

جواب:۔ جبکہ دونوں جائدادیں مسجد ہی کی ہیں لیکن ضرورتاً اکاؤنٹ علیٰحدہ علیٰحدہ رکھا گیا تھا اور اب دوبارہ اکاؤنٹ یکجا کرنے کا ارادہ ہے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے لیکن موجودہ حاصل شدہ سود اور آئندہ حاصل ہونیوالا سود مسجد کے کسی بھی مصرف میں حتی کہ بیت الخلاء وغیرہ میں بھی استعمال نہیں ہوسکتا بلکہ بلا نیت ثواب غریبوں پر خیرات کردیا جائے۔ (فتاویٰ رحیمیہ ص ۱۹۲ ج ۲۔ احسن الفتاویٰ ۱۸ ج ۷)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

سودی رقم کے مصارف

سوال:۔ بنک انٹریسٹ (سود) کے جو زائد پیسہ ملتے ہیں اس کے مصارف کیا ہیں؟

مستفتی اشفاق یعقوب شیخ پونہ ۲/۱/۲۰۰۵

جواب:۔ وہ سودی رقم بلانیت ثواب غریبوں میں یا رفاہی کاموں میں خرچ کردیں۔

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

سود کی رقم اپنے لیئے استعمال کرنا

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام مذکورہ مسئلہ کے بارے میں ایک آدمی نے اپنی لڑکی کے نکاح کیلئے دس سال تک دس ہزار روپے جمع کیا اس کو بنک میں دو تین سال تک رکھا جب اسکی بیٹی کا نکاح کا وقت شروع ہوا تو وہ دس ہزار روپے جو تھے وہ ختم ہوگئے اور جو دس ہزار اس نے بنک میں رکھا تھا دو تین سال تک اسکا سود پانچ ہزار روپے آیا اسکو پیسوں کی ضرورت ہے تو کیا یہ شخص یہ سود اپنی ضرورت میں استعمال کرسکتا ہے یا نہیں اگر اسکو استعمال نہیں کرسکتا تو کسی غریب کو بغیر ثواب کی نیت سے دینے کا حکم ہے حالانکہ یہ خود غریب اور تکلیف میں ہے اسکا جواب حوالہ کے ساتھ تحریر فرمائیں براہ کرم۔

مستفتی مولوی طفیل احمد بنہٹی کرناٹک ۹ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ سود کی رقم خود اپنی ذات کیلئے استعمال کرنا جائز نہیں ہے صحیح صورت یہ ہے کہ مجبوری میں کسی سے قرض لیکر اپنی ضرورت پوری کرلے اور حلال کمائی سے ہی وہ قرض ادا کرنے کی نیت رکھے اللہ تعالیٰ کہیں سے دیدے تو فبہا ورنہ وہ سود کی رقم قرض میں دیدے۔ (فتاویٰ رحیمیہ ص ۱۱۰ ج ۶) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

مجبوری میں لون لینا

سوال:۔ محترم ومکرم قابلِ احترام حضرت مفتی محمد شاکر خان دامت برکاتہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرض خدمت یہ ہے کہ میں آپ سے ایک مسئلہ معلوم کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ایک آدمی کا میں پچاس ہزار روپے کا قرضدار ہوں اور میں نے بنک سے ایک لاکھ روپے لون نکالے ہیں اس ایک لاکھ میں سے پچاس ہزار روپے میں نے قرضدار کو ادا کئے اور میرے پاس باقی جو پچاس ہزار روپے بچے ہیں کیا میں اس رقم کو اپنے کاروبار میں استعمال کرسکتا ہوں یا نہیں قرضدار کو رقم ادا کرنے کی استعداد نہ ہونے کی وجہ سے میں نے بنک سے لون نکالا ہے۔

مستفتی شیخ سمیر محمد شریف پونہ ۱/۱/۲۰۰۵

جواب:۔ جائز ہے۔ یجوز للمحتاج الاستقراض بالربح الخ (الاشباہ ص ۱۱۵ ج ۱)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

مجبوری میں رشوت دینا

سوال:۔ ایک کونٹریکٹر گورنمنٹ جاب لینے کے لیئے مجبوری میں رشوت دیتا ہے اس کی کمائی جائز ہے یا نہیں مستفتی زماں بھائی پونہ ۲۹ رمضان ۱۴۲۴ھ

جواب:۔ جائز ہے۔ لاباس بالرشوۃ اذاخاف علی دینہ الخ عبارۃ المجتبی لمن یخاف وفیہ ایضا دفع المال للسلطان الجائر لدفع الظلم عن نفسہ وماله ولاستخراج

حق له لیس برشوة یعنی فی حق الدافع الخ ۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

رشوت دینا

سوال:۔ ہفتہ دینا پولس کو جائز ہے؟ اسکے بغیر دہندہ کرنا مشکل ہے۔

مستفتی شبیر شیخ پونہ ۷ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ پولس کو رشوت دینا مجبوری میں جائز ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

سود کی رقم رشتہ داروں کو دے سکتے ہیں

سوال:۔ بنک سے جو زائد رقم ملتی ہے جو سود ہے کیا اس رقم کو اپنے قریبی غریب رشتہ دار کو بغیر نیتِ ثواب کے دے سکتا ہے یا نہیں جیسے ماموں چچا بھائی وغیرہ کو۔

مستفتی مولوی بشیر کونوری کرناٹک ۱۸ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ اپنے عزیز و اقارب کو دینا جائز ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ ان کے بجائے کسی اجنبی کو جو غریب ہو بغیر نیتِ ثواب کے دیدیا جائے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

کیا سود کی رقم سے سود ادا کر سکتے ہیں؟

سوال:۔ بینک میں جمع شدہ ۵۰ ہزار کی رقم پر جو زائد رقم ملتی ہے اس سے بینک کا قرض ادا کر سکتا ہے یا نہیں کیونکہ ادا نہ کرنے کی صورت میں بینک والے اس پر قرض کو

بڑھاتے جائیں گے؟

مستفتی مولوی بشیر کونوری کرناٹک ۱۸ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ سود کی رقم سے سود ادا کرسکتا ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

بنک کے سافٹ ویئر بنانا

سوال:۔ میں سافٹ ویئر انجینیئر ہوں اور کمپنی کے لئے کام کرتا ہوں تو وہ سافٹ ویئر بہت سارے لوگوں کے لئے بنتے ہیں اور کچھ بنک اور شیرز مارکیٹ کے لیئے بنتے ہیں تو میرا معاملہ کمپنی تک محدود ہے میں کمپنی کو بنا کر دیتا ہوں اور وہ مجھ کو تنخواں دیتی ہے تو یہ پیسہ میرے لیئے حلال ہے یا حرام؟

اور کبھی کبھی کمپنی بنک یا شیرز مارکیٹ کے لیئے سافٹ ویئر بنانے کو کہتی ہے یا آئندہ ممکن ہے کہ مجھ کو بنک اور شیرز مارکیٹ کے لیئے سافٹ ویئر بنانے کو کہے تو اس کی کمائی حلال ہے یا حرام؟

مستفتی محمد مظہر شیخ گنیش پیٹھ پونہ ۲۵ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ آپ جو کام کر رہے ہیں اس میں کوئی گناہ نہیں بلکہ بعد میں اس کے بعض اجزا کو بعض مرتبہ بنک میں استعمال کیا جاسکتا ہے اور آپ کا بنک سے براہ راست کوئی تعلق نہیں بلکہ جس کمپنی کے لیئے آپ کام کر رہے ہیں معاملہ اس کا ہے اگر کبھی کبھار بنک کا سوفٹ ویئر بنانا پڑ جائے تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا لیکن مستقل بنک کا

سوفٹ ویئر نہ بنایا کریں کہ یہ کمائی قطعاً حرام تو نہ ہوگی لیکن قباحت سے خالی بھی نہیں ڈینچر شیرز کے علاوہ شیرز کالین دین اور سوفٹ ویئر بنانا جائز ہے۔ وجازبیع عصیر عنب ممن یعلم انه یتخذ ه خمرالان المعصیة لاتقوم بعینه بل بعد تغییره و قیل یتکره لاعانته علی المعصیة الخ ان المراد بما لا تقوم المعصیة بعینه ما یحدث له بعد البیع وصف آخریکون فیه قیام المعصیةوان ماتقوم المعصیة بعینه ماتوجد فیه علی وصفه الموجودحالة البیع کالامردوالسلاح الخ(شامی ص۲۷۷ ج۵ان ما قامت المعصیة بعینه یکره بیعه تحریما والا فتنزیها الخ (شامی ص۲۷۷ ج۵)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

گاڑی کے انشورنس کا حکم

سوال:۔ گاڑی کا ایکسیڈنٹ ہوا تو انشورنس ملتا ہے وہ لینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:۔ بیمہ کمپنی میں جتنی رقم جمع کرائی ہے اتنی ہی اپنے استعمال میں لائے اور جو زائد رقم وہ دیتے ہیں وہ لیکر غرباء اور محتاجوں میں بلانیت ثواب تقسیم کردے۔ فیرده علی اربابها ان علموا والا تصدق به علی الفقراء الخ (بزازیه ص۳۵۵ ج۶) اپنے کام میں ہرگز نہ لے ہاں اگر خدانخواستہ خود ہی محتاج ہوجائے تو علماء کرام سے فتوی حاصل کر کے بقدر ضرورت اپنے استعمال میں لینے کی گنجائش ہے اور یہ نیت رکھی جائے کہ معاشی حالت درست ہوجانے پر یہ رقم غرباء کو دیدی جائے گی۔ (فتاوی رحیمیہ ص۱۳۳ ج۶) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

میڈیکل انشورنس کا حکم

سوال :۔ میڈیکل انشورنس (جو لائف انشورنش نہیں ہے) کا سالانہ ہفتہ ہوتا ہے ۲ یا ۳ ہزار کا جس کو انشورنس کمپنی میں دینا پڑتا ہے اس سال کے دوران اگر بیمار ہو گئے تو چاہے اس کا خرچ ایک لاکھ آیا ہو وہ کمپنی دیتی ہے صرف ہم کمپنی کو ایک سال اس کا ہفتہ دیں جتنا وہ کہتی ہے تو اس طرح کرنا صحیح ہے یا نہیں؟

مستفتی عبدالخالق عطار پونہ ۲۳ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب :۔ انشورنس کا معاملہ ربوٰی اور قمار پر مبنی ہونے کی وجہ سے ناجائز ہے اور جہاں اجارت دی گئی ہے انتہائی مجبوری کو عذر مانا گیا ہے (جدید فقہی مسائل ص ۱۲۳ ج ۴) لہذا میڈیکل انشورنس میں وہ مجبوری نہ پائی جانے کی وجہ سے میڈیکل انشورنس ناجائز رہے گا۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿ اجارہ کا بیان ﴾

تلاوتِ قرآن پر اجرت

سوال :۔ کیا قرآن مجید پڑھنے کی اجرت لینا جائز ہے؟ جیسے کسی کی دکان وغیرہ پر جا کر پڑھنا اور اگر کوئی ہدیہ کہہ کر دے تو کیا جائز ہے؟

مستفتی حافظ محمد طاہر پونہ ۲۴/۸/۱۹۹۴

جواب :۔ گھر گھر جا کر یا دکان دکان جا کر قرآن شریف کی تلاوت کرنا اور اس پڑھائی کے بدلہ میں پیسے لینا ناجائز اور حرام ہے اگرچہ وہ اجرت کے بجائے ہدیہ کہہ کر

دیں کہ المعروف کالمشروط فقہ کا کلیہ ہے فتاویٰ شامی میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا اقرؤوا القران ولا تاکلوا به (الحدیث) یعنی قرآن پڑھو اور اس کے ذریعہ نہ کھاؤ، یا اس کے بدلہ نہ کھاؤ (شامی ص ۳۸ ج ۵)۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

مدرسہ کی طرف سے بونس، عیدی یا انعام دینا جائز ہے؟

سوال:۔ عرض ہیکہ مدارس عربیہ میں اساتذہ چندہ وصولی کا کام کرتے ہیں جس پر انہیں دوگنی تنخواہ دی جاتی ہے (ایک زائد کام کی اور ایک تعطیل کی) اب اہل مدرسہ چندہ وصولی میں اضافہ کے لئے انہیں مزید انعام دینا چاہتے ہیں کیا انعام دیا جاسکتا ہے؟ اگر دیا جاسکتا ہے تو کس مد میں سے؟ یا ذمہ دار مدرسہ اساتذہ کے لئے عیدی کے عنوان سے کچھ دے سکتے ہیں؟ یاد رہے کہ مدرسہ کی اب تک کوئی مد انعام یا عیدی کی نہیں تھی، کیا یہ جائز ہے؟

مستفتی مولوی محمد موسیٰ احمد نگر ۸ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ نہ چندہ کی مقدار طے ہو نہ انعام کی رقم بلکہ کام کرنے والا اپنا کام سمجھ کر کرے اور مدرسہ کے ذمہ دار اچھی کارکردگی پر انعام دیدیں یہ بندے کے نزدیک جائز بھی ہے اور مفید بھی اور مدرسہ کی اسی مد میں سے دینا جائز ہے جس میں سے اساتذہ کو تنخواہ دی جاتی ہے کہ یہ بھی مصالح مدرسہ ہی کا کام ہے۔ (آپ کے مسائل ص ۱۹۱ ج ۴)

واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

موبائل ریپیرنگ کی اجرت

سوال:۔ میرا کاروبار موبائل کا ہے کسٹمر سے کیسے بات کریں کہ خرچ اتنا ہوگا اس لیے کہ مکمل کام ہونے تک سمجھ میں نہیں آتا کہ کتنا خرچ آئیگا؟

مستفتی عبدالرشید پونہ ۱۹ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ سیدھے مکمل بات کرے کہ بھائی کم از کم اتنا خرچ ہوگا اور زیادہ سے زیادہ اتنا ہوگا کیا کروں بناؤں یا نہیں؟ اور پھر جو طئے ہو جائے وہ لینے میں کوئی حرج نہیں بس اتنا نہ لوٹیں جسے جیب کاٹنا یا غبن فاحش کہتے ہیں البتہ شریعت میں نفع لینے کی کوئی حد نہیں ہے ہاں بازار میں چلنے والی مزدوری کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

دلالی کی اجرت

سوال:۔ مجھے ایک شخص کہتا ہے کہ میرا موبائیل ۱۵۰۰ میں بیچ دو اگر میں دوسرے کو کہوں کہ ۱۷۰۰ میں ملیگا تو اب کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

مستفتی عبدالرشید پونہ ۱۰ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ آپ پہلے والے آدمی سے طے کرلیں کہ آپ کو اتنے روپے مثلاً ۱۵۰۰ روپے ملے نگے وہ راضی ہو جائے تو آپ اس مبیع پر قبضہ کرلیں پھر آپ اس کو ۱۷۰۰ میں بیچ دیں تو یہ تجارت ہوگی اور جائز ہو جائے گی اور اگر آپ دلالی کر رہے ہیں تو صرف کمیشن جائز ہوگا زائد نہیں۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

اجارہ

سوال:۔ محمد زید ایک کال سینٹر میں کام کرتا ہے کال سینٹر الگ الگ کمپنیوں کے کاموں کا کونٹریکٹ لیتی ہے جیسا کے بنک انشورنس کمپنی موٹر کار کمپنی ایر لانس وغیرہ تو یہ کال کمپنی نے زید کو بنک کے کام پر لگایا ہے تو زید کو جو تنخواہ کال کمپنی سے ملتی ہے وہ زید کے لئے جائز ہے؟ مستفتی محمد اکرام پونہ ۸/۱/۲۰۰۵

جواب:۔ کال سینٹر جس میں کئی طرح کے کام ہوتے ہیں اس میں کام کرنا جائز ہے دیگر جائز کاموں کے ساتھ کبھی بنک کا کام دیدیں تو یہ بھی للاکثر حکم الکل کے تحت جائز ہو جائے گا لیکن موجودہ صورت میں جبکہ آپ کو صرف بنک ہی کے کام میں لگا دیا گیا ہے اور ہمیشہ یہی ڈیوٹی رہے گی تو یہ ناجائز ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

اجیر مشترک پر ضمان اس کے لیئے ماقبی کا حکم

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علماء کرام مسئلہ ذیل کے بارے میں؟ محمود..... محمد عابد سے یہ کہکر اور اس شرط پر ہیرے کا کاروبار کر رہا ہے کہ بھائی عابد آپ مجھ سے سو گرام ہیرے بغیر صاف کیئے ہوئے لیں آپ کو اس کی صفائی کرنے کے لیئے سو روپیہ دیں گے لیکن یہ بھی شرط ہے کہ آپ مجھے پورے پچاس گرام دیں اب اگر مقررہ پچاس گرام کے بجائے ساٹھ گرام نکل آئیں تو زائد دس گرام میں اپنے پاس رکھ سکتا ہوں؟ دوسری صورت یہ کہ اگر چالیس گرام ہی ہیرے نکلیں گے تو مجھے دس گرام ذاتی خرید کر

اس کمی کو پورا کرنا ہوگا اگر اس کمی کو محمد عابد نہیں پوری کرتے ہیں تو کاروبار بند ہو جائے گا براہ کرم قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دیں؟

مستفتی محمد عابد جوگیشوری بمبئی ۱۹/۱۱/۱۹۹۵

جواب:۔ پہلی صورت میں پچاس گرام سے زائد جو ہیرے بچ جائیں اور محمود تم سے اسکا مطالبہ نہ کرے تو تم اس کو استعمال کر سکتے ہو اور دوسری صورت میں پچاس گرام سے کم ہونے پر محمود کا تم سے مطالبہ بھی صحیح ہے۔ وفی الیتیمة سئل ابو الفضل الکرمانی عن الدقیق الذی یستعمله الحائکون والنشاء یستعمله القصارون هل یعذرون فی ذالك؟ فقال لا باس به (فتاویٰ عالمگیری ص ۳۸۰ ج۵) وحکم الاجیر المشترك ان ما هلك فی یده من غیر صنعه فلا ضمان علیه فی قول ابی حنیفةؒ ـــــ سواء هلك بامر یمکن التحرز عنه کالسرقة والغصب او بامر لا یمکن التحرز عنه کالحرق الغالب والغارة الغالبة والمکابرة وقال ابو یوسفؒ ومحمدؒ ان هلك بامر یمکن التحرز عنه فهو ضامن وان هلك بامر لا یمکن التحرز عنه فلا ضمان کذافی المحیط ـــــ وبقولهما یفتیٰ الیوم لتغیر احوال الناس وبه یحصل صیانة اموالهم کذا فی التبیین، ثم عندهما انما یضمن اذا کان المتاع المستاجر علیه محدثا فیه عمل الخ (عالمگیری ص ۵۰۰ ج۴)

قلت: مسئلہ زیر بحث میں ہیرا بھی "محدث فیہ عمل" ہے لہذا اس کا ضمان لازم ہوگا۔

واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

مزدوری کے علاوہ چیز کی ڈبل قیمت لینا

سوال:۔ میں فریج اور واشنگ مشین درست کرتا ہوں اور ان میں جو پرزہ خراب ہو ہم اسکو مارکیٹ میں سے خرید کر لگاتے ہیں اور سامنے والے شخص سے اس کی دوگنی قیمت وصول کرتے ہیں اور محنت کی مزدوری بھی الگ سے لیتے ہیں تو اس طرح کا لینا صحیح ہے یا غلط ہے؟ مستفتی محمد عارف بیگ پونہ ۸ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ اگر آپ مزدوری لیتے ہیں تو اس چیز کی دوگنی قیمت لینا جائز نہیں، صرف اس کی مارکیٹ قیمت اور لانے کا کرایہ وصول کر سکتے ہیں اور اگر دوگنی قیمت لینا ہے تو مزدوری نہ لیں بلکہ کانٹریکٹ لے لیں کہ آپ کو یہ مشین اتنے روپیہ میں ریپیر کر کے ملے گی اس میں چاہے جتنی رقم طئے کر لیں جائز ہے بشرط کہ غبن فاحش نہ ہو۔ (آپ کے مسائل ص ۳۶ ج ۶) نهى رسول الله ﷺ عن بيع الحصاة وعن بيع الغرر (مسلم شریف ص ۲ ج ۲) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

تعمیر مندر کی اجرت جائز ہے۔

سوال:۔ کیا کہتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں مندر کی تعمیر پر اجرت کا لینا کیسا ہے اور اس کا کیا حکم ہے برائے کرم اسکی طرف میری رہبری کریں؟

مستفتی مولوی عارف اپڑا اندرا نگر پونہ ۲۳ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ جائز ہے لیکن بہتر نہیں ہے۔ وجاز تعمير كنيسة قال فى الخانية ولو آجر نفسه ليعمل فى الكنيسة ويعمرها لا بأس به لانه لا معصية فى عين العمل الخ

(شامی ص ۲۷۷ ج ۵) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

اجرت تعلیم اور اجرت غسالہ

سوال:۔ ضروری مسئلہ یہ ہیکہ میں قرآن پاک پڑھانے کی فیس نہیں لیتی لیکن چند بچوں کے ماں باپ کہتے ہیں تم غریب ہو قرآن کے پیسے تو نہیں بلکہ قاعدہ کے پیسے ہدیہ کہ طور پر لے لیا کرو وہ پیسے لینا جائز ہے یا نہیں بتایئے؟

اس کے علاوہ میت نہلانے کے ہدیہ کے طور پر ۵۰ یا ۷۰ روپیئے گھر آ کر دیتے ہیں وہ لے سکتے ہے یا نہیں اس کا جواب لکھ کر دیں گے تو ٹھیک رہے گا؟

مستفتیہ امۃ اللہ جعفر پونہ ۵/۷/۱۹۹۴

جواب:۔ آپ کے لیئے یہ روپیہ لینا جائز ہے۔ و یفتیٰ الیوم بصحتها (ای الاجاره) لتعلیم القران والفقه (شامی ص ۴۸ ج ۵) اور جبکہ آپ نے اجرت کے طور پر کوئی رقم طئے نہیں کی ہے اور وہ لوگ بلا طلب بخوشی دینا چاہتے ہیں تو لینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اور یہ از قبیل ہبہ ہے۔ الهبة تملیك العین بلا شرط العوض فی الحال ۔۔۔۔ و قد عرفت انه لا یشترط ان یکون الایجاب والقبول لفظا الخ (الفقه علیٰ المذاهب الاربعه ص ۲۸۹ ج ۳) مذکورہ صورت میں جبکہ لوگ خود آ کر بلا طلب دیتے ہیں تو میت نہلانے کا ہدیہ بھی بلا کراہت جائز ہے اور یہ از قبیل اجرت نہیں بلکہ از قبیل ہبہ تعاطی ہے۔ و تنعقد الهبة بالتعاطی فاذا کان معروفا بین اثنین ان احدهما قد وهب دابته للآخر فاعطاها المالك فاخذها بدون ان یتلفظ بالایجاب والقبول فانه یصح الخ

(الفقه علی المذاهب الاربعه ص ۲۹۳ ج ۳)　　واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿ ذبائح کا بیان ﴾

مسلم کا ذبیحہ ہندو کے ہاتھ سے خریدنا

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ شہر احمد نگر میں مرغیوں کے تعلق سے ایک غیر مسلم نے ایک کمپنی کا اجراء کیا ہے جس کا نام ''ایگری ٹیک،، ہے اس کمپنی کا کام یہ ہے کہ مرغیاں شرعی طریقہ پر حلال کرائے اور فروخت کرے اور اس کمپنی نے ذبح کرنے کیلئے مسلم افراد کو متعین کیا ہے اور یہ مرغیاں ان مسلمانوں ہی کے ذریعہ ذبح کی جاتی ہیں اور پھر یہ گوشت بیچا جاتا ہے نیز یہ تمام گوشت کمپنی کے لوگ ہی دکانوں اور ہوٹلوں کو بذاتِ خود سپلائی کرتے ہیں لیکن حمل ونقل کیلئے جو افراد ہیں وہ سب غیر مسلم ہیں نیز جو مسلم افراد کام کرتے ہیں ان سے گفتگو کی گئی تو انہوں نے اس بات کی شہادت دی کہ یہ ذبح کرنے کا کام ہم ہی کرتے ہیں اور ہم یہاں صرف ذبح کیلئے متعین ہیں اور ایک مسلم صاحب نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ذبیحہ کا کام مسلم ہی کرتے ہیں نیز مالک کمپنی اطمینان بھی دلا رہے ہیں کہ یہ سب گوشت مسلمانوں ہی کے ہاتھوں سے ذبح کرنے کے بعد فروخت کیا جاتا ہے اس لئے یہ گوشت اکثر مسلم دکانوں میں ہی دیا جاتا ہے اور مختلف شہروں کو بھی دیا جاتا ہے کیا اس گوشت کی بیع وشرا جائز ہے؟ قرآن اور حدیث کی روشنی میں جواب دیں۔

مستفتی منظور فاروقی پونہ ۶/۹/۱۹۹۱

جواب:۔ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نے قرآن وحدیث اور فقہی تصریحات کی روشنی میں ''اسلامی ذبیحہ'' کیلئے تین شرائط بیان فرمائی ہیں۔

(۱) ذابح کا مسلمان یا کتابی ہونا (۲) بوقت ذبح اللہ کا نام لینا (۳) شرعی طریق پر حلقوم اور سانس کی نالی اور خون کی رگیں کاٹ دینا (جواہر الفقہ ص ۳۷۵ ج ۲) وذبیحة المسلم والکتابی حلال الخ (ھدایہ ص ۴۱۸ ج ۲) ان میں سے کوئی بھی رہ جائے تو وہ اسلامی ذبیحہ نہیں ہے اور یہ تینوں شرطیں پائی جائیں تو یہ اسلامی ذبیحہ ہے پہلی شرط میں ذابح کا مسلمان ہونا تو شرط ہے لیکن بائع یا حامل وناقل کا مسلمان کا ہونا ضروری نہیں ہے اور مفتی اعظم حضرت مولانا کفایت اللہ صاحب '' تحریر فرماتے ہیں..... ذابح صرف مسلمان مقرر ہو تو ایسے گمان غالب کی صورت میں غیر مسلم بیچنے والے سے گوشت خرید لینا جائز ہے۔ (کفایت المفتی ص ۲۶۱ ج ۸)

چنانچہ سوال مذکور میں جبکہ کمپنی کے غیر مسلم مالک نے شرعی طریقہ پر مرغیاں ذبح کرنے کا خاص انتظام واہتمام کیا ہے اور اس کام کیلئے مسلم افراد متعین ہیں اور صرف وہی مسلم افراد ذبح کا کام انجام دیتے ہیں اور ان کے اقرار کے ساتھ ساتھ چشم دید گواہی بھی قائم ہو چکی ہے تو مسلمان اس کمپنی کے گوشت کو بلا کراہت خرید سکتے ہیں اور اس کا کھانا بھی جائز ہے۔

واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

غیر مسلم کا ذبیحہ

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ

(۱) وہ حلال جانور جس کو غیر مسلم نے ذبح کیا ہو حلال ہے یا حرام؟

کرنٹ سے مدہوش کیا ہوا ذبیحہ

سوال:۔ (۲) وہ جانور جسے الیکٹرک سے بے ہوش کر دیا جاتا ہو اور بعد میں بے ہوشی کی حالت میں ذبح کیا جاتا ہو اور ذبح کرنے والا غیر مسلم ہی ہو تو یہ ذبیحہ حلال ہے یا حرام؟ اور اگر مسلم بے ہوش کئے ہوئے کو ذبح کرے تو کیا یہ حلال ہوگا؟

بے ہوش کرنے کے بعد زندہ ہے یا مردہ معلوم نہ ہو تو جانور کا کیا حکم؟

سوال:۔ (۳) شوک (کرنٹ) دینے کے بعد کبھی وہ جانور ہوش میں آیا ہی نہیں اور بے ہوش کرنے کے بعد وہ زندہ ہے یا مردہ اس کی کوئی گیارنٹی نہیں تو اس جانور کا کیا حکم ہے؟ مستفتی محمد ابراہیم کوتوال احمد نگر ۱۰/۵/۱۹۹۳

جواب:۔ (۱) غیر مسلم کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور حرام ہے فتاوی عالمگیری میں ہے

"ومنها ان يكون مسلما او كتابيا فلا تو كل ذبيحة اهل الشرك" (عالمگیری ص ۲۸۵ ج ۵)

(۲) الیکٹریک سے بے ہوش کیا ہوا جانور اگر غیر مسلم نے ذبح کیا ہو تو وہ بھی حرام ہے (حوالۂ بالا)

(۳) الیکٹرک کے ذریعہ بے ہوش کیا ہوا جانور جس کے بارے میں یہ تجربہ ہے کہ وہ کبھی ہوش میں نہیں آیا اور اس کے زندہ ہونے کی کوئی گارنٹی بھی نہیں اور الیکٹرک بھی

ایک سبب موت ہے اور مرغی ایک کمزور جانور ہے لہذا ظاہری اعتبار سے اسے مردہ ہی قرار دیا جائے گا اور مسلم کے ذبح کرنے کے باوجود وہ ذبیحہ حرام ہی، ہے گا۔ وان لم یعلم حیاته عند الذبح لا یو کل (فتاوی خانیه ص ۳٦۷ ج ۳) الا یہ کہ وقت ذبح جانور کا زندہ ہونا ثابت ہو جائے اور ذابح مسلم ہو۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿ اضحیہ کا بیان ﴾

کتے نے بکری کو کاٹا اس کی قربانی

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک بکری کو ایک کتے نے کاٹا تو اس کی قربانی جائز ہے یا نہیں؟

مستفتی مولوی محمد فاروق کنڈلواڑی سانگلی ۱۴/۲/۲۰۰۴

جواب:۔ کتے نے اگر معمولی طور پر کاٹا ہے یا زیادہ کاٹا تھا اور اس کا علاج کر کے اس کا زہر ختم کر دیا ہے اور کسی قسم کے نقصان کا کوئی خطرہ اور اندیشہ نہیں ہے تو اس جانور کی قربانی جائز ہے اور اگر زہر ایسا سرایت کر گیا کہ بالکل استعمال کے قابل ہی نہ رہا تو قربانی جائز نہ ہوگی۔ ومن المشائخ من یذکر لهذا الفصل اصلاً..... کل عیب یزیل المنفعة علی الکمال او الجمال علی الکمال یمنع الاضحیة وما لا یکون بهذه الصفة فلا الخ (عالمگیری ص ۲۹۹ ج ٤ ۔۔بدائع ص ۳۱٤ ج ٤) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

باپ اور بیٹوں میں سے کس پر قربانی واجب ہے؟

سوال:۔ ایک باپ کو چار لڑکے ہیں اور کھانا پینا رہنا سہنا اور کاروبار سب کا ساتھ ہے بعض لڑکوں کے پاس نصاب قربانی کی مالیت ہے قربانی کس پر واجب ہے اس صورت میں باپ کی قربانی سے بیٹے کی قربانی کا وجوب ساقط ہوتا ہے یا نہیں؟

مستفتی عبدالحی المظاہری پونہ ۱۹۹۴/۷/۱۷

جواب:۔ باپ بیٹوں کا کاروبار مشترک ہے اس لئے تمام آمدنی کا مالک باپ ہے اور بیٹے معاون ہیں آمدنی اور اموال میں سے بیٹے کسی بھی چیز کے مالک نہیں ہوں گے لہذا صرف باپ پر زکوۃ اور قربانی واجب ہوگی البتہ کسی بیٹے کے پاس اپنا مستقل مال بقدر نصاب کسی طرح ہوگیا ہے جو اس کاروبار کے علاوہ ہے تو اس پر بھی قربانی اور زکوۃ واجب ہوگی۔ ذکر شیخ الاسلام جلال الدین فی اب وابن اکتسبا ولم یکن لهما مال فاجتمع لهما من الکسب اموال، الکل للاب لان الابن اذا کان فی عیاله فهو معین له الخ (تنقیح الفتاوی ص ۹٤ ج ۱) فی کتاب الشرکة ماخوذ از ضمیمہ فتاوی دارالعلوم دیوبند ص ۱۳ ج ۶)۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

خنثیٰ جانور کی قربانی کا حکم

سوال:۔ خنثیٰ بکری کی قربانی جائز ہے یا نہیں؟

خنثیٰ جانور کا گوشت کھانا

سوال:۔ (۲) خنثیٰ جانور کا گوشت کھانا یا فروخت کرنا کیسا ہے؟

حلال جانوروں میں کونسی چیزیں حرام ہیں

سوال:۔(۳) حلال جانوروں میں کونسی چیزیں کھانا درست نہیں ہے؟

مستفتی عارف قریشی پونہ ۶/۱/۲۰۰۵

جواب:۔(۱) اسکی قربانی ناجائز ہے۔ ولا بالخنثی لان لحمها لا ینضج الخ (شامی ص۲۲۸ ج۵)

(۲) اور اسکو کھانا اور اسکا گوشت فروخت کرنا جائز ہے

(۳) حلال جانوروں کی سات چیزیں کھانا منع ہے (۱) ذکر (۲) فرج مادہ (۳) مثانہ (۴) غدود (۵) خصیہ (۶) پتہ (۷) بہنے والا خون۔ واما بیان ما یحرم اکلہ من اجزاء الحیوان سبعة الدم المسفوح والذکر والانثیان والقبل والغدّة والمثانة والمرارة کذا فی البدائع (عالمگیری ص۲۹۰ ج۵) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

ریس کورس میں ملازمت کرنے والے کی قربانی

سوال:۔ایک آدمی ہے جو ریس کورس (Res corse) میں بکی کے پاس کام کرتا ہے اس کی آمدنی بھی یہی ہے اور وہ قربانی کرنا چاہتا ہے کیا ان پیسوں سے قربانی کرسکتا ہے یا نہیں؟ مستفتی اشفاق یعقوب شیخ پونہ ۲/۱/۲۰۰۵

جواب:۔ریس کورس میں بکی کا کام کرنا یا اس کا تعاون کرنا ناجائز ہے اور اس مال سے قربانی بھی ناجائز ہے۔ لاخلاف بین اهل العلم فی تحریم القمار الخ (احکام

القرآن ص۳۸۸۔جدید فقہی مسائل ص۲۶۱ج۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

ایام قربانی میں مالک نصاب پر قربانی

سوال:۔ہم پر زکوۃ فرض تھی ہم نے زکوۃ نکال دی اگر وہ مال قربانی کے دنوں میں ہمارے پاس رہا تو ہم پر قربانی واجب ہوگی یا نہیں؟

مستفتی محمد فیاض شیخ پونہ ۲۹ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔قربانی واجب ہوگی۔و یتعلق بهذا النصاب (نصاب صدقة الفطر) وجوب الاضحية الخ (عالمگیری ص۱۹۱ ج۱)اما شرائط الوجوب منها اليسار وهو ما يتعلق به وجوب صدقة الفطر دون ما يتعلق به وجوب الزكوة الخ (عالمگیری ص۲۹۲ ج۵)واللہ علم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

قربانی میں عقیقہ کا حصہ

سوال:۔قربانی کے جانور میں سات حصے ہوتے ہیں تو ۵ حصے قربانی کے اور دو حصے عقیقہ کے ہوسکتے ہیں یا نہیں؟

مستفتی مولانا ابرار صاحب پونہ ۱۱/۱/۲۰۰۵

جواب:۔قربانی کے جانور میں عقیقہ کا حصہ لینا جائز ہے۔(فتاوی رحیمیہ ص۸۱ ج۲)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

غریب قربانی کرسکتا ہے

سوال:۔ ہم پر قربانی واجب نہیں ہے پھر بھی کر سکتے ہیں یا نہیں؟

مستفتی محمد فیاض شیخ پونہ ۲۹ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ کر سکتے ہیں۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

مقروض پر قربانی

سوال:۔ میرے اوپر قرض ہے تو میرے اوپر قربانی واجب ہے؟

مستفتی عبدالرشید بھائی پونہ ۳/۱/۱۹۹۹

جواب:۔ اگر قرض ادا کرنے کے بعد آپ کی ملکیت میں ساڑھے باون تولہ چاندی کی مالیت حاجات اصلیہ سے زائد موجود ہو تو واجب ہے ورنہ نہیں (آپ کے مسائل ص ۱۷۸ ج ۴) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

قربانی کروں یا جماعت میں جاؤں

سوال:۔ محترمی ومکرمی مفتی صاحب.....السلام علیکم

ہمارے گھر میں کل پانچ بھائی ہیں اور سب کا روزانہ گھر خرچ طئے ہے میرے لئے گھر کا خرچ روزانہ دینے کے علاوہ میرے خود الگ سے پانچ ہزار روپئے ہیں لیکن یہ روپئے ۲۶ تاریخ کو ۴ مہینے اللہ کے راستہ میں جانے کیلئے استعمال ہونے والے ہیں اور عید الاضحیٰ ۲۲ تاریخ کو ہے اور عید کے بعد اللہ کے راستہ میں جانا طئے ہے تو کیا مجھ پر قربانی واجب ہے؟

مستفتی عمر شیخ پونہ ۱۵/۵/۱۹۹۴

جواب:۔ مذکورہ صورت میں آپ پر قربانی واجب ہے پہلے قربانی کریں اور پھر اپنے وقت پر جماعت میں جائیں۔ واما شرائط الوجوب منها البسار الخ واما کیفیة الوجوب منها انها تجب فی وقتها وجوبا موسعا فی جملة الوقت الخ (عالمگیری ص ۲۹۲ ج ۵) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿ عقیقہ کا بیان ﴾

عقیقہ کا گوشت دعوت میں کھلانا

سوال:۔ میری بہن کا انگلینڈ سے خط آیا اس نے اپنے پوتے کا عقیقہ کروایا ہے اور کوئی رشتہ دار اور غریب کو گوشت تقسیم نہ کر سکے وہاں رشتہ دار اور غریب نہ ہونے کی وجہ سے اور کسی ادارے میں بھی گوشت نہیں لیتے وہاں اس نے دوسرے لوگوں کی دعوت دوست احباب میں کرائی اب ہمیں پوچھنا یہ ہے کہ اور کچھ روپے خیرات کر دیں؟ اگر ہاں تو کس کو دیں؟

مستفتی ایف ایم شیخ پونہ ۱۹/۱۱/۱۹۹۵

جواب:۔ عقیقہ کے گوشت کے تین حصہ کرنا مستحب ہے کسی مجبوری کی وجہ سے اگر فقراء کو ایک حصہ نہ دے سکے تو عقیقہ کے صحیح ہونے پر اس کا کوئی اثر نہ ہوگا عقیقہ صحیح ہو گیا ہے اور اس کے کفارے میں روپے وغیرہ دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ العقیقة عن الغلام ------ضیافة الناس (عالمگیری ص ۳۶۲ ج ۵۔۔ کفایت المفتی ص ۲۴۴ ج ۸) وقال ابو حنیفةؒ هی مباحة وقیل انها مستحبة (ترمذی ص ۲۷۷ ج ۱ حاشیہ ۶) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

عقیقہ بعد وفات

سوال:۔ایک آدمی کا عقیقہ نہیں کیا گیا اور وہ مر گیا تو اسکے مرنے کے بعد عقیقہ کر سکتے ہیں یا نہیں اگر کر سکتے ہیں تو کون کرے؟

مستفتی محمد راشد باغبان پونہ ۸ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔بڑی عمر میں عقیقہ کرنا ضروری نہیں ہے اسلئے آدمی کی وفات کے بعد عقیقہ کرنا ضروری نہیں ہے۔العقیقة هي الذبيحة عن المولود يوم سابعه اتفاقاً..... وقال ابو حنيفةؒ هي مباحة وقيل انها مستحبة (ترمذی شریف ص ۲۷۷ ج ۱ حاشیہ ۶۔۔ آپکے مسائل ص ۲۲۴ ج ۴۔۔رحیمیہ ص ۲۹۴ ج ۲) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿ امانت کا بیان ﴾

امانت کی ضمانت والی رقم کس پر ہوگی؟

سوال:۔محترم ومکرم جناب مفتی صاحب مدظلہ العالی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مسئلہ جواب طلب عالیہ میں عرض ہیکہ زید کو چندہ وکرایہ برتن وغیرہ پر اجرتاً رکھا گیا کافی دن خدمت انجام دینے کے بعد ایک مرتبہ زید نے کہا کہ میری الماری میں سے چندہ کی اتنی رقم چوری ہوگئی زید کو جس پر شک ہے وہ اسی روز سے غائب ہے شاہد کوئی نہیں نہ کوئی ثبوت ہے

(۱) زید کے قول پر اعتماد کرنے کیلئے کیا کیا جائے؟

(۲) زید کے پاس جو رقم چندہ و کرایہ برتن کی ہے امانت شمار کی جائے گی یا قرض؟

(۳) ضائع شدہ امانت کی ادائیگی کا شرعی حکم کیا ہے

(۴) زید کی تنخواہ سے اس رقم کو وضع کرنا کیسا ہے زید اس سے قبل پابندی سے حساب اور رقم محاسب کو دیتا رہا ہے مگر اس ہفتہ محاسب نے حساب نہیں لیا؟

(۵) کیا محاسب پر بھی ضائع شدہ رقم کا کچھ حصہ ادا کرنا ہے اگر ہے تو کتنا؟ مشکوک شخص جو غائب ہے دوسرے ملازم بکر کا مہمان تھا

(۶) کیا بکر کو بھی نقصان کا کچھ حصہ بھرنا ہوگا اگر ہے تو کتنا؟

برائے کرم دلائلِ شرعیہ سے مدلل نظائر فقہیہ سے مزین جواب عنایت فرمائیں اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عظیم عطاء فرمائے۔ فقط والسلام

مستفتی متولیان موتی مسجد پونہ ۱/۱/۱۹۹۲

جواب:۔(۱) زید کے قول پر اعتماد کرنے کیلئے قسم کھلائی جائے۔

(۲) امانت شمار ہوگی۔

(۳) ہلاک کی صورت میں معاف ہے اور استہلاک کی صورت میں مودع پر ضمان واجب ہے۔

(۴) ناجائز ہے۔

(۵) محاسب پر کچھ نہیں ہے۔

(۶) بکر پر بھی کچھ نہیں ہے۔ ولا یضمن الاجیر الخاص ماتلف فی یدہ بان یسرق

منه او غاب او غصب او بعمله لأن العين امانة فی یده بالاتفاق لأنه لایتقبل الأعمال الکثیرة من الناس فلایوجد العجزو التقصیرفی الحفظ اه(مجمع الأنهرص ۳۹٤ ج۲) وفی الطحطاوی بخلاف مااذا قال ضاعت ولا ادری کیف ذهبت فان القول قوله مع یمینه ولا یضمن لأنه امین (جموی ص۳۷٦ ج۲ ۔ امدادالفتاوی ص۳۲٦ج۳ ۔بہشتی زیورص۳۷۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

امانت

سوال:۔کالج کے طرف سے بعض طلبہ کو مثلا ایک لاکھ روپئے ملتے ہیں طلبہ کی ضروریات پر خرچ کرنے کیلئے ،ان کی ضروریات پر خرچ کرنے کے بعد آدھی رقم وہ ذمہ دار دوطالبعلم خود خرچ کرسکتے ہیں یانہیں؟

مستفتی محمد عرفان بھوانی پیٹھ پونہ ۷ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔یہ رقم طلبہ کا حق ہے لہذا طلبہ کی ضروریات پر خرچ ہونی چاہئے اور اگر بچ جائے تو جنھوں نے دی ہے انکولوٹادینی چاہئے مثلا ایک لاکھ روپئے ٦۰ طلبہ کیلئے ملے ہیں تو ایک طالبعلم کا حق سولہ سو چھینسٹھ ۱٦٦٦ روپئے ہے ایک ذمہ دار اسٹوڈنٹ کو اپنی ذات پر ۱٦٦٦ روپئے خرچ کرنا جائز ہے اس سے زیادہ نہیں اور اگر انہیں اپنی محنت کا معاوضہ چاہئے تو کالج کے ذمہ داروں سے صاف بات کرکے طئے کرانا چاہئے اس لئے کہ آدھی رقم رکھنا خیانت ہوگا۔ولا خیانة فی الاسلام (خانیه علی عالمگیری ص۳٦۹ ج۳) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿کراہیہ کا بیان﴾

﴿نشہ آور چیزوں کے استعمال کا بیان﴾

بیڑی، سگریٹ، پان، تمبا کو کھانا

سوال:۔ بیڑی، سگریٹ، پان اور تمبا کو کھانا کیسا ہے؟ نیز مسجد میں کھانا کیسا ہے اگر مسجد میں کھالیا تو گنہگار ہوگا یا نہیں؟

مستفتی منصور شیخ پونہ ۱۹ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ یہ تمام امور مباح ہیں البتہ مسجد کو اس سے بچایا جائے۔ ویفهم حكم التنباك وهو اباحة على المختار او التوقف الخ (شامی ص ۴۰۷ ج ۵ . فتاوی رحیمیہ ص ۲۴۱ ج ۲) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

سینٹ استعمال کرنا

سوال:۔ کیا سینٹ استعمال کر سکتے ہیں؟

مستفتی محمد کاشف کیمپ پونہ ۳/۸/۱۹۹۹

جواب:۔ اگر اس میں الکحل ہو تو استعمال کرنا ناجائز ہے اور اگر نہ ہو تو جائز ہے (محمودیہ ص ۱۸۳ ج ۵) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

پرفیوم استعمال کرنا

سوال:۔ (۱) پرفیوم کا استعمال کرنا کیسا ہے جس میں الکحل موجود ہو؟

الکحل کا حکم

سوال:۔(۲)الکحل کی دو قسمیں ہیں (۱) جو شراب میں استعمال ہوتا ہے (جو شکر کارخانہ وغیرہ سے نکالا جاتا ہے) (۲) جو لبرٹی یا فارمسی یعنی دوائی وغیرہ بنانے میں استعمال کی جاتی ہے ان دونوں میں سے کون سا حرام ہے اور کونسا حلال ہے؟

پرفیوم کی تجارت

سوال:۔(۳)الکحل والی پرفیوم کی تجارت کرنا کیسا ہے؟

مستفتی محمد نعیم صاحب کونڈ واپونہ ۱۰ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔۱، ۲، ۳، اگر اس پرفیوم میں کوئی نجس چیز ہے تو اس کا استعمال ناجائز ہے ورنہ جائز ہے اور یہی حکم اسکی تجارت کا ہے۔لان الخمر لیس بمال متقوم (ھدایہ ص ٤٥٤ ج۲۔۔ آپ کے مسائل ص ۱۷۱ ج ۷) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

پرفیوم لگانا

سوال:۔ پرفیوم لگانا کیسا ہے؟

مستفتی عبدالرشید بھائی پونہ ۹ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ اگر اس پرفیوم میں کوئی نجس چیز ہے تو اس کا استعمال ناجائز ہے ورنہ جائز ہے۔(آپ کے مسائل ص ۱۷۱ ج ۷)

واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

سونے چاندی اور لباس کا بیان

سونے چاندی کا کور دانت پر لگانا

سوال:۔ دانتوں کو کیڑہ کھانے کی وجہ سے زیادہ مضبوطی کیلئے بجائے دوسرے دھات کے سونا (gold) بھرنا درست ہے نہیں؟

مستفتی محمد معین الدین چتر درگہ کرناٹک ۲۱ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ سونے چاندی کا خول لگوانا جائز ہے۔ (آپ کے مسائل ص ۳۱۱ ج ۸)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

عورت کو سونے چاندی کے علاوہ دھات کا پہننا

سوال:۔ عورتوں کیلئے سونے چاندی کے علاوہ کسی بھی دھات کے زیورات مثلاً ''اے میٹیشن جیولیری،، وغیرہ استعمال کرسکتی ہے یا نہیں؟

مستفتی عبداللہ بھائی پونہ ۱/۱/۲۰۰۵

جواب:۔ عورت کیلئے انگوٹھی کے سوا دوسرا زیور ہر قسم کی دھات کا بنا ہوا جائز ہے انگوٹھی صرف سونے اور چاندی کی جائز ہے خواہ جس مقدار کی بھی ہو دوسری کسی دھات کی جائز نہیں ہے۔ التختم بالحدید والصفر والنحاس والرصاص مکروہ للرجال والنساء جمیعاً (عالمگیری ص ۳۳۵ ج ۵) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

مرد کیلئے کتنی چاندی پہننا جائز ہے؟

سوال:۔ موجودہ وزن کے حساب سے مرد کیلئے کتنے گرام چاندی پہننا جائز ہے؟

مستفتی شمس الدین پونہ ۱۱ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ ساڑے تین ماشہ کی انگوٹھی پہننا جائز ہے (آپکے مسائل ۱۶۹ ج ۷) ماشہ آٹھ رتی کا وزن تولہ کا بارہواں حصہ (فیروز اللغات ص ۱۱۸۴) ایک رتی ایک وزن جو آٹھ چاول کے برابر ہوتا ہے ماشہ کا آٹھواں حصہ (فیروز اللغات ص ۴۰۵) اس حساب سے مرد کیلئے ساڑھے تین گرام چاندی کی انگوٹھی پہننا جائز ہے۔ ولا بالفضة لانها فی معناه الا بالخاتم الخ (هدایه ص ٤٤١ ج ٢) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

پردہ کیلئے عورتوں کو عمر کی حد

سوال:۔ کتنی عمر کی عورتوں کیلئے نامحرموں کے سامنے چہرہ اور ہتھیلیاں کھلی رکھنا جائز ہے؟

جواب:۔ آثار جوانی ظاہر ہوجانے کے بعد سے بڑھاپے تک بلکہ موت تک عورت کیلئے پردہ ضروری ہے اور صحیح یہی ہے کہ جہاں فتنہ کا اندیشہ ہو وہاں چہرہ بھی چھپائے صحابیات نے ایسا ہی کیا تھا (آپ کے مسائل ص ۴۹ ج ۳) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

ٹوپی

سوال:۔ کونسی ٹوپی پہننا سنت ہے؟ دو پلی، پانچ پلی، یا گول؟

مستفتی عبدالعظیم تنبولی پونہ ۱۴ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ ٹوپی عموماً گول سر مبارک پر چپکی ہوئی ہوتی تھی بعض صحابہ کرامؓ سے طویل بھی منقول ہے اکابر صلحاء کا لباس قابل اتباع ہے۔ (محمودیہ ص ۳۰۲ ج ۱۷)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

چڈی پہننا

سوال:۔ پائجامہ کے اندر انڈرویئر پہن سکتے ہیں یا نہیں؟

مستفتی عبدالحمید پیرزادے پونہ ۱۸ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ پہن سکتے ہیں اسلئے کہ فل پینٹ سے خود بخود عورت (ستر) چھپ جائے گی (فتاوی محمودیہ ص ۳۰۲ ج ۱۷) واللہ اعلم وعلمہ اتم .

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

ازار کا ٹخنے کے نیچے لٹکانا

سوال:۔ ازار سے ٹخنے چھپانا حرام ہے تو موزے یا ساکس سے چھپاتے ہیں تو اسکا کیا حکم ہے؟ مستفتی تبریز خان بھالدار پونہ ۱۲ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ ازار ٹخنے سے نیچے لٹکانا منع ہے چھپانا نہیں موزے لٹکائے نہیں جاتے بلکہ پہنے جاتے ہیں خود حضور ﷺ نے اجازت دی ہے دونوں کا حکم الگ ہے کہ حدیث ہے ما اسفل من الکعبین من الازار ففی النار (الحدیث) اور حدیث سے آپ کا موزہ پہننا بھی ثابت ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿ بالوں کا بیان ﴾

ڈاڑھی کا حکم

سوال:۔ ڈاڑھی کتنی رکھنا سنت ہے اور اسکو کٹانا کیسا ہے؟

مستفتی محمد حنیف پونہ ۹ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ ایک مٹھی ڈاڑھی رکھنا سنت ہے اور منڈانا حرام ہے تراشیدن ریش پیش از قبضہ حرام است الخ (مالا بدمنہ) واعفاء اللحی قال محمد عن ابی حنیفة ترکها حتی تکث وتکثر والتقدیر فیها سنت وهو ان یقبض رجل لحیته فما زاد علی قبضه۔

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

ڈاڑھی کا حکم

سوال:۔ ایک مشت سے کم میں داڑھی میں تراشنا یا کٹوانا کیسا ہے؟

جواب:۔ ایک مشت سے کم داڑھی رکھنا خلاف سنت اور ناجائز ہے۔ والسنة فیها القبضة (شامی ص ۲۸۸ ج ۵) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

خضاب کرنا

سوال:۔ خضاب کرنا اور بالوں کو لال یا کالا کرنیکے کیلئے ہیڈروجن کا استعمال کرنا کیسا ہے جائز ہے یا ناجائز ہے یا ہیڈروجن کے علاوہ کوئی اور چیز جس سے بال لال یا کالے ہوتے ہیں کیا ان کا استعمال کر سکتے ہیں؟

مستفتی تبریز خان بھالدار پونہ ۱۲ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ کالا خضاب ناجائز ہے کالے کے علاوہ جائز ہے ہیڈروجن سے اگر کوئی نقصان نہیں پہونچتا اور کالے کے علاوہ رنگ آتا ہے تو جائز ہے۔ ویکرہ السواد و قیل لا الخ اما الخضاب بالسواد للغز ولیکون اھیب فی عین العدو فھو محمود بالاتفاق وان لیزین نفسہ للنساء فمکروہ ....۔ وبعضھم جوزہ بلا کراھۃ الخ

(ردالمحتار ص ۲۹۹ ج ۵) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

بیوٹی پارلرز

سوال:۔ میری بیوی نے بیوٹی پارلرز کا کورس کیا ہے جس میں بالوں کا کاٹنا چہرہ دھونا وغیرہ ہوتا ہے یہ کرنا درست ہے یا نہیں اور اسکا کاروبار کرنا جائز ہے یا نہیں؟

مستفتی فیروز شیخ پونہ ۱۲ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ متعدد قباحتوں اور خرابیوں کی وجہ سے مفتیان کرام نے اسے ناجائز لکھا ہے (آپ کے مسائل ص ۱۳۰ ج ۷) لہذا اگر مردوں سے اختلاط نہ ہو، خود بے حیائی سے بچے، اس جگہ کسی قسم کا کوئی گناہ کا اڈہ نہ بننے دے، اپنے دین وحیا کی پوری فکر کرے اور عورتوں کے سر کے بال نہ کاٹے تو یہ جائز ہوسکتا ہے پھر بھی اس سے بچنا بہتر ہے۔

واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

عورت کا اپنے بال کٹوانا

سوال:۔ عورت یا لڑکی اپنے سر کے بال کاٹ سکتی ہے یا نہیں فیشن کے طور پر نہیں اور

چہرے اور ہاتھ پاؤں کے بال نکال سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب:۔ سر کے بال زینت کیلئے کاٹنا جائز نہیں ہے ہاں ضرورت کیلئے مثلاً بیماری سے جھڑنے لگے تو کاٹ سکتے ہیں یا ہاتھ پاؤں کے زینت کیلئے کاٹ سکتے ہیں اور چہرے کے بھی کاٹ سکتے ہیں لیکن اتنا نہ کاٹے کہ مخنث لوگوں کے مشابہ ہو جائے۔

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿سلام، مصافحہ اور معانقہ کا بیان﴾

نمازِ عید کے بعد مصافحہ

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ بعدِ نمازِ عید مصافحہ کرنا شرعاً کیسا ہے؟ صراحۃً مدلل جواب سے نوازیں جواز اور عدم جواز کی دلائل بھی سپرد قرطاس فرمائیں۔

مستفتی مولوی ندیم کولھاپور ۸ محرم الحرام ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ مصافحہ فی نفسہ سنت ہے اور بڑے ثواب والا عمل ہے لیکن اس کا وقت شروع ملاقات کا وقت ہے، عید کی نماز کے بعد مصافحہ سنت نہیں محض لوگوں کی بنائی ہوئی ایک رسم ہے اس کو دین کی بات سمجھنا اور نہ کرنے والے کو لائق ملامت سمجھنا غلط ہے البتہ انتہائی سختی برتنا اور کوئی مصافحہ کیلئے ہاتھ بڑھائے تو اسے جھڑک دینا بھی غلط ہے کسی بھی غلط کو صحیح انداز سے پیار محبت کے ساتھ ختم کرنے کی کوشش کی جائے۔

(فتاویٰ رحیمیہ ص ۲۷۰ ج ۳/ ۲۸۰ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

مصافحہ ومعانقہ

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہماری روزانہ ایک دوسرے سے ملاقات ہوتی ہے ہم جان پہچان والے ہیں تو کیا ہمارا روزانہ مصافحہ کرنا صحیح ہے؟ نیز یہ بھی بتائیں کہ ہمارا معانقہ کرنا کیسا ہے؟

مستفتی امتیاز بھائی باگل چوک کولہاپور ۱۳/۳/۲۰۰۴

جواب:۔ ہر ملاقات پر مصافحہ ہے چاہے روزانہ یا کبھی کبھی یا دن میں ایک سے زائد مرتبہ ملیں، حدیث میں ابتداء ملاقات پر مصافحہ کی ترغیب ہے اور یہ مطلق ہے "و المطلق یجری علی اطلاقه" اسی طرح معانقہ کا حکم ہے اور معانقہ میں دائیں سے دایاں شانہ ملانا بھی جائز ہے کہ ہر اچھے کام میں یمین سنت ہے اور بائیں سے بایاں شانہ ملانے کی گنجائش ہے۔ لاطلاقه "مامن مسلمین یلتقیان فیتصافحان الا غفرلهما قبل ان یتفرقا" الحدیث (ترمذی ص ۹۷ ج ۲۔۔شامی ص ۵۴۷ ج ۹)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿ کھانے پینے کا بیان ﴾

دیوالی اور گڑی پاڑوا کی مٹھائی

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علماء کرام ومفتیان عظام شرعی حدود میں کہ جو ہندوانہ رسوم ہیں مثلاً دیوالی اور گڑی پاڑوا ہے اور بھی رسومات ہیں اب مسئلہ دریافت یہ ہے کہ اگر وہ لوگ اپنے تہواروں میں جو مٹھائیاں بناتے ہیں ان کا لینا اور کھانا نیز لیکر دوسروں کو

ہدیۂ دینا نیز دعوت میں پہونچنا کہاں تک درست ہے کہاں تک نہیں ؟ مدلل جواب سے نوازیں۔ مستفتی مولانا توفیق کنڈلواڑی سانگلی ۲۲/۳/۲۰۰۴

جواب:۔ ہندوں کے تہواروں کے موقع پر ان کی طرف سے ہدیہ میں دی جانے والی چیزیں مثلاً پھل فروٹ میوے حلوے اور پوری وغیرہ کے بارے میں اگر یہ یقین ہو کہ ان پر پراتھنا (عبادت) کی گئی ہے تو کھانا ناجائز ہے اور اگر پوجا کے بغیر محض خوشی کے طور پر ہدیہ دیں تو کھانا جائز ہے بشرطیکہ دینے والے کی کمائی بظاہر حلال ہو۔ لاباس بالذهاب الیٰ ضیافة اهل الذمة (فتاویٰ عبدالحیؒ ص ۴۸۶/۴۱۰۔ احسن الفتاویٰ ص ۱۶۲ ج ۸۔ فتاویٰ رشیدیہ ص ۵۷۵) دعوت میں جانا بھی جائز ہے۔ غیر ایمان والوں سے زیادہ تعلقات نہ رکھے اور مذکورہ بالا کھانوں سے حتی الامکان بچنے کی کوشش کرے۔

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

بازاری مچھلی کھانا

سوال:۔ (۱) بازار سے خریدی ہوئی مچھلی کھانا کیسا ہے؟

جھینگا سوکھا بومبل اور کیکڑا کھانا

سوال:۔ (۲) جھینگا اور سوکھا بومبل کھانا کیسا ہے اور کیکڑا کھانا کیسا ہے؟

غیر محرم کے ساتھ کھانا کھانا

سوال:۔ (۳) کمپنی میں غیر محرم کے ساتھ روزہ افطار کر سکتے ہیں یا نہیں؟

دیوالی کی مٹھائی اور پرساد کھانا؟

سوال:۔(۴) دیوالی کی مٹھائی اور پرساد کا کھانا کیسا ہے؟

مستفتی عبدالرشید بھائی پونہ ۹ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔(۱) جائز ہے جبکہ مچھلی بدبودار اور سڑی ہوئی نہ ہو حدیث میں ہے "احلت لنا المیتتان السمک والجراد "(ترمذی)

(۲) پانی کے جانوروں میں امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک صرف مچھلی حلال ہے باقی کچھ نہیں بومبل مچھلی ہی ہے اس لئے جائز ہے جھینگا اور کیکڑا منع ہے۔(آپ کے مسائل ص ۲۴۹ ج ۴)

(۳) کمپنی کے قانون کی وجہ سے بدرجہ مجبوری کر سکتے ہیں نگاہیں نیچی رکھیں۔ قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم الایۃ وقل للمؤمنات یغضضن من ابصارھن۔ الایۃ ۔

(۴) خاص جس مٹھائی کو دیوتاؤں پر چڑھایا جاتا ہے اگر یقینی طور پر اس کا علم ہو جائے تو اس کا کھانا ناجائز ہے اور جو مٹھائی فراڑ کے نام سے دی جاتی ہے اس مٹھائی کا کھانا جائز ہے بچنا بہتر ہے تاکہ موافقت بالکفار کا شبہ نہ ہو۔ لاینبغی للمؤمن ان یقبل ھدیۃ کافر فی یوم عیدھم ولو قبل لا یعطیھم ولا یرسل الیھم الخ (ذخیرہ فتاوی عبدالحی جدید ص ۴۰۳۔۔احسن الفتاوی ص ۱۶۲ ج ۸)

واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

جھینگا کھانا کیسا ہے؟

سوال:۔ جھینگا کھانا جائز ہے یا نہیں؟

مستفتی عبدالعزیز گنیش پیٹھ پونہ ۳۱/۱۲/۲۰۰۴

جواب:۔ جھینگا کھانا مکروہ ہے لہذا بچنے کی کوشش کریں۔ (فتاوی رحیمیہ ص ۲۵۸ ج ۶)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

دیوالی کی مٹھائی

سوال:۔ دیوالی اور دسرہ ان موقعوں پر مٹھائی ملتی ہے اس کو کھا سکتے ہیں یا نہیں؟

مستفتی اصغر پرتی درشن پونہ ۴ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ جس مٹھائی پر پراتھنا اور عبادت کی گئی اور یقین کے ساتھ معلوم ہو تو وہ مٹھائی کھانا ناجائز ہے اور جو اس موقع پر اسکے علاوہ دی جائے وہ جائز ہے۔ (احسن الفتاوی ص ۱۶۲ ج ۸۔ فتاویٰ عبدالحیؒ ص ۴۰۳) اور یہ بات معروف ہے کہ ڈھیر ساری مٹھائی بنا کر رکھی جاتی ہے اور تقسیم کی جاتی ہے اسے فراڑ کہتے ہیں۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

افطاری اور جماعت کی دعوت کرنا

سوال:۔ (۱) مسجد وار جماعت کے ساتھیوں نے افطاری کے بعد روزہ داروں کو کھانے کا انتظام کیا یہ دعوت کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(۲) اور اسی طرح مسجد وار جماعت کے ساتھی مرکز میں آئی ہوئی جماعتوں کو کھانا

کھلاتے ہیں یہ کھلانا درست ہے یا نہیں؟

مستفتی دستگیر شیخ ناڑی گلی پونہ ۱۰ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔(۲،۱) افطاری وکھانے کا انتظام کرنا جائز ہے مرکز میں آئی ہوئی جماعتوں کو بھی کھلانا جائز ہے بلکہ سنت ہے مدینہ میں دین سیکھنے کیلئے آنے والوں کو حضور ﷺ کھلاتے تھے۔(کما فی کتب السیرۃ و حیاۃ الصحابۃ ۔۔فی باب ضیافۃ الاضیاف الواردین الی المدینۃ الطیّبۃ ص ۳۹۶) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

جن کو زکوۃ دیتے ہیں انکے یہاں دعوت کھانا

سوال:۔(۱) ہم جس کے یہاں پر صدقہ زکوۃ دیتے ہیں وہ ہمارے بہت ہی قریبی رشتے دار ہیں تو کیا ان کے یہاں پر کھانا جائز ہے؟

حرام کمائی والے کے یہاں دعوت کھانا

سوال:۔(۲) اگر ہمارے رشتہ دار میں کسی کی کمائی دو نمبر کی ہو اور وہ ہمارے بہت ہی قریبی رشتہ دار ہیں اور ہمارا وہاں جانا اور کھانا بھی ضروری ہو تو کیا کریں؟

جواب:۔(۱) جی ہاں جائز ہے (۲) حتی الامکان کھانے سے بچنے کی کوشش کریں (عالمگیری ص ۳۴۳ ج ۵) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

نیاز کا کھانا

سوال:۔کیا نیاز کا کھانا حرام ہے جبکہ داعی سے اپنی مصلحت کا تقاضہ ہو؟

مستفتی عبدالحی المظاہری ۱۹۹۴/۷/۱۷

جواب:۔ نیاز کا کھانا جو ایصالِ ثواب کیلئے کھلایا جاتا ہے وہ دراصل صدقہ ہے اور صدقہ غریبوں فقیروں کا حق ہے لہذا انہی کو کھلانے سے ایصالِ ثواب ہوگا غیر مستحق لوگوں کیلئے یہ کھانا جائز نہیں ہے حسنِ تدبیر کے ذریعہ ان جیسی چیزوں سے بچنا ہی سب سے بڑی مصلحت ہے کیونکہ یہ کھانا جائز نہیں ہے چنانچہ صاف حدیث ہے "لاتحل الصدقة لغنی ولا لذی مرة سوی" یعنی حضور ﷺ نے فرمایا کہ مالدار اور کمانے کی قدرت رکھنے والے کیلئے صدقہ (کھانا، پینا) حلال نہیں ہے اور حضرت شاہ اسحاق محدث دہلوی" فرماتے ہیں واگر محض برائے ایصال ثواب یا رواج ایشاں می خورانند فقیر را بایں خورانیدن (مأۃ مسائل ص ۹۶، ۹۴) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

نائی کی دعوت قبول کرنا

سوال:۔ ہمارے ایک ساتھی نائی ہیں انکا پیشہ ہے جو دوسروں کی ڈاڑھی بناتے ہیں اس میں اپنے والے بھی رہتے ہیں اور غیر بھی رہتے ہیں تو کیا اس میں گناہ ہوگا؟

مستفتی محمد عثمان پمپری پونہ ۱۹۹۸/۴/۶

جواب:۔ اگر نائی ڈاڑھی مونڈنے، کاٹنے اور خلاف شرع بال بنانے کا کام بھی کرتا ہو تو اس کی دعوت کھانے کے جواز کی تین شرائط ہیں۔ (الف) حرام آمدنی حلال آمدنی سے کم ہو (ب) دعوت کا مال خالص حرام سے ہونے کا یقین نہ ہو (ج) حرام وحلال

مخلوط ہونے کا یقین نہ ہو۔

ان امور ثلاثہ میں اشتباہ کی صورت میں دعوت کھانا جائز ہے مگر احتراز بہتر ہے۔(احسن الفتاوی ص ۱۲۳ ج ۸) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

ٹیلیویژن بنانے والے کے گھر کھانا

سوال:۔ٹیلیویژن بنا کر بیچنے کی کمپنی ہے اس میں میرے بھائی ملازم ہیں کیا ان کے گھر کھا پی سکتے ہیں؟ مستفتی ریاض احمد پونہ ۱۹ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔کھا سکتے ہیں اس لئے کہ ٹی وی سازی اور اس کی اصلاح ومرمت کا کام جائز ہے ٹی وی جائز کاموں کیلئے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ وعلم من هذا انه لا يكره بيع مالم تقم المعصية به الخ (شامی ص ۲۰ ج ۵) (جدید فقہی مسائل ص ۳۹۹ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

صحیح عامل کی دعوت قبول کرنا

سوال:۔اگر کوئی عامل فی سبیل اللہ عملیات کر کے عوام کی خدمت کرتا ہو اور صرف اللہ تعالی کیلئے نمازی اور طلباء انجمن کو دعوت دیتا ہو ایسے عامل جو پنج وقت باجماعت نماز ادا کرتا ہو ایسے کے گھر دعوت لذہ جائز ہے یا حرام ہے؟

مستفتی یونس ملا چنچوڑ گاؤں پونہ ۱۲/۶/۹۷

جواب:۔اگر مذکورہ عامل انہی اوصاف کا مل ہے جو بیان کئے گئے ہیں تو ایسے عامل کی دعوت قبول کرنا جائز ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

حرام کاروبار والے کی دعوت قبول کرنا؟

سوال:۔ کسی کا حرام کاروبار ہے پھر اسکی دعوت پر کسی دینی مصلحت کی بناء پر کھانا یا رشتہ داری کی بناء پر کھانا اور چائے پینا درست ہے یا نہیں؟

مستفتی رفیق بھائی کولہاپور ۱۸ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ حرام کمائی والوں کے یہاں کھانا پینا جائز نہیں حتی الامکان بچنے کی تدبیر کریں اور حکمت سے ٹال دیں۔ اهدى الى رجل شيئا او اضافه ان كان غالب ماله من الحلال لا بأس الا ان يعلم بانه حرام فان كان الغالب هو الحرام ينبغى ان لا يقبل الهدية ولا يأكل الطعام الاان يخبره بانه حلال (هنديه ص ۳۴۲ ج ۵ .. فتاوی محمودیہ ص ۲۷۲ ج ۸) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

حرام مال والے کی دعوت قبول کرنا

سوال:۔ سودی کاروبار یا جو لوگ رشوت لیتے ہیں اگر وہ کھانے کی دعوت کریں یا ہم انکی ملاقات، تشکیل یا کسی کام کیلئے جائیں یا جماعت کو وہ کھانے کی دعوت کریں اور بعضوں کے حلال وحرام دونوں ذرائع ہوتے ہیں اگر نہ کھائیں تو رشتوں کے ٹوٹنے کا اور دعوت کے کام کے قریب نہ آنیکا جماعتوں کو بستیوں سے بھگا دینے کے فتنے کا خوف ہو اس صورت میں کیا کر سکتے ہیں؟

مستفتی محمد الیاس چترد رگہ کرناٹک ۲/۱۱/۲۰۰۴

جواب:۔ اگر یہ معلوم ہے کہ سود اور حرام کا کھانا کھلاتا ہے تو اسکا کھانا حرام ہے اگر یہ

معلوم ہے کہ کھانا کسی جائز آمدنی کا ہے تو اسکا کھانا درست ہے اگر مخلوط آمدنی کا ہے تو غلبہ کا اعتبار ہوگا یہ تو نفس کھانے کا حکم ہے اب رہا یہ سوال کہ بے نمازی اور سود خور کی دعوت قبول کرنا کیسا ہے تو اس متعلق یہ ہے کہ اگر یہ ظن غالب ہو کہ دعوت قبول نہ کرنے سے بے نمازی اور سود خور کی اصلاح ہو جائے گی تو ہرگز قبول نہ کرے اور اگر یہ خیال ہے کہ قبول نہ کرنے سے اصلاح نہ ہوگی بلکہ فتنہ پیدا ہو جائیگا تو قبول کرے۔ اھدی الی رجل شیئااو اضافه ان کان غالب ماله من الحلال فلابأس الا ان یعلم بانه حرام فان کا ن الغالب هو الحرام ینبغی ان لا یقبل الهدیة و لا یاکل الطعام الا ان یخبره بانه حلال ورثه او استقرضته من رجل (هندیه ص ۳۴۲ ج ۵ . فتاویٰ محمودیہ ص ۲۷۲ ج ۸)

واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

نامحرم کا بچا ہوا کھانا

سوال نامحرم عورت مرد کا بچا ہوا کھانا وغیرہ کھا سکتی ہے یا اس کے برعکس کا کیا حکم ہے؟

مستفتی زید بن عمران پونہ ۱۹ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ نہ کھائے اس لئے کہ فتنہ کا اندیشہ ہے اگر کھالیا تو مکروہ ہوا اور اگر فتنہ کا اندیشہ نہ ہو تو جائز ہے جس کی کئی صورتیں ممکن ہیں۔ (آپ کے مسائل ص ۱۸۸ ج ۷)

یکره للمرأة سور الرجل و سؤرهاله الخ (شامی ص ۳۰۲ ج ۵)

واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

بنک کاروباری کا کھانا اور پینا

سوال:۔ مسجد وار جماعت کے ساتھی کا بنک کا کاروبار ہے تشکیل وغیرہ کیلئے جانے پر چائے وغیرہ پلاتا ہے تو اس کا پینا کیسا ہے اگر بنک کے ساتھ کپڑوں کا کاروبار ہے تو؟

مستفتی حافظ اسرار پونہ ۲۰ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ اگر یہ معلوم نہ ہو کہ وہ مال حرام میں سے کھلاتا پلاتا ہے تو حرام ہے اور اگر اس سے بات ہو جائے اور وہ کہہ دے کہ میں کپڑے وغیرہ کی حلال کمائی سے کھلاتا پلاتا ہوں تو جائز ہے۔ ان کا ن الغالب من الحلال فلا بأس الا ان یعلم بانه حرام فان الغالب هو الحرام ینبغی ان لا یقبل الهدیة ولا یأکل الطعام الا ان یخبره بانه حلال و ورثته او استقرضته من رجل الخ (عالمگیری ص ۳۴۲ ج۵) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿ اوراد و، وظائف اور عملیات ﴾

سحر و آسیب، بچہ پر اثرات

سوال:۔ میرا ایک بھانجہ پیدا ہونے کے فورا بعد اس نے لفظ اللہ کہا اور تھوڑی دیر کے بعد رونا شروع کیا اور کچھ چیزیں اس کے پاس ایسی آتی ہیں کہ بدن کو چھو کر چلی جاتی ہیں اور تمام گھر میں اجالا ہوتا تھا اور اسکو گھر کے تمام افراد نے دیکھا اور اس بچہ کی حالت یہ ہے اس کے پاس ناپاکی کی حالت میں جانے سے اسکو تکلیف ہوتی ہے جیسے رونا بخار آنا اور جھٹکے وغیرہ لگنا اور آج یعنی بارہ رمضان کو بھی جھٹکے وغیرہ آنا شروع

ہوئے تھے یہاں تک کے بغیر طہارت کے اس کے پاس جانے سے بھی تکلیف ہوتی ہے اس کا حل بتائیں؟

مستفتی محمد صالح شیخ راشین احمد نگر ۱۶ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ صبح اور شام سورۂ فاتحہ اور آیت الکرسی ایک ایک مرتبہ اور آخری تینوں قل تین تین مرتبہ پڑھ کر اس پر دم کریں اور پانی پر دم کر کے اس کو پلاویں۔

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

حمل کا گرنا

سوال:۔ بیوی کا حمل گر جاتا ہے کیا کریں؟

مستفتی رفیق شیخ کیمپ پونہ ۱۸ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ حتی الامکان ڈاکٹری علاج بھی کرائیں اور یہ آیت کثرت سے پڑھا کریں "واولات الاحمال اجلھن ان یضعن حملھن" الآیۃ (سورۂ طلاق) اور خوب رو رو کر اللہ سے مانگے صدقہ بھی کرتے رہے پانچ وقت کی نماز ہر حال میں پڑھنا ضروری ہے۔

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

بتوں پر نامزد جانور کو بسم اللہ پڑھ کر ذبح کرنا

سوال:۔ دیویوں کے تہوار کے موقع پر ہندو بعض مسلمانوں کو لے جاتے ہیں اور اپنے بتوں کے نام کے بکرے ذبح کراتے ہیں پھر ان کو کچھ روپیہ دیتے ہیں یہ جائز ہے یا نہیں؟

مستفتی مولوی عارف اپر سپر پونہ ۵ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ جو بکرے وغیرہ جانور دیویوں یا بتوں کے نام پر خریدے گئے ہوں مسلم بھی اگر بسم اللہ پڑھ کر انہیں ذبح کرے تب بھی وہ حلال نہیں ہوتے اور نہ اس کی اجرت جائز ہوتی ہے، مسلمان کو ایسے فعل سے بچنا لازمی ہے۔ حرمت علیکم المیتة والدم ولحم الخنزیر وما اهل لغیر الله به ۔۔۔۔وما ذبح علی النصب الآیة(پ٦ رکوع ٥) ما اهل لغیر الله اپنی ذات سے حرام ہے ذبح کرنا نہ کرنا اس میں برابر ہے الخ (معارف القرآن ص۳۰ ج۳) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

سحر و آسیب

سوال:۔ چار سال سے بہت پریشانی آرہی ہے اور ابا کے انتقال کے بعد اور زیادہ پریشانی آرہی ہے کہ میرا کام بھی چھوٹ گیا اور امی کی طبیعت بار بار خراب ہوتی ہے اور کام آتے ہیں لیکن آخر میں خراب ہوتے ہیں اور بہن بھی پریشان ہے اور بڑے بھائی کی عورت کے طرف سے بہت تکلیف ہے۔

مستفتی محمد آصف شیخ پونہ ۷ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ اللہ آپ کی مدد فرمائے سورۂ واقعہ روزانہ پڑھنے کا معمول بنالیں اور تمام اہل خانہ نماز پڑھنے کا اہتمام کریں، استغفار کی کثرت رکھیں کہ حالات کے ساز گار بنانے میں اسے بڑا دخل ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

ہمیشہ نقصان ہوتا ہے کیا کریں

سوال:۔ ہر سال ۲۵ سے ۳۰ ہزار کا نقصان ہوتا ہے کیا کریں اور ایک لڑکا بہت

پریشان کرتا ہے کیا کریں؟ مستفتی بشیر احمد پونہ ۲۴ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں کو پورا کریں پنج وقتہ نمازیں، تلاوت، تسبیح اور استغفار کی کثرت رکھیں اور سورہ واقعہ کی پابندی تمام اہل خانہ سے کرائیں، لڑکا بڑا ہو تو جماعت میں بھیجیں۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

وسوسہ

سوال:۔ السلام علیکم عرض یہ ہے کہ میں جب بھی بازار جاتی اور خریدی کرتی ہوں تو دکاندار پیسے لینے سے انکار کرتے ہیں کبھی کہتے آپ ڈبل پیسے کیوں دیتے ہیں کبھی کہتے آپ نے تو پیسے دے دیئے پھر انہیں سمجھا کر پیسے دینا پڑتا ہے کچھ دنوں پہلے دکاندار نے ۸ روپئے کی سبزی دی اور ۱۲ روپئے واپس لوٹائے اور مجھ سے پوچھ رہا کہ آپ نے مجھے ۵۰ روپئے کی نوٹ دی ہے نا میرے ساتھ والی بہن نے مجھے سمجھایا کہ دکاندار کبھی غلطی نہیں کرتے تمہاری بھول ہوگئی ہوگی اس وقت میں خاموش ہوگئی مگر کھانا کھاتے وقت لقمہ حلق سے پار نہیں ہو رہا ہے رات بھر بے چینی اور پیسوں کا حساب دماغ میں آرہا تھا جب حساب کئے تو ۳۰ روپئے زیادہ نکل رہے ہیں آخر دو دن کے بعد ۴۰ روپئے اس دکاندار کو لوٹائی تب سکون ملا اسطرح کے شیطانی غلبہ سے مجھے بے حد ڈر لگتا ہے کیا کروں؟ نیز آپ جب بھی دعا کریں انفرادی یا اجتماعی ہمیں اپنی دعا میں ضرور یاد رکھیں۔ م ستفتیہ نازنین جمیلہ پونہ ۶/۷/۱۹۹۴

جواب:۔ آپ نے اپنے دل کی کھٹک دور کرنے کیلئے جو دکاندار کے روپے واپس

کردیئے اچھا کیا۔لقولہ ﷺ دع ما یریبك الی مالا یریبك (کما فی کتب الحدیث) اور ہماری دعا ہے کہ اللہ آپ کو شیطانی وسوسوں اور نسیان کی بیماری سے بچائے آمین واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

وسوسہ

سوال:۔ حضرت ایک اہم مسئلہ یہ ہے کہ جب بھی میں فرصت کا لمحہ پاتا ہوں تو پریشان ہوتا ہوں کیوں کہ کسی وقت بھی دنیا کی فکریں گھر والوں کے مسائل اور ذاتی مسائل سے ذہن خالی نہیں رہتا اور ہر وقت سوچوں میں گم رہتا ہوں ایسی صورت میں میں کیا کروں کوئی روحانی علاج یا فتوی مرحمت فرمائیں عین نوازش ہوگی

مستفتی محمد تنبولی پونہ ۲۸ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ آپ پریشان نہ ہوں اور اللہ کی عبادت کرتے رہیں اور دعا کرتے رہیں کہ وہی ٹینشن کا دور کرنے والا ہے باقی روحانی علاج سے آپ کی کیا مراد ہے؟! اگر اس سے تعویذ گنڈے اور مروجہ باوا گیری والا علاج مراد ہے تو گذارش ہے کہ اس چکر میں بالکل نہ پڑیئے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

گھر میں پریشانی اور آپس میں نا اتفاقی

سوال:۔ میرے گھر میں پریشانی ہے آپس میں نا اتفاقی ہے اور جھگڑے اور بیماری بھی ہے مہربانی فرما کر کوئی دعا یا کوئی عمل بتلادیں تا کہ روزانہ پڑھ کر سکون حاصل کروں؟ مستفتی ابراہیم میمن پونہ ۱۲ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ اللہ تعالی آپ کے گھر میں جوڑ عطا فرمائے آمین اس کا سب سے بڑا علاج دین کا زندہ کرنا ہے اور اس کے لئے گھر میں فضائل کی تعلیم پابندی سے کیا کریں ویسے سورۂ یوسف روزانہ یا ہفتہ میں ایک بار پڑھیں اور اول و آخر تین تین دفعہ درود شریف پڑھ کر دعا کریں سب ٹھیک ہو جائے گا۔ انشاء اللہ تعالی

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

کوئی دروازہ پر پاخانہ ڈالتا ہے

سوال:۔ میری دکان کے بازو میں ایک مسلمان بھائی کی دکان ہے اور ہماری دکانیں غیر لوگوں کے درمیان ہے کل دو تین دکانیں ہیں پوری مارکیٹ ان کی ہے دکان بند کرنے کے بعد نہ جانے کوئی دکان کے دروازہ پر پاخانہ ڈال کر چلا جاتا ہے جس کی وجہ سے میرے پڑوسی دکان والے بھائی کو جسمانی تکلیف ہوتی ہے جس میں گلا وغیرہ بند ہو جاتا ہے تو اس تکلیف سے نجات حاصل کرنے کا کوئی وظیفہ یا عمل بتلا دیں؟

مستفتی انعام الحق مومن پورہ پونہ ۱۲ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ پنج وقتہ نماز باجماعت کی پابندی کریں اور صبح شام سورۂ فاتحہ آیت الکرسی او راخیر کے تین قل تین تین مرتبہ پڑھ کر خود پر اور دکان پر دم کیا کریں انشاء اللہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

مال میں بے برکتی

سوال:۔ الحمد للہ کاروبار میں منافع بہت ہے لیکن اسمیں برکت نہیں ہے کہ روپیہ آتا

ہے اور چلا جاتا ہے معلوم بھی نہیں ہوتا کہاں جاتا ہے تو اس میں کیا وجہ ہے کوئی عمل تو نہیں چھوٹ رہا ہے؟ مستفتی عبدالرحمٰن شیخ پونہ ۱۲/۶/۱۹۹۳

جواب :۔ توبہ استغفار کی کثرت کرو اور سورۂ فاتحہ آیت الکرسی سورۂ بقرہ کا آخری رکوع ایک ایک مرتبہ اور آخر کے تینوں قل تین تین مرتبہ روزانہ صبح وشام پڑھ کر دعا کیا کریں انشاءاللہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

اولاد نہ ہونا

سوال :۔ محترم مولانا صاحب السلام علیکم

ایک مسئلہ ہے جس کے بارے میں آپ ہمیں قرآن وحدیث کے حساب سے جواب دیجئے میری پھوپھی جنہیں شادی کے کئی سال بعد بھی کوئی اولاد نہیں ہے بچے کے علاج کیلئے ہم نے ایک خاتون سے رابطہ قائم کیا انھوں نے پانی دم کر کے ایک دھاگا دیا اور کہا کہ حمل رہنے کے بعد اسے کمر میں اور گلے میں باندھ لو اور پھر کمر کا دھاگا بچے کے گلے میں باندھ دو اور ۴۰ روز بعد کسی پھل والے درخت کے نیچے دفنا دو ساتھ ہی ساتھ انھوں نے پڑھنے کیلئے وظیفہ یا قوی دیا یہ الفاظ انھوں نے ۱۰۱ مرتبہ پڑھنے کو کہا یہ عمل کرنے کے پہلے ہم نے آپ سے رائے لینا ضروری سمجھا آپ کی رائے میں یہ کرنا شریعت کے حساب سے صحیح ہے یا غلط؟

مستفتی فاروق پونہ ۱۴/۱۲/۲۰۰۴

جواب:۔ حضور ﷺ کی چہیتی بیوی حضرت عائشہؓ کو بھی اولاد نہیں ہوئی لیکن حضور ﷺ نے یا انھوں نے کبھی ایسے علاج کئے ہوں اس کا تذکرہ نہیں ملتا اور ہمارے لئے نمونہ ہیں لہذا مذکورہ بالا عمل سے پرہیز کریں اور صدقہ ودعا کا اہتمام رکھیں۔

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿ علاج ودواء کا بیان ﴾

الکحل والی دواء کا استعمال

سوال:۔ محترم مفتی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں یہاں بفضل خدا بخیر ہوں اور آپکی خیریت کیلئے نیک دعا چاہتا ہوں دیگر خط لکھنے کی وجہ یہ ہے کہ میرے سامنے ایک مسئلہ کھڑا ہوگیا ہے اسی مسئلہ کے سلسلہ میں آپ سے کچھ معلومات کا طلبگار ہوں مسئلہ یہ ہے کہ میری طبیعت کچھ ناساز ہے اور مجھے جو ڈاکٹر نے دوائی دی ہے اس میں کچھ الکحل بھی ہے اور الکحل سے ہی شراب بنتی ہے تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ میں اسے بطورِ دوا پی سکتا ہوں یا نہیں؟ اسکے بارے میں جلد سے جلد اطلاع کردیں؟ مستفتی اشرف مجاور وارنا نگر کولہاپور ۱۸/۹/۱۹۹۴

جواب:۔ الکحل ملی ہوئی دوا کا استعمال جائز نہیں ہے اگر آپ کے مرض کیلئے کوئی متبادل دوا موجود ہو تو الکحل والی استعمال نہ کریں ہاں اگر اس کے سوا دوسری دوا میسر ہی نہ ہو تو بدرجہ مجبوری اسکا استعمال جائز ہوگا۔ ھل یجوز شرب القلیل من الخمر للتداوی اذالم یجد شیئا یقوم مقامہ فیہ وجھان (جدید فقہی مسائل ص ۲۰۱ ج ۱ بحوالہ

عالمگیری) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

ضبطِ ولادت

سوال:۔ بچوں کی پیدائش کی تاخیر دواؤں کے ذریعہ ایک سال یا تین سال کیلئے کر سکتے ہیں یا نہیں عورت کی جسمانی کمزوری کی وجہ سے یا اسلئے کہ ہر سال برابر پیچھے پیچھے بچے ہوتے رہیں تو عورت کو جماعت میں لیکر جانا یا دینی ذہن بنانے کا موقع ہی نہیں ملتا بچوں کی پرورش ہر وقت بوجھ رہتی ہے اور ہمیں جماعتوں میں جانے سے رکاوٹ کا ذریعہ بنتی ہے اور اسطرح condam (کانڈوم) کا استعمال کر سکتے ہیں یا نہیں؟

مستفتی اکمل پاشاہ چترد رگہ کرناٹک ۱۸ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ انتہائی مجبوری کی صورت میں نرودھ، لوپس، دوائیں وغیرہ جیسی مانع حمل کی عارضی تدابیر اختیار کرنا جائز ہے۔ (جدید فقہی مسائل ص ۱۲۷ ج ۵)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

ضبطِ ولادت

سوال:۔ میری بیوی کی پانچویں ڈلیوری ہو چکی ہے اور ڈاکٹروں نے کہا ہے کہ تمہاری بیوی بہت کمزور ہے لہذا آئندہ بچہ نہ ہونے کا آپریشن کردو اسی طرح بیوی بھی کہتی ہے کہ مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے اب بتایئے کیا شریعت میں اس کی گنجائش ہے؟

مستفتی محمد فاروق محمد عثمان نانا پیٹھ پونہ ۳۰/۱۱/۱۹۹۱

جواب:۔ مردوں کی طرح عورتوں کیلئے بھی منع حمل کی مستقل تدابیر ممنوع ہیں سوائے

ایک صورت کے وہ استثنائی صورت یہ ہیکہ ماہر قابل اعتماد اطباء کی رائے میں اگلا بچہ پیدا ہونے کی صورت میں عورت کی جان جانے یا کسی عضو کے تلف ہوجانے کا ظن غالب ہوتو اس صورت میں عورت کا آپریشن کردینا تا کہ استقرارِ حمل نہ ہوسکے جائز ہے۔

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

نسبندی سے اعمال مردود نہیں ہوتے

سوال:۔ لوگوں میں اس بات کا چرچا عام ہوگیا ہے جس عورت نے بچے بند ہونے کا آپریشن کرایا ہو اسکی نماز بھی قبول نہیں ہوتی اور ایسی عورت حج کو بھی نہ جائے اور نہ ہی کوئی نیک کام کرے بہت ساری عورتیں حج کی استطاعت ہونے کے بعد حج کرنے سے رکی ہوئی ہیں تو یہ بات کہاں تک درست ہے ذرا واضح فرمائیں؟

جواب:۔ بلاوجہ نسبندی کرانا ایک شرعی جرم ہے (جدید فقہی مسائل ص ۱۳۷ ج ۵) لیکن توبہ کے ذریعہ اللہ معاف کردیتے ہیں اس لئے توبہ کرلینا چاہیئے اور صاحب استطاعت کو حج بھی کرلینا چاہیئے اور نماز بھی پڑھے کہ عبادت کا نسبندی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

اسقاط حمل

سوال:۔ گزشتہ ۲ جولائی ۲۰۰۴ء کو ہمیں لڑکی ہوئی جب میری بیوی حمل سے تھی اس حمل کے دوران اسے تقریبا ساڑے آٹھ مہینے اس حمل کی وجہ سے اس کو اتنی تکلیف ہوئی کہ شروع کے ساڑھے تین مہینے پانی یا کھانے کی کوئی چیز بھی ہضم نہیں ہوتی تھی پانی

پیتے ہی یا کھانا کھاتے ہی اسے قے (الٹی) ہو جاتی تھی پانی نہ پینے کی وجہ سے اسے کئی سلائن کی بائلیاں چڑھانی پڑی اور کئی دفعہ اسپتال میں اڈمٹ بھی کرنا پڑا اسی حالت میں اس نے ساڑھے آٹھ مہینے گذارے نواں مہینہ لگتے ہی لڑکی پیدا ہوئی اب وہ چار مہینہ کی ہے اب پھر سے وہ حمل سے ہے اور وہی تکلیف شروع ہو گئی ہے ہم میاں بیوی مجبوری میں الگ اور اکیلے رہتے ہیں کوئی دیکھنے والا نہیں بیماری کی تکلیف کی وجہ سے بستر پر پڑ (لیٹ) جاتی ہے اور میں کاروبار کی وجہ سے اکثر گھر سے دور رہتا ہوں اس تکلیف سے بچنے کے لئے اور ہماری بیٹی جو چار مہینہ کی ہے کہ اس کی پرورش میں کوئی کمی نہ آئے اس لئے ہم اس حمل کو گرانا چاہتے ہیں ہم حمل گرائیں یا نہیں؟ حمل دو مہینے کا ہے۔ مستفتی محمد ابراہیم شیخ پونہ ۲۸ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب :۔ مذکورہ صورت میں بدرجہ مجبوری اس حمل کو گرایا جا سکتا ہے اجازت ہے۔ (محمودیہ ص ۳۶۲ ج ۱۷) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿ سیاست کا بیان ﴾

عورت کی سربراہی اسلام میں

سوال :۔ مکرمی مفتی شاکر صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرض یوں ہے کہ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات مرحمت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں

(۱) کیا ہندوستان کے موجودہ حالات میں ایک مسلمان عورت الیکشن میں امیدوار کی حیثیت سے کھڑی ہو سکتی ہے؟

(۲) امیدوار مسلم خاتون کا اگر یہ ارشاد ہو کہ میں تو ۴۰ سال کی ہو چکی ہوں اور کیا حرج ہے تو کیا اس کا یہ کہنا درست ہے یا اس کیلئے گنجائش ہے؟

(۳) اور اگر کوئی مسلم خاتون الیکشن میں کھڑی ہوئی تو ہم مسلمان اس کو ووٹ دیں یا نہ دیں؟ مستفتی بشیر احمد پونہ ۲۶ رجب ۱۴۱۲ھ

جواب:۔ (۱) ہندوستان کے موجودہ حالات میں ایک مسلم خاتون کیلئے الیکشن میں حصہ لینا جائز نہیں ہے۔

(۲) موصوفہ کا یہ ارشاد درست نہیں ہے اور شریعت میں اس کی بالکل گنجائش نہیں ہے بلکہ ایسی خلافِ شرع بات کہنے سے احتراز لازم ہے۔

(۳) ایسی عورت کو ووٹ دینا جائز نہیں ہے بلکہ تعاون علی الاثم ہونے کی وجہ سے بہت بڑا گناہ ہے۔ بخاری شریف میں حدیث ہے "لن یفلح قوم ولوا امرھم" (الحدیث) یعنی جس قوم نے کسی عورت کو اپنا سربراہ بنایا وہ ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتی۔ وقال تعالیٰ: ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان الآیۃ۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿ تعبیر کا بیان ﴾

خواب میں پانی پر چلنا

سوال:۔ میں اور میرا مالک پانی میں سے چل رہے ہیں اور آہستہ آہستہ ہم دونوں نیچے جا رہے ہیں یہاں تک کہ وہ پانی سینہ تک آتا ہے۔

مستفتی ایوب بھائی مکاندار پونہ ۱۵/۱۰/۲۰۰۴

جواب:۔ ایمان ویقین بڑھے گا اور اللہ تعالیٰ تمہیں مال اور خیر وبرکت دیں گے۔ انشاءاللہ۔ (کامل التعبیر ص ۶۸) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

گمشدہ بھائی کو خواب میں دیکھنا

سوال:۔ میں نے خواب دیکھا تقریباً تہجد کا وقت ہے کہ میرا بھائی آٹھ ماہ سے غائب ہے مگر اتفاقاً ایک دن وہ گھر کے دروازے پر آکر کھڑا ہوا اس کا چہرہ بہت غمگین تھا اور اس کے دونوں ہاتھ گٹوں سے لیکر کہنی تک بالکل کالے اور کاڑی کی طرح تھے اور ہم لوگ اس کو دیکھ کر ایک دم سہم گئے۔

مستفتی عبدالعزیز پونہ ۳ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ یہ دلیل ہے اس بات کی کہ بھائی ایک نہ ایک دن ضرور آئے گا اور انجام کار اس کی زندگی میں دین ہوگا۔ انشاءاللہ (کامل ص ۱۹۵) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

خواب میں اژدہا دیکھنا

سوال:۔ میں نے خواب میں اپنے آپ کو ایک گھنے جنگل میں بھاگتا ہوا دیکھا اور میرے پیچھے ایک بڑا اژدھا ہے وہ میرے پیچھے لگا ہے اور اس کے پیچھے ایک چھوٹا اژدھا ہے اور میں بھاگ رہا ہوں تو اچانک اس جنگل میں ایک چھوٹا بچہ ملا جو اکیلا

جنگل میں کھڑا تھا میں نے اس سے کہا کہ میں بہت پریشان ہوں یہ اژدھا میرے پیچھے لگا ہے تو اس لڑکے نے ایک چھوٹی لکڑی لی اور اس سے اس اژدھے کو مارا اور جو اس کے پیچھے چھوٹا اژدھا تھا غائب ہو گیا۔

مستفتی محمد یونس شیخ پونہ ۲۰ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے کسی عمل نیک کے ذریعہ آپکے ایک دشمن کو دفع کر دیا ہے لیکن بڑا دشمن آپ کے پیچھے ہے اور سب سے بڑا دشمن نفس اور شیطان ہے لہذا صدقے دعا اور اعمال کرتے رہیں آپ کی عمر دراز ہوگی اور انجام کار جب بھی دنیا سے جانا ہوا تو اللہ تعالیٰ شہادت کی موت دے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ (کامل التعبیر ص ۵۷)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

حضور ﷺ کو خواب میں دیکھنا

سوال:۔ ایک بہت بڑا کنواں دیکھا جس میں ہرا پانی ہے اس کے کنارے پر میں اور میری گھر والی دیکھ رہے ہیں ہمارے بازو میں تیسرا حسین خوبصورت نوجوان لڑکا بیٹھا ہوا ہے اس لڑکے نے مجھ سے کہا کہ پانی میں دیکھتے رہو اس میں سے حضور ﷺ اوپر آئینگے میں تعجب سے دیکھتا رہا وہ لڑکا غائب ہو گیا پھر پانی میں سے حضور ﷺ کمر تک اوپر آئے اور ان کے ساتھ کچھ برقعہ والی عورتیں وہ بھی آدھی کمر تک اوپر آئیں اور کچھ سفید لباس اور سفید ڈاڑھی وٹوپی والے ساتھی انکے ساتھ اوپر نکلے میں تعجب سے دیکھتا رہا اس منظر کو دیکھ کر میری گھر والی پانی میں کود پڑی پھر وہ سب نیچے چلے گئے

حضور ﷺ کی آنکھوں میں سرمہ تھا اور کمر تک کپڑے بھی نہیں تھے اور سر پر ٹوپی نہیں تھی انکے آنکھ کے سرمہ کی وجہ سے تمام پانی سرمہ والا ہو گیا اس واقعہ کے بعد کنواں کے دوسرے کنارے پر ایک شخص کھڑا تھا اس کے بدن پر صرف پائجامہ تھا باقی کپڑے نہیں تھے اسکے ہاتھ میں ایک جانور تھا منگس (نیولہ) کے جیسا جانور تھا اس جانور کو میرے بدن پر پھینک کر وہ آدمی ہنس رہا تھا وہ جانور میرے بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے کاٹنا شروع کیا تو میں گھبرا گیا بہت کوشش کے بعد بھی وہ جانور مجھے نہیں چھوڑ رہا تھا پھر مجھے آیۃ الکرسی یاد آگئی میں آیۃ الکرسی پڑھنے لگا تو آسمان میں سے ایک لوہے کا گرم اور لال گولہ میرے سامنے آیا اس جانور کو میں نے اس گولہ سے چٹکا دیا تو وہ جانور مر گیا اور میں بچ گیا یہ خواب صبح کی اذان سے پہلے کا ہے اس خواب کی تعبیر بتائے۔

مستفتی علی اصغر جت ضلع سانگلی ۱۱ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ آپ ﷺ کو خواب میں دیکھنا درحقیقت آپ ﷺ ہی کو دیکھنا ہے اور دنیا آخرت کی سعادت کی دلیل ہے نیز اللہ تعالیٰ آپ کو اس خواب کی برکت سے دنیا آخرت کے غموں سے نجات دینگے۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔ من رانی فقد رأی الحق فان الشیطان لا یتمثل بی (الحدیث) (کامل التعبیر ص ۶۳) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

حضور ﷺ کو خواب میں دیکھنا

سوال:۔ میں نے خواب میں ایک بزرگ کو دیکھا جو سفید لباس اور سفید عمامہ

باندھے ہوے تھے اور وہ مجھ سے کہہ رہے تھے کہ یہ حضور ﷺ ہیں ان سے اپنی پریشانی بتاؤ (جو کہ ان بزرگ کے بازو میں تھے) تو یہ سن کر میں درود پڑھنے لگا اور میرا چہرہ آخر تک نہیں اٹھا اس کے بعد درگاہوں کے بھی بہت سے خواب پڑتے ہیں

مستفتی اسماعیل شیخ پونہ ۲۰ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ بزرگ نے اس طرف اشارہ کیا ہے کہ حضور ﷺ کی زندگی کو اپنی زندگی بنالو، ان کا طریقہ ان کی سنت پر عمل کرو، پانچ وقت کی نماز کی پابندی کرو، ڈاڑھی رکھو، انشاء اللہ حضور ﷺ کو خواب میں دیکھنے کی برکت سے تمام غم مصیبت پریشانی اللہ دور کردیگا۔ (کامل التعبیر ص ۶۳) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

اژدہا اور مگرمچھ خواب میں دیکھنا

سوال:۔ مجھ کو بار بار خواب پڑ رہا ہے اور اس میں بار بار پانی کے اندر دو اژدھے ہیں ایک بڑا ایک چھوٹا اور آج کے خواب میں دو مگرمچھ آئے اس میں بھی ایک مگرمچھ بڑا اور ایک مگرمچھ چھوٹا تھا اور کچھ لوگ گھوم رہے تھے یہ خواب بار بار آرہا ہے شروع رمضان سے؟

مستفتی محمد یونس پونہ ۲۰ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ آپ کے بعض دشمن ہیں جو صرف آپ کو ڈرانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن آپ کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے گھبرانے کی بات نہیں ہے بس اعمال کی پابندی کریں اور

"بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شئ فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع

العلیم"اور اللھم انی اجعلك فی نحورھم واعوذبك من شرورھم صبح وشام تین تین بار پڑھ کر چاروں طرف پھونک ماردیں اوراپنے اوپر دم کردیں۔واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

مردے کوعذاب میں گرفتار دیکھنا

سوال:۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ ہمارے قبرستان میں تین یہودیوں کے جنازہ دفنائے جارہے ہیں اچانک ایک قبر میں سے چلانے کی آواز آئی اور میں بھاگ کر مسجد میں آیا باقی تمام لوگ بھاگ گئے اس کی تعبیر کیا ہے؟

مستفتی محمد سلیم خاکسار پونہ ۲۹رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ اپنے عقائد بنانے کی محنت میں لگے رہو اور بدعقیدہ اور برے لوگوں کی صحبت سے اپنے آپ کو بچاؤ، جو چلانے کی آواز تھی وہ عذاب قبر تھا جو اس یہودی کی بد عقیدگی کی وجہ سے ہورہا تھا، ڈرتے رہو کہیں اپنے ساتھ بھی ایسا نہ ہو (تعبیر الرویا ص۴۵۵/۵۳۳) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

خواب میں اللہ کے راستے میں نکلنا

سوال:۔ میں خواب میں جماعت میں گیا ہوں اور میری بیوی میرے ساتھ ہے (تین دن مستورات کی جماعت میں) ہم ایک دیہات میں گئے وہاں پر ایک پہاڑ تھا اور پہاڑ کے اوپر میرا سالا تھا میں نے کہا تو یہاں کیسے تو اس نے کہا کہ میں جماعت میں آیا ہوں اکیلا تو میں نے کہا کہ ہماری جماعت مستورات کی ہے اور تیری بہن یعنی

میری بیوی بھی ساتھ ہے تو ہماری جماعت میں آجاتو وہ آگیا؟

مستفتی محمد عاقل پونہ ۲۴ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ انشاء اللہ آپ کا آپ کی بیوی کا اور آپ کے سالے کا انجام اچھا ہوگا اور آپ سب مخلوق سے بے نیاز ہو جائیں گے۔ ومن یھا جر فی سبیل اللہ یجد فی الارض مراغما کثیرا وسعة الآیة (تعطیر الانام ص ۴۲۸ کامل التعبیر)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

خواب میں عورتوں کا دیکھنا

سوال:۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ عورتیں ہی عورتیں ہیں بعض اچھا لباس پہنی ہیں اور بعض خراب؟ مستفتی محمد صادق پونہ ۲۴ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ آپ اس جہاں کی مرادیں پاویں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ (تعبیر ص ۳۱۸)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

مردے کو سفید لباس میں دیکھنا

سوال:۔ میری امی نے خواب میں دیکھا کہ میرے والد اور چاچا خواب میں ہیں اور والد صاحب کسی سے بات کر رہے ہیں انہوں نے امی کو دیکھا بھی نہیں اور بات بھی نہیں کی اور دونوں سفید لباس میں ہیں اور چچا نے میری بچی کو جو امی کے پاس تھی اسکو کھانے کیلئے تین چیزیں دی اور امی کو چھ چیزیں دی اسکے بعد آنکھ کھل گئی اور وقت ڈھائی سے تین کے درمیان کا ہے۔

مستفتی موسیٰ پٹھان پونہ ۲۵ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔اس خواب کا مطلب ہے کہ ان دونوں مرنے والوں کا خاتمہ بالخیر ہوا ہے انشاءاللہ اور انہیں ایصال ثواب کرتے رہنا چاہیئے۔(کامل التعبیر ص ۵۳۲/۵۳۵)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

بیوی کو خواب میں دیکھنا

سوال:۔(۱) میں نے اپنی دوسری بیوی کو خواب میں دیکھا اور میں اسکو یہ سمجھا رہا ہوں کہ اللہ جس سے محبت کرتا ہے اسکو اپنی طرف بلاتا ہے جسطرح پہلی بیوی کو ۲۰ سال کی عمر میں بلایا اور یہ اللہ کے چاہنے کی علامت ہے۔

حج کو جاتے ہوئے دیکھنا

سوال:۔(۲) میں اپنے مالک کو ایرپورٹ پر چھوڑنے کیلئے جارہا ہوں اور مالک حج کو جارہے ہیں اور وہاں پہنچنے کے بعد مالک نے مجھ سے کہا کہ ابھی تک اپنا نمبر کیوں نہیں آیا۔ مستفتی محمد ایوب بھائی پونہ ۲۱/۱۲/۲۰۰۴

جواب:۔(۱) اللہ آپ کو عزت ومنفعت سے نوازے گا بیوی کو ایصال ثواب کی فکر کرتے رہیں۔

(۲) عمر دراز ہوگی اور کام ترتیب سے ہوں گے۔(کامل التعبیر ص ۲۲۳)

واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

مرحومہ بیوی کو خوبصورت دیکھنا

سوال:۔ میں اپنے مرحومہ بیوی کو بوسہ دے رہا ہوں اور وہ بہت خوبصورت دکھائی دے رہی ہے۔

مستفتی ایوب شیخ پونہ ۲۸/۱۲/۲۰۰۴

جواب:۔ آپ کو خیر و منفعت ملے گی اور حاجت پوری ہوگی۔ (کامل التعبیر ص ۱۶۷)

واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

خواب میں پانی لینا

سوال:۔ محترم و مکرمی حضرت مفتی شاکر صاحب السلام علیکم

عرض خدمت اقدس میں یہ ہے کہ میں چار ماہ قبل ایک خواب دیکھا تھا کہ میرے والد صاحب مجھکو خواب میں کہہ رہے تھے تو کیوں ملاقات میں جاتا ہے اور تو کام میں کیوں جڑتا ہے (اشارہ تھا دعوت کی محنت میں جڑنے کی طرف) تو میں نے میرے والد کو کچھ ایمان کی بات کہی اور کہا کہ اللہ نے ہم کو اس لئے بھیجا ہے تو میں رونے لگا روتے روتے آگے گیا تو میرے چچا ملے تو انہوں نے کہا کہ تیرے ابا نے جو بات کہی ہے اس کی طرف تو خیال مت دے تو میں پھر آگے چلا تو میری چچی کھڑی تھی تو میں نے چچی سے پانی مانگا تو چچی نے کچھ نہیں کہا تو میں آگے مٹکا رکھا ہوا تھا وہاں گیا اور مٹکے کے اوپر اونچائی پر نل لگا ہوا تھا تو میں مٹکے کے اوپر چڑھ کر پانی لیا مٹکے کے اوپر چڑھنے کی وجہ سے وہ مٹکے میں دراڑ پڑ گئی۔

مستفتی شکیل احمد سانگلی ۱۹/۱۲/۲۰۰۴

جواب:۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خلاف گمان روزی عطا فرمائیں گے انشاء اللہ۔
(کامل التعبیر ص ۷۰،۷۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

دعا کا منظر دیکھنا

سوال:۔ میں نے خواب میں دیکھا امام صاحب رو کر دعا کر رہے تھے اور میں آمین کہہ رہا تھا اچانک امام صاحب نے کہا کہ حلال روزی کماؤ اور نمازوں کا اہتمام کرو اسکی کیا تعبیر ہے؟ مستفتی حافظ عبداللہ پونہ ۲۶ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ اس کی تعبیر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی جائز مرادوں کو پورا فرمائیں گے انشاء اللہ (کامل التعبیر ص ۲۷۲) لہذا اعمال کی پابندی اور دعا کا خاص اہتمام رکھیں۔
واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

سانپ کو کاٹتے ہوئے دیکھے

سوال:۔ میں نے خواب دیکھا کہ میرے گھٹنے پر مار لگا ہوا ہے اسلئے میں نے گھٹنے کو کپڑے سے باندھا تھوڑی دیر بعد مجھے بہت تکلیف ہونے پر میں نے اس کپڑے کو کھولا تو اس میں سے ایک سانپ نکلا جو میرے گھٹنے کو کاٹ رہا تھا سانپ نکلا جب میری والدہ نے اس کو مارنے کی کوشش کی لیکن وہ بھاگ گیا۔
مستفتی حافظ عبداللہ خاکسار مسجد پونہ ۲۳ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ دشمن نقصان پہونچانے کے درپے ہے صدقہ و دعاؤں کا اہتمام بڑھادیا جائے (کامل التعبیر ص ۵۲۰) خصوصاً یہ دعا کثرت سے پڑھیں۔ اللھم انی اجعلك فی

نحورهم واعوذبك من شرورهم اور اللهم احفظنا من بين ايدينا ومن خلفناو عن ايماننا وعن شمائلنا ومن فوقناواعوذبك ان اغتال بنا من تحتناالخ

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

خواب میں سانپ کو بیمار دیکھنا

سوال:۔ میں خواب میں دو سانپ دیکھے جو تقریباً دس پندرہ فٹ لمبے تھے مگر ان کے پورے جسم پر ایسے نشان تھے کہ کوئی ان کو مارا ہے اور منہ کا آدھا حصہ بھی ایسا ہی تھا اور آدھا اچھا تھا جس میں جان بھی تھی وہ دونوں پڑے ہوئے ہیں اور میں ان پر ہاتھ پھیرا پھر ان میں سے ایک اپنے منہ کے بل گھسٹ کر ایک جگہ میں چھپ گیا میں سوچا کہ اب یہاں کوئی نہیں جاسکتا (مگر اتفاق ایسا ہے کہ ہمارے گھر کے سامنے ایک شخص دو سال سے بیمار تھا وہ اسی رات مر گیا) تو اس کی تعبیر کیا ہے

مستفتی غالب بھائی بارامتی پونہ ۱۵/۱۲/۲۰۰۴

جواب:۔ اللہ تعالیٰ خواب دیکھنے والے سے شر اور آفت دور کریں گے اور مرتبہ وبلندی دیں گے انشاء اللہ۔ (کامل التعبیر ص ۵۲۰) اللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

جسم کو زخمی دیکھنا

سوال:۔ والد صاحب کو اکثر رات میں عجیب عجیب خواب نظر آتے ہیں جیسے کوئی کسی کو مار رہا ہے کاٹ رہا ہے، قتل وغارت گری ہی نظر آتی ہے آج یہ خواب دیکھا کہ ایک

عورت ہے جو سب کو کاٹ رہی ہے اور والد صاحب سے کہا کہ تمارے گناہ کم ہیں تم خود ہی چھری بدن پر مارلو ابا نے اپنے آپ کو زخمی کیا اور خون نکالا، رات پوری اسی میں گذرتی ہے ابا نہ ہوں تو امی کو یہ خواب پڑتے ہیں۔

مستفتی بندۂ خدا پونہ ۲۹/۱۲/۲۰۰۴

جواب:۔ جسم پر بہت سے زخم دیکھنے یا کرنے کی تعبیر مالی نقصان کی طرف اشارہ ہے اور خلاف مزاج وناخوشی کے واقعات پیش آنے کے بھی اندیشے ہیں (کامل التعبیر ص ۲۴۳) لھذا اب تک دیکھے ہوئے خوابوں کی بری تعبیر سے بچنے کے لئے صدقہ اور استغفار کی کثرت کریں چنانچہ قرآن پاک میں استغفار پر دفع مضرت کے ساتھ جلب منفعت کا بھی وعدہ ہے۔ فقلت استغفروا ربکم انه کان غفاراً یرسل السماء علیکم مدراراً ویمددکم باموال وبنین ویجعل لکم جنات ویجعلکم انهاراً ۔ البتہ آئندہ اس قسم کے خواب کے شر سے بچنے کیلئے آسان سا راستہ یہ ہیکہ بیدار ہوتے ہی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھ کر بائیں طرف تھکار دیں اور کسی کے سامنے اس کا تذکرہ نہ کریں اور بے خوف ہو جائیں کہ یہ مسنون عمل ہی سب سے بڑا علاج ہے ہر بری تعبیر کا اور ہر بری تعبیر اس عمل کے ذریعہ بے اثر ہو جاتی ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

خود کو غسل کرتے دیکھنا

سوال:۔ خواب میں اپنے آپ کو غسل کرتے دیکھنا اسکی کیا تعبیر ہے؟

مستفتی محمد منیر احمد جامع مسجد دیہوروڑ پونہ ۸ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب :۔ اللہ تعالی آپ کو شفا عطا فرمائے نگے اور عافیت ہوگی انشاء اللہ۔ (کامل التعبیر ص ۴۲۹) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

بکری گھوڑا اور اژدھا خواب میں دیکھنا

سوال :۔ میں نے دیکھا کہ پانی کی نہر چل رہی ہے اور اس پانی پر اور بازو میں خوبصورت تین طرح کے اژدھے نظر آنے لگے اور کچھ خوب صورت گھوڑے اس میں دوڑ رہے ہیں اور کچھ بہ کر جارہے ہیں اسی طرح کچھ بکریاں بھی دوڑ رہی ہیں اور کچھ بہ کر جارہی ہیں میں اس کو بالکل قریب سے دیکھ رہا ہوں اور میرے دل میں بات پیدا ہوئی کہ یہ منظر میرے بیوی بچوں کو دکھاؤں تو ان کو لیکر دکھانے کے واسطے قریب جارہا تھا تو اچانک نہر میں سے ایک بڑا اژدھا نکلا اور ہم کو ایسا معلوم ہورہا تھا کہ وہ ہماری طرف آرہا ہے تو پانی میں سے اچانک مچھلی اس کے سامنے آئی اور اس کو اس نے پکڑا اور پیچھے چلا گیا اور جس وقت میں نہر کا منظر دیکھ رہا تھا تو اس وقت میں ذکر بھی کر رہا تھا؟

مستفتی محمد شکیل خان پونہ ۴ شوال ۱۴۲۵ھ

جواب :۔ اپنی خواہش نفس کو قابو میں رکھنے کی کوشش کرتے رہیں فکر مند رہیں آپ کے کسی دشمن سے اللہ نے آپ کی حفاظت فرمائی ہے احتیاط اور اعمال والی زندگی گذاروگے تو اللہ تعالیٰ خیر و برکت اور عظیم منفعت عطاء فرمادیگا (تعبیر الرویا ص ۹۴/۹۸ ۵۰۴/۵۰۵) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿ متفرقات ﴾

حرام کاروبار کو حلال کس طرح بنائیں؟

سوال:۔ جوے کا کاروبار تھا اب اسکو چھوڑ کر صحیح کاروبار کرنا چاہتا ہوں اور حال یہ ہے کہ دو نمبر جو کاروبار کر چکا ہوں صرف اسی کا پیسہ موجود ہے اسکے علاوہ کوئی مال نہیں ہے کیا یہ دو نمبر کا مال حلال کاروبار میں لگا سکتا ہوں یا نہیں؟ واضح جواب دیں۔

مستفتی رفیق بھائی کولہاپور ۱۸ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ اسی حرام کے روپے سے کوئی کاروبار شروع کرے اور تھوڑی تھوڑی کر کے اس تجارت کے نفع میں سے اتنی رقم غریبوں میں صدقہ کرتے جائیں جتنی حرام کی رقم سے تجارت شروع کی تھی اس طرح جب اتنی رقم صدقہ کردی جائے گی تو یہ تجارت حلال ہو جائے گی۔ (نظام الفتاویٰ ص ۳۶ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

چوری کا مال لینا

سوال:۔ بھنگار کی دکان ہے جان بوجھ کر چوری کا مال نہیں لیتے پھر بھی انجانے میں کوئی چوری کا مال ہمیں بیچ دے تو کیا یہ کاروبار جائز ہے؟

مستفتی شبیر بھالدار پونہ ۷ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ جب آپ جان بوجھ کر چوری کا مال نہیں لیتے تو اس کاروبار میں کوئی حرج نہیں ہے اگر کوئی چوری کر کے لائے گا تو وہ خود ذمہ دار ہوگا آپ ظاہر کے مکلف ہیں

لایکلف اللہ نفسا الا وسعھا الایۃ۔ ولا تزر وازرۃ وزر اخری الایۃ ۔

واللہ اعلم وعلمہ اتم فتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

نئے گھر کا افتتاح کیسے کریں؟

سوال:۔ نیا گھر بنایا ہے کیا اس کا کوئی صدقہ وغیرہ دینا پڑتا ہے؟

مستفتی انصار شیخ دتاواڑی پونہ ۲۴/۹/۲۰۰۴

جواب:۔ نہیں! بلکہ صرف دو رکعت نفل پڑھ کر یا تلاوت کر کے دعاء عافیت کرے اور روزانہ نماز اور تلاوت کی پابندی کرے اور احتیاطاً کچھ صدقہ خیرات کردے۔

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

ضمناً الکحل بنانا

سوال:۔ میں شکر فیکٹری میں کام کرتا ہوں کبھی کبھی الکحل بنانے کا کام کرنا پڑتا ہے کیا میں ایسی جگہ کام کرسکتا ہوں یا نہیں؟

مستفتی وزیر احمد اگار خورد تعلقہ اتھنی ضلع بلگام ۱۰/۴/۱۹۹۵

جواب:۔ جب آپ کا مقصد الکحل بنانا نہیں ہے بلکہ آپ کا اصل کام شکر فیکٹری کی حلال مزدوری ہے تو آپ کیلئے یہ نوکری جائز ہے البتہ حتی الامکان الکحل بنانے سے اپنے آپ کو بچاتے رہیں اور اس کیلئے تدبیریں، دعائیں وصدقہ کرتے رہیں لیکن پھر بھی بدرجہ مجبوری کرنا ہی پڑے تو دل میں ندامت ہو اور استغفار کی کثرت ہو تو انشاء اللہ اللہ کے ہاں مواخذہ نہ ہوگا البتہ اس ملازمت کو کرتے ہوئے دوسرا غیر مشکوک ذریعہ

معاش بھی تلاش کرتے رہیں اور ملنے پر اس کو چھوڑ دے "الاشباہ والنظائر" میں ہے الامور بمقاصدھا۔ ۔۔ان بیع العصر ممن یتخذہ ضامنا ان قصد بہ التجارۃ فلا یحرم وان قصد بہ لا جد التخمیر حرم الخ واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

مردار مرغی پالتو مچھلی کو کھلانا

سوال:۔ مردار مرغی پالتو مچھلی کو کھلا سکتے ہیں یا نہیں؟

مستفتی زاہد بھائی پونہ ۲ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ نہیں کھلا سکتے ناجائز ہے۔ (احسن الفتاوی ص ۱۲۵ ج ۸۔ فتاوی رحیمیہ ص ۲۵۰ ج ۶) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

غرّہ رجب

سوال:۔ غرّہ کسے کہتے ہیں؟ مستفتی زماں بھائی پونہ ۲۹ رمضان ۱۴۲۴ھ

جواب:۔ ہر چیز کا ابتدائی اور معظم حصہ، گھوڑے کی پیشانی کی سفیدی (مصباح اللغات ص ۵۹۴) رجب کی پہلی تاریخ کو غرہ رجب کہتے ہیں۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

حرام مال صدقہ کرنے سے بقیہ حلال ہو جاتا ہے؟

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین مفتیان دین متین اس بارے میں کہ زید کا شراب کا دہندہ ہے اسکی ساری کمائی ۱۰،۰۰۰ روپے ہیں اور اسمیں سے وہ ۵۰۰۰

روپئے راہ خدا میں استعمال کرے تو کیا یہ ۵۰۰۰ زید کے لئے جائز ہونگے یہ مسئلہ اسلئے پوچھنے کی ضرورت پڑی کہ مجھے ایک صاحب نے بتایا تھا کہ ان سے کسی مولانا نے بتایا تھا اور ایک مسئلہ یہ ہے کہ ایک مفتی صاحب نے فرمایا کہ شراب کا کاروبار کرنا جائز ہے تو برائے کرام آپ سے عاجزانہ درخواست ہے کہ ان دونوں مسئلوں کو حل فرمائیں اور شکریہ کا موقعہ عنایت فرمائیں۔

مستفتی محمد علی دہلی دربار رسٹورنٹ کاسرواڑی پونہ ۲۲/۸/۱۹۹۲

جواب:۔ شراب کا دہندہ ناجائز اور حرام ہے اور اسکی آمدنی اللہ کے راستے میں کچھ حصہ خرچ کردینے سے حلال نہیں ہوجاتی حرام کمائی مالک ہی کو لوٹادی جائے اگر معلوم ہو تو اور اگر مالک کا پتہ نہ ہو تو غریبوں اور مسکینوں کو رفعِ وبال کی نیت سے دیدی جائے اور شراب کے کاروبار کو جائز کہنے والا مفتی نہیں بلکہ کوئی احمق جاہل ہوسکتا ہے خود قرآن میں بھی اس کی حرمت ہے اور فتاویٰ عالمگیری (ص ۴۱۰ ج ۵) میں ہے " یحرم تملیکها وتملکها بالبیع والهبة وغیرهما مما للعبادفیه صنع الخ والسبیل فی المعاصی ردها... ---ان تمکن من ردّه بأن عرف صاحبه وبالتصدیق به ان لم یعرفه الخ (عالمگیری ص ۳۴۹ ج ۵) یعنی شراب کا مالک بننا اور بنانا وہ کاروبار کے ذریعہ ہو یا ہدیہ تحفہ وغیرہ کے ذریعہ ہر ایک حرام ہے اور صدقہ کے سوا چارۂ کار نہیں۔

واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

گھر کی قرآن خوانی

سوال:۔ گھر کی ابتداء میں قرآن خوانی کرنا کیسا ہے اور کرنا درست نہیں تو کیا کریں؟

مستفتی محمد صادق ایروڑا پونہ ۱۰ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ یہ عمل سنت تو نہیں ہے البتہ خود پڑھے اور اپنے گھر والوں کو کہے کہ کچھ قرآن پڑھ لے چند نوافل پڑھ کر دعاء خیر کرلے اور ہمیشہ نمازوں تلاوت اور ذکر کا اہتمام کرے اور کچھ رقم صدقہ کردے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

امتحان میں نقل کرنا

سوال:۔ ہمارے کالج میں امتحان کے وقت کالج والے خود کاپی کراتے ہیں یا کبھی ایسے ہوتا ہے کہ ۹۰ فیصد کاپی کرتے ہیں اس صورت میں کیا میں بھی کاپی کرسکتا ہوں یا نہیں؟

مستفتی محمد وسیم چنتامنی کرناٹک ۱۸ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ امتحان میں نقل کرنا خیانت اور گناہ ہے اگر استاد کی اجازت سے ہو تو استاد اور طالب علم دونوں خائن اور گناہ گار ہوں گے اور اگر استاد کی اجازت کے بغیر کرے تو صرف طالب علم ہی خائن ہوگا۔ (آپ کے مسائل ص ۳۱۱ ج ۸) لا تخونوا اللہ ورسولہ (قرآن) لاخیانۃ فی الاسلام (الحدیث)

واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

سیل ٹیکس کم دینا

سوال:۔ کیا سیل ٹیکس میں برابر صحیح صحیح لکھ کر ٹیکس ادا کرنا ضروری ہے یا کچھ چھپا کر کم ٹیکس دے سکتے ہیں یا نہیں؟

مستفتی ٹیپو صاحب ہوسورگہ ضلع چتر درگہ کرناٹک ۲/۱۱/۲۰۰۴

جواب:۔ سیل ٹیکس کا قانون انصاف پر مبنی نہیں ہے اپنی عزت بچا کر نقصان کے بغیر جتنا بچا سکتے ہیں جائز ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی شاکر خان قاسمی پونہ

گروی چیز استعمال کر سکتے ہیں؟

سوال:۔ گروی رکھی ہوئی چیز کا استعمال کر سکتے ہیں یا نہیں؟

مستفتی عبدالرشید بھائی پونہ ۹ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ رہن رکھی ہوئی چیز کا مالک رہن رکھوانے والا ہے اور اس کے منافع اور پیداوار بھی اسی کی ملکیت ہے جس شخص کے پاس یہ چیز رہن رکھی گئی ہے نہ وہ رہن کی چیز کا مالک ہے نہ اس کی پیداوار کا بلکہ یہ ساری چیزیں اس کے پاس امانت ہیں جب مالک قرض کی رقم ادا کرے گا یہ ساری چیزیں اس سے وصول کر لے گا مرتہن کا رہن کے منافع اور پیداوار کا کھانا سود ہے جو شرعاً حرام ہے۔ (آپ کے مسائل ص ۱۶۹ ج ۶)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

ملازمت میں خیانت

سوال:۔ ایک شخص اپنا کوئی کام کرانے کیلئے کمپنی میں گیا کمپنی نے اپنے ایک ورکر کو

اس کے کام کیلئے مقرر کیا کام پورا ہونے کے بعد اس ورکر نے اس شخص کو دو کارڈ دیا ایک کمپنی کے اڈریس کا اور ایک اپنے اڈریس کا اور یوں کہا کہ اگر آپکو اور کوئی کام کرانا ہو تو آپ ڈائریکٹ مجھ سے بھی مل سکتے ہیں کیا اس ورکر کا یہ عمل صحیح ہے؟

مستفتی عبید گنیش پیٹھ پونہ ۱۶ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ جب وہ کمپنی کا ملازم ہے اور اس شخص کے پاس کمپنی نے اس کو بھیجا ہے تو اسے صرف کمپنی کا کارڈ دینا جائز ہے اپنا نہیں اگر اس وقت اپنا کارڈ دیگا تو کمپنی کے ساتھ خیانت ہوگی ہاں ڈیوٹی کے اوقات کے علاوہ خود سے محنت کر کے لوگوں سے رابطہ قائم کرے اور کارڈ دے کر یہ کہے کہ آپ مجھ سے رابطہ قائم کریں یہ جائز ہے۔

لا تخونوا اللہ ورسولہ (قرآن) لاخیانۃ فی الاسلام (الحدیث) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

چوری کا مال خریدنا

سوال:۔ (۱) اگر کوئی نوکر اپنے مالک کی چوری سے کوئی چیز دیتا ہے اور ہم اس کو پیسے سے خرید لیتے ہے جیسا کہ برتن وغیرہ تو کیا لینا جائز ہے یا نہیں؟

منہ بولی ماں

سوال:۔ (۲) اگر اپنے ماں باپ نہ ہوں تو کسی کو ماں باپ بنا سکتے ہیں یا نہیں غیر کو ماں باپ کہہ کر پکار سکتے ہیں؟

یتیم کا اطلاق کس پر؟

سوال:۔(۳) یتیم کب تک یتیم رہتا ہے؟

عورت شوہر کا مال میکہ دے سکتی ہے؟

سوال:۔(۴) اگر میرے شوہر نے کہا کہ میرے پیسے میں سے تو کتنا بھی خرچ کر تجھکو اجازت ہے تو کیا میں اپنے بھائیوں کے یہاں ہزار دو ہزار کی چیزیں دے سکتی ہوں کیا؟ اسکا علم میرے شوہر کو نہیں ہے کہ میں کتنا اپنے مائیکہ والوں کو دے رہی ہوں؟ ان سب باتوں کا جواب چاہیئے آپکی بڑی مہربانی ہوگی۔

جواب:۔(۱) معلوم ہو تو ناجائز ہے (۲) پیار و محبت سے ماں یا باپ تو کہہ سکتے ہیں لیکن اگر وہ محرم نہیں ہے تو اس سے پردہ کرنا لازم ہے اسی طرح دیگر احکام شرع کا پاس ضروری ہے (۳) بالغ ہونے تک یتیم رہتا ہے (مصباح اللغات ص ۱۰۱۶) میں ہے یتیم وہ نابالغ بچہ جس کا باپ مر گیا ہو (۴) عام اجازت کے بعد اگر یہ یقین ہو کہ معلوم ہونے پر شوہر ناراض نہ ہوگا تو دینا جائز ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

نیرا پینا

سوال:۔نرا پینا جائز ہے یا نہیں؟

مستفتی شیخ گلاب روشن میاں نانا پیٹھ پونہ ۱۱/۴/۱۹۹۵

جواب:۔نیرا پینا تاڑی بننے سے پہلے جائز ہے۔ واللہ اعلم اعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

چرس گانجہ کا حکم

سوال:۔ چرس وگانجے کے روپیوں سے چلہ میں جاسکتے ہے یانہیں؟

مستفتی امجد ارشاد شیخ کلیان ۱۳/۵/۱۹۹۷

جواب:۔منشیات کی تجارت بھی ناجائز ہے اوراس کی کمائی سے کوئی دینی کام کرنا بھی جائزنہیں ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

دم سائل کو جما کر بیچنا

سوال:۔ (۱) قصاب لوگ جانور ذبح کرنے کے بعد جو خون نکلتا ہے اسے جما کر بیچتے ہیں کیا یہ جائز ہے؟

کھانے کے برتن صاف کرنے کا حکم

سوال:۔ (۲) پلیٹ میں اگر زیادہ کھانا ہے تو صاف کرنا ضروری نہیں ہے اور اگر تین لقموں کے اندر اندر ہے تو پیٹ بھرنے کے بعد بھی صاف کرنا ضروری ہے اس کی کیا حقیقت ہے؟ مستفتی محمد عمر مالیگاؤں ۶ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔(۱) یہ ناجائز اور حرام ہے جس چیز کا استعمال حرام ہے اس کی تجارت بھی حرام ہے۔

(۲) یہ بات غلط ہے حدیث میں کم کھانے کی ترغیب آئی ہے اور برتن صاف کرنے کے چکر میں اس پر عمل نہ ہوسکے گا احتیاط اسی میں ہے کہ کھانا زیادہ نہ ڈالے، بقدر ضرورت کھا کر اپنے سامنے کا حصہ صاف کرے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

منگنی کے بعد کی عیدی کا حکم

سوال:۔(۱) میری منگنی طئے ہوئی ہے اور ابھی تک شادی نہیں ہوئی اور وہ سسرال والے مجھے عیدی دینا چاہتے ہیں یعنی وہ لوگ میرے لئے کپڑے اور کھیر کا مکمل سامان لینا چاہتے ہیں تو اسطرح کرنا صحیح ہے یا نہیں؟

نکاح میں بغیر مانگے ملنے والی چیزوں کا حکم

سوال:۔(۲) نکاح میں انگوٹھی وغیرہ جتنا سامان ہے وہ سب کے سب بغیر مانگے دے رہے ہیں تو ہم اسکو لے سکتے ہیں یا نہیں؟

مستفتی عبدالرزاق کاغذی پورہ پونہ ۱/۱/۱۹۹۱

جواب:۔(۱) بغیر مانگے اگر عیدی دے رہے ہیں تو لینا جائز ہے مگر اسے رسم نہ بنایا جائے۔

(۲) غیرت کا تقاضہ تو یہ ہے کہ انگوٹھی وغیرہ کچھ نہ لیا جائے اور مقصود صرف عورت ہو لیکن بلا مانگے دیدیں تو لینا حرام بھی نہیں ہے (آپ کے مسائل ص ۱۲۶ ج ۸۔ فتاوی رحیمیہ ص ۳۲۰ ج ۶) لو جهزابنته وسلم اليها ليس له فى الاستحسان استرداده منها وعليه الفتوى (عالمگیری ص ۳۲۷ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

والد کا حق ادا کرنا

سوال:۔ میرے ابا نو مسلم ہیں اور شادی کے بعد ہم کو چھوڑ کر چلے گئے ہیں اب تک

دس سال سے زیادہ ہو گئے ہیں اور مجھے سننے میں آیا کہ وہ مرتد ہو گئے ہیں لیکن حقیقت کیا ہے مجھے معلوم نہیں اور ان کی دوسری شادی ہوئی ہے یہ بھی میں نے سنا ہوں تو اس وقت میں میرے ابا سے ملاقات کر سکتا ہوں یا نہیں؟

مستفتی محمد فاروق گوکاک کرناٹک ۲۱ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ جی ہاں آپ اپنے ابا سے ملاقات کر سکتے ہیں اور انہیں دوبارا ہدایت کی طرف لانے کی کوشش کریں اور دعاء بھی کرتے رہیں۔ فلا تطعهما وصاحبهما فی الدنیا معروفا۔ الآیة واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

نماز بعد متصلاً تعلیم کرنا

سوال:۔ ہمارے یہاں فضائل اعمال کی تعلیم مسجدوں میں فجر اور عصر کی دعاء کے بعد ہوتی ہے رمضان المبارک کی آمد پر مجمع بڑھ جاتا ہے اور دنوں کے مقابلہ میں اس لیئے تبلیغ کے ذمہ دار کہیں تو بعد سلام فورا اور کہیں توفق کر کے دعاء سے پہلے ہی فضائل اعمال کی تعلیم کا عمل شروع کر دیتے ہیں جبکہ عمومی مجمع کام سے موافق اور مانوس نہیں ہوتا بلکہ بعض تو مخالف بھی ہوتے ہیں جو صرف دعاء ماثور کے لیئے کرھار کے ہوتے ہیں بعد میں فقرے بھی کستے ہیں اور مسجد کی انتظامیہ اور مصلیان میں انتشار پیدا ہوتا ہے لوگ نالاں اور شاکی ہوتے ہیں آپ سے گذارش ہیکہ مسئلہ کے جمیع پہلوؤں میں وضاحت فرمائیں اور کیا ایسی تعلیم (جبری) مطلوب و درست اور منشاء نظام الدین دہلی کے مطابق ہے؟ احادیث کی روشنی میں بتائیں کیا ایسی تعلیم جسمیں تسبیح چھوڑ کر یا تسبیح

پڑھ کر سلام اور دعاء میں بُعد رکھا جا سکتا ہے؟ کیا ایسی تعلیم سے خیر وجود میں آئے گی ؟ کیا ایسی تعلیم وقتی یا مستقل کی جا سکتی ہے؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں مدلل حوالات فقہاء کے ساتھ جواب عنایت فرما کر امت کی رہنمائی فرمائیں اور عنداللہ ماجور ہوں۔

مستفتی محمد موسیٰ عالمگیری احمد نگر ۸ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ بشرط صحت سوال فضائل اعمال کی تعلیم دعاء روک کر کرنا غلط ہے میں نے خود مولانا سعد صاحب مدظلہ العالی کی زبانی پرانوں کے جوڑ میں اس کی تغلیط سنی ہے اور حضرت مولانا نے خود اپنا واقعہ بھی بیان فرمایا کہ میں نے دوران سفر ایک مسجد میں نماز پڑھی اور دعاء روک کر تعلیم ہوئی بڑا افسوس ہوا کہ یہ دین کا مزاج نہیں ہے بس اللہ تعالیٰ ہم تمام کو صحیح عمل کرنے کی توفیق دے آمین ۔لا اکراہ فی الدین الآیہ۔

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

انعام کی ایک صورت

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علماء کرام مندرجہ ذیل مسئلہ کے بارے میں؟

ایک شخص ہے اس کا پھل کا کاروبار ہے اس نے ایک لاکھ ٹکٹ بنائے ہیں ان پر نمبر ڈالے ہیں ایک لاکھ تک ڈیڑھ ڈیڑھ سو روپیہ کا ایک اور یہ اعلان کیا کہ جو ڈیڑھ سو روپیہ میں ایک ٹکٹ خریدے گا بازار بھاؤ کے حساب سے اتنی رقم کے پھل ہم اس کو دیدیں گے پھر وہ یہ ٹکٹ سنبھال کر رکھے جب پورے ایک لاکھ ٹکٹ بک جائیں گے پھر ہم قرعہ اندازی کریں گے اور لاکھ ٹکٹ میں جسکا نام آئے گا اس کو ہیرو ہونڈا وغیرہ

انعام دیں گے اسی طرح کپڑے والے، جنرل مارکیٹ والے اور ہوائی جہاز کمپنیاں وغیرہ شوق دلانے اور اپنی طرف رغبت دلانے کے لیئے ایسی اسکیمیں چلاتی ہیں؟

مستفتی مفیض بھائی بنگالی پونہ ۴/۹/۲۰۰۴

جواب:۔ بندے کے نزدیک یہ صورت جائز ہے اس لیئے کہ جب صاحب مال کو اسکا بدل مل گیا اور یہ انعام مزید ہے اور زیادہ "الی جانب" اور نقصان "من جانب" ہے تو یہ معاملہ جائز ہوگا۔ ولا کذالك اذاشرط من جانب واحدلان الزیادة والنقصان لا تمکن فیهمابل فی احدهماتمکن الزیادةوفی الآخرالانتقاص فقط فلاتکون مقامرة الخ (شامی ص ۲۸۵ ج ۵) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

کیا قصص الانبیاء معتبر ہے؟

سوال:۔ قصص الانبیاء کتاب معتبر ہے یا غیر معتبر؟

مستفتیہ نصرت باجی پونہ ۳/۱/۲۰۰۵

جواب:۔ غیر معتبر ہے۔ (کفایت المفتی ص ۱۰۵ ج ۹) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

مرید بننا کیسا ہے اور پیر کیسا ہو؟

سوال:۔ یہ ہیکہ مرید بننا چاہیئے یا نہیں اور اگر بننا چاہیئے تو کس کا یعنی پیر کی کیا صفات ہونی چاہیئے؟

مستفتی نفیسہ شبیر پونہ ۸/۱/۲۰۰۵

جواب:۔ مرید بننا جائز ہے ضروری نہیں اصل تو شریعت کی پابندی ہے مرید ہونے کی غرض یہ ہوتی ہے کہ شریعت پر عمل کرنا آسان ہو جائے اور نفس وشیطان کے دھوکے میں نہ آئے لہذا جو پیری مریدی شریعت کے خلاف ہو وہ تو سم قاتل ہے اس سے بچنا لازمی ہے اگر بننا ہے تو ایسے پیر کا بنے جو صحیح العقیدہ، صالح الاعمال، صادق الاقوال خصوصاً نمازوں کا پابند اور پردہ کا لحاظ کرنے والا ہو حتی کہ مریدہ کا ہاتھ بیعت کے وقت بھی نہ پکڑے۔ (فتاویٰ محمودیہ ص ۳۶ ج ۱۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

بڑے برتن میں ہاتھ ڈال کر وضو کرنا؟

سوال:۔ ایک برتن میں گرم پانی ہے تو اسمیں ہاتھ ڈال کر کتنے لوگ وضو کر سکتے ہیں ایک ساتھ بھی اور یکے بعد دیگرے بھی؟

جواب:۔ ضرورت کے وقت ایک ساتھ یا الگ الگ ایک برتن میں ہاتھ ڈال کر جتنے لوگ چاہیں وضو کر سکتے ہیں البتہ بلا ضرورت ایسا نہ کریں۔ اذا ادخل المحدث او الجنب او الحائض التی طهرت یده فی الماء للاغتراف لا یسیر مستعملاً للضرورة (عالمگیری ص ۲۲ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

بابا رسول والا اشتہار

سوال:۔ حضرت رسول کا سلام، اس عنوان پر ایک پمفلٹ آئے دن چھپتا رہتا ہے کیا یہ صحیح ہے؟ اس کا مضمون یہ ہے

کلکتہ کے جلپا ئگڈی میں ساہ گونج شہر کے پاس ایک مزار میں کلیگ کی ایک بھیا نک کہانی دیکھی گئی جو آپ نے کہیں نہ دیکھی ہوگی اس مزار میں اچانک ایک سانپ نکلا اس سانپ کو دیکھ کر آدمی ڈر گیا وہی سانپ انسان کا روپ دھارن کر کے بولا میں جو بول رہا ہوں اسے غور سے سنو کلیگ میں گناہ زیادہ ہو رہا ہے پاپ کو ختم کرنے کے لیئے میں دنیا میں جنم لوں گا جو میرے نام سے ایک ہزار کاغذ چھپوا کر بانٹے گا میں اس کی مدد کروں گا اس کے دل کی اچھا ۲۴ گھنٹہ میں پوری ہوگی لیکن جو آدمی آج کل کر کے ۲۴ گھنٹہ گذار دیگا اس کا بہت نقصان ہوگا اس بات پر وشواس کر کے بمبئی میں ایک آدمی نے ایک ہزار پرچہ چھپوا کر بانٹ دیئے اس کو ۷ دن کے بعد مٹی میں ایک سونے کی کلسی ملی اس کے بعد وہ کروڑ پتی بن گیا ایک غریب گھر کا لڑکا چھپوانے کی سوچ ہی رہا تھا کہ اس کو نوکری مل گئی بعد میں اس لڑکے نے ایک ہزار کاغذ چھپوا کر بانٹ دیئے ایک آدمی نے جھوٹ سمجھ کر کاغذ کو پھاڑ دیا اس کا بڑا لڑکا مر گیا آگرہ کے بابو لعل گپتا بھی کاغذ ملتے ہی چھپوانے کی سوچ رہے تھے لاپرواہی میں ایک مہینہ گذر گیا بیوی مر گئی اور کام کا نقصان ہو گیا، بنتا گرام میں پانچ آدمیوں نے ملکر ۱۵۰۰ کاغذات چھپا کر باٹ دیئے ایک گھنٹہ کے بھیتر ۱۵ لاکھ کی لاٹری لگی اس کے بعد وہ آدمی مسجد بنانے کی سوچ رہے ہیں ہر آدمی سے گذارش ہیکہ اس کاغذات کو پڑھ کر مت پھینکے پرچار کیجیئے پھل ضرور ملیگا شکریہ بابا رسول کا شکریہ، جناب عامن محمد

مستفتی عبدالعزیز بھائی پونہ ۱۸ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ اس قسم کے اشتہار اور پمفلٹ بالکل مصنوعی اور بناوٹی ہیں کسی چالاک مخالف اسلام یہودی یا کسی دشمن اسلام کا یہ پینترا ہے تا کہ مسلمانوں کا اعتقاد کمزور کرے اور اسلام سے بدظن کرے جب اس میں لکھے ہوئے واقعات اور دھمکیاں پوری نہ ہونگی تو مسلمانوں کے عقائد ڈانواڈول ہوں گے اور آپ ﷺ کی دوسری پیشگوئیوں پر سے بھی وثوق اور بھروسہ اٹھ جائے گا بلکہ آپ کے نبی ہونے میں بھی شک وشبہ کرنے لگیں گے اس کو چھپوا کر تقسیم کرنے پر بڑی خوشخبریاں لکھی ہیں لاٹری بھی لگی حالانکہ لاٹری حرام ہے اس سے مسجد بنانا بھی حرام ہے حضور کا اس سے کیا واسطہ اور لکھا ہے کہ مذاق اڑانے اور نہ چھپوانے پر وعیدیں ہیں حلانکہ میں خود ان اشتہار کو پندرہ سال سے پھاڑتا آرہا ہوں آج تک کبھی کوئی نقصان نہیں ہوا لھذا مسلمانوں کو اس سے چوکنا رہنا چاہیئے اور اپنے عقیدے کی حفاظت کرنا چاہیئے اور اسے پھاڑ دینا چاہیئے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

کسی بڑے کے ہاتھ کو چومنا

سوال:۔(۱) کیا کسی بڑے بزرگ یا ماں باپ کے ہاتھ چومنا جائز ہے؟

حضورؐ کے نام پر انگوٹھے چومنا

سوال:۔(۲) حضور کے نام پر انگوٹھے چومنا جائز ہے یا نہیں؟

مستفتی عثمان بھائی کولمبو سری لنکا ۷/۵/۱۹۹۶

جواب:۔(۱) جائز ہے۔ ولا باس بتقبیل ید الرجل العالم والمتورع علی سبیل

التبرك الخ (شامی ص ۲۷۱ ج ۵)

(۲) ناجائز ہے اور کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے۔ (فتاوی رحیمیہ ص ۵۸ ج ۱ ۔ کفایت المفتی ص ۱۱۰ ج ۱) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

گھر میں کتا پالنا

سوال:۔ کیا مسلمان کو اپنے گھر میں کتا پالنے کی اجازت اسلام میں ہے؟

مستفتی شبیر اسحاق پونہ ۳/۴/۱۹۹۴

جواب:۔ صرف چوکیداری اور شکار کیلئے کتا پالنا جائز ہے شوقیہ اور یوروپی تہذیب سے متاثر ہوکر کتا پالنا بالکل ناجائز ہے۔ عن عبد اللہ بن مغفلؓ قال امر رسول اللہ ﷺ بقتل الکلا ب ثم قال ما بالھم وبال الکلاب ثم رخص فی کلب الصید و کلب الغنم الخ (مسلم شریف ص ۱۳۷ ج ۱)۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿ میراث کا بیان ﴾

لڑکوں اور لڑکیوں میں میراث کی تقسیم

سوال:۔ محترم جناب مفتی صاحب..... السلام علیکم

عرض یہ ہیکہ میرے نانا کی کچھ ملکیت ہے اور نانا کا انتقال ہو چکا ہے اور نانا کے چار لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں براے کرم شریعتِ مطہرہ کے اعتبار سے ہر ایک کا حصہ فیصد کے حساب سے بتائیں؟

مستفتی شیخ ایوب حسن رویوار پیٹھ پونہ ۱۹/۱۱/۱۹۹۳

جواب:۔ بعد ادائیگی حقوق متقدمہ علی الارث نانا کا کل ترکہ پانچ حصوں پر تقسیم کیا جائے اور انکے ہر ایک لڑکے کو ایک ایک حصہ دے کر پانچواں حصہ دونوں لڑکیوں کو آدھا آدھا دیا جائے۔ یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین الایۃ (القرآن) ومع الابن للذکر مثل حظ الانثیین (السراجی ص ۱۲) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

پینشن کس کا حق ہے؟

سوال:۔ میرے شوہر اسکول ٹیچر تھے جن کا اکسیڈنٹ میں انتقال ہوکر چند سال ہو گئے اور میری تین لڑکیاں اور ایک لڑکا ہے جن کا خرچ اب میرے ہی ذمہ ہے اور کوئی کفالت کرنے والا نہیں ہے اور لڑکیوں کا نکاح بھی کرنا ہے اور میرے شوہر کی ابھی ۷ سال سروس باقی تھی اب مجھے گورنمنٹ کی طرف سے ۷ سال کی سروس کے روپے مل رہے ہیں کیا یہ رقم میرے لئے حلال ہے یا نہیں؟ واضح رہے کہ میرے علاوہ بچوں کی کفالت کرنے والا کوئی نہیں ہے اور میرے پاس کوئی دوسرا ذریعہ معاش نہیں ہے۔

مستفتیہ عائشہ کونور کرناٹک ۱۸ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ آپ کے شوہر کی وفات کے بعد جو کچھ مل رہا ہے یہ اسکول والوں کی طرف سے ایک انعام ہے چاہے ماہانہ تنخواہ بول کر دیں یا پراویڈنٹ فنڈ بول کر نیز اس فنڈ پر مزید رقم سود کے نام سے ملتی ہے یہ سب آپ کے لئے جائز ہے البتہ مرنے والے کے

ماں، باپ، دادا وغیرہ وارثوں میں سے اگر کوئی موجود ہے تو انہیں بھی اس میں سے حصہ ملے گا اس لئے کہ اس قسم کی رقم میراث ہوتی ہے البتہ اسکول والے جو اصلاً اس رقم کے مالک ہیں اگر وہ مخصوص طور پر صرف آپ کو اور آپکی تینوں لڑکیوں اور ایک لڑکے کو ہی یہ رقم دینا چاہتے ہیں تو انہیں اس کا حق ہے پھر یہ رقم میراث نہیں بنے گی صرف آپ کی ہوگی۔ (فتاوی محمودیہ ص ۴۶۲ ج ۴/ص ۴۲۰ ج ۴) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

قرض کی ادائیگی

سوال:۔ میں نے ایک آدمی کے پانچ سو روپے لیا تھا لوٹانے سے پہلے اس کا انتقال ہوگیا تو وہ اس کی اولاد کو دیدوں یا اس کے ماں باپ کو؟

مستفتی عبدالرشید بھائی پونہ ۹ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ اس کے مستحق وارثوں پر روپے تقسیم کردو یا اسکے باپ کو روپے دے کر صحیح تقسیم کی تلقین کردو۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

مکان وجائداد کی تقسیم

سوال:۔ عرض یہ ہیکہ کسی آدمی کا انتقال ہوجائے اس وقت اس کی بیوی، چار لڑکے اور دو لڑکیاں حیات ہوں تو اس شخص کی مکان وملکیت میں تقسیم کس طرح ہوگی ان لڑکوں میں سے اگر کوئی گھر خرچ چلاتا ہو تو اور کوئی چیز خریدتا ہو تو یہ چیزیں باپ کی میراث سمجھی جائے گی یا لڑکے کی چیزیں کہلائیں گی؟

مستفتی عبدالعظیم ولدنور محمد پونہ ۲۶/۲/۱۹۹۶

جواب:۔ حقوق متقدمہ علی الارث کی ادائیگی کے بعد مرحوم کے کل ترکہ کا آٹھواں حصہ بیوی کو دیدیا جائے اور باقی ترکہ کے کل دس حصے کر کے دو دو حصے دونوں لڑکیوں کو دیدئے جائیں وہ تمام چیزیں جو والد کی موجودگی میں خرید کر والد کے حوالہ کی گئی تھیں یا والد کے گھر میں دیگئی تھیں وہ تمام چیزیں والد کی ملکیت ہو کر انہی کے ترکہ میں شامل ہوں گی اور وارثوں میں تقسیم ہوں گی۔ ذکر شیخ الاسلام جلال الدین فی اب و ابن اکتسبا و لم یکن لهما قال فاجتمع لهما من الکسب اموال الکل للاب لان الابن اذا کان فی عیاله فهو معین له تنقیح الفتاوی الحامدیه (ص ۹۴ ج ۱)

مکان وملکیت وغیرہ تمام کا بازار بھاؤ (ویلیو) نکال کر تقسیم کیا جائے۔

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

زندگی میں برابر برابر تقسیم کرے

سوال:۔ مکرمی مفتی صاحب..... السلام علیکم

معلوم ہو کے ذیل کے مسئلہ کو حل کر کے تبیج دیں گے، میری دو لڑکیاں اور دو لڑکے ہیں اور میں انکی ذمہ داری سے سبک دوش ہونا چاہتا ہوں بھلی اچھی تعلیم سے نوازا ہے اور شادی وغیرہ کے فرائض سے بھی سبک دوشی ہو گئی بات یہ ہیکہ وراثت کے مسئلہ میں لڑکیاں راضی نہیں وہ یہ کہ میرے پاس ایک لاکھ روپے ہیں اور چاروں بچوں میں ان کا بٹورا کرنا ہے اس کا خلاصہ شریعت کی رو سے بتائیں۔

مستفتی الیاس مومن پورہ پونہ ۱۸ صفر ۱۴۲۳ھ

جواب:۔ آپ ایک لاکھ روپیہ بچوں میں اس طرح تقسیم کر سکتے ہیں کہ پچیس پچیس ہزار روپیہ ہر ایک لڑکا اور لڑکی کو برابر دیدیں اور یہی طریقہ افضل ہے اور یہ بھی جائز ہے کہ بیٹوں کو ڈبل ڈبل اور بیٹیوں کو سنگل سنگل دیدیں۔ و ان قصده سوّی بینهم یعطی البنت کالابن عند الثانی و علیه الفتوی وقوله ای علیٰ قول ابی یوسفؒ من ان التضعیف بین الذکر والانثیٰ افضل من التثلیث الخ (شامی ص ۵۷۳ ج ۵)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

ماں بیوی لڑکے کے درمیان جائداد کی تقسیم

سوال:۔ محترم ومکرم جناب مفتی صاحب.....سلام مسنون

عرض یہ ہیکہ اگر کسی شخص کا انتقال ہو جائے اس وقت اس کی والدہ اس کی بیوی اس کا نابالغ بچہ موجود ہو تو اس شخص کی ملکیت جیسا کہ نقدی رقم، سواری، چیزیں، کپڑے، زیورات اور باپ کی میراث میں کا حصہ ان چیزوں کی تقسیم کس طرح ہو اور اس میت کے ذمہ جو قرض ہے اس کی ادائیگی کس طرح ہو اور اگر میت کے قرض داروں میں سے شوہر قرضہ معاف کردے اور اس کے گواہ یہیں موجود ہوں مگر اس قرض دار سے بیوی قرض کا مطالبہ کر رہی ہو تو اس کے بارے میں کیا کیا جائے گا اور جو خرچ میت کی تجہیز و تکفین اور سرکاری آفس میں خرچ ہو چکا ہو اور میت کی ملکیت کو حاصل کرانے کیلئے خرچ ہو چکا ہو وہ کہاں سے دیا جائیگا؟

مستفتی عبدالعظیم ولدنورمحمد پونہ ۲۶/۲/۱۹۹۶

جواب:۔ میت نے ترکہ جس شکل میں بھی چھوڑا ہو مثلاً نقدی رقم، سواری کی گاڑی کپڑے، زیورات، مرحوم باپ کی میراث سے ملنے والا حصہ، رہنے کا مکان، بنک بیلنس وغیرہ تو اس ترکہ میں سے سب سے پہلے اس کی تجہیز و تکفین میں خرچ کیا جائے گا پھر جو بچے اس میں سے اس کا قرضہ ادا کیا جائے گا پھر اس کی وصیت اگر ہو تو ثلث ما بقی من الدین میں سے اس وصیت کو پورا کیا جائیگا اب جو کچھ بچا ہے مذکورہ بالا صورت مسئلہ میں اس کی شرعی تقسیم یہ ہیکہ کل مال کا چھٹا حصہ ماں کو دیا جائے پھر باقی مال کے آٹھ حصے کر کے ایک حصہ بیوی کو دیا جاے اور باقی سات حصے بچہ کا حق ہے میت کا جو قرضہ قرض خواہ نے گواہوں کے سامنے معاف کر دیا تھا اب قرض خواہ کی بیوی کو اس کا مطالبہ کرنا جائز نہیں ترکہ سے متعلق جو خرچہ آفس کا ہوا ہے وہ بھی ترکہ ہی سے وضع ہوگا

تتعلق بترکة المیّت حقوق اربعة مرتبة الخ (سراجی ص ٤) ولابویه لکل واحد منهما السدس مماترك ان کان له ولد الآیه (القران) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

شوہر کے مال کا ذمہ دار کون؟

سوال:۔ میں مرحوم کی بیوی آپ سے التجا کرتی ہوں کہ برائے مہربانی مجھے یہ بتائیں کہ بچے کے حصے میں جو پیسہ آتا ہے بچہ نابالغ ہے اسکی وارث کون ہوگی سسرال والے خود ہی اسکے پیسوں کی ذمہ داری لینا چاہتے ہیں جبکہ معمولی معمولی تکرار پر وہ مجھے اور

میرے بچے کو کوستے ہیں اور گھر سے بے دخل کیا ہے برائے مہربانی بتائے بچے کے پیسوں کی ذمہ داری کس پر عائد ہوگی؟ مستفتیہ عظیمہ بی اکولہ ۲۹/۲/۱۹۹۶

جواب:۔ مذکورہ بالا صورت میں جبکہ بچے کا باپ یا دادا دونوں میں سے کوئی بھی نہیں ہے اور نہ ہی کوئی قاضی یا اس کا مالک ہے تو مسلمانان بستی جس کو اس بچہ کے مال کا ذمہ دار بنادیں وہی ذمہ دار رہے گا لیکن یہ شرط ہے کہ طئے کرنے والے اور جن کو طئے کیا جارہا ہے وہ قابل اعتماد ہوں۔ الولی فیہ (ای فی المال) الأب ووصیہ و الجد ووصیہ والقاضی قاضیا بتراضی المسلمین الخ (شامی ۔احسن الفتاوی ص۹۴ج۵)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

دادا کی میراث کی تقسیم

سوال:۔ محترم مفتی صاحب.....السلام علیکم

جناب حسن صاحب کے دو لڑکے، راجے صاحب اور بڈھن صاحب، بڈھن صاحب کا ایک لڑکا اور راجے صاحب کا ایک لڑکا اور چار لڑکی، جناب حسن صاحب کی 35000 روپے کی جائداد ہے، حسن صاحب کے دونوں لڑکے راجے صاحب اور بڈھن صاحب ان دونوں کا انتقال ہوا ہے اور جو حسن صاحب تھے ان کا بھی انتقال ہو چکا ہے بڈھن صاحب کا ایک لڑکا اور راجے صاحب کا ایک اور چار لڑکی میں سے ایک لڑکی کا انتقال ہو چکا ہے یعنی ان کا ایک لڑکا اور تین لڑکی حیات ہیں بڈھن صاحب کا ایک لڑکا اور راجے صاحب کا ایک لڑکا اور تین لڑکیاں حیات ہیں یہ لوگ آپس میں

چچیرے بھائی بہن ہیں اور جائداد دادا کی ہے جس کی قیمت 35000 روپئے ہے تو آپ سے یہ فتویٰ لینا ہیکہ اس 35000 روپئے کی تقسیم کس طرح کی جائے؟ یہ آپ سے گذارش ہے۔

نوٹ:۔ بڈھن صاحب کی ایک بیوی بھی ہے مگر اس نے بڈھن صاحب کے انتقال کے بعد دوسرا شوہر کرلیا ہے۔ مستفتی عبدالعزیز نواب شیخ پونہ ۱۹۹۶/۷/۹

جواب:۔ بصورتِ صحت سوال بالا بعد اداء حقوق متقدمہ علی الارث مورث اعلیٰ کی متروکہ جائداد جس کی قیمت پینتیس ہزار روپئے ہے مندرجہ ذیل طریقہ پر تقسیم ہوگی زوجہ بڈھن کو ۲۱۸۷/۵۰ روپئے ابن بڈن ننھے صاحب کو ۱۵۳۱۲/۵۰ روپئے ابن راجے صاحب اللہ بخش کو ۷۰۰۰/۰۰ روپئے اور ہر بنت راجے کو (راجے صاحب کی ہر بیٹی) ۳۵۰۰/۰۰۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

بیوی، تین لڑکے اور دو لڑکیوں کے درمیان تقسیم

سوال:۔ جناب مفتی صاحب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔السلام علیکم

فیروز خان کا انتقال ہوا فیروز خان صاحب کی بیوی عائشہ بی اور تین لڑکے سرور خان، ابراہیم خان، اسمٰعیل خان، اور دو لڑکیاں خاتون بی اور حشمت بی یہ وارث ہیں اور انکے حصے میں کیا ملے گا۔ مستفتی طاہر حسین خان نانا پیٹھ پونہ ۱۹۹۲/۷/۶

جواب:۔ بعد تقدیم ما حقہ التقدم مرحوم فیروز خان کا ترکہ اس طرح تقسیم ہوگا بیوی عائشہ کو سب سے پہلے ترکہ کا آٹھواں حصہ دیا جائے اور جو کچھ بچے اس کے آٹھ حصے

کر کے دو دو حصہ مرحوم کے بیٹوں کو اور ایک ایک حصہ دونوں بیٹیوں کو یعنی دونوں بیٹیوں کو دو دو آنہ اور تینوں بیٹوں کو چار چار آنہ ملے گا قرآن شریف میں ہے۔ یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین الایۃ (القرآن) ومع الابن للذکر مثل حظ الانثیین (السراجی ص ۱۲) وللزوجۃ الثمن مع الولد ولد الابن وان سفل (سراجی ۱۲) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

عصبہ کا بیان

عصبہ بنفسہ

سوال:۔ محترم مفتی صاحب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔السلام علیکم

والد عبدالکریم شیخ اور اولاد:۔ عبدالرحمن، محمد یونس، احمد، دستگیر، شاہول حمید، عبدالواجب جو انتقال ہوگیا ہے عبدالواجب جو گذر گیا ہے اس کے بھائی اور باپ زندہ ہیں عبد الواجب جو جائداد چھوڑ کر گیا ہے اس کا فیصلہ چاہتے ہیں عبدالواجب کی صرف ایک لڑکی ڈھائی سال کی ہے عبدالواجب کی بیوی پانچ مہینے کے حمل سے ہے جو جائداد چھوڑ کر گیا ہے اس میں کس کس کا حق ہے یہ بات شریعت کی روشنی میں بیان کرنا۔

مستفتی احمد شیخ پونہ ۲۳/۳/۱۹۹۶

جواب:۔ مذکورہ بالا صورت میں بعد اداء حقوق متقدمہ علی الارث مندرجہ ذیل لوگوں کو مرحوم کے ترکہ سے حصہ ملے گا۔ باپ عبدالکریم، زوجہ، بنت اور حمل یعنی پیٹ کے بچے کو بھی حق ملے گا اور بہتر یہی ہے کہ اس بچہ کے پیدا ہونے تک ترکہ تقسیم نہ کیا جائے

تا کہ حمل لڑکا ہے یا لڑکی یقین ہو جائے اور پھر تقسیم میں آسانی ہو اور عبد الرحمن ، محمد یونس ، احمد ، دستگیر ، شاہول حمید جو مرحوم کے بھائی ہیں ان کو مرحوم کے ترکہ سے کچھ بھی نہیں ملیگا اس لئے کہ صنف ثانی اصل میت میں سے باپ کے ہوتے ہوئے صنف ثالث فرع اصل قریب مثلاً بھائی وارث نہیں ہو سکتے عصبہ بنفسہ کا یہی قاعدہ ہے۔

وذکر فی فتاوٰی اهل سمرقند ان الولادة ان کانت قریبة توقفالقسمة لمکان الحمل اذلو عجلت لربما لغت بظهور الحمل علی خلاف ماقدر الخ (سراجی ص ۸۵ ا ـــسراجی ص ۲۱)و کذلك بنواالاعیان والعلات کلهم یسقطون بالابن. ..... وبالاب بالاتفاق(سراجی ص ۱۷ ـــباب العصبات معین الفرائض ص ۲۴)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

بھائی کی موجودگی میں بھتیجے محروم ہوتے ہیں

سوال:۔ محترم مکرم مفتی صاحب السلام علیکم

ایک مسئلہ آپ سے دریافت کرنا ہے ہمارے چھوٹے دیور صلاح الدین صاحب جس کی وفات ہوگئی اور انھوں نے شادی نہیں کی بیوی بچے نہیں ہیں اور ان کی جائیداد میں ایک بڑا گھر ہے اب اس کی قیمت قریب ڈیڑھ لاکھ روپے ہوتی ہے اور وہ گھر فروخت کے لئے نکال رہے ہیں اور مرحوم صلاح الدین صاحب کی والدہ اور بہنیں اور پانچ بھائی اب حیات ہیں اور میرے شوہر جو سب بھائیوں میں بڑے تھے ان کی بھی ۲۰ سال پہلے وفات ہوگئی اب میرے سات بچے ہیں چار لڑکیاں اور تین لڑکے ہیں اب ہمار

ے دیور کہتے ہیں اور ساس صاحبہ اور نند صاحبہ اس جائداد میں آپ کے لئے کچھ حصہ نہیں ہے کہ بڑے بھائی صاحب اب حیات نہیں ہیں (میرے شوہر) برائے مہربانی قرآن شریف اور حدیث شریف کی روشنی میں آپ فتویٰ دیں کہ میرے اور بچوں کے لئے کیا گنجائش ہے ہم آپ کا فتویٰ جماعت کے سامنے رکھ کر ہمارے حق کا مطالبہ کریں گے۔ فقط والسلام مستفتیہ شمیم بانو پونہ ۱۷/۱۱/۱۹۹۲

جواب:۔ اگر آپ کے شوہر کا انتقال پہلے ہو چکا ہے (کما ھو الراجح لانہ مات قبل عشرین سنوات) تو صلاح الدین کے ترکہ میں سے آپکے بچوں کو اور آپکو کچھ نہیں ملے گا اسلئے کہ بھائی بہنوں کے ہوتے بھتیجے وارث نہیں ہو سکتے۔ الاقرب فالاقرب یحجبون بقرب الدرجہ ثم جزء ابیہ ای الاخوۃ ثم بنوھم الخ (سراجی ص ۲۲) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

بیٹے نے باپ کو دی ہوئی چیزیں ترکہ میں شامل ہونگی

سوال:۔ محترم مکرم جناب مفتی شاکر صاحب دامت برکاتہ سلام مسنون عرض یہ ہیکہ کسی آدمی کا انتقال ہو جائے اس وقت اس کی بیوی چار لڑکے دو لڑکیاں حیات ہو تو اس وقت اس شخص کی مکان و ملکیت میں تقسیم کس طرح ہو ان لڑکوں میں سے اگر کوئی گھر چلا رہا ہو تو اور اگر کوئی چیز خریدتا ہو تو یہ چیزیں باپ کی میراث سمجھی جائیں گی یا لڑکے کی چیزیں کہلائیں گی؟ مستفتی عبدالعظیم ابن نور محمد پونہ ۲۶/۲/۱۹۹۶

جواب:۔ بعد ادائیگی حقوق متقدمہ علی الارث مرحوم کے کل ترکہ کا آٹھواں حصہ بیوی

کو دیدیا جائے وہ تمام چیزیں جو والد کی موجودگی میں خرید کر والد کے حوالہ کی گئی تھیں یا والد کے گھر میں دی گئی تھیں وہ تمام چیزیں والد کی ملکیت میں ہو کر انہی کے ترکہ میں شامل ہوگی اور وارثوں میں تقسیم ہوں گی۔ ذکر شیخ الاسلام جلال الدین فی اب وابن اکتسبا ولم یکن لهما مال فاجتمع لهما من الکسب اموال الکل للأب لان الدین اذا کان فی عیاله فهو معین له الخ(تنقیح الفتاوی الحا مدیه ج ۱ ص ۹٤)

وٹ:۔ مکان وملکیت وغیرہ تمام کا بازار بھاؤ (ویلیو) نکال کر تقسیم کیا جائے۔

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

تین بیویوں اور ان کی اولاد کے درمیان میراث کی تقسیم

سوال:۔ احمد الدین لال خان پانسرے ان کی تین بیویاں تھیں جن کے نام اس طرح ہے پہلی بیوی کا نام مہتاب بی احمد الدین پانسرے دوسری بیوی کا نام مدینہ بی احمد الدین تیسری بیوی کا نام مریم بی احمد الدین پانسرے

پہلی بیوی اولاد:۔ شمش الدین (ح) شرخ الدین (ح) صغریٰ بی (م) بانو بی (م)

دوسری بیوی: حسین (ح) محمد (ح) زیتون بی (ح) خیر النساء (م) تیسری بیوی: اقبال (ح) زیب النساء (م) مہرن النساء (ح) شہزادی (ح) نوٹ: (ح) یہ نشان جہاں لگا ہے وہ زندہ ہیں اور (م) یہ نشان جہاں ہے وہ مر چکے ہیں مذکورہ بالا صورت میں کس کو کتنا ملے گا؟

مستفتی قاری ادریس احمد پنشن والا مسجد نانا پیٹھ پونہ ۳۰/۱۰/۱۹۹۷

جواب:۔ بصورت صحت سوال بعد ادائیگی حقوق مقدمہ علی الارث کل ترکہ کا آٹھواں حصہ زندہ بیوی مدینہ بی کو دیا جائے اور ماقی کے کل تیرہ حصے کر کے ایک ایک حصہ زیتون بی مہرون بی اور شہزادی کو دیا جائے اور باقی دس حصوں میں سے دو دو شمس الدین، شرف الدین، حسین، محمد اور اقبال کو دیئے جائیں۔ (آپکے مسائل ج ۶ ص ۲۹۸ ۔۔السراجی) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

بیوی و چار لڑکے اور تین لڑکیوں کے درمیان میراث کی تقسیم

سوال:۔ مفتی محمد شاکر صاحب ------ السلام علیکم

عرض گزارش ہیکہ میرے والد صاحب کا انتقال ہوا ہے اور میرے والد صاحب نے کونڈوا میں ایک جگہ لی تھی جسکا ابھی سودا ہوا ہے (۱۷۵۰۰۰) ایک لاکھ پچھتر ہزار روپئے میں میرے والد صاحب کے وارث دار ایسے ہیں ایک بیوی، چار لڑکے اور تین لڑکیاں ہیں جو رقم اوپر لکھی ہوئی ہیں اس میں سے ہم کیسے بانٹیں آپ ہم کو بتائے کہ ہم کس طرح تقسیم کریں؟ (۱) صفیہ بی یوسف شیخ۔ بیوی (۲) سلیم محمد یوسف شیخ۔ بڑا لڑکا (۳) نعیم محمد یوسف شیخ۔ دوسرا لڑکا (۴) عالم محمد یوسف شیخ۔ تیسرا لڑکا (۵) ناظم محمد یوسف شیخ۔ چوتھا لڑکا (۶) زاہدہ محمد یوسف شیخ۔ بڑی لڑکی (۷) فریدہ محمد یوسف شیخ۔ دوسری لڑکی (۸) فہمیدہ محمد یوسف شیخ۔ تیسری لڑکی ہے

مستفتی نعیم محمد یوسف شیخ رویوار پیٹھ پونہ ۲۴/۷/۲۰۰۴

جواب:۔ بعد اداء حقوق مقدمہ علی الارث کل مال کے آٹھ حصے کر کے ایک حصہ ماں

کو دیدیں اور بقیہ سات حصّوں کے کل گیارہ حصّے بنا کر دو دو حصّے ہر ایک لڑکے کو اور ایک ایک حصّہ ہر ایک لڑکی کو دیدیا جائے۔ قرآن شریف میں ہے یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین الایۃ (القرآن) ومع الابن للذکر مثل حظ الانثیین (السراجی ص ۱۲) وللزوجۃ الثمن معالولد ولد الابن وان سفل (سراجی ۱۲)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

بیوی کا حصّہ

سوال:۔ (۱) سید سلیم سید زین (وفات) (۲) سید احمد سید زین (۳) سید حسن سید زین (۴) سید ابراہیم سید زین (۵) سید اسمٰعیل سید زین (۶) شیخ زیب النساء محمد یوسف (۷) سید جہاں آراں حبیب (۸) نور جہاں آزاد عبد الرؤف یہ ورثاء ہیں ایک مکان ہے جو امیر النساء بیگم کے نام پر ہے اسمیں سات روم ہیں ہمارے بڑے بھائی سید سلیم سید زین صاحب کی ۱۹۹۵/۱۱/۲ وفات ہوگئی آپ سے گذارش ہیکہ آپ ہمیں سب باتیں تفصیل سے بتائیں؟

مستفتیان: سید حسن زین، سید ابراہیم زین، سید اسمٰعیل زین لوناولا ۸/۶/۱۹۹۶

جواب:۔ بعد ادائیگی حقوق متقدمہ علی الارث مرحومہ امیر النساء کے ترکہ کے کل تیرہ حصّے کیئے جائیں ہر بیٹے کو دو دو حصّہ دیکر ہر ایک بیٹی کو ایک ایک حصّہ دیدیا جائے پھر مرحوم سید سلیم کا جو حصّہ ہے اس کی تقسیم اس طرح ہو کہ اگر سلیم کی اولاد بھی ہو تو اس کی بیوی کو اس کے کل حصّے کا آٹھواں حصّہ دیا جائے اور اگر اولاد نہ ہو تو چوتھائی حصّہ بیوی کو

دیکر باقی تین حصے چار بھائی اور تین بہنوں میں اس طرح تقسیم ہوں کہ چوتھائی حصہ بیوی کو دینے کے بعد جو تین حصے بچے ہیں ان کے گیارہ حصے بنائے جائیں اور ہر بھائی کو دو دو حصے دیکر ہر بہن کو ایک ایک حصہ دیدیا جائے۔ ولهن الربع مما ترکتم ان لم یکن لکم ولد الآیة اور مسلم پرسنل لاء میں بھی لکھا ہے کہ بیوی کو چوتھائی جبکہ اولاد یا اولاد کے بیٹے کسی بھی زیریں نسل تک نہ ہو۔ الخ (قانون فطرت ج ۱ ص ۷۵ مسلم پرسنل لاء ایم شفیق انصاری ایڈوکیٹ) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

میراث کی مشترکہ زمین پر اپنا ذاتی مکان بنانا

سوال:۔ محترم مفتی صاحب السلام علیکم

فتویٰ کی درخواست گذار تین بہنیں:۔ ہماری والدہ مرحومہ امیر النساء سید زین جنکا انتقال تقریباً ۲۲ سال پہلے ہو چکا ہے اور ہمارے والد سید زین جو ہماری والدہ سے کافی پہلے انتقال کر چکے ہیں ہماری والدہ امیر النساء سید زین نے ۱۹۴۵ء میں اپنے ذاتی روپیوں سے ۱۵۰ گنہ (تقریباً پونے چار ایکڑ زمین) خریدی، زمین کے کچھ حصے میں والدہ کا مکان ہے جس میں چار کمرے ایک بڑا ہال اور دو ورانڈے ہیں اسی زمین کے کچھ حصے میں ہمارے سب سے بڑے بھائی سید سلیم سید زین جن کا انتقال ۹۴/۱۱/۸ کو ہوا ہے اپنی حیاتی میں جب وہ ریلوے سے ریٹائیرڈ ہوئے ہیں تب انکو روپیہ ملا تھا اس روپیوں سے انہوں نے اپنے لیئے چار کمرے اور ایک باورچی خانہ بنوایا تھا اسی زمین کے کچھ حصہ میں اسی زمین کے ایک کونے کے کچھ حصے میں بانس کے پیڑ لگے ہوئے

ہیں تقریباً ہر دو سال بعد بانس کا کچھ حصہ کاٹ کر فروخت کیا جاتا ہے جس کی آمدنی تقریباً ہر دو سال میں پانچ ہزار روپے ہیں بقیہ زمین میں کھیتی ہوا کرتی تھی تب ہم تینو ں بہنیں ہماری شادی ہونے تک جب بھی کھیتی ہوا کرتی تھی ہم تینوں بہنیں اس کھیتی میں کام کیا کرتی تھیں اب ہم تینوں بہنیں یہ چاہتی ہیں کہ یہ تمام جائداد (۱) ۱۵۰ گنٹہ (۲) والدہ کا مکان (۳) بڑے مرحوم بھائی کا مکان (۴) بانس کے پیڑ کی تقسیم ہم تمام لوگوں میں کس طرح ہو یعنی کس کو کتنا حصہ ملے گا بتائیں مہربانی ہوگی۔

حصہ دار یہ ہیں (۱) مرحوم بھائی سید سلیم سید زین کی بیوہ (۲) سید احمد سید زین (۳) سید حسن سید زین (۴) سید ابراہیم سید زین (۵) سید اسمٰعیل سید زین (۶) شیخ زیب النساء محمد یوسف (۷) جہاں آراں سید حبیب (۸) نور جہاں آزاد عبدالرؤف ان آٹھ حصہ داروں کے علاوہ اور کوئی بھی حصہ دار نہیں ہے یہ ہماری جائداد لوناولہ ضلع پونہ صوبہ مہاراشٹرا میں ہے۔

مستفتیہ نور جہاں آزاد گھورپڑی گاؤں پونہ ۸/۶/۱۹۹۶

جواب:۔ تقسیم کی ترتیب ملحق فتویٰ میں مذکور ہو چکی ہے (ترتیب لکھنا ہے) بقیہ کا جواب یہ ہے کہ وہ مکان سلیم مرحوم نے بنایا تھا وہ ان کا اپنا ذاتی مکان تھا اور جس زمین پر وہ بنا تھا وہ تمام وارثوں کی مشترکہ زمین تھی اب جب انکا انتقال ہو چکا ہے تو وہ مکان بھی اسی طرح تقسیم ہوگا کہ بیوی کا حصہ چوتھائی دیگر باقی ہر بہن کو سنگل اور ہر بھائی کو ڈبل حصہ دیدیا جائے گا اور بانس کے درخت اگر پہلے سے لگے ہوئے ہیں جب سے

والدہ نے خریدا تھا تب تو یہ بھی میراث ہیں اور مذکورہ بالا طریقے پر تقسیم ہوگی۔

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

جیتے جی اولاد کا کوئی حق نہیں ہے

سوال:۔ مولانا مفتی محمد شاکر صاحب مدظلک العالی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہم ایک بھائی اور دو بہنیں ہیں ہمارے والد علیہ الرحمہ کا ۱۹۸۳ء میں انتقال ہوا ہماری والدہ صاحبہ بقید حیات ہیں اللہ انکی عمر میں برکت عطا فرمائے آمین ہماری والدہ صاحبہ کا مہر مبلغ ۲۰۰۰۰ بیس ہزار روپئے اور کچھ دینار تھا ہمارے دادا صاحب کی آبائی جائداد کے ترکہ میں ہمارے والد صاحب مرحوم کے حصے میں مکان کا کچھ حصہ آیا جسے ہمارے والد صاحب نے ہماری والدہ صاحبہ کو ہبہ کیا بعد ادائی مہر مکان کا کچھ اور حصہ جو دوسرے حصے داروں میں سے ایک حصہ دار کو ملا تھا اس حصے کو ہمارے والدہ صاحبہ نے ان کے زیورات فروخت کر کے خرید لیا تھا اب اس مکمل جائداد میں صرف ہماری والدہ صاحبہ کو مکمل اختیار ہے یا نہیں؟ بیٹا اور بیٹیوں کو وہ اگر اپنی مرضی سے کچھ دینا چاہتی ہیں تو دے سکتی ہیں یا نہیں؟ بیٹا یا بیٹیون کو کیا یہ حق پہنچتا ہے یا نہیں کہ انہیں مجبور کریں کہ جائداد فروخت کر دیں؟ اس مسئلہ کا جواب تحریری عنایت فرمائیں۔ جزاک اللہ خیرا فقط والسلام

مستفتی پروفیسر یاسین علی خان پونہ ۱۴ ربیع الاول ۱۴۱۲ھ

جواب:۔ اس مکمل جائداد کے تصرف کا آپ کی والدہ کو مکمل اختیار ہے چاہے جیسے

تصرف کریں اس لئے یہ صرف انہی کا حق ہے وہ چاہے تو بیٹے بیٹیوں کو خوشی سے دیدیں لیکن اولاد کو حق نہیں کہ وہ انہیں فروخت وغیرہ کے لئے مجبور یا پریشان کریں ایک سوال کے جواب میں مولانا یوسف لدھیانویؒ تحریر فرماتے ہیں "جب تک آپ زندہ ہیں وہ مال آپ کا ہے اس میں جو جائز تصرف آپ کرنا چاہیں آپ کو حق ہے آپ کے مرنے کے بعد جو وارث اس وقت موجود ہوں گے ان کو شریعت کے مطابق حصہ ملے گا اور تہائی مال کے اندر اندر آپ وصیت کر سکتے ہیں کہ فلاں کو دیدیا جائے یا فلاں کار خیر میں لگا دیا جائے،، (آپ کے مسائل ص ۳۴۸ ج ۶)

واللہ اعلم وعلمہ اتم　　مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

وارثین کیلئے وصیت کرنا

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علماء کرام مسئلہ میراث کے بارے میں ایک شخص کے سات بچے ہیں پانچ لڑکیاں اور دو لڑکے، والد کی وصیت ہے کہ لڑکیوں کو کل رقم یا جائداد سے فی لڑکی بیس ہزار روپے یعنی سب لڑکیوں کو ایک لاکھ روپیہ دیدئے جائیں کیا ایسی صورت میں لڑکیوں کو حصۂ میراث وصیت کے مطابق دیا جائے گا والدہ حیات ہیں والد صاحب کا انتقال ہو چکا ہے۔ اور میراث میں حصہ کی تقسیم کا طریقہ کار کیا ہوگا لڑکے اور لڑکیوں کو حصہ کب ملے گا؟ جواب سے نوازیں فقط والسلام

مستفتی عبدالقہار خان ناسک　　۱۳/۳/۱۹۹۷

جواب:۔ میت مذکور کی وصیت اپنی لڑکیوں کے حق میں جائز نہیں ہے لہذا لڑکیوں کو

مذکورہ رقم نہیں دی جاسکتی لڑکیوں کا حصہ بھی حسب قواعد میراث دیا جائے گا وصیت کا یہاں اعتبار نہیں ہے۔

بعد ادائے حقوق متقدمہ علی الارث کل ترکہ کا آٹھواں حصہ زوجہ کو ملے گا اور بقیہ ماندہ لڑکوں اور لڑکیوں میں " للذکر مثل حظ الانثیین " کے طریقہ پر تقسیم ہوگا البتہ اگر ورثاء خود ہی اس وصیت کو جائز قرار دیدیں تو یہ وصیت جائز ہو جائے گی سب راضی ہوں تو کل وصیت نافذ ہوگی اور بعض راضی ہوں تو ان کے حصہ کے بقدر نافذ ہوگی۔ ومنها ای شرائط الوصیةان لا یکون وارثا وقت الموت لا وقت الوصیة الخ واذااجازت الورثة الوصیةللوارث فانها تنفذ الخ (الفقه علی المذاهب الاربعة ج۳ ص۳۱۸) ولا یجوز للورثة مطلقا لا بالثلث ولا بالزائد لقوله ﷺبعد نزول ایة المیراث ان الله اعطی کل ذی حق حقه الا لا وصیة لوارث و عدم الجواز مطلقا للاقارب مشروط بعدم رضاء الورثةو اجازتهم فان اجازوا الوصیة لوارث جازت مطلقاوان اجاز البعض تنفذمن الکل بقدر حصّته الخ (سراجی ص٤ ج۳) وقال تعالیٰ فان کان لکم ولد فلهن الثمن الایة . واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

کیا کرایہ کا مکان میراث بنتا ہے؟

سوال:۔ بلڈنگ خرید لی اور کرشنا بلڈنگ کا مالک (land lord) بن گیا اس لئے (land lord) نے مجھ سے یہ مکان لیکر بدلے میں اپنی نئی زیر تعمیر عمارت میں sq

600 کا ایک فلیٹ اونر شپ کا میرے نام اگریمنٹ کر دیا اور مجھے اپنے گھر والوں کے ساتھ رہنے کے لئے ایک فلیٹ عارضی طور پر اس نے کرشنا کمل بلڈنگ میں رہنے کے لئے دیا نئے فلیٹ کا قبضہ ملنے سے قبل ہی اس عارضی فلیٹ کے رہنے کے زمانہ میں میرے والد کا انتقال ہو گیا میرے والد کے انتقال کے وقت ہم تین بھائی عبداللطیف خان عبدالناصر خان، ظفر محمود خان تھے اور ایک بہن سبینہ خانم اور والدہ شمس النساء رشید خان تھی اور میرے والد کی دو بہنیں ایک اجمیر میں رہائش پزیر ہیں اور دوسری کویت میں رہتی ہیں یہ سارے احباب بھی ہم تینوں بھائی ایک بہن والدہ دو پھوپھیاں آج بھی الحمدللہ حیات ہیں استفتاء طلب بات یہ ہیکہ اس اونر شپ کے مکان میں جسمیں اس وقت میں اپنی بیوی بچوں کے ساتھ رہ رہا ہوں شریعت کی روشنی میں کسی کی کچھ وراثت کا حق بن رہا ہو تو برائے کرم رہبری فرمائیں تا کہ اس حق کو دنیا میں ادا کر کے آخرت میں اللہ کی ناراضگی اور اسکی پکڑ سے بچ جاؤں زحمت فرمائے عین نوازش ہوگی۔

فقط السلام مستفتی عبداللطیف رشید خان ممرا کوسہ ۱۱/۴/۱۹۹۶

جواب:۔ مذکورہ بالا صورت میں یہ اونر شپ والا مکان تنہا آپ ہی کا ہے اور آپ کے والد مرحوم کے کسی بھی وارث اس مکان میں حقدار نہیں ہیں اس لئے کہ والد صاحب کا ذاتی مکان نہیں بلکہ کرایہ کا مکان آپ کو ملا تھا اور والد صاحب نے حق کرایہ داری آپ کے حوالہ کر دیا تھا اب آپ کو تعمیر جدید میں اس کے عوض اونر شپ کا مکان ملا ہے لہذا یہ آپ کا ذاتی مکان ہے اس میں کسی کا حق نہیں ہے واضح رہے کہ کرایہ کا مکان وغیرہ

ترکہ نہیں بنتا ہے اور جو ترکہ نہیں بنتا اس میں تقسیم نہیں ہوتی ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

بیوہ کا حق کتنا ہے؟

بیوہ لڑکی اور تین لڑکوں کے درمیان میراث کی تقسیم۔

سوال:۔ مرحوم چاند صاحب دادا بھائی انکا انتقال تقریبا بیس سال پہلے ہوا تھا تب انکی میراث تقسیم نہیں ہوئی تھی اس وقت انکے وارث اور مرحوم چاند صاحب کی اہلیہ فاطمہ بی جواب بھی حیات ہیں (۲) شوکت بھائی چاند بھائی (۳) عبد الرحمٰن چاند بھائی (۴) یوسف چاند بھائی اور ایک بیٹی (۵) عزیزہ بی یہ سب چاند صاحب کے انتقال کے وقت حیات تھے لیکن ابھی صرف (۱) فاطمہ بی چاند صاحب (۲) یوسف چاند صاحب حیات ہیں ان سب کی میراث کس طرح تقسیم ہوگی؟

مستفتی حسن شیخ عثمان ابراہیم محمد مرچنٹ روڈ ممبئی ۹/۱۱/۱۹۹۴

جواب:۔ بعد تقدیم ما حقہ التقدم وعدم موانع ارث مرحوم چاند صاحب کے ترکہ کے کل آٹھ حصے کئے جائیں اور زوجہ فاطمہ کو ایک حصہ بیٹی عزیزہ کو ایک حصہ اور تینوں بیٹوں کو دو دو حصے دیئے جائیں اور جن کی وفات ہو چکی ہے ان کا حصہ ان کے ورثاء میں شریعت کے مطابق تقسیم کیا جائے قرآن شریف میں ہے۔ یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین الایۃ (القرآن) ومع الابن للذکر مثل حظ الانثیین ۔۔وللزوجۃ الثمن مع الولد ولد الابن وان سفل (سراجی ۱۲)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

بیوہ ماں اور بیٹے کے درمیان تقسیم

سوال :۔ ایک شخص کا انتقال ہو گیا اور اس کے ورثاء میں اس کی بیوی ماں اور ایک بیٹا ہے اب اس کے چھوڑے ہوے مال کی تقسیم کس طرح ہوگی؟

مستفتی عبدالمجید بیگ والے لوہیا نگر پونہ ۱۹۹۲/۱۰/۴

جواب :۔ حقوق متقدمہ علی الارث کی ادائیگی کے بعد میت کے ترکہ کے ۲۴ حصے کرینگے جس میں چار حصے ماں کو تین حصے بیوہ کو اور بقیہ سترہ حصے بیٹے کو دینگے قرآن شریف میں ہے۔ یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین الایۃ (القرآن) ومع الابن للذکر مثل حظ الانثیین ۔۔وللزوجۃ الثمن مع الولد ولد الابن وان سفل ۔۔ وللام السدس مع الولد الخ (سراجی ۱۲/ ۱۷) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

غیر کی جائداد میں وصیت نافذ نہیں ہوتی؟

سوال :۔ کیا فرماتے ہیں علماء کرام ذیل کے مسئلے کے متعلق محمد علی اور اسکی بیوی زلیخا کی ایک زمین ہے جس میں دونوں برابر کے حصہ دار ہیں محمد علی کا انتقال ہو گیا محمد علی کے ورثاء میں اسکی دو بہنیں ہیں سائرہ بی اور عائشہ بی اولاد یا والدین میں سے کوئی نہیں زلیخا اس پوری زمین پر قابض ہو گئی اور سائرہ بی اور عائشہ بی کو کچھ نہیں دیا کیا محمد علی کی بہنوں کا اس میں کچھ حق ہے؟ بعدہ زلیخا کا انتقال ہو گیا لیکن انتقال سے کچھ عرصہ قبل

زلیخا نے مذکورہ ملکیت کو اپنے بھتیجے اور اپنے متبنّٰی کو وصیت کردی کے کہ یہ پوری زمین زید یا بکر کو دیدی جائے اس وقت زید اور بکر پوری زمین پر قابض ہیں اور سائرہ بی اور عائشہ بی نے حق وراثت کا دعوی کردیا ہے شرعا مذکورہ زمین میں کس کا کتنا حصہ ہے؟

فقط والسلام مستفتی شاہد احمد پونہ ۶/۱۰/۱۹۹۵

جواب:۔ بشرط صحت سوال بعد اداء حقوق متقدمہ علی الارث محمد علی مرحوم کے حصہ والی زمین کے کل آٹھ حصہ ہوتے ہیں دو حصے زوجہ زلیخا کے اور تین حصے سائرہ اور عائشہ کے سائرہ اور عائشہ کا حق بھتیجے اور متبنّٰی کو وصیت کرنا غلط ہے دونوں اپنا حق وصول کرسکتی ہیں۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

دکان ومکان کی تقسیم

سوال:۔ مفتی صاحب السلام علیکم ..... دیگر احوال یہ ہے کہ مفتی صاحب کچھ مسائل پوچھنا ہے عرض گذارش ہے کہ ان مسائل کا حل بتائیے؟

(۱) میرے بڑے بھائی کا تین سال پہلے حادثہ میں انتقال ہوا تھا ان کے تین لڑکے اور انکی بیوی اور ہماری امّی اور میں اور میری بیوی اور مرحوم بھائی ہم سب ساتھ میں رہتے ہیں اللہ کے کرم سے ہمارے دو گھر ہیں اور ایک دکان ہے دو دکان کرایہ سے دی ہوئی ہیں دکان جہاں ہے وہ ہمارے ابا کی جائداد میں ہے ایک گھر میں مرحوم بھائی اور انکے تین بچے رہتے ہیں یہ جو گھر مرحوم بھائی نے لیا ہوا ہے دوسرا جو گھر ہے وہ مرحوم بھائی نے آدھے اور ہمارے ابا مرحوم کے آدھے روپئے لگے ہوئے ہیں دوسرے گھر میں

میری بیوی اور ہماری ماں رہتے ہیں یہ گھر دو منزل ہے نیچے ہم لوگ رہتے ہیں اور اوپر کی منزل ۳۰۰ روپئے کرایہ سے دیا ہوا ہے اور دکان بھی کرایہ سے دی ہوئی ہے دکان کا کرایہ ۷۰۰ روپئے ہے اور دکان اور اوپر کی منزل دونوں کا ملا کر ۱۰۰۰ روپئے کرایہ آتا ہے ہمارے مرحوم ابا کی جائداد نہیں ان کی کل اولاد تین بھائی اور دو بہن ہیں اور ہماری ماں ہے، تین بھائی میں بڑے کا تو انتقال ہوا ہے میں نے اوپر لکھا ہے مرحوم بھائی کے تین لڑکے ہیں بڑا لڑکا اکیس برس کا ہے وہ کام وغیرہ کچھ نہیں کرتا دوسرا لڑکا بیس برس کا ہے وہ پونہ کالج میں پڑھتا ہے اس لڑکے کا ایک پاؤں اپاہج ہے ہمیشہ یہ لڑکا اپنے پاؤں کے بارے میں سوچ سوچ کر ذہن کی پریشانی میں مبتلا ہوا ہے بیسویں روزہ سے گھر ہی میں ہے ابھی اس کی دوا چالو ہے اور چھوٹا لڑکا جو پندرہ برس کا ہے یہ لڑکا بھی اسکول کو جاتا ہے اور بھابھی گھر میں اسکول کے کپڑے سیا کرتی ہے اس لڑکے کو میں اپنے پاس رکھنا چاہتا ہوں اور اس کو مدرسہ میں ڈالنا چاہتا ہوں ایسا کر سکتے ہیں یا نہیں؟ گھر میں مرحوم بھائی کی بیوی اور انکے تین بچے کا کتنا حصہ نکلتا ہے دکان جو ہے وہ چار سال کے لئے دی ہوئی ہے ابھی اس کو ایک سال ہوا ہے۔

مستفتی محمد رفیق عطار پونہ ۵/۶/۱۹۹۶

جواب:۔ بعد اداء حقوق متقدمہ علی الارث آپ کے والد کی جائداد کے کل چوسٹھ حصے کرینگے جن میں سے ان کی بیوی کو آٹھ حصے اور تینوں لڑکوں کو چودہ چودہ حصے اور دونوں لڑکیوں کو آٹھ آٹھ حصے ملینگے۔ نوٹ یہ مسئلہ اس صورت میں ہے جبکہ آپ کا جملہ (تین

بھائی اور دو بہن) سے مراد آپ کے والد کے لڑکے اور لڑکیاں ہیں نیز مرحوم بھائی نے جو رقم آپ کے والد کے مکان کے لئے دی ہے اس سے اسکا مکان ثابت نہ ہوگا بلکہ یہ مکان آپ کے والد کا ہوگا۔ذکر شیخ الاسلام جلال الدین فی اب وابن اکتسبا و لم یکن الخ (تنقیح الفتاوی الحامدیہ ج۱ ص۳۴) آپ کے مرحوم بھائی کی جائداد (ایک مکان اور والد کے حصوں میں سے چودہ حصے) کے کل بہتر ۷۲ حصے کرینگے جن میں سے نو انکی بیوی کو اور بارہ حصے ماں کو اور ان کے تینوں لڑکوں کو سترہ سترہ حصے ملینگے اور آپ کو اس میں کچھ نہیں ملے گا ۔ وسقطوا بالدین (سراجی)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

کرایہ کی جائداد کا حکم میراث

سوال:۔محترم ومکرم جناب مفتی صاحب السلام علیکم کیا فرماتے ہیں مفتیان شرع متین اس مسئلے کے کہ ہندہ کو پانچ اولاد تھیں جس میں بڑا لڑکا انتقال کر گیا اور درمیانی لڑکی بھی انتقال کر گئی ہندہ کی تین اولاد حیات ہیں جن میں ایک لڑکا اور دو لڑکی ہیں بڑے لڑکے کی ایک لڑکی یعنی ہندہ کی ایک پوتی حیات ہے ہندہ کا پچھلے دنوں انتقال ہوا بعد انتقال کے لڑکے اور لڑکیوں کے درمیان مسئلے وراثت میں تنازعہ ہوا ہندہ اپنے پیچھے سونا کچھ رقم اور کرایہ کا مکان اور گاؤں میں ایک کھیت چھوڑ گئی۔

دریافت طلب امر یہ ہے کہ شرعی حساب سے لڑکے اور لڑکیوں کو اس جائداد میں سے کس کو کتنا حصہ ملے گا بات ذرہ وضاحت سے مثال دیکر سمجھائیں مثلاً کل جائداد کی

قیمت ہم ۱۰۰ روپے فرض کر لیتے ہیں تو لڑکے کو کتنا ملیگا اور دونوں لڑکیوں کو الگ الگ کتنا ملیگا؟ شریعت کے مطابق صحیح جواب دیکر ثواب حاصل کریں۔

مستفتی محمد اقبال دادا میاں رویوار پیٹھ پونہ ۹ ذی القعدی ۱۴۱۵ھ

جواب:۔ مذکورہ صورت میں ۱۰۰ روپیہ کی تقسیم اس طرح ہوگی کے لڑکے کو ۵۰ روپیہ اور ہر ایک لڑکی کو ۲۵ روپیے ملیں گے اور والدہ کی حیات میں جو بیٹا یا بیٹی انتقال کر چکے تھے ان کی اولاد میراث کی حقدار نہیں ہے اور کرایہ کا مکان میراث میں تقسیم نہیں ہوگا بلکہ جو کرایہ ادا کر کے اس میں رہ رہے ہیں وہی اس کے حق دار ہیں۔ قرآن شریف میں ہے یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین الایۃ (القرآن) ومع الابن للذکر مثل حظ الانثیین (السراجی ص ۱۲) الاقرب فاقرب ..... البنون ثم بنوھم (سراج ی ص ۲۲) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

مسئلہ ردیہ

سول:۔ ایک نوکری کرنے والی لڑکی اپنی گریجویٹی سروس فنڈ وغیرہ کے فارم پر اپنی والدہ کو بحیثیت وارث تحریر کرتی ہے کچھ سالوں بعد اسکی شادی ہو جاتی ہے بمشکل بعد شادی کے وہ دس روز اپنی ازدواجی زندگی گزار کر انتقال کر جاتی ہے اس صورت میں اسکے فنڈ کا حقدار کون ہوگا اسکی والدہ جسکو اس نے اپنی شادی سے پہلے والی زندگی میں ہی بحیثیت وارث ٹھرایا ہے یا پھر وہ شوہر جسکے ساتھ اس نے شادی کے چند دن گزارے ہیں؟

مستفتی محمد اسحاق اسمٰعیل گنج پیٹھ پونہ ۱۱/۱۲/۱۹۹۱

جواب :۔ بعد تقدیم حقوق متقدمہ علی المیراث مذکورہ سوال میں اگر مرنے والی ماں اور شوہر کے علاوہ اور دوسرا کوئی وارث نہیں چھوڑی تو اس کے ترکہ کی وارث اسکی ماں اور اسکا شوہر ہے لہذا کل مال کے دو حصے کریں گے جس میں زوج کو ایک حصہ ملیگا اور ماں کو ایک حصہ ملے گا۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

اولاد کی موجودگی میں پوتے اور پوتیاں محروم ہوتی ہیں۔

سوال :۔ کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان کرام وشرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ جائداد متروکہ (حشمت بی مرحومہ) زمین ۱۲، ایکڑ حشمت بی مرحومہ کے وارث صرف چار ہیں یعنی دو لڑکے اور دو لڑکیاں (۱) جیلانی (۲) ابراہیم (۳) آمنہ (۴) بائی مگر ایک لڑکا جیلانی اور ایک لڑکی بائی مذکورہ میں سے انتقال کر چکے ہیں لیکن اول الذکر یعنی جیلانی صاحب کا انتقال حشمت بی مرحومہ کے حیات ہی میں ہو چکا ہے اور بائی کا انتقال اپنی ماں یعنی حشمت بی مرحومہ کے انتقال کے بعد ہوا ہے البتہ بائی سے چار لڑکے اور دو لڑکیاں موجود ہیں اول الذکر جیلانی مرحوم جو اپنی ماں حشمت بی کے حیات میں ہی انتقال کر چکے ہیں انکے چار بیٹے اور ایک بیٹی موجود ہیں لہٰذا درخواست ہیکہ حشمت بی مرحوم کی جائداد متروکہ ۱۱۲ ایکڑ زمین کی تقسیم کے بارے میں وضاحت فرمادیں کرم ہوگا۔ مستفتی نظام جیلانی مرزہ کاشی واڑی بھوانی پیٹھ پونہ ۳۰/۱۰/۱۹۹۱

جواب :۔ صورت مسئولہ میں بعد تقدیم ماتقدم علی الارث مرحومہ حشمت بی کے بارہ ایکڑ زمین کی تقسیم موجودہ ورثاء میں اسطرح کی جائے کہ چھ ایکڑ زمین ابن ابراہیم کو اور

تین ایکڑ زمین بنت آمنہ کو دیدیجائے اور باقی تین ایکڑ زمین (جو کہ دراصل بنت بائی مرحومہ کا حق تھا) کی مالیت کے دس حصے کر کے دو دو حصے بائی کے چاروں لڑکوں کو اور ایک ایک حصہ اس کی ایک ایک لڑکی کو دیدیا جائے اور جیلانی کی اولاد کو کچھ نہیں ملے گا

۔الاقرب فالاقرب .....البنون ثم بنوهم (سراجی ۲۲)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

نومسلم سوکن کا حق

سوال:۔ میرے شوہر نے میری اجازت کے بغیر غیر مسلم بیوی کی ہے مجھے بھی ایک لڑکا ہے اس کے نام سے پہلے ہی سب جائداد کی تھی ہمارے شوہر نے تھوڑی میرے نام سے کی تھی مجھے فتوی دیجئے کہ اب اس جائداد میں سے یہ غیر مسلم بیوی کو دو بچے ہوئے ہیں ہمارے نام کی جائداد میں سے ان کو حصہ دینا پڑیگا کیا؟

مستفتیہ اللہ کی ایک بندی پونہ ۲۳/۱۰/۱۹۹۵

جواب:۔ ہبہ کی ہوئی جائداد کا قبضہ اگر تام ہو چکا ہے تو تمہاری اور تمہاری اولاد کی جائداد میں نومسلم بیوی اور اس کی اولاد کا حق نہ ہوگا لیکن اگر قبضہ تام نہیں ہوا تو اس جائداد میں اس کو اور اس کی اولاد کو حق مل سکتا ہے شوہر کی زندگی میں اس کی مرضی سے اور اس کی وفات کے بعد قانونی وراثت سے۔الهبة مشروع وتصح بالايجاب والقبول والقبض الخ (هدايه ص ۲۶۷ ج ۲) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

ھبہ کی ہوئی چیز ترکہ میں شمار ہوگی یا نہیں
دوسری بیوی اور اسکی بچی کا حصہ

سوال :۔ گرامی قدر مفتی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ برائے کرم مندرجہ ذیل مسئلہ میں ہماری رہنمائی فرما کر عنداللہ ماجور ہو جائیں اس کی استدعاء کے ساتھ عرض ہے میرے والد صاحب کا انتقال ۹ ستمبر ۱۹۹۴ کو ہوا اپنے پیچھے والد صاحب نے ہماری والدہ ہم سات بھائی بہن دو لڑکے اور پانچ لڑکیاں اور نکاح ثانی کے تحت کی ہوئی اپنی دوسری بیوی اور اسکی ایک بچی چھوڑی ہے۔

نکاح ثانی کے موقع پر سوکن کی آمد پر عموماً شکر رنجش اور آپسی چپقلش ہوتی ہے وہ سب کچھ ہوئی اس موقع پر والد صاحب نے اپنے بڑے بھائی ہمارے چچا عبد الرشید صاحب مرحوم کے ایماء پر ہمارا موجود مکان اور اسکے بنانے کی ایک جگہ جسمیں چچا نے چکی ڈالکر والدہ محترمہ کو دی تھی (اور انکی ٹیچر کی سروس سے انکو علاحدہ کروایا تھا) یہ دونوں جگہیں والد کو دیدی تھیں جنہیں والد صاحب نے وقتاً فوقتاً فروخت کر کے اپنے نجی استعمال میں صرف کر دیا تاہم اب ان مذکورہ بالا دو جگہوں (مکان و چکی) کے علاوہ تین جگہیں ہیں جو والد صاحب کے نام پر ہیں اس تفصیل کے بعد آپ فرمائیں کیا والد کو دی گئی دونوں چیزوں میں سب بھائی بہن اور والد صاحب کی دوسری بیوی اور انکی بچی کو بھی ملیگا یا نہیں بقیہ تین جگہوں کے بارے میں شریعت کس حساب کو چاہتی ہے برائے کرم تفصیلی جواب عنایت کریں تا کہ ہم میں آپس میں کوئی غبار و کدورت باقی نہ

رہے۔خدمت اقدس میں سلام عرض ہے۔دعاؤ کی استدعاء

مستفتی محمد شاہد ابن احمد قاضی پونہ ۹/۳/۱۹۹۵

جواب:۔ جو مکان وچکی والدہ کو آپ کے والد صاحب صاحب کی حیات ہی میں مل گئی تھی اور اس پر قبضہ بھی مل گیا تھا وہ آپ کی والدہ ہی کی ملک ہے میراث میں اسکا شمار نہ ہوگا دوسری والدہ اور اسکی بچی کو اس میں سے کچھ نہ ملیگا بلکہ آپ بہن بھائی بھی فی الوقت اس میں کچھ نہیں پا سکتے الا یہ کے آپ کی والدہ خود ہی اس کو آپ کے درمیان تقسیم کردے (تفصیل تقسیم بوقت ضرورت پوچھ لی جائے) یا پھر وہ وصیت کردے یا انکی وفات کے بعد اس کو تقسیم کر سکتے ہیں البتہ دوسری تین جگہوں میں دوسری والدہ اور اسکی بچی حقدار ہیں اور آپ کے ساتھ انکو بھی حصہ ملیگا جس کی تفصیل یہ ہے کہ بعد اداء متقدمہ علی الارث سب سے پہلے تینوں جگہوں کی کل مالیت کا آٹھواں حصہ نکال کر دونوں والدہ کو آدھا آدھا تقسیم کر دیا جائے اور بقیہ ترکہ کے کل دس حصے بنا کر چھ لڑکیوں میں سے ہر ایک کو ایک ایک حصہ دیدیا جائے پھر ہر ایک بیٹے کو دو دو حصے دیدئے جائیں۔یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین الایۃ (القرآن) ومع الابن للذکر مثل حظ الانثیین (السراجی ص ۱۲) وللزوجۃ الثمن مع الولد ولد الابن وان سفل (سراجی ۱۲) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

زوجہ اور ایک بیٹا چھوڑا

سوال:۔ مکرمی مفتی صاحب۔۔۔۔۔۔۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج گرامی! درج ذیل مسئلہ پیش ہے از راہ کرم جواب باصواب مشرف فرمائیں ایک مسلم نے کسی پارسن سے نکاح کیا جس کے بعد وہ مشرف بہ اسلام ہوگئی مسلم مرحوم نے بوقت رحلت کسی قسم کی وصیت نہیں کی تھی بیوہ کا سوال ہے کہ اسکے مرحوم شوہر کے ترکہ سے کس قدر حصہ اپنے فرزند کو دے سکتی ہے اور خود کے لیئے کتنا رکھ سکتی ہے؟

مستفتی احقر العباد عبدالمجید جونا مودی خانہ پونہ ۲۶/۲/۱۹۹۲

جواب:۔ بعد تقدیم ما حقہ التقدیم من الارث مرحوم شوہر کے کل ترکہ کا ثمن یعنی آٹھواں حصہ بیوی کو ملیگا اور باقی تمام مرحوم کے بیٹے کا ہے۔ قال تعالیٰ: فان کان لکم ولد فلهن الثمن مما ترکتم من بعد وصیة توصون بها او دین الآیة (القرآن)۔ البنون ثم بنوهم (سراجی ۲۲) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

میراث کے باب میں سرکاری کاغذات کی حیثیت

سوال:۔ باپ کے مرنے کے بعد اگر سرکاری کاغذات میں بارہ سال کی مدت تک نام درج نہ کرے تو کیا اس لڑکی کا حق باپ کے مال سے خارج ہوجاتا ہے؟

مستفتی سید ابراہیم پونہ ۲۲ شوال ۱۴۱۲ھ

جواب:۔ اگر میراث بارہ سال تک تقسیم نہ ہوئی ہو تب بھی شرعی رو سے بیٹی کا حق ساقط نہیں ہوتا لہذا جب بھی میراث تقسیم ہوگی وہ اپنا حق پائیگی۔ فریق لا یحجبون بحال البتة وهم ستة الابن والاب والزوج والبنت الخ (سراجی ص ۲۷)

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

بعض کو ھبہ کر دینا اور بعض کو محروم کر دینا

سوال:۔ بخدمت مفتی صاحب السلام علیکم

ضروری تحریر یہ ہے کہ والد صاحب نے اپنی حیات میں ہم تینوں بھائیوں کو حصہ دیا تھا اب والد صاحب کے انتقال کے بعد والدہ کا یہ مطالبہ ہے کہ وہ میرے اپنے حصہ سے ان کو حصہ دیں اور ہم لوگوں کو ایک بہن بھی ہے جسکی شادی ہو چکی ہے برائے مہربانی یہ بتائیں کہ والدہ کو کیا دیں اور بہن کو کیا دیں؟ باقی حاکات قابل شکر ہے ہم تمام کی جانب سے اور ممرا کے ساتھیوں کیطرف سے آپ کو مولانا کو سلام اور دعاء کی درخواست۔

فقط والسلام مستفتی عبداللطیف خان ممبرا بمبئی ۲۵/۲/۱۹۹۶

جواب:۔ بعض اولاد کو ہبہ کرنا اور بعض کو محروم کر دینا جائز نہیں ہے اسکو حضور ﷺ نے جور فرمایا ہے اور واپس لینے کا حکم دیدیا تھا بیوی یا بیٹی کو محروم رکھنے کی غرض سے صرف بیٹیوں کو ہبہ کر دینا حرام اور ظلم ہے اور اگر باپ نے ایسا کر دیا ہو تو واپس لے لینا واجب ہے اگر واپس نہ لے گا تو قیامت کے دن ماخوذ ہوگا اور سخت عذاب کا مستحق ہوگا (کذا فی کفایت المفتی ص ۱۶۶) مذکورہ بالا صورت میں تینوں بیٹوں کو چاہیے کہ اپنے اپنے حصوں میں سے ماں کو آٹھواں حصہ دیدیں اور جو بچ رہے اس کے تین حصے کر کے دو حصے خود رکھ لیں اور ایک حصہ بہن کو دیدیں دوسرے اس پر عمل کریں یا نہ کریں آپ خود ایسا کر لیں۔

واللہ اعلم علمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

زوجہ، تین لڑکے اور تین لڑکیاں

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علماء کرام ومفتیاں عظام شرع حدود میں کے وفات کے بعد تین لڑکے اور تین لڑکیاں اور ایک بیوی موجود ہو تو ہر ایک کو باپ کے ترکہ میں سے کتنا مال ملیگا؟ مدلل جواب سے نوازیں۔

مستفتی بابا جان مجاور کولہاپور ۲۰/۳/۲۰۰۴

جواب:۔ بعد ادئیگی حقوق متقدمہ علی الارث مرحوم کے کل ترکہ کا آٹھواں حصہ بیوی کو دیدیا جائے اور ماقی کے نو حصے کر کے دو دو حصہ ہر بیٹے کو دیدئے جائیں اور لڑکی ایک ایک حصہ دیا جائے گا۔ فان کان لکم ولد فلهن الثمن الأية وللذكر مثل حظ الانثيين الأية۔ يوصيكم الله في اولادكم للذكر مثل حظ الانثيين الاية (القرآن) ومع الابن للذكر مثل حظ الانثيين ۔وللزوجة الثمن مع الولد ولد الابن وان سفل (سراجی ۱۲) واللہ اعلم علمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

بیٹی اور دو علاتی بھائی

سوال:۔ ہمارا ایک سوتیلا بھائی (دوسری ماں کا) تھا فقیر الدین جمال الدین اس کی صرف ایک بیٹی ہے اور ایک زمین ہے وہ زمین کی تقسیم کس طرح ہوگی؟ اور اس کے ہم دو بھائی ہیں فضل الدین جمال الدین اور بدر الدین جمال الدین ہم اس کے علاتی بھائی ہیں۔

مستفتی فضل الدین شیخ جز ضلع پونہ ۱۶ رمضان ۱۴۲۵ھ

جواب:۔ بشرط صحت سوال بعد ادئیگی حقوق متقدمہ علی الارث مرحوم فقیر الدین جمال

الدین کی زمین کے کل چار حصے ہوں گے دو حصے ان کی بیٹی کو ملیں گے اور ایک ایک حصہ دونوں علاتی بھائیوں کو ملے گا کیوں کہ مرحوم کا کوئی حقیقی بھائی نہیں ہے اور نہ حقیقی بھتیجے ہیں لہٰذا علاتی بھائی وارث ہونگے۔ثم جزء ابیه ای الاخوة مراده الاخ من الاب والام ثم بنوهم ثم بنوهم و ان سفلوا وان لم یکن یرث الاخ لاب ثم بنوهم الخ (سراجی ص ۲۲۔۔ معین الفرائض ص ۲۵) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

بیوی، چار لڑکیاں اور ایک لڑکے کے درمیان تقسیم

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علماء کرام و مفتیان کرام عرض گزارش یہ ہے کہ والد کے انتقال کے بعد ان کی رکھی ہوئی رقم ،سونا اور مکان کے بٹوارے کے بارے میں شریعت کی روشنی میں اس مسئلہ کا حل بتانا مرحوم کا نام حاجی عبدالقادر شیخ (۱) مرحوم کی بیوی کا نام حاجی سلیمہ بی عبدالقادر شیخ (۲) مرحوم کی لڑکی شاہین عبدالشکور سگری (۳) مرحوم کی دوسری لڑکی یاسمین عبدالصمد مہاگامتی (۴) مرحوم کی تیسری لڑکی نسرین قمر الدین میر (۵) مرحوم کا لڑکا محمد جاوید عبدالقادر شیخ (۶) مرحوم کی لڑکی پروین رئیس شیخ اس طرح سے مرحوم کی ایک بیوی چار لڑکیاں چونکہ سب کی شادیاں ہوئی ہیں اور ایک لڑکا ہے اس کی شادی بھی ہوئی ہے اس طرح سے مرحوم کی چھوڑی ہوئی چیزیں۔

(۱) رقم تقریبا ۵۵۰۰۰۰ جو کہ بینک میں ہے (۲) سونا تقریبا ۱۲ تولہ ۵۵ ہزار (۳) مکانات دو مکان جن کی قیمت ۷۰۰۰۰۰ ہوتی ہے (۴) دیگر اسباب کی قیمت

۲۵۰۰۰ تک ہوتی ہے (۵) والدہ کو ماہنا فیملی پینشن ۳۲۵۰ ملتی ہے جو کہ ہر چھ ماہ میں بڑھتی ہے۔ اوپر کی دی ہوئی رقم سونا اور مکان کو والدہ (مرحوم کی بیوی) چار لڑکیاں اور ایک لڑکے کو کتنا دینا ہے برائے مہربانی مجھے تفصیل سے اس کے بارے میں لکھ کر بتائے۔

مستفتی محمد جاوید بمعرفت محمد شاہنواز پونہ ۱/۱۱/۲۰۰۴

جواب:۔ بعد ادائیگی حقوق متقدمہ علی الارث کل ترکہ منقولہ اور غیر منقولہ کے اڑتا لیس ۴۸ حصے کرینگے جن میں سے چھ حصے مرحوم کی بیوی سلیمہ بی کو ملینگے اور ہر لڑکی کو سات سات حصے ملینگے اور لڑکے کو چودہ حصے ملینگے تمام جائداد کی تقسیم اس طرح ہوگی مرحومہ کی بیوی (سلیمہ بی) ۱۶۶۲۵۰/۰۰ روپے، لڑکی (شاہین) ۳۳/۳۹۵۸ ۱۹ روپے، لڑکی (یاسمین) ۳۳/۱۹۳۹۵۸ روپے، لڑکی (نسرین) ۳۳/۱۹۳۹۵۸ روپے، لڑکی (پروین) ۳۳/۱۹۳۹۵۸ روپے، لڑکا (محمد جاوید) ۶۶/۳۸۷۹۱۶ اور پینشن دینے والوں کی طرف سے ایک عطیہ اور انعام ہے وہ بھی میراث بن کر حسب حصص مذکورہ وارثین پر تقسیم ہوا کرے گی اور اگر وہ لوگ صراحت کردیں کہ صرف بیوی وغیرہ چند وارثوں کے لیئے ہے تو صرف انہی کے لئے ہوگی۔ (محمودیہ ص ۴۶۲ ج ۴ ۔ص ۲۲۰ ج ۴) واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

بیٹا ہو تو بھائی بہن محروم

سوال:۔ (۱) میرے والد صاحب کا انتقال ہوا ہے ۱۹۹۸ میں انھوں نے ترکہ دو لاکھ نوے ہزار (۲۹۰۰۰۰) چھوڑے ہیں اور کاغذ وغیرہ جو مکان فروخت کرتے وقت

خرچ ہوا ہے اکیس ہزار چھ سو روپے (۲۱۶۰۰) خرچ ہوئے ہیں اور وارثین میں سے میرے ابا کی بیوی یعنی میری ماں چار لڑکے اور پانچ لڑکیاں یعنی میرے بھائی اور بہنیں ہیں تو بقیہ رقم کی تقسیم کی کیا صورت ہے؟

کیا مورث کی طرف سے مہر، حج اور آیت کریمہ پڑھوانا ضروری ہے؟

سوال:۔ (۲) میرے والد صاحب کے ذمہ میری والدہ کا مہر باقی ہے کیا اس بقیہ رقم میں سے ادا کرنا ضروری ہے؟ میرے والد کی تمنا تھی کہ میری پروپرٹی فروخت ہو جانے کے بعد میں حج کرونگا لیکن ان کے انتقال کے بعد وہ پروپرٹی فروخت ہوئی ہے تو کیا اس صورت میں ان کی طرف سے ہم پر حج کرنا ضروری ہے؟ ہمارے والد صاحب کی تمنا تھی کہ جائیداد فروخت ہونگی تو پانچ لاکھ مرتبہ ایت کریمہ پڑھاؤنگا تو اب اس کو پورا کرنے کی ضرورت ہے؟

مستفتی نظام عبدالکریم پٹھان گنیش پیٹھ پونہ ۳۱/۳/۲۰۰۵

جواب:۔ بشرط صحت سوال مرحوم کی بیوہ یعنی آپ کی والدہ کا مہر اس ترکہ سے ادا کردیا جائے نیز میرج جانے آنے اور مکان بیچنے وغیرہ پر جو خرچ ہوا ہے وہ بھی اسی ترکہ سے ادا کردیا جائے اس کے بعد بچی ہوئی رقم دو لاکھ اڑسٹھ ہزار دو سو پچاس روپے درج ذیل طریقہ پر تقسیم کی جائے

ترکہ ۲۶۸۲۵۰ مرحوم عبدالکریم حاجی حسین

میت

زوجہ	ابن	ابن	ابن	ابن

براق بی	نظام	امان اللہ	گلاب	مجید
۳۳۵۳۱	۳۶۱۱۰	۳۶۱۱۰	۳۶۱۱۰	۳۶۱۱۰

بنت	بنت	بنت	بنت	بنت
بی بی ہاجرہ	قریشانہ	رئیسہ	شمشاد	محمودہ
۱۸۰۵۵	۱۸۰۵۵	۱۸۰۵۵	۱۸۰۵۵	۱۸۰۵۵

بقیہ ماندہ چار سو روپے بھی اسی طرح تقسیم کردیئے جائیں۔

(۲) آپ لوگوں کے ذمہ مرحوم والد صاحب کی طرف سے نہ حج کرانا ضروری ہے اور نہ ہی آیت کریمہ۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

﴿مناسخہ﴾

سوال:۔ محترم ومکرم عالی جناب مفتی صاحب، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں یہاں پر آپ کی دعاو برکت سے خیریت سے ہوں مجھے اللہ رب العزت سے امید ہے کہ آپ بھی وہاں پر خیریت سے ہونگے۔ دیگر احوال یہ ہے کہ جائیداد تقسیم کے بارے میں مسئلہ معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ امور، کل جائیداد کی رقم ۸۴۵۰۰ (اسی پر چار ہزار پانچ سو) یہ دادا کی ملکیت ہے۔

(زبیر) دادا — دادی (فاطمہ)

(رشیدہ) بہو — لڑکا (راشد) — بیٹی (امامہ) — بیٹی (زینب)

پوتا (نصیر)

سوال:۔ (۱) پہلے دادا کا انتقال ہوگیا اس وقت دادی نکاح میں تھی۔

سوال:۔ (۲) ابا کا انتقال ہوا اسوقت ان کی بیوی زندہ تھی،

سوال:۔ (۳) دادی کا انتقال ہوا انکے بعد کل لوگ اتنے تھے

(رشیدہ) بہو — (امامہ زینب) دادا کی دو لڑکیاں

(نصیر) پوتا

دادی کے دو بہن اور دو بھائی اس میں ایک بہن کا انتقال ہوگیا کل ایک بہن دو بھائی باقی ہیں براہ کرم جواب دیں۔ مستفتی مولوی محمد حسین جمکھنڈی ۱۵/۲/۱۹۹۱

جواب:۔ (۱)

مسئلہ ۸ تصحیح (۱) ۳۲ (۲) ۲۸۴ (۳) ۱۱۵۲ مرحوم زبیر (دادا)

میت

زوجہ	ابن	بنت	بنت
فاطمہ	راشد	زینب	امامہ
۱/۴	۱۴	۷/۸۴	۷/۸۴
۴۸		۲۵۴	۲۵۲

(۲)

مسئلہ ۲۴ ۱۲ توافق ۷ مضـ ۱۴

(ابن زبیر) راشد

میت

زوجہ	ابن	ام	اخت	اخت
رشیدہ	نصیر	فاطمہ	زینب	امامہ
۳/۲۱	۱۷/۱۱۹	۴	م	م
۶۳	۳۵۷	۲۸		

(۳)

مسئلہ ۳ تباین مضـ ۷۶

(دادی) فاطمہ

میت

بنت	بنت	ابن الابن	اخ	اخ	اخت
زینب	امامہ	نصیر	عبدالکریم	عبدالستار	کلثوم
۱/۷۶	۱/۷۶	۱/۷۶	م	م	م

المبحث السابع

الاحیاء

زینب	امامہ	رشیدہ	نصیر
۳۲۸	۳۲۸	۶۳	۴۳۳
۲۴۰۵۹	۲۴۰۵۹	۴۶۲۱	۳۱۷۶۱

بعد ادائیگی حقوق متقدمہ علی الارث مذکورہ بالا ترکہ کی رقم ۸۴۵۰۰ مندرجہ ذیل وارثوں میں اس طرح تقسیم ہوگی۔ زینب کو ۲۴۰۵۹، امامہ کو ۲۴۰۵۹، رشیدہ کو ۴۶۲۱ نصیر کو ۳۱۷۶۱ ملے گا اور دادی کے دو بھائی اور ایک بہن کو کچھ نہیں ملے گا

(کذا فی السراجی) واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

سوال:۔ محترم مفتی صاحب میں یعنی جاوید ابن وزیر سوال کرتا ہے کہ ہماری کچھ جائیداد ہے لیکن وہ ہماری دادی زیب النساء سے تقسیم نہیں ہوئی ہے براہ کرم ہمیں بتائیں کہ کس کو کتنا ملے گا اور ہمارے ابا کا حصہ کتنا ہوگا اور ہمیں کتنا ملے گا؟ وارثیں کی تفصیل یہ ہے کہ سب سے پہلے زیب النساء کا انتقال ہوا اور انہوں نے اولاد میں سے ایک لڑکا اور تین لڑکیاں چھوڑیں، وزیر، نظیرہ، نذرہ، نور جہاں۔ پھر نور جہاں کا انتقال ہوا اس نے ایک بھائی وزیر اور دو بہنیں نذرہ اور نظیرہ چھوڑیں لیکن اولاد وغیرہ کوئی نہیں۔ پھر نذرہ کا انتقال ہوا اس نے شوہر اقبال ایک لڑکا افسر اور تین لڑکیاں یاسمین

نصرت، طاہرہ چھوڑیں پھر نظیرہ کا انتقال ہوا اس نے دولڑکے نوشاد اور ارشاد اور ایک لڑکی نوشہ چھوڑی۔ پھر وزیر کا انتقال ہوا اس نے زوجہ آمنہ اور ایک لڑکا جاوید اور چار لڑکیاں شبانہ، گوہر، درشہسوار، زیب النساء چھوڑا۔

مستفتی محمد جاوید ابن وزیر پونہ ۱۹۹۴/۱۱/۱

جواب:۔(۱)

مسئلہ۵ تصحیح (۱) ۲۰ (۲) ۸۰ (۳) ۴۸۰ مرحومہ زیب النساء

میت

ابن (وزیر)	بنت (نظیرہ)	بنت (نذرہ)	بنت (نور جہاں)
۴	۱	۱	۱
۸	۴	۴	
(۳۲)	(۱۶)	(۴)	

(۲)

مسئلہ۴ مثلہ

مرحومہ نور جہاں

میت

اخ (وزیر)	اخت (نذرہ)	اخت (نظیرہ)
۴	۱	۱
(۸)		(۴)

(۳)

مسئلہ۴ تصحیح ۴/۲۰ تداخل ۱/۵ مرحومہ نذرہ مثلہ

میت

زوج (اقبال)	ابن (افسر)	بنت (یاسمین)	بنت (نصرت)	بنت (طاہرہ)
۱	۶	۳	۳	۳
۵	۳۶	۱۸	۱۸	۱۸
۳۰				

(۴)

مسئلہ ۵ تداخل بحکم تماثل مرحومہ نظیرہ مف ۴/۲۰

میت

ابن (نوشاد)	ابن (ارشاد)	بنت (نوشہ)
۲	۲	۱
۸/۴۸	۸/۴۸	۴/۴۸

(۵)

مسئلہ ۸ تصحیح ۶/۴۸ توافق مرحوم وزیر مف ۵/۴۰

میت

زوجہ (امنہ)	ابن (جاوید)	بنت (شبانہ)	بنت (درشہوار)	بنت (زیب النساء)	بنت (گوہر)
۱	۱۴	۷	۷	۷	۷
۶/۳۰	۷۰	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵

المبلغ ۴۸۰

الاحیاء

اقبال	افسر	یاسمین	نصرت	طاہرہ	نوشاد	ارشاد
۳۰	۳۹	۱۸	۱۸	۱۸	۴۸	۴۸

الاموات

نوشہ	آمنہ	جاوید	شبانہ	گوہر	درشہوار	زیب النساء
۳۴	۳۰	۷۰	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵

بعد تقدیم ماحقہ التقدم وعدم موانع ارث مرحومہ زیب النساء کا ترکہ ۴۸۰ چار سو اسی حصوں میں تقسیم کر کے الاحیاء میں بتائے ہوئے طریقہ پر تقسیم کیا جائے اور باقی محروم

ہونگے۔ کذا فی السراجی

واللہ اعلم وعلمہ اتم مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ

سوال:۔ محترم مفتی صاحب میں یعنی جاوید ابن وزیر سوال کرتا ہے کہ ہماری کچھ جائیداد ہے لیکن وہ ہماری دادی سے تقسیم نہیں ہوئی ہے براہ کرم ہمیں بتائیں کہ کس کو کتنا ملے گا اور ہمارے ابا کا حصہ کتنا ہوگا اور ہمیں کتنا ملے گا وارثین کی تفصیل یہ ہے کہ سب سے پہلے امیر احمد کی وفات، ورثہ زوجہ زیب النساء، ابن وزیر، بنت نور جہاں، بنت نذرہ، بنت نظیرہ، بنت زادی چھوڑا۔ پھر زادی کا انتقال ہوا ورثہ ام زیب النساء زوج رضا، ابن حامد، بنت سیدہ، بنت فاطمہ چھوڑی اور پھر زیب النساء کا انتقال ہوا اور اس نے اولاد میں ایک لڑکا اور تین لڑکیاں چھوڑی وزیر، نظیرہ، نذرہ، نور جہاں، پھر نور جہاں کا انتقال ہوا اس نے ایک بھائی اور دو بہنیں نذرہ اور نظیرہ چھوڑی اور اولاد وغیرہ کوئی نہیں۔ پھر نذرہ کا انتقال ہوا اس نے شوہر اقبال ایک لڑکا افسر اور تین لڑکیاں۔ یاسمین، نصرت، طاہرہ، پھر نظیرہ کا انتقال ہوا اس نے دو لڑکے نوشاد، ارشاد اور لڑکی نوشہ چھوڑی۔ پھر وزیر کا انتقال ہوا اس نے زوجہ آمنہ ایک لڑکا جاوید اور چار لڑکیاں شبانہ، گوہر، در شہسوار، زیب النساء چھوڑا۔

مستفتی جاوید ابن وزیر پونہ ۵/۸/۱۹۹۱

جواب:۔ (۱)

مسئلہ ۸ تصحیح (۱) ۴۸ (۲) ۲۳۰۴ (۳) ۱۱۵۲۰ (۴) ۴۶۰۸۰ (۵) ۱۱۰۵۹۲۰ مرحوم امیر احمد

میت

زوجہ (زیب النساء)	ابن (وزیر)	بنت (نور جہاں)	بنت (نذرہ)	بنت (نظیرہ)	بنت (زادی)
۱	۱۴	۷	۷	۷	۷
۶	۶۷۲	۳۳۶	۳۳۶	۳۳۶	
۲۸۸	۳۳۶۰	۱۶۸۰	۱۶۸۰	۱۶۸۰	
	۱۳۴۴۰			۶۷۲۰	

(۲)

مسئلہ ۱۲ تصحیح ۴۸ — تباین — مرحومہ زادی مفقے

میت

ام (زیب النساء)	زوج (رضا)	ابن (حامد)	بنت (سیدہ)	بنت (فاطمہ)
۲	۳	۱۴	۷	۷
۸	۱۲	۹۸	۴۹	۴۹
۵۶	۸۴	۴۹۰	۲۴۵	۲۴۵
	۴۲۰	۱۹۶۰	۹۸۰	۹۸۰
	۱۶۸۰	۴۷۰۴۰	۲۳۵۲۰	۲۳۵۲۰
	۴۰۳۲۰			

(۳)

مسئلہ ۵ — تباین — مفقے ۳۴۴ — مرحومہ زیب النساء

میت

ابن (وزیر)	بنت (نور جہاں)	بنت (نظیرہ)	بنت (نذرہ)
۲	۱	۱	۱
۶۸۸	۳۴۴	۳۴۴	۳۴۴
۲۷۵۲		۱۳۷۶	

(۴)

مسئلہ ۴ — تداخل — ۵۰۶ / منہ ۲۰۲۴

میت: مرحومہ (نور جہاں)

اخ (وزیر)	اخت (نذرہ)	اخت (نظیرہ)
۲	۱	۱
۱۰۱۲	۵۰۶	۵۰۶
۴۰۴۸		۲۰۲۴

(۵)

مسئلہ ۴ تصحیح ۲۰ — توافق — ۵۰۶ / منہ ۲۵۳۰

میت: مرحومہ نذرہ

زوج (اقبال)	ابن (افسر)	بنت (یاسمین)	بنت (نصرت)	بنت (طاہر)
۱	۶	۳	۳	۳
۵	۳۰۳۶	۱۵۱۸	۱۵۱۸	۱۵۱۸
۲۵۳۰	۷۲۸۶۴	۳۶۴۳۲	۳۶۴۳۲	۳۶۴۳۲
۶۰۷۲۰				

(۶)

مسئلہ ۵ — تداخل — ۲۰۲۴ / منہ ۱۰۱۲۰

میت: مرحومہ نظیرہ

ابن (نوشاد)	ابن (ارشاد)	بنت (نوشہ)
۲	۲	۱
۴۰۴۸	۴۰۴۸	۲۰۲۴
۹۷۱۵۲	۹۷۱۵۲	۴۸۵۷۶

(۷)

۱۰۱۴۰
مف ۲۰۲۴۰
مرحوم وزیر

مسئلہ ۸ تصحیح ۴۸ ۲۴ توافق

میت

زوجہ (آمنہ)	ابن (جاوید)	بنت (گوہر)	بنت (شبانہ)	بنت (درشہوار)	بنت (زیب النساء)
۱/۶ ۶۰۷۲۰	۱۴ ۱۴۱۶۸۰	۷ ۷۰۸۴۰	۷ ۷۰۸۴۰	۷ ۷۰۸۴۰	۷ ۷۰۸۴۰

المبلغ ۱۱۰۵۹۲۰

الاحیاء

رضا	حامد	سیدہ	فاطمہ	اقبال	افسر	یاسمین	طاہرہ
۴۰۳۲۰/	۴۷۰۴۰/	۲۳۵۲۰/	۲۳۵۲۰/	۶۰۷۲۰/	۷۲۸۶۴/	۳۶۴۳۲/	۳۶۴۳۲

نصرت	نوشاد	ارشاد	نوشہ	آمنہ
۳۶۴۳۲	۹۷۱۵۲	۹۷۱۵۲	۴۸۵۷۶	۶۰۷۲۰

الاموات

جاوید	گوہر	شبانہ	درشہوار	زیب النساء
۱۴۱۶۸۰	۷۰۸۴۰	۷۰۸۴۰	۷۰۸۴۰	۷۰۸۴۰

بعد تقدیم ما حقہ التقدم وعدم موانع ارث مرحوم امیر احمد کا کل ترکہ 1105920 گیارہ لاکھ پانچ ہزار نوسو بیس حصوں میں تقسیم کر کے الاحیاء میں بتائے ہوئے طریقہ پر تقسیم کیا جائے کذا فی السراجی

واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ